

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء امت و صوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع و مفصل انسائیکلو پیڈیا

شعرا الاحیاء

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۳ — ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیلؒ

دارالافتاء
دعوت الاسلام

اردو بازارہ کراچی



شُعَبُ الْإِسْلَامِ
الْأَوَّلُ

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء اُمت و صوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع و مفصل انسائیکلو پیڈیا

شُعَبُ الْاِيْمَانِ اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ————— ۴۵۸

www.ahlehaq.org

جلد دوم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل شاہ

اردو ترجمہ اور کمپیوٹر کتابت کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
نخامت : 498 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ اتار کلی لاہور
بیت العلوم 20 تا بھر روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

کتاب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات
www.ahlehaq.org

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۴	دو تابعیوں کا مذاکرہ	۲۵	ایمان کا بارہواں شعبہ
۳۴	ابوسعید بن اسماعیل کی نصیحت	۲۵	اللہ تعالیٰ سے امید قائم کرنا
۳۵	جامع کلمات	۲۵	اس عنوان کے کئی حصے ہیں
۳۵	حضرت یحییٰ بن معاذ کی اللہ تعالیٰ سے مناجات	۲۵	پہلا حصہ
۳۵	حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول	۲۶	جس مؤمن کے دل میں دو چیزیں ہوں
۳۶	اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب پر غالب ہے	۲۸	اللہ تعالیٰ بندے کے گمان پر فیصلہ فرماتے ہیں
۳۶	اللہ کی رحمتوں کا بیان	۲۹	نزع کی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟
۳۷	ایک حدیث قدسی بخشش اور رحمت کے بارے میں	۲۹	امام بیہقی کا قول..... ”وہ خوف جو گناہ سے انسان کو
۳۹	لقمان حکیم کی نصیحت		روک دے“
۳۹	ایک آدمی کی اپنے بیٹے کو نصیحت	۳۰	امام بیہقی کا قول
۴۰	اللہ تعالیٰ کا سوال	۳۰	حسن ظن کی فضیلت
۴۰	صحابہ کرام کی سیرت میں نرمی اور آسانی تھی ہاں	۳۲	اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہو حسن ظن پر
	صرف اللہ کے آگے بے باکی اور اس کی رحمت سے	۳۲	عمل کے بغیر امید رکھنے کا بیان
	مایوسی کی بابت شدت تھی	۳۳	عابد، عارف اور عالم کی عبادت میں فرق
۴۱	بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کبیرہ گناہ	۳۳	خوف اور رجاء کا وزن برابر ہو
۴۱	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تلقین کہ آپ لوگوں کو	۳۴	مسلم بن یسار کی نصیحت
	مایوس نہ کریں	۳۴	حضرت مسلم بن یسار کی نصیحت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۵۰	اللہ سے توفیق کس کو ملتی ہے	۴۱	ایک سخت عبادت کرنے والے لوگوں کو مایوس کرنے والے کا انجام
۵۱	عبداللہ تستری رحمہ اللہ کی اللہ کی بارگاہ میں امید	۴۱	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
۵۱	جامع نصیحت	۴۲	میرا محبوب بندہ
۵۲	نا بیٹے کو بینائی ملنے کی دعا	۴۲	اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہئے
۵۲	اسماعیل بن عقبہ کو اس دعا سے دوبارہ بینائی مل گئی	۴۳	اختلاف کیفیات نہ ہو تو فرشتے مصافحہ کریں گے
۵۲	قید سے رہائی کی دعا جس سے اسماعیل بن امیہ کو	۴۴	جہنم کے احوال سے دلوں کا پھٹ جانا
۵۲	رہائی ملی	۴۴	حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ
۵۳	مجبوری اور پریشانی کی دعا	۴۵	حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت
۵۳	اسحق بن عباس کا خواب	۴۵	ذوالنون مصری کا قول
۵۳	آیت قرآنی نیند میں سنتے ہی آنکھوں کی پریشانی	۴۵	یحییٰ بن معاذ کا قول
	دور ہو گئی	۴۵	حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول
۵۴	امام ابوبکر بن فورک کی آیت پر نظر پڑتے ہی حسن	۴۶	مناجات
	ظن قائم ہوا اور رہائی مل گئی	۴۶	آپ تو غنیوں کے غنی ہیں
۵۴	اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی دعا قبول کی اور اس کو	۴۷	توحید کا کمال
	چوری کی تہمت سے بری کیا	۴۷	فصل
۵۴	بھولی بھری ہزار درہم کی تھیلی اللہ سے دعا کرنے سے	۴۷	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
	مل گئی	۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابن عباس کو نصیحت
۵۵	مجاہد کا دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا اور گھوڑے	۴۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمران بن حصین کو نصیحت
	سمیت مفرو غلام کا واپس آ جانا	۴۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مخلوق سے مستغنی ہونا
۵۵	طاؤس یمانی کی نصیحت	۴۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
۵۵	اللہ کا قرب اس سے مانگنے میں اور بندوں کا قرب	۴۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
	ان سے نہ مانگنے میں ہے	۵۰	ہام کی دعا حبیبنا اللہ ونعم الوکیل
۵۶	اللہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے	۵۰	اولیاء اللہ کی تین صفتیں
۵۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۵۰	مسلمانوں کے علم کا محور توحید باری تعالیٰ ہے
۵۶	حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۶۸	کس کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟	۵۷	عبید اللہ بن عمیر کا قول
۶۹	کسی نہ کسی شکل میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے	۵۷	ربیع بن سلیمان کا قول
۶۹	دنیا میں دعا قبول نہ ہونے پر ایک نیکی	۵۷	دوسرا حصہ
۶۹	قیامت کے دن مومن پچھتائے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی	۵۷	جب امید اللہ تعالیٰ سے وابستہ کی ہے تو چھوٹی بڑی ضرورت بھی اسی سے مانگنی چاہئے
۷۰	ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کرنے کا بیان	۵۹	دعا میں عاجزی کے ساتھ اصرار کرنا
۷۰	کثرت سے دعا مانگنے کی فضیلت	۵۹	مؤمن کی مثال خطرے میں گھر کر اللہ کو پکارنے والے کی ہے
۷۱	اللہ تعالیٰ صاف ستھری خلوص والی دعا قبول کرتا ہے		
۷۱	دعا کی قبولیت کا ایک اور واقعہ	۵۹	دنیا سے چھٹکارے کا راستہ دعا ہے
۷۲	فرشتوں کی سفارش کرنا	۵۹	جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگنا چاہئے
۷۲	خوشی میں کی جانے والی دعائی میں کام آتی ہے	۶۱	راوی اس حدیث کو اسی طرح مرسل لائے ہیں
۷۲	کثرت سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے	۶۲	اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر مانگنا
۷۳	کثرت کے ساتھ دعا کرو	۶۲	دعا کے بارے میں چند اہم امور کا ذکر جن کی معرفت ضرورت ہے
۷۳	یونس علیہ السلام راحت کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے	۶۳	دعا کا مفہوم و مطلب
۷۳	پہلے جمع شدہ دعا کی پونجی مشکل وقت میں کام آتی ہے	۶۴	امام بیہقی نے فرمایا کہ دعا کے بعض ارکان یہ بھی ہیں
۷۳	اپنے رب کے آگے چھوٹے بچے کی طرح ہو جائیے	۶۴	آداب دعا
۷۳	شیطان کی دعا کا قبول ہونا	۶۶	دعا کی قبولیت کے اوقات
۷۴	بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال	۶۶	حالات اور مقامات
۷۴	ہمیشہ سچی دعا مانگنی چاہئے	۶۶	قبولیت دعا کے اوقات
۷۴	دعا توجہ کے ساتھ مانگنا	۶۷	دعا کی قبولیت کے احوال
۷۴	دعا میں عاجزی ہو	۶۷	قبولیت دعا کے مقامات
۷۵	دل و زبان دونوں کا دعا میں متحد ہونا	۶۷	اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے
۷۵	دعا کی قبولیت کا ایک اور نسخہ	۶۸	خصوصاً قبول ہونے والی پانچ دعائیں
			ہر مومن کی دعا قبول ہوتی ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۸۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی فرمانا	۷۶	دعا میں اپنی عبادت کی جزا مانگنا منع ہے
۹۸	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول	۷۷	ایمان کا تیرہواں شعبہ
۹۰	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت		اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ہر چیز میں
۹۰	روزی کا بندے کو موت کی طرح تلاش کرنا		اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا
۹۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت	۷۷	خلاصہ کلام
۹۲	علماء کا دنیا سے جانا علم کے ختم ہونے کی دلیل ہے	۷۸	دم کرنے کا بیان
۹۳	کمزور اور عورت کا جہاد اور رزق میں فراوانی	۷۹	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
	کے اسباب	۸۰	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۹۳	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت	۸۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا
۹۵	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت	۸۱	داغنے کی تحقیق
۹۵	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا موقف	۸۱	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول
۹۵	فراخی رزق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتگونی	۸۲	پرندوں کے ساتھ نیک فال یا بدشگونی پکڑنا
۹۵	سوائے بریر کے کھانے کے	۸۳	اسلام میں نیک فال کی حیثیت
۹۶	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد	۸۳	بدشگونی سے بچنے کی دعا
۹۶	ایک صحابی کی بھوک کی شکایت کرنا اور حضور صلی اللہ	۸۴	بدشگونی، بدگمانی اور حسد کا علاج
	علیہ وسلم کا اس کے لئے معاش کا انتظام کرنا	۸۴	بدشگونی کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
۹۸	امراض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنا اور		عنہ کا قول
	کرنا	۸۵	فال کھلوانے کے بارے میں اللہ کا ارشاد
۹۸	صحابہ کے سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۸۵	فال کھلوانے پر وعید
۸	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت	۸۵	بدشگونی سے بچنے کے لئے
۹۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کو نصیحت اور توکل	۸۶	ابورمہ رضی اللہ عنہ کا مہر نبوت دیکھنا
	کی تدبیر	۸۶	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح
۱۰۰	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت	۸۶	اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ روزی کا باعث ہے
۱۰۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی	۸۷	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
۱۰۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدبیر	۸۸	اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے کوئی نہ مرے گا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۱	حضرت سعد بن عبادہ کی وضاحت	۱۰۱	حضرت قیس بن عاصم کی اپنے بیٹے کو نصیحت
۱۱۱	حضرت حسن بصری کا معمول	۱۰۲	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
۱۱۱	حضرت ابو قلادہ کی وضاحت	۱۰۲	لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بہتر ہے جنگل
۱۱۲	بشر بن حارث کی نصیحت		سے لکڑیاں لائے
۱۱۲	حضرت عبداللہ بن مبارک کی تجارت سے اعراض صالح	۱۰۲	حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے
۱۱۳	پہلے گھر کی ضروریات پوری کریں	۱۰۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”اپنے ہاتھ کی
۱۱۳	اپنے سفری سامان ساتھ رکھیں		کمائی سب سے اچھی ہے“
۱۱۳	امام بیہقی کی وضاحت	۱۰۳	سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا
۱۱۳	حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا چار باتوں پر توکل کی	۱۰۴	جو مال صدقہ نہیں کر سکتا وہ یہ پڑھے
	بنیاد رکھنا	۱۰۴	رزقِ حلال کے طلب کی فضیلت
۱۱۵	تکمیل معرفت عاجزی اور تواضع سے ہوتی ہے	۱۰۴	زمین کے خزانوں کا بیان
۱۱۵	ابو عثمان کی نصیحت	۱۰۵	بہترین کمائی کیا ہے؟
۱۱۷	فقراء کے تین درجات ہیں	۱۰۵	پیشہ ور عند اللہ محبوب ہے
۱۱۷	امام بیہقی فرماتے ہیں	۱۰۶	علی بن ہشام کا قول
۱۱۹	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ	۱۰۶	لگی بندھی روزی پر قائم رہنا
۱۱۹	کسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے	۱۰۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”غنی ہونے میں کوئی
۱۲۰	سہل بن عبداللہ کی وضاحت		خرج نہیں“
۱۲۰	کسب و عمل زیادہ بہتر ہے	۱۰۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زمین کے برکات
۱۲۰	توکل کیا ہے؟		کے بارے میں
۱۲۰	توکل کی تین نشانیاں ہیں	۱۰۹	حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت
۱۲۱	توکل کا عملی مظاہرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا	۱۰۹	”مال سے محبت“ اس کے حقوق ادا کرنا ہے
۱۲۱	توکل پر ایک مکالمہ	۱۰۹	حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی وضاحت
۱۲۲	توکل کے مختلف انداز	۱۱۰	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت
۱۲۲	حلیمی کی وضاحت	۱۱۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان
۱۲۳	ابو حازم کی وضاحت	۱۱۱	حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۳	عتبہ غلام کی تین دعائیں	۱۲۳	حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۱۳۳	محمد بن سیرین کا ایواب سے شادی پر مکالمہ	۱۲۴	توکل کا بیان توراۃ میں بھی ہے
۱۳۴	متوکل کی ایک اور پہچان	۱۲۵	دنیا میں لوگوں کی اقسام
۱۳۴	حضرت بلال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ	۱۲۵	حضرت اہل نے فرمایا
۱۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرندوں کا ہدیہ بھیجنا	۱۲۵	اہل کے نزدیک توکل کی مثال
۱۳۵	رزق سے مایوس نہ ہونے کا بیان	۱۲۵	عبداللہ بن ادریس کا بیان
۱۳۵	فقر و غنی کا سد باب مشیت خداوندی سے	۱۲۵	متوکل کسی سے اپنی شکایت نہیں کرتا ہے
۱۲۶	رزق میں کمی بیشی ایک آزمائش ہوتی ہے	۱۲۶	ابراہیم خواص کہتے ہیں
۱۳۶	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سلام	۱۲۶	توکل کے درجات
	رضی اللہ عنہ کا مکالمہ	۱۲۶	حضرت ذوالنون مصری کا جواب
۱۳۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذام کے مریض کے ساتھ	۱۲۶	توکل کی حقیقت
	کھانا کھانا	۱۲۷	یحییٰ بن معاذ کا توکل پر بیان
۱۳۷	امام بیہقی کی وضاحت	۱۲۷	حضرت معروف کرخی کی نصیحت
۱۳۸	حضرت زبیر کی مجلس میں برص والا آدمی تھا	۱۲۷	دنیا اس سے طلب کی جائے جس کے قبضے میں دنیا ہے
۱۳۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تیز چلنا ایک خطرناک جگہ پر	۱۲۷	توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے
۱۳۹	فوت شدہ عمل فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرے	۱۲۸	توکل کے بارے میں آیات قرآنی
۱۳۹	امام بیہقی کی وضاحت	۱۲۸	توکل کے بارے میں اشعار
۱۴۰	علامہ قسیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	۱۲۸	ایک دیہاتی کی نصیحت
۱۴۰	جنتی سادہ لوح ہوں گے	۱۲۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت توکل کو بار بار پڑھنا
۱۴۱	امام اوزاعی کی تحقیق ابلہ کے بارے میں	۱۳۰	فقراء اور مساکین پر اللہ تعالیٰ کا انعام
۱۴۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھے کے بارے میں تحقیق	۱۳۱	قریب اصمعی اور ایک اعرابی کی سرگذشت
۱۴۱	ایمان کا چودھواں شعبہ	۱۳۱	حضرت دانیال علیہ السلام کا واقعہ
۱۴۱	حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۲	قدرتی طور پر چکی کا چلنا
۱۴۱	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل ایمان کی شرط ہے	۱۳۳	ایک عورت کا جواب ”مجھے وہی کھلاتا ہے جو چیونٹی کو کھلاتا ہے“

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں	۱۴۱	مؤمن کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے اہل سے اور مال سے اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہئے
۱۵۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرا بہترین انتخاب ہوا ہے		
۱۵۲	اس آیت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر		
۱۵۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	۱۴۱	اللہ اور رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی لذت پالیتا ہے
۱۵۳	فصل.....نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی		
۱۵۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام	۱۴۳	اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور اہل بیت سے محبت کرنے کی وجہ
۱۵۵	دس اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم		
۱۵۵	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم	۱۴۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی
۱۵۵	بعض اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر و تشریح	۱۴۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قیامت کے دن انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی رفاقت کا سبب ہوگی
۱۵۷	نبی الملاحہ نبی الملاحم (جنگوں والا نبی)	۱۴۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت
۱۵۷	جنگ والا نبی		
۱۵۹	فصل.....حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل	۱۴۴	شیخ حلیمی کی تقریر و تبصرہ
	اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کی اشاعت و تشہیر فرمائی	۱۴۵	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مرتبہ و مقام
۱۶۰	فصل.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ	۱۴۶	فصل
	صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت	۱۴۷	میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
۱۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک	۱۴۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں
۱۶۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کی عمر	۱۴۸	حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ غیبی کی آواز آتی تھی
	میں مماثلت		
۱۶۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک	۱۴۹	اور ایک قول کے مطابق
۱۶۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ		
	یوں بیان کرتے ہیں	۱۴۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ
۱۶۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور	۱۵۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رشتہ دار
۱۶۳	امام احمد نے فرمایا	۱۵۱	عبدال مطلب کی اولاد
۱۶۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ	۱۵۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آٹھ تھے
	وسفید تھے	۱۵۱	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۴	شیخ حلیمی کا قول	۱۶۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مطہر کی خوشبو
۱۷۵	جامع کلام	۱۶۴	حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
۱۷۵	فصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر	۱۶۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت، سخی اور بہادر تھے
	مہربان ہونا اور شفیق ہونا	۱۶۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قرآن تھا
۱۷۷	شیخ حلیمی کا قول	۱۶۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بہترین خوشبو تھا
۱۷۷	شیخ حلیمی کی وضاحت	۱۶۶	ابو ہالہ تیمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں
۱۷۸	فصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے	۱۶۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو
	بے رغبتی اور دنیا کی سختیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر کرنا	۱۶۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اوقات چار حصوں پر منقسم تھے
۱۷۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں		
۱۸۰	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں	۱۶۸	میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا
۱۸۰	اہل بیت مہینہ بھر بھی آگ نہیں جلاتے تھے		
۱۸۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کو بھی دینے کی رقم نہ تھی	۱۶۹	جلسات اور نشستوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کیا تھی؟
۱۸۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا	۱۶۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟
۱۸۲	احمد بن یحییٰ کی وضاحت	۱۷۰	فصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت
۱۸۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے	۱۷۱	ابو عبید نے مذکورہ بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح ترین الفاظ کا عربی میں مفہوم بیان کیا
۱۸۳	احمد بن یحییٰ کی وضاحت	۱۷۱	عربی زبان سے محبت کا بیان
۱۸۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے	۱۷۱	شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
۱۸۳	نبوی ایثار	۱۷۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلند خط
۱۸۳	حضرت ابوسعید کی مرسل روایت	۱۷۳	شیخ حلیمی کا ارشاد
۱۸۶	امام بیہقی کا ارشاد	۱۷۳	جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے
		۱۷۳	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۰	شکر عظیم کا ادا کرنا	۱۸۶	استاذ ابوہل کا ارشاد
۲۰۰	اہل بیت کی تحقیق قرآن کی روشنی میں	۱۸۶	مذکورہ روایات کی توجیہات
۲۰۲	فی الجملہ حب رسول میں حب صحابہ بھی داخل ہیں	۱۸۷	فصل..... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
۲۰۳	میرے صحابہ کو گالی نہ دینا		نبوت کی پاکیزگی اور عالمگیر ہونا
۲۰۳	انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے	۱۸۸	آپ کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے
۲۰۳	میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ڈرو		کہ آپ خاتم النبیین ہیں
۲۰۴	امام بیہقی کا ارشاد	۱۸۹	آپ سید المرسلین ہیں
۲۰۴	اہل سنت والجماعت کے اوصاف	۱۸۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولاد آدم کے سردار ہیں،
۲۰۵	ایمان کا پندرہواں شعبہ		اس دعویٰ کی پہلی دلیل کتاب اللہ سے سردار کی تشریح
۲۰۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر و اکرام	۱۹۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی دلیل کتاب
۲۰۷	شیخ حلیمی نے ذیل کی آیات کا مطلب بیان کیا		اللہ سے
۲۰۹	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت	۱۹۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی تیسری دلیل
۲۱۰	صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و	۱۹۱	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی چوتھی دلیل
	چاہت کا بیان	۱۹۳	ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اولاد آدم
۲۱۱	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی		کے سردار ہیں کہ آپ کے آثار و نشان اور کارنامے
۲۱۱	مجلس میں بیٹھنے کا انداز	۱۹۳	سب سے زیادہ ہیں
۲۱۱	ابن سیرین کا فرمان	۱۹۳	ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی ایک دلیل
۳۱۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اور صحابہ	۱۹۴	افضلیت کی ایک اور دلیل
	کرام رضی اللہ عنہم کا عمل	۱۹۵	امام بیہقی کا قول
۳۱۳	شیخ حلیمی فرماتے ہیں	۱۹۵	ایک سوال اور اس کا جواب
۲۱۴	حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۱۹۵	دوسرا سوال اور اس کا جواب
۲۱۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کے لئے پیغام	۱۹۵	ایک اور سوال اور اس کا جواب
	نکاح بھیجنا	۱۹۷	حبیب اور خلیل کے مابین موازنہ
۲۱۶	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر میں سے ہے	۱۹۹	شیخ حلیمی کی وضاحت
	آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام پڑھنا	۱۹۹	درود پڑھنے کا بیان

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۲	اہل بیت کا لفظ ازواج رسول کے لئے خاص ہے	۲۱۸	محمد اور آل محمد پر صلوٰۃ اور برکت قرآن مجید سے
۲۳۳	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول		ثابت ہے
۲۳۳	امام بیہقی کا قول	۲۱۹	امام بیہقی کا قول
۲۳۴	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں سے ہے کہ آپ	۲۲۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں دس رمتیں
	کے اہل بیت کی تعظیم کی جائے اور مہاجرین و انصار	۲۲۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنے والے کو بخیل
	کی اولاد کی تعظیم کی جائے		قرار دیا ہے
۲۳۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا کفر ہے	۲۲۳	مجلس قابل حسرت اور افسوس بن جاتی ہے
۲۳۷	عرب کی فضیلت	۲۲۳	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بددعا اور حضور صلی اللہ
۲۳۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربی زبان الہام کی گئی		علیہ وسلم کی آمین
۲۴۰	ایمان کا سولہواں شعبہ	۲۲۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ بھیجنے سے
۲۴۰	وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دین کے معاملے		جنت سے محرومی
	میں حساس ہو چکا ہو (تیزی نفس کا شکار ہو)	۲۲۴	بغیر درود دعا قبول نہیں ہوتی
	یہاں تک کہ اس کے نزدیک کفر کی طرف لوٹ	۲۲۴	درود سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
	جانے سے آگ میں گر جانا زیادہ محبوب ہو	۲۲۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں
۲۴۰	ایمان کی حلاوت کا نصیب ہونا	۲۲۵	درود شریف پہنچانے کے لئے فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے
۲۴۱	امام بیہقی کا قول	۲۲۶	امام بیہقی کا قول
۲۴۲	حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا	۲۲۶	فصل..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور برکت
۲۴۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی دین پر استقامت		ورحمت کا معنی اور مفہوم
۲۴۴	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی دین کے لئے	۲۲۸	آپ پر سلام ہو
	قربانی دینا	۲۲۸	شیخ حلیمی کا قول
۲۴۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی احدا حد کی صدا لگانا	۲۳۰	قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۴	آل یا سرئی دین کی خاطر قربانی	۲۳۰	صلوٰۃ رحمت کے بعد برکت کی بحث
۲۴۵	بنو مغیرہ کے قبیلے نے سزا دی تھی	۲۳۰	فصل..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ
۲۴۵	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۱	آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث
	سے شکوہ	۲۳۱	آل نبی کے تعین میں اہل علم کا اختلاف

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۸	چہل حدیث کی فضیلت	۲۴۵	حضرت صہیب کی زبانی واحساب والا خدود کا واقعہ
۲۶۹	علم کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں	۲۴۷	فرعون کی بیٹی کی خادمہ کا بیان
۲۷۱	ایمان کا اٹھارہواں شعبہ	۲۴۸	امراۃ فرعون کا قصہ اور اس کو دی گئی سزائیں
۲۷۱	علم کا پھیلا نا، صاحب علم کے اہل خانہ کو اس سے منع نہیں کرنا چاہئے، کوئی شخص جب عالم کے پاس آئے (تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟)	۲۴۸	عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ
۲۷۲	تین چیزیں چوری نہیں ہوتی	۲۵۰	مراقبہ کے تین اعمال
۲۷۳	علم سیکھو اور سکھاؤ	۲۵۰	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السلام کا واقعہ
۲۷۴	کتمان علم پر وعیدیں	۲۵۱	حضرت ابراہیم بن ادہم کا خط
۲۷۵	خلیل بن احمد کی وضاحت	۲۵۳	ایمان کا سترہواں شعبہ
۲۷۵	لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں	۲۵۳	علم کی طلب
۲۷۶	علم کے لئے آفت جھوٹ ہے	۲۵۵	رفع علم کے اسباب کا بیان
۲۷۷	کلمہ خیر مال سے بہتر ہے	۲۵۵	علم طلب کرنا فرض ہے
۲۷۸	کثیر بن مرہ حضرمی کی نصیحت	۲۵۵	قرآن سیکھنے اور سکھانے کا بیان
۲۷۸	متعلم اور معلم بنی ہوتے ہیں	۲۵۶	بہترین تحفہ علم و ادب سکھانا ہے
۲۷۸	شیخ حلیمی نے فرمایا	۲۵۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول
۲۷۸	تبصرہ	۲۵۸	زبان کا لہجہ درست ہونا ضروری ہے
۲۷۹	علم اگر دنیا کے حصول کے لئے ہو تو جنت سے محروم کر دے گا	۲۵۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول
۲۷۹	علماء پر فخر کرنے کے لئے علم حاصل مت کرو	۲۵۹	نحوی ترکیب
۲۸۰	بے عمل خطیب کی سزا	۲۶۱	فصل علم کی فضیلت اور اس کا بلند مرتبہ
۲۸۰	مجھے ڈر لگتا ہے منافق عالم سے	۲۶۲	طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھا دیتے ہیں
۲۸۱	جس کا علم اس کو فائدہ نہ دے	۲۶۲	طالب علم کے لئے مغفرت کی دعا
۲۸۱	بے عمل عالم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا	۲۶۳	طالب علم کے لئے جنت کا دروازہ کھلا ہوتا ہے
۲۸۲	حضرت عویمیر کا بیان	۲۶۳	الدنیا ملعون
		۲۶۶	ابلیس کی خوشی عالم کی موت پر
		۲۶۶	عالم سے سفارش کا کہا
		۲۶۷	بہترین عالم کون ہے؟

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۴	حضرت ابووداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۲۸۲	قیامت کے دن کے پانچ سوال
۲۹۴	فضیل بن عیاض فرماتے ہیں	۲۸۳	حضرت مالک بن دینار کی عادت
۲۹۵	لوگوں کی کرامات سے دھوکہ مت کھانا	۲۸۳	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان
۲۹۶	حضرت ابن ام مکتوم کا علم لکھنا	۲۸۴	حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
۲۹۷	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۲۸۴	حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
۲۹۸	شبلی کے تصوف کا آغاز	۲۸۴	عالم کی تین نشانیاں
۲۹۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۲۸۵	طالب علم کا کام
۳۰۰	جاہل عابد کے فتنے سے پناہ مانگو	۲۸۵	کائنات کا عظیم انسان
۳۰۱	بے عمل عالم سے جہنمی بھی پناہ مانگتے ہیں	۲۸۵	حسن سے احسن تک
۳۰۱	حکماء کا کہنا ہے	۲۸۶	فقہ نصف ہے باعتبار انجام
۳۰۲	عنقریب اسلام اور قرآن کا صرف نام رہ جائے گا	۲۸۶	علم حدیث کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی
۳۰۳	لوگوں کی پانچ قسمیں	۲۸۷	طالب علم کی پہچان
۳۰۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت علماء کے لئے	۲۸۸	شقاوت اور بدبختی کی علامات
۳۰۵	علماء کی قسمیں ہیں	۲۸۸	چار چیزیں کیا ہیں
۳۰۶	شیطان والی تین صفات	۲۸۸	علماء، امراء اور فقر آء
۳۰۷	خیر کی تین نشانیاں	۲۸۹	جس نے علم و روایت پر عمل کیا
۳۰۸	ایمان کا انیسواں شعبہ	۲۸۹	انسان عالم کیسے بنتا ہے؟
۳۰۸	تعظیم قرآن مجید	۲۹۰	علم سے بالعمل کسر نفسی کو پیدا کرتا ہے
۳۰۸	ختم قرآن کے وقت کے آداب	۲۹۰	ابوبکر و راق کہتے ہیں
۳۰۸	تعظیم قرآن سے متعلق دیگر ضروری امور	۲۹۱	فقیر کی پہچان
۳۱۱	فصل..... قرآن مجید کی تعلیم	۲۹۱	علم کو دنیا کے لئے حاصل کرنا رسوائی ہے
۳۱۱	تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے	۲۹۲	مالک بن دینار کہتے ہیں
	اور سکھائے	۲۹۲	سلف کے کلام اور ہمارے کلام میں فرق کیوں ہے؟
۳۱۲	قرآن اللہ کا دسترخوان ہے	۲۹۳	تین قسم کے فتنے
۳۱۳	قرآن کی دو آیات سیکھنا دو اونٹنیوں سے افضل ہے	۲۹۳	علماء سوء کا بیان

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۵	قرآن کی فضیلت	۳۱۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد
۳۳۷	قرب قیامت قرآن اٹھالیا جائے گا	۳۱۵	قرآن اللہ کی رسی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو
۳۳۸	جندب کا قول	۳۱۶	حافظ قرآن دس آدمیوں سے سفارش کرے گا
۳۳۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۳۱۶	حافظ قرآن کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا
۳۴۰	فصل.....حضور قلب کے ساتھ قرأت کرنا اور قرآن میں غور و فکر کرنا	۳۱۷	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کی دس دس آیات سیکھتے تھے
۳۴۱	قرآن کا مقصد غور و فکر کرنا ہے	۳۱۸	فصل.....قرآن مجید کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنا اور ہمیشہ کرنا
۳۴۱	قرآن کتنے دن میں ختم ہونا چاہئے		
۳۴۲	فصل.....قرآن مجید کو پڑھتے وقت روتے رہنا	۳۱۹	قرآن مجید بھول جاتا
۳۴۲	قرآن کریم سن کر رونانہ آئے تو رونے کی شکل بنانا	۳۲۰	قرآن کریم بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے
۳۴۳	قرآن پڑھتے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حال	۳۲۱	قرآن سیکھ کر چھوڑ دینے کی وعید و سزا
۳۴۴	قرآن پڑھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال	۳۲۲	حفاظ کرام قابل رشک ہیں
۳۴۴	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حال	۳۲۳	نوسن قاری کی مثال
۳۴۵	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حال	۳۲۴	قرآن سننے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں
۳۴۵	حضرت ثابت کا حال	۳۲۶	سورہ بقرہ باعث برکت ہے
۳۴۶	حضرت معمر بن سلیمان کا حال	۳۲۶	جس جگہ قرآن پڑھا جائے وہ روشن کر دیا جاتا ہے
۳۴۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حال اور مرتحل بہترین عمل ہے	۳۲۶	دس دس نیکیاں قرآن کے ہر حرف پر ملتی ہیں
۳۴۸	ختم قرآن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں	۳۲۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری بالقرآن کی فضیلت بیان کرنا
۳۴۸	فصل.....ختم قرآن کے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے	۳۳۰	علم نبوت درحقیقت قرآن ہی ہے
۳۴۹	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۳۳۰	بروز قیامت روزے اور قرآن سفارش کریں گے
۳۵۱	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	۳۳۱	حافظ قرآن کے اوپر اہل جنت میں سے کسی کا درجہ نہیں ہے
۳۵۱	امام احمد فرماتے ہیں		
۳۵۳	فصل.....قرآن میں جنت اور جہنم کے تذکرے کے وقت کھڑے ہو کر اللہ سے دعاء جنت کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا	۳۳۲	قرآن کے آداب
		۳۳۵	قرآن کی تلاوت سے دلوں کا رنگ اترتا ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۸	فصل..... وقت کی مقدار جس میں ”تلاوت مستحب ہے“	۳۵۵	فصل..... اپنے نفس کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے اقرار و اعتراف کرنا
۳۶۹	حضرت عبد اللہ بن عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید ختم قرآن کے سلسلے میں	۳۵۶	فصل سجدے کرنا اور آیات سجدہ
۳۶۹	جس نے قرآن تین دن میں ختم کیا	۳۵۷	فصل..... حائض والی عورت اور جب (ناپاکی) والے انسان پر قراءت (تلاوت) ممنوع ہے
۳۷۰	قرآن پاک کی سات منزلوں کا بیان	۳۵۸	فصل..... قرآن مجید کو چھونے اور اٹھانے کے آداب
۳۷۱	مفصلات کی تحقیق	۳۵۸	فصل..... قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے مسواک کرنا
۳۷۲	ایک رات میں پورا قرآن پڑھنا	۳۵۹	مسواک کر کے قرآن پڑھنے کی فضیلت
۳۷۳	جو آدمی رات میں سو آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں ہوگا	۳۶۰	فصل..... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا
۳۷۵	حضرت معاذ کا ابو موسیٰ سے سوال	۳۶۰	فصل..... رات کی نماز میں زور زور سے قرأت کرنا
۳۷۵	فصل..... قرآن مجید کی تعلیم	۳۶۱	فصل..... لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت چھوڑنا مکروہ ہے
۳۷۶	حضرت ابی کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم دیا	۳۶۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ آل عمران دور کعتوں میں پڑھتے تھے
۳۷۷	قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین کام ہے	۳۶۳	فصل..... قراءت اور قرآن مجید کے ساتھ آواز کو بٹو بصورت بنانا
۳۷۷	قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر	۳۶۴	حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کا سننا
۳۷۹	فصل..... قرآن مجید کی تلاوت مستفیض قرأت کے ساتھ کریں	۳۶۵	لقد اونی ابو موسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد
۳۷۹	فصل..... قرآن مجید کی قرأت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرنا	۳۶۶	فصل..... قراءت میں ترتیل کرنا ٹھہر ٹھہر کر وقار کے ساتھ پڑھنا
۳۸۰	قرآن اور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ	۳۶۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات
۳۸۱	حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل	۳۶۷	ترتیل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان
۳۸۱	سلف کا قرآن سے لگاؤ		
۳۸۲	قرآن کا معجزہ		
۳۸۲	قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۳	فصل..... نماز میں قراءت کرنا پسندیدہ عمل ہے	۳۹۴	فصل..... قرآن مجید کی تلاوت کرنا تحمیم و اعراب کے ساتھ یعنی تعظیم و قار اور اظہار کے ساتھ
۳۸۴	فصل..... ہم لوگ قاری کے لئے مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ ہر سال قرآن مجید اس استاذ کو نائے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہو	۳۹۵	قرآن مجید میں پانچ اقسام کے مضامین
۳۸۴	فصل..... ماہ رمضان میں قراءت قرآن کثرت کے ساتھ کرنا	۳۹۷	اعراب القرآن
۳۸۵	امام بخاری اور ان کے رفقاء کا عمل	۳۹۷	امام بیہقی کی وضاحت
۳۸۶	فصل..... قرآن مجید میں جنگ و جدال کو چھوڑ دینا شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا	۳۹۷	فصل..... ایک سورت کو دوسری سورۃ میں خلط کرنے اور ملانے کی روش ترک کر دینی چاہئے
۳۸۷	پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے	۳۹۸	حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا قرآن پڑھنے کا انداز
۳۸۸	قرآن کو آخر سے پڑھنے کی تحقیق	۳۹۹	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۳۸۹	حضرت ابن مسعود کا بیان کو فیوں سے	۴۰۰	قرآن کو آخر سے پڑھنے کی تحقیق
۳۹۰	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا	۴۰۱	فصل..... مصحف میں امام وقاری نے جس حرف کو قرآن میں ثابت کیا ہے اس کے ہر حرف کو پورا پورالے لینا اور پڑھ لینا
۳۹۰	دوسرا احتمال	۴۰۱	فصل..... ہر سورت کی ابتداء بسم اللہ کے ساتھ کرنا
۳۹۱	فصل..... گمان کے ساتھ تفسیر کرنا چھوڑ دینا چاہئے	۴۰۱	سورۃ برآۃ کے علاوہ
۳۹۲	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا	۴۰۱	بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی جزو ہے یا نہیں
۳۹۲	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول	۴۰۳	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۳۹۲	حضرت ابن مسعود کا قول	۴۰۳	بسم اللہ فاصلہ بین السور کے لئے ہے
۳۹۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا تفسیر بالرائے پر مکالمہ	۴۰۵	امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں
۳۹۳	حضرت سعید بن جبیر کی معذرت	۴۰۶	فصل..... سورتوں کے اور آیات کے فضائل
۳۹۴	فصل..... دشمن کی سرزمین پر مسافر قرآن کے نسخے لے جانے سے احتیاط کرے	۴۰۷	فاتحہ الکتاب جیسی سورۃ نہ توراۃ میں نہ انجیل میں نہ زبور میں ہے
		۴۹۸	سورۃ فاتحہ کو قرآن عظیم کا درجہ دیا گیا ہے
		۴۰۹	سورۃ فاتحہ اور بقرہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۶	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۴۰۹	من لم یقرأ بام الکتاب کی تشریح حضرت ابو ہریرہ
۴۲۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو مائدہ اور		رضی اللہ عنہ کی زبانی
	عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو	۴۱۰	فاتحہ الکتاب کی ہر آیت کا جواب اللہ تعالیٰ خود
۴۲۷	ذکر سورۃ انعام		دیتے ہیں
۴۲۸	سلیمان بن موسیٰ کی وضاحت	۴۱۱	سورۃ القاتحہ ایک خزانہ ہے
۴۲۹	سورۃ اعراف، سورۃ توبہ، سورۃ نور کا ذکر	۴۱۱	فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کرنا
۴۲۹	سورۃ صود کا ذکر	۴۱۲	فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے
۴۳۰	سورۃ نحل میں واقع خیر و شر کی جامع آیت کا ذکر	۴۱۳	سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کا ذکر
۴۳۰	سورۃ کہف کا ذکر	۴۱۴	قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے
۴۳۲	سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم،	۴۱۴	جس گھر میں بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے
	سورۃ طہ، سورۃ انبیاء کا ذکر		بھاگ جاتا ہے
۴۳۳	سورۃ الحج اور سورۃ نور اور دیگر سورتوں کا ذکر	۴۱۶	اسم اعظم والی آیات
۴۳۳	سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک	۴۱۶	آیت الکرسی کا خصوصی ذکر
	کا ذکر	۴۱۷	وہ خود جھوٹا ہے مگر اس کی بات سچی ہے
۴۳۴	سورۃ یسین کا ذکر	۴۱۸	جن بھوت کے بھگانے کا نسخہ
۴۳۶	ایک دفعہ یاسین پڑھنا دس بار قرآن پڑھنے کے	۴۱۸	عظمت والی آیت
	برابر ہے	۴۱۹	سورۃ بقرہ کی آخری آیات کا خصوصی ذکر
۴۳۶	سورۃ کہف کی دس آیات پڑھنے سے دجال کے	۴۲۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خصوصی فضائل
	فتنے سے محفوظ ہو جاتا ہے	۴۲۰	گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا نسخہ
۴۳۷	سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کا ذکر	۴۲۱	ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
۴۳۷	”حوامیم“ یعنی حم کے لفظ سے شروع ہونے والی	۴۲۲	دعا قبول ہوگئی
	سورتوں کا ذکر	۴۲۳	قرآن نہ بھولنے کا نسخہ
۴۳۸	سورۃ دخان کی فضیلت	۴۲۴	سبع طوال کا یعنی سات بڑی سورتوں کا ذکر
۴۳۹	سورۃ الفتح کا ذکر	۴۲۴	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۴۴۰	مفصلات سورتوں کا ذکر	۴۲۵	سبع مثانی کی تحقیق

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۵۸	سورۃ فلق اور سورۃ الناس کا خصوصی ذکر نظر بد کا علاج	۴۴۰	سورۃ مفصلات میں سے بعض خاص خاص سورتوں کا ذکر
۴۶۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟	۴۴۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح سورۃ المجدہ، الغاشیہ پڑھتے تھے
۴۶۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم علالت میں معوذات پڑھتے تھے	۴۴۲	سورۃ الرحمن کی فضیلت
۴۶۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے معمولات	۴۴۲	رات کو سورۃ واقعہ پڑھنا فقر و احتیاج کو دور کرتا ہے
۴۶۱	قرآنی آیات کی ایک دوسرے پر فضیلت و فوقیت کی بحث	۴۴۳	سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت
۴۶۲	فصل.....قرآن مجید کے ساتھ شفاء حاصل کرنا	۴۴۴	سورۃ ملک کا خصوصی ذکر
۴۶۳	بچھو کے ڈنک مارنے پر معوذتین سے دم کرنا	۴۴۶	سورۃ اذا زلزلت اور الزلزلہ اور حم اور مسجات کا خصوصی ذکر
۴۶۳	حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں	۴۴۸	الحکم التکاثر کا ذکر
۴۶۳	مریض کے پاس قرآن پڑھنے سے مرض ہلکا ہوتا ہے	۴۴۹	سورۃ قل یا ایہا الکافرون کا ذکر
۴۶۵	فصل	۴۴۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورۃ اخلاص اور الکافرون پڑھتے تھے
۴۶۵	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا	۴۵۰	سورۃ النصر کا خصوصی ذکر
۴۶۶	فصل.....قرآن مجید میں آیت آیت کاٹ کر پڑھنا	۴۵۱	سورۃ اخلاص کا خصوصی ذکر
۴۶۶	فصل.....قرآن کے زیادہ حاصل کرنے پر خوش ہونا اور فخر کرنا	۴۵۲	ایک تہائی قرآن
۴۶۷	جس نے قرآن پڑھا اس نے اپنا پہلو علم نبوت سے بھر لیا	۴۵۲	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۴۷۰	فصل.....قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اونچی آواز کرنا جب کہ اس کے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو یا تلاوت کرنے والا اکیلا ہو یا لوگ توجہ سے اس کی تلاوت سن رہے ہوں	۴۵۳	ایک صحابی کا نماز میں صرف سورۃ الاخلاص کا پڑھنا
		۴۵۴	سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں
		۴۵۵	رات کو سونے سے پہلے سو بار سورۃ اخلاص پڑھنا
		۴۵۶	پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
		۴۵۶	معاویہ بن معاویہ مرنے کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے تھے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۱	فصل..... قرآن مجید میں کلام الہی کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے کی کوشش ترک کرنا چاہئے	۳۷۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش الحانی کی خصوصی اجازت دی گئی
۳۸۱	قرآن کی اجرت لینے میں جلدی کرنا	۳۷۲	حضرات شیخین کا معمول
۳۸۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے	۳۷۳	قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا
۳۸۳	قرآن کو عرب کے لہجے میں پڑھنا	۳۷۳	آئمہ کی ایک جماعت کے نزدیک تغنی سے مراد استغناء ہے
۳۸۴	ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا	۳۷۴	فصل..... قرأت قرآن کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا ترک کر دینا چاہئے
۳۸۵	آیت اور حدیث پر امام بیہقی کا تبصرہ	۳۷۴	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا تبصرہ
۳۸۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ وعظ	۳۷۵	فصل..... مساجد میں اور بازاروں میں اس لئے قرآن کی تلاوت کرنا تاکہ پڑھنے والے کو عطیہ ملے اجرت ملے اور اس کے ذریعے کھانے کا اسباب حاصل ہو یہ روش ترک کر دینا چاہئے
۳۸۷	فصل..... اس اعتبار سے قرآن مجید کی تعظیم کرنا کہ اس کے اوپر کوئی سامان نہ رکھا جائے اور نہ ہی اسے ایسے بے موقع محل پھینک دیا جائے	۳۷۶	قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے
۳۸۸	بشر بن الحارث کے توبہ کا سبب!	۳۷۸	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۳۸۹	فصل..... قرآن مجید کی تعظیم و قدر کرنا۔ اس کے خط اور لکھائی کو واضح رکھنا	۳۷۸	دو ہزار ریال کو واپس کر دیا
۳۹۰	فصل..... قرآن مجید کو ماسوا چیزوں سے خالی کرنا اور اکیلا رکھنا	۳۷۸	حضرت حمزہ نے پانی واپس کر دیا
۳۹۰	یعنی قرآن مجید میں کوئی دوسری عبارت درج نہ کرنا تاکہ قرآن خالص رہے کسی دوسرے شے کے ملنے کا اندیشہ ہی نہ رہے	۳۷۹	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
۳۹۰	اہل عرب نقطوں کے محتاج نہ تھے	۳۷۹	فصل..... حمام میں یعنی غسل خانے میں اور پاخانے کی جگہ میں اور دیگر نجاست کے مقامات پر قرآن مجید کی تعظیم کے لئے تلاوت نہیں کرنا چاہئے
۳۹۱	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	۳۸۰	
۳۹۲	فصل..... قرآن مجید رکھنے کی جگہ کو روشن رکھنا		
۳۹۲	ابن جریج کی آواز		
۳۹۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نافع کو گور نہ بنانا		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۹۷	قرآن کو چمڑے میں جمع کیا جائے تو آگ نہیں جلاتی ہے	۴۹۳	اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز و اکرام
۴۹۷	قراء کے لئے خصوصی وظیفہ مقرر کرنا	۴۹۴	قیامت، قرآن اور حامل قرآن
۴۹۸	اختتام جلد دوم	۴۹۶	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ایمان کا بارہواں شعبہ
اللہ تعالیٰ سے امید قائم کرنا
اس عنوان کے کئی حصے ہیں
پہلا حصہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ کرنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔
پہلی قسم:..... مطلوب و مقصود میں ظفر و کامیابی کی امید اور محبوب کے وصال کی امید قائم کرنا۔
دوسری قسم:..... مقصود میں کامیابی اور محبوب کے وصال کے حاصل ہو جانے کے بعد ان دونوں کے دوام و بقا کی امید کرنا۔
تیسری قسم:..... ناپسندیدہ امور کے دفع کرنے اور ان کو پھیر دینے اور ہٹا دینے کی امید کرنا تا کہ وہ واقع نہ ہوں۔
چوتھی قسم:..... ناپسندیدہ امور میں سے جو واقع ہو جائیں ان کو مٹا دینے اور ہٹا دینے کی امید قائم کرنا۔
یہ مذکورہ باتیں دعا کے بارے میں مجمل اور مختصر قول ہیں اس کی تفصیل میں ابھی عرض کروں گا، جس وقت امید مستحکم ہو جاتی ہے تو اس سے خشوع و خضوع اور انتہائی عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔
جیسے خوف کے مستحکم ہونے سے خشوع و خضوع اور عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔
اس لئے کہ خوف اور امید ایک دوسرے سے خاص مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ خائف اپنے خوف کی حالت سے اسی کی دعا کرتا ہے اور اسی کے بارگاہ میں درخواست اور التجا کرتا ہے۔
اور راجی یعنی امید کرنے والا اپنی امید کی حالت میں اس چیز سے خائف بھی ہوتا ہے جس کی امید کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں پناہ بھی مانگتا ہے اور اس کے پھیر دینے کی التجا بھی کرتا ہے۔
تو خلاصہ یہ ہوا کہ ہر خائف امید کرنے والا ہوتا ہے اور ہر امید کرنے والا خائف ہوتا ہے۔
شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ فرماتے ہیں: : خوف اور امید میں چونکہ خاص مناسبت اور مطابقت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو متعدد آیات میں ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے۔
(۱)..... وادعوه خوفاً وطمعاً ان رحمة اللہ قریب فی المحسنین۔ (اعراف ۵۶)
اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔
آیت میں خوف اور طمع کے الفاظ آئے ہیں۔ خوف اشفاق یعنی ڈرنا اور طمع رجاء یعنی امید قائم کرنا ہے۔
نیز اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں جن کی اس نے مدح کی ہے اور ان کی ثناء کی ہے ارشاد فرمایا ہے۔

(۲)..... یرجون رحمته ویخافون عذابه۔ (الاسراء ۵۷)

کہ وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

(۳)..... ویدعوننا رغباً ورهباً وکانوا لنا خاشعین۔ (الانبیاء ۹۰)

انبیاء علیہم السلام ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور خوف رکھتے ہوئے اور ہم ہی سے ڈرتے تھے۔

اس آیت میں رغبت۔ اور رعبہ کے الفاظ آئے ہیں۔ رغبت امید اور رعبہ خوف ہے۔

۱۰۰۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الریبع نے ان کو اسماعیل بن

جعفر نے ان کو علماء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد، ولو يعلم الكافر

ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد

اگر مومن اس سزا کو جان لے جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر اس رحمت کو جان لے

جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک جماعت سے انہوں نے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو مقبری کی حدیث سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

جس کے دل میں دو چیزیں ہوں

۱۰۰۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حامد مقرئ نے۔ اور ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو

ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ موت و حیات کی کشمکش میں تھا۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے امید کر رہا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈر رہا

ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا المؤمن الا اعطاه الله ما یرجو وامنہ مما یخاف۔

جس بندے کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) اکٹھے ہو جائیں ایسے وقت میں (موت کے وقت) اللہ تعالیٰ اس کو وہ

عطا فرمادیتے ہیں جس کی امید کرتا ہے اور اس سے امن عطا کرتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۲..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق بغوی نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید نے

(۱۰۰۰)..... أخرجه مسلم (۲۱۰۹/۳) من طریق إسماعیل بن جعفر۔ به۔

(۱۰۰۱)..... أخرجه الترمذی (۹۸۳) وابن ماجه (۴۲۶۱) من طریق سیار بن حاتم۔ به۔

ونقل صاحب تحفة الأحوذی (۵۸/۳) قول المنذری إسناده حسن۔

ورواه ابن أبي الدنيا کذا بالمرقاة

ونقل الریبدی فی إتحاف السادة (۱۶۹/۹) قول النووی إسناده جید

ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پارہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے آپ کو خوف اور امید کی حالت میں پارہا ہوں آپ نے فرمایا۔

لا یجتمعان فی قلب مؤمن الا اعطاه اللہ الذی یرجو منہ وامنہ من الذی یخاف۔

جس مؤمن کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) جمع ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جس کی اس سے امید قائم کرتا ہے اور اس چیز سے امان دے دیتے ہیں جس چیز کا خوف کرتا ہے۔

اس کو اسی طرح کہا ہے جعفر بن سلیمان ضبعی نے۔

۱۰۰۲:..... مکرر ہے۔ اس کو ابو ربیعہ نے روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ سے ان کو ثابت نے بیان کیا ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا:

کیف تجدک

تم خود کو کیا پارہے ہو؟

اس نے جواب دیا:

اجلنی راغباً وراہباً

میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پارہا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لا یجتمعان لا حد عند هذا الموضع الا اعطاه ما رجا وامنہ مما یخاف۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی بندے میں جب یہ دو باتیں جمع ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جو امید کرتا ہے اور اس سے امان دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ حفید نے ان کو عباد بن سعید جعفی نے ان کو محمد بن عثمان بن بہلول نے ان کو اسماعیل بن زیادہ ابوالحسن نے ان کو تکی بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ عمر اپنے آپ کو تم کیسا پارہے ہو؟ انہوں نے عرض کی امید کر رہا ہوں اور ڈر بھی رہا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا:

ما اجتمع الرجاء والخوف فی قلب مؤمن الا اعطاه الرجاء وامنہ الخوف۔

مؤمن کے دل میں جب خوف اور امید جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید اس کو عطا کرتے ہیں اور خوف سے امن دیتے ہیں۔

۱۰۰۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے، ان کو ابوالحسن رباحی نے ان کو ابن ابوما لک نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ایک مریض کو پوچھنے کے لئے گئے۔ تو اس سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو کیا پارہے ہیں؟ مریض نے جواب دیا کہ میں اتنی زیادہ اللہ

ہوں کہ شاید میرے لئے کوئی بچنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اور اللہ سے امید اتنی کر رہا ہوں کہ میری امید خوف سے بھی بڑی ہے۔ تو حضرت واثلہ بن اسقع نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ خوف اور امید تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ جس بندے میں دنیا میں یہ جمع ہو جاتے ہیں، وہ جہنم کی بو بھی نہیں پائے گا اور جس بندے میں دنیا میں یہ جمع نہیں ہوتے (یعنی یا تو صرف امید ہی امید رکھتا ہے یا صرف خوف ہی خوف رکھتا ہے) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان پر فیصلہ فرماتے ہیں

۱۰۰۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عقبہ بن ابوعبیکم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن اسود جرش کی عیادت کی تھی۔ حالانکہ ان پر موت آنے والی تھی۔ ان سے پوچھا کہ بھائی آپ اپنے آپ کو کیا پار ہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خود کو امید اور خوف کی حالت میں پار رہا ہوں۔ حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کون سی بات زیادہ ہے؟ اس نے کہا کہ امید زیادہ ہے یعنی غالب ہے۔ حضرت واثلہ نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔

قال الله تعالى انا عند ظن عبدي بي .

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں وہ جو میرے ساتھ کرتا ہے۔

۱۰۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدینا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو حیان ابوالنضر نے فرماتے ہیں کہ مجھے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یزید بن اسود کے پاس لے کر چلو مجھے خبر ملی ہے کہ ان کو تکلیف ہے حیان کہتے ہیں، میں حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر گیا، ان کے پاس پہنچے تو وہ لاچار ہو چکے تھے، ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی عقل بھی زائل ہو چکی تھی، حضرت واثلہ نے فرمایا کہ اس کو (یزید بن اسود) کو آواز دو۔ گھر والوں نے اس کو آواز دی، اور میں نے کہا یہ دیکھئے حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بھائی آپ کو ملنے آئے ہیں حیان کہتے کہ اللہ نے ان کی اتنی عقل سلامت رکھی تھی کہ انہوں نے سن لیا کہ حضرت واثلہ آگئے ہیں، حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ہاتھ میں کچھ ڈھونڈ رہے تھے، میں سمجھ گیا کہ کیا چاہ رہے ہیں، لہذا میں نے حضرت واثلہ کا ہاتھ پکڑ کر مریض کے ہاتھ میں دے دیا، یزید بن اسود چاہ رہے تھے کہ وہ حضرت واثلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور رکھ لیں اس لئے کہ حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھا تھا، یزید بن اسود ایک بار حضرت واثلہ کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے تو دوسری بار اپنے چہرے پر اور کبھی اپنے منہ پر۔ اتنے میں حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گمان لے کر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گناہوں نے تو مجھے عاجز کر دیا ہے میں ہلاکت کے کنارے پر اتر چکا ہوں، لیکن میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت واثلہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا یزید بن واثلہ کے گھر والوں نے بھی واثلہ سے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضرت واثلہ نے فرمایا اللہ اکبر، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

يقول الله عز وجل انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ما شاء .

(۱۰۰۶)..... أخرجه الحاكم (۲۳۰/۴) وابن حبان (۲۳۶۸، ۷۱۸، ۷۱۷، ۷۱۶) من طريق هشام بن الغاز، به .

تنبیه: فی المستدرک (حبان بن أبی النضر) وفي موارد الظمان (۲۳۶۸) (حیان أبو النضر) وفي موارد الظمان (۷۱۷) (حبان أبو النضر)

وفي التلخیص للذهبی (۲۳۰/۴) (حسان بن النضر)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں اسے چاہئے کہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے۔

نزع کی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

۱۰۰۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیانے ان کو عمرو بن محمد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حسین نے ان کو ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں:

اہل علم مستحب سمجھتے تھے کہ بندے کو اس کے اچھے اعمال یاد دلائے جائیں اس کی موت کے وقت تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھ حسن ظن پیدا کرے۔

۱۰۰۸:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ نے ان کو سوار بن عبد اللہ عنبری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے کہ مجھ سے میرے والد سلیمان نے بوقت موت کہا:

اے معتمر مجھے رخصت کی حدیثیں بیان کریا رخصت کی باتیں بتلاتا کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو میں اس کے ساتھ اچھا گمان لے کر ملوں۔

۱۰۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیانے ان کو محمد بن حسین نے ان کو خالد بن یزید کا بلی نے ان کو ابوسلمیٰ شیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد الاعلیٰ تیمی سے سنا وہ اپنے پڑوسی سے اس وقت کہہ رہے تھے جب اس کی موت کا وقت آ گیا تھا۔ اے ابوفلاں تیری فکر مابعد موت کے لئے موت کے ذکر سے زیادہ ہونی چاہیے اور عظیم امور کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کو تیار کر۔

۱۰۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائینی نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے کہ میں نے سری بن مغلّس سے سنا کہتے تھے

کہ خوف امید سے اس وقت افضل ہے جب تک انسان تندرست ہو اور جب اس کے ساتھ موت اتر پڑے تو پھر امید خوف سے افضل ہے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے ابو الحسن وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنی صحت میں ہوگا تو خوف کی وجہ سے نیکی کرے گا۔ جب نیکی کرے گا تو موت کے وقت خود بخود اس کی امید بڑی ہو جائے گی تو رب کے ساتھ اس کا گمان بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور جب صحت میں گنہگار ہوگا تو موت کے وقت بھی اس کا گمان برا ہی ہوگا اور امید بھی بڑی نہیں ہوگی۔

امام بیہقی کا قول..... ”وہ خوف جو گناہ سے انسان کو روک دے“

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

خوف سے مراد وہ خوف ہے جو اس کو اللہ کی نافرمانی سے روک دے اور اس کو اللہ کی اطاعت پر ابھارے یہاں تک کہ جب موت اس کے پاس آئے تو اس کی امید رب کی رحمت کے بارے میں بڑی ہو جائے اور اللہ کے احسان میں اس کا طمع زیادہ ہو جائے اور اللہ کے وعدے کے

(۱۰۰۷)..... حسین ہو: ابن عبد الرحمن السلمی الکوفی ابو الہذیل، وبراہیم ہو: ابن یزید النخعی.

(۱۰۰۸)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۳) من طريق محمد بن إسحاق الثقفي عن سواد بن عبد الله به.

(۱۰۰۹)..... عبد الأعلى التيمي له ترجمة في الحلية (۵/۸۹، ۸۷).

(۱۰۱۰)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۸۹) ولكن عن الفضيل بن عياض.

ساتھ اس کا یقین پکا ہو جائے۔

۱۰۱۱..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر تاجر نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے۔
لا یحیون احدکم الا وهو یحسن الظن باللہ.

تم لوگوں میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان لے کر ہی وفات پائے۔
اس کو مسلم نے صحیح میں اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی فرماتے ہیں:

افضل ترین امید وہ ہے جو نفس کے مجاہدہ اور خواہش نفس سے الگ ہو کر پیدا ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ان الذین امنوا والذین ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یروجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم۔ (البقرہ ۲۱۸)
جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۱۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ہشام بن عمارہ نے ان کو سوید نے ان کو ثابت بن عجلان نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا ایہا الناس احسنوا الظن برب العلمین فان الرب عند ظن عبده.

اے لوگو رب العالمین کے ساتھ اچھا گمان کرو بے شک رب تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے پاس ہے۔

۱۰۱۳..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یقول اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یدکرنی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

حسن ظن کی فضیلت

۱۰۱۴..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن محمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو حیثمہ نے

(۱۰۱۱)..... أخرجه مسلم (۲۴۰/۵) عن یحییٰ بن یحییٰ بن زکریا عن الأعمش. به.

(۱۰۱۲)..... عزاه صاحب الكنز (۵۸۵۵) إلى الطبرانی فی الکبیر والحاکم.

(۱۰۱۳)..... أخرجه مسلم (۲۰۶۱/۴) من طریق أبی معاویة. به.

وأخرجه البخاری (۱۳۸۰/۹) عن عمرو بن حفص عن أبیه عن الأعمش. به.

(۱۰۱۴)..... غیثمہ هو ابن عبد الرحمن.

کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ نے

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بندہ مؤمن ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ حسن ظن سے بڑھ کر کوئی افضل شئی عطا نہیں کیا گیا اور اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بندہ جب اللہ کے ساتھ حسن ظن کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی کچھ عطا کرتے ہیں جس کا اللہ کے ساتھ گمان کیا تھا اور یہ اس لئے کہ ہر خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۰۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قنادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق بن ایوب صہبانی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے ان کو ابو الزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اولاد عبادہ بن صامت کے ایک آدمی سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ایک آدمی کے پاس موت لے کر آیا اس کے تمام اعضاء کو چیرا تو اسے ان میں کوئی خیر کا عمل نہ ملا جو اس نے کیا ہو، اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیرا تو اس میں بھی اس نے کوئی بھی خیر نہ پائی پھر اس نے اس کے دونوں جبرے توڑ کر دیکھا تو اس نے اس کی زبان تالوں سے لگی ہوئی پائی جو کہ رہی تھی لا الہ الا اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کلمہ اخلاص کے ساتھ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عز وجل نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جب وہ جہنم کے کنارے جا کر ٹھہرا تو پیچھے پلٹا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے میرا رب میرا گمان تو تیرے بارے میں اچھا تھا اللہ عز وجل نے فرمایا اس کو واپس لاؤ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں۔

فائدہ:..... چیرنے اور توڑنے سے مراد حقیقت میں چیرنا اور توڑنا نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح دیکھنا جانچنا اور محسوس کرنا مراد ہوتا ہے۔ چیرنا توڑنا محاورۃ استعمال ہوا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا۔ ہلا شقت قلبہ۔ وہاں بھی حقیقی چیرنا نہیں بلکہ اچھی طرح دل میں دیکھنا اور معلوم کر لینا مراد ہے۔ (مترجم)

۱۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین بن علی بن محمد مصری نے ان کو جامع بن سودہ نے ان کو زیاد بن یونس حضرمی نے ان کو عبد الرحمن بن ابوزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ایک آدمی نے اولاد عبادہ بن صامت سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو بندوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جب ایک ان میں سے جہنم کے کنارے پر جا پہنچا تو پلٹ کر عرض کیا اے اللہ پاک میرا گمان تو تیرے ساتھ نیک تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا واپس کرو اس کو میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے نزدیک ہوں۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۰۱۶:..... بکر رہے۔ اور اللہ کے ساتھ حسن ظن کے بارے میں اس کتاب کے باب التوبہ میں کئی حکایات مذکور ہیں۔ جو میں نے پڑھا ہے۔ ابو عبد الرحمن سلمیٰ پر ان کو عبد اللہ بن خنیق نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ تین قسم کے ہیں۔

اول:..... وہ آدمی جو نیکی کا کام کرتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید کرتا ہے۔

دوم:..... وہ آدمی جو گناہ کا کام کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور وہ مغفرت کی امید کرتا ہے۔

سوم:..... جھوٹا آدمی جو گناہوں میں سرکشی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مغفرت کی امید کرتا ہوں۔

(۱۰۱۵)..... أخرجه الخطيب البغدادي (۱۲۵/۹) من طريق سعد بن عبد الحميد بن جعفر عن ابن أبي الزناد. به.

(۱۰۱۶)..... عزاه صاحب الكنز (۵۸۳۶) إلى المصنف.

وفي الكنز (بعبد) بدلاً من (بعبدین) وليس في الكنز كلمة (أحدهما).

اور وہ شخص جو پہچانتا ہے اپنے نفس کو برائی کے ساتھ مناسب ہے کہ اس کی امید پر غالب ہو۔ (یعنی خوف)۔

اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہو حسن ظن پر

۱۰۱۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن ابو الجوارى نے انہوں نے سنا ابو سلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں جب خوف پر امید غالب آ جائے تو دل خراب ہو جاتا ہے۔
۱۰۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو سعید عبد الرحمن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابو خلیفہ جمحی نے ان کو ابو الولید نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو شیر بن نہار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔

اس کو صدقہ بن موسیٰ نے روایت کیا ہے۔ ان کو محمد بن واسع نے ان کو شیر نے (سمیر زیادہ صحیح ہے)۔
ان کو عتایا عبد الرحمن مہدی نے اور علی بن مدینی نے اور ان کے ماسوائے۔

عمل کے بغیر امید رکھنے کا بیان

۱۰۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن محمد ابوالدنیانے وہ کہتے ہیں کہ ایک مصیبت زدہ شخص نے کہا تھا وہ ایک سے ایک کلمہ کہتا تھا، اس نے کہا کہ عمل کے بغیر امید رکھنا اللہ تعالیٰ پر جسارت کرنا ہے۔
۱۰۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو ہبل بن زیاد قطان نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ تیرے دل میں امید دراصل تیرے پیر میں بیڑی ہے۔
۱۰۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حامد احمد بن ابو خلف صوفی نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن اسماعیل نے ان کو حسن بن شنی نے ان کو عفان بن ہمام نے انہوں نے سنا قتادہ سے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم زید بن صوحان کے پاس آتے تھے وہ فرماتے تھے۔ اے اللہ کے بندو دوسروں کا اکرام کرو۔ مطلب میں اجمال و اختصار کرو اللہ کے آگے بندوں کا وسیلہ دو صفات ہیں۔ خوف اور طمع۔
۱۰۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو معقل بن بغداد میں ان کو ابو الحسین بن اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو سیار نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو مطرف نے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

وان ربک لذو مغفرة للناس على ظلمهم وان ربک لشدید العقاب۔ (الرعد ۶)

(۱۰۱۷)..... أخرجه المصنف من طريق السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۷۶)

(۱۰۱۸)..... أخرجه أبو داود (۴۹۹۳) وابن حبان (۲۳۹۵ و ۳۴۶۹) من طریق حماد بن سلمة. به.

ورواه الحاكم (۲۵۶/۳) من طریق صدقة بن موسى عن محمد بن موسى. به.

وقال الذهبي: صدقة ضعفه قلت تابعه حماد بن سلمة.

تنبيه: الحاكم (سمیر) بدلاً من (شتیر).

(۱۰۲۱)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۲۰۴/۲) من طریق الحسن بن المثنی. به.

(۱۰۲۲)..... أخرجه عبد الله بن أحمد بن حنبل فی زوائد الزهد (ص ۱۹۹) عن علي بن مسلم عن سیار. به.

بے شک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے ان کے ظلم کے باوجود اور بے شک تیرا رب البتہ سخت عذاب والا ہے۔
اس کے بعد کہنے لگے کہ اگر لوگ اللہ کی مغفرت، اور رحمت، اور درگزر، اور معاف کرنے کا حساب اور اندازہ جان لیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور اگر لوگ اللہ کی سزا غصہ اس کی پکڑ۔ اس کا عذاب جان لیں تو خوف کے مارے ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں آنسو بھی نہ بہا سکیں اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیں۔

عابد، عارف اور عالم کی عبادت میں فرق

۱۰۲۳:..... میں نے سنا ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی سے انہوں نے ابو یعقوب نہر جوری سے انہوں نے سنا ابو یعقوب سوسی سے وہ کہتے تھے۔
عابد اللہ کی عبادت کرتا ہے بچنے کے لئے۔ عارف اللہ کی عبادت کرتا ہے تعظیم کے لئے۔ عالم اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ بوجہ خوف اور امید کے۔

خوف اور رجاء کا وزن برابر ہے

۱۰۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ فرماتے ہیں۔۔

اگر مؤمن کی امید اور اس کی خوف کو وزن کیا جائے تو دونوں میں سے کوئی ایک شے دوسری پر بھاری نہیں ہوگی۔
۱۰۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عمر حمیری نے ان کو علی بن حسن نے ان کو علی بن عثمان نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا:

اگر مؤمن کا خوف اور امید انتظار کے ترازو میں وزن کئے جائیں تو دونوں کے درمیان ایک بال کے برابر فرق نہ ہو۔
۱۰۲۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے انہوں نے سنا حمزہ بن داؤد ثقفی سے ان کو حارث بن خضر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو شعبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ:

اگر مؤمن کا خوف اور امید دونوں کو تولا جائے تو اس کا خوف اس کی امید پر اور اس کی امید اس کے خوف پر زیادہ نہ ہو جائے۔
۱۰۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو منصور بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی روض باری سے کہتے تھے کہ خوف اور امید دونوں پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں جس وقت دونوں برابر ہوں پرندہ سیدھا پرواز کرتا ہے اور اس کی پرواز پوری ہوتی ہے اور جب دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو پرندے میں نقص ہو جاتا ہے اور جب دونوں نہ رہیں پرندہ موت کی حد تک پہنچ جاتا ہے اسی لئے کہا گیا

(۱۰۲۳)..... أخرجه السلمي (ص ۳۷۹) عن أبي يعقوب النهري جوري بلفظ:

العابد يعبد الله تحذيراً والعارف يعرفه تشويقاً.

(۱۰۲۴)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۰۸) من طريق سفیان عن مطرف بلفظ:

لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه لوجدوا سواء لا يزيد أحدهما على صاحبه.

(۱)..... الغلابي هو الفضيل بن غسان. سبق برقم ۹۸۰

(۱۰۲۵)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۸۶) عن مطر الوراق بلفظ:

لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه بميزان التريص لم يوجد أحدهما يزيد على صاحبه شيئاً.

کہ اگر مؤمن کا خوف اور اس کی امید تولے جائیں تو برابر ہو جائیں۔

مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل ابو بکر قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان

ثوری نے وہ فرماتے تھے

کہ حضرت مسلم بن یسار کے سامنے کے دانتوں میں خون آ گیا لوگ کہتے تھے کہ یہ ان کے رات دن سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔ ایک دن ان کا ایک پڑوسی ان کے پاس آیا تو وہ اپنے دانت دفن کر رہے تھے جو کہ گر گئے تھے، ان کو مسلم بن یسار نے کہا تم ایسے وقت میرے پاس آئے ہو جب میں اپنا بعض یعنی کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں۔ پڑوسی نے ان سے کہا مجھے آپ کی اس مصروفیت کا تو علم نہیں تھا۔ مگر میں تو اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اللہ سے ہی ڈرتا ہوں۔ مسلم بن یسار نے ان سے کہا اے بھائی، میں نہیں جانتا کہ اس خوف کا کیا مطلب ہے جو آپ کو اس شئی سے دور نہیں کرتا جس سے آپ خوف کرتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اس امید کا مطلب کیا ہے جو آپ کو اس کے قریب نہیں کرتی جس سے آپ امید رکھتے ہیں۔

حضرت مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے انہوں نے سنا سفیان

ثوری سے وہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے مسلم بن یسار سے کہا تھا کہ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائیے جو تیرے لئے نفع دینے والی نصیحت کا جامع ہو، مسلم بن یسار نے جواب دیا رات کو اللہ کی بارگاہ میں آیا کیجئے اس کے بعد انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ آپ اپنے عمل کے ساتھ ہر اس ذات سے کچھ ارادہ نہ کر جو تیرے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اس آدمی نے کہا اور اضافہ کیجئے، فرمایا کہ اپنی امید کو ضرور اٹھائیے مگر اسے استعمال نہ کیجئے۔ خوف کو بچھئے اور اس سے غافل مت رہئے۔ آدمی نے کہا نصیحت میں اور اضافہ کیجئے، انہوں نے فرمایا اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کو نہ بھولنے فرمایا کہ اس کے بعد وہ منہ کے بل اوندھے گر پڑے۔

دو تابعیوں کا مذاکرہ

۱۰۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن بن احمد کاظمی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد

نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو سعید ادیب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو معاویہ بن قرۃ نے وہ کہتے ہیں کہ تابعین میں سے دو آدمی باہم مذاکرہ کر رہے تھے ایک نے کہا میں امید بھی رکھتا ہوں اور خوف بھی۔ دوسرے نے کہا بات یہ ہے کہ جو شخص کسی شئی کی امید کرتا ہے اس کو طلب بھی کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جو شخص کسی شئی سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا بھی ہے۔ کسی آدمی کے لئے صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی کی حض امید رکھے یا امید کرے اور اس کو طلب نہ کرے اور کسی آدمی کے لئے یہ بات بھی کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی سے ڈرے تو سہی مگر اس سے بھاگے نہیں۔

ابو سعید بن اسماعیل کی نصیحت

۱۰۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن کراہیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید بن اسماعیل سے سنا وہ شعر

کہتے تھے:

ما بال دینک ترضی ان تدنسہ
وان ثوبک مغسول من الدنس
کیا حال ہے تیرے دین کا کہ تو اس کو (شرک سے یا گناہوں سے) آلودہ کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے
جب کہ تیرے کپڑے تو میل سے دھلے ہوئے ہیں۔
ترجو النجاة ولم تسلك مسالكها
ان السفينة لا تجری علی الیاس
نجات کی امید تو کرتا ہے مگر نجات کے راستے پر نہیں چلتا۔ بے شک کشتی نہیں چل سکتی خشکی پر۔

جامع کلمات

۱۰۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے فارس بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے یوسف بن حسین سے سنا وہ بتاتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

کل مطیع مستانس و کل عاص متوحش و کل راج طالب و کل خائف هارب و کل محب ذلیل
ہر اطاعت شعار مانوس ہوتا ہے اور ہر گنہگار وحشت کرنے والا ہوتا ہے۔ ہر امیدوار طالب ہوتا ہے اور ہر خائف بھاگتا ہے
اور ہر محبت کرنے والا عاجزی کرتا ہے۔ یا ہر عاشق ذلیل ہوتا ہے۔

۱۰۳۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو منصور بن عبد اللہ نے انہوں نے سنا حسن بن ہلویہ سے انہوں نے سنا علی بن عکرمہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن معاذ رازی کا قول یہ ہے ایمان تین طرح سے ہے۔ خوف اور محبت اور امید اور خوف کے پیٹ میں گناہوں کو ترک کرنا ہے۔ اور گناہوں کو ترک کرنے میں جہنم سے نجات ہے۔ اور امید کے پیٹ میں اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے جنت لازم ہے۔ اور محبت کے پیٹ میں مکروہات کا احتمال ہے اور محبت اللہ سے ہو تو آپ اللہ کی رضا پائیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کی اللہ تعالیٰ سے مناجات

۱۰۳۴: ہمیں خبر ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے سنا حسن بن سلیمان سے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن ابراہیم رازی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کیسے ڈروں حالانکہ آپ تو کریم ہیں؟ میں آپ سے کیسے امیدیں وابستہ نہ کروں حالانکہ آپ تو عزیز اور غالب ہیں؟ میں ایسے خوف کے درمیان ہوں جو مجھے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اور ایسی امید کے مابین ہوں جو مجھے ملا دیتی ہے، میری امید ایسی نہیں ہے جو مجھے چھوڑ دے لہذا میں خوف سے مر جاؤں اور نہ ہی میرا خوف ایسا ہے جو مجھے چھوڑ دے کہ میں خوش فہمی میں زندہ رہوں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن غانم سے انہوں نے محمد بن رومی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے

وہ فرماتے ہیں کہ خوف اللہ کے انصاف کے سمندر سے پانی طلب کرتا ہے۔ اور امید اللہ کے فضل کے سمندر سے پانی طلب کرتی ہے اور تحقیق قضا سبقت کر گئی تھی کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

۱۰۳۶: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو الحسین علی بن حسین بن بندار ازدی نے انہوں نے سنا ابو بکر شہر زوری سے وہ کہتے ہیں میں ابو القاسم جنید کی مجلس میں موجود تھا۔ اور حضرت ابن عطاء بھی موجود تھے۔ ایک آدمی پر مجلس میں شدت خوف غالب آ گئی۔ اور اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔

ابو القاسم جنید نے اس سے کہا آپ نہ ڈریں وہ تو محض رحمت کی آنکھوں اور رحمت کی نگاہوں میں سے ایک نگاہ ہے (جو ظاہر ہو چکی ہے) یا ظاہر ہوگی لہذا اچانک ایک گناہگار ہوگا جو ایک محسن سے مل جائے گا۔ ابن عطاء نے تو کہا: یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ناراض ہو گئے۔ اور فرمایا خبردار اللہ کی قسم بے شک وہ آنکھ وہ نگاہ ظاہر ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔ چنانچہ ابن عطاء خاموش ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب پر غالب ہے

۱۰۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عید ی نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قال اللہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی۔ میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ بخاری میں درج ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا بیان

۱۰۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد الصباح زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اللہ خلق مائة رحمة منهار حمة يترحم بها الخلق وتسعون ليوم القيامة۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی تھیں ایک رحمت کے ساتھ تمام مخلوقات پر رحم کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ دی ہیں۔

اس کو مسلم نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے حضرت معاذ بن معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۹: ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق مؤذن نے ان کو ابو الحسن علی بن حسن صالح نے بصرہ میں ان کو ابو الحسن مسج بن حاتم عکلی سے ان کو حسن بن علی واسطی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو خلاص نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ایک رحمت کو اس نے دنیا والوں پر تقسیم کر دیا ہے اسی کے اثر سے ایک باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے۔ اور پرندہ اپنے بچے پر کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اس کو پوری ایک سو کر دے گا پھر اس

(۱۰۳۷) ... أخرجه مسلم (۲۱۰۸/۳) عن زهير بن حبيب عن سفیان بن عیینة۔

(۱۰۳۸) ... أخرجه مسلم (۲۱۰۸/۳) عن الحكم بن موسى عن معاذ بن معاذ۔

کو اپنی مخلوق پر دوبارہ تقسیم کرے گا۔

۱۰۳۹:..... یہ مکرر ہے۔ ایوب سختیانی نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو دنیا میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور مجھے اس سے اسلام پہنچا اور بے شک میں امید کرتا ہوں کہ باقی نساوے رحمتیں کی اس سے زیادہ ہیں۔

ایک حدیث قدسی بخشش اور رحمت کے بارے میں

۱۰۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد جعفر بن محمد خلدی نے ان کو احمد بن علی خراز نے ان کو علی بن حسین بن خالد سکری نے ان کو علاء بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کے پاس ان کی بیماری کے دوران گیا۔ میں نے ان کے پاس حضرت شہر بن حوشب کو بیٹھے دیکھا جب ہم اس کے ہاں سے نکلے تو میں نے شہر بن حوشب سے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مجھے سفر کا سامان عطا کیجئے اللہ آپ کو سفر کی تیاری کروائے۔ اس نے کہا اچھی بات ہے، مجھے حدیث بیان کی تھی ام درداء نے اپنے شوہر حضرت ابو درداء سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے حضرت جبرائیل سے وہ اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے آپ نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید قائم کر لی اور آپ نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا۔ میں نے تیرے گناہ کے باوجود تجھے بخش دیا ہے اگر آپ زمین بھر کے بھی گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملتے تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ آپ سے ملتا میں تجھے بخش دیتا مجھے کوئی پرواہ نہ ہوتی۔

۱۰۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو محمد ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن شبانہ زاہد نے ہمدان میں۔ ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو ابو الولید طایسی نے ان کو عبد الحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبد الرحمن بن غنم نے ان کو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے تو نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی میں تجھے بخشے والا ہوں جو کچھ گناہ کہ تجھ میں ہیں اے میرے بندے اگر تو گناہوں سے زمین بھر کر مجھے ملتا لیکن میرے ساتھ شرک نہیں کرتا ہے تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخر حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت سے مراد وہ عبادت ہے جس کے ساتھ امید قرب پکڑتی ہے اول حدیث میں ہے کہ تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ اور ہم نے کتاب البعث والنشور میں حضرت ابو ذر اور ابو درداء سے اور ان دونوں کے ماسوا نے ایسی روایات کی ہیں جو اس مذکور کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۰۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن شنیٰ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن السماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیاث بن جریر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معد یکرب نے ان کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

(۱۰۳۹)..... أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۶/۱) من طريق هودبة بن خليفة عن عوف عن محمد بن سيرين وخلاس. به.

(۱)..... معاذ بن معاذ يروي عن عوف الأعرابي، ولم أجد لوالد معاذ رواية عن عوف.

(۱۰۴۱)..... أخرجه أحمد (۵/۱۵۳) من طريق هاشم بن القاسم عن عبد الحميد. به.

(۱۰۴۲)..... أخرجه الترمذي معلقاً في آخر الحديث رقم (۲۴۹۵)

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے رب سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے جو کچھ کہ تم نے مجھے پکارا ہے اور مجھ سے امید قائم کی ہے میں نے تجھے معاف کر دیا ہے ان گناہوں کے باوجود جو تجھ میں تھے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ سے گناہوں سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ ملتا، اس کے بعد کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہوتا تو میں تجھ سے اسی قدر مغفرت سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ تجھ سے ملتا۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو اتنے گناہ کرتا کہ تیرے گناہ آسمان کے بلندی کو چھو لیتے پھر تو مجھ سے بخشش مانگتا تو میں تجھے بخش دیتا۔ اور میں کوئی پرواہ نہ کرتا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو احوول اور معلیٰ بن زیاد نے شہر بن حوشب سے اس نے معدیکرب سے اس نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول۔ دعوتی آپ نے مجھ کو پکارا۔ اس سے مراد خاص اسی کو اکیلے پکارنا ہے اس کے ساتھ کسی دوسرے اللہ کو نہ پکارا ہو۔ یعنی تو حید والی پکار اور تو حید والی دعاء مراد ہے۔ اور مسلم نے ایک اور طریقہ سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۴۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو معمر بن سوید نے ان کو حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اس سے دس گنا زیادہ ہے یا میں اس سے بھی زیادہ کر دوں گا۔

اور جو شخص برائی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اسی بدی کے برابر ہوتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت برابر میری طرف قریب ہوتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ کے برابر قریب ہوتا ہے میں ایک قدم اس کی طرف قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ ملتا ہے مگر وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا میں اس کے لئے اس کی مثل اور اس کے برابر مغفرت بنا دیتا ہوں۔ اس کو مسلم نے حدیث وکیع اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے اس کی نیکی کی دس مثل میں یعنی دس گنا ہیں۔ اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے یا میں زیادہ کر دوں گا۔

۱۰۴۴: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ کیا کوئی عمل نقصان دے سکتا ہے جیسے لا الہ الا اللہ چھوڑ دینے سے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لا الہ کہہ کر زندہ رہے مگر دھوکہ میں نہ رہے یا غرہ نہ ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ کبھی اس مغفرت سے مراد سزا میں معافی ہوتی ہے کبھی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑی بات معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے چھوٹی بات پر عذاب دیتا ہے، کبھی جس کے لئے چاہتا ہے دونوں باتیں معاف کر دیتا ہے۔ کبھی جس کے لئے چاہتا ہے۔ دونوں طرح کی باتوں پر عذاب دیتا ہے۔ بعد میں درگزر کرتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ کسی مسلم کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت سے اس کی امید اللہ کے عذاب کے خوف سے خالی ہو (بلکہ خوف کا ہونا بھی ضروری ہے) تاکہ اس خوف کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی سے رک جائے اور اپنی امید کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں رغبت کرے۔ ہم نے لقمان حکیم سے ہر ایک یعنی (خوف اور امید) کے بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے۔

لقمان حکیم کی نصیحت

۱۰۴۵: ہمیں خبر دی ہے حسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبد المنعم نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جو تجھے اس کی نافرمانی کرنے پر جری کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر تا رہ مگر ایسا خوف نہ ہو جو تجھے اللہ کی رحمت سے مایوس کر دے۔

۱۰۴۶: ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان بصری نے اور ہمیں بات بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے دونوں کو محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبد اللہ نے کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جس میں تو اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جائے اور اللہ سے ڈر مگر ایسا ڈر نہیں جو تجھے اس کی رحمت سے مایوس کر دے۔

لقمان حکیم کے بیٹے نے باب سے کہا: اے ابا جان میں کیسے اس کی طاقت رکھوں گا۔ جب کہ میرا تو ایک ہی دل ہے لقمان حکیم نے کہا کہ مؤمن ایسے ہی ہوتا ہے اس کے دودل ہوتے ہیں ایک دل کے ساتھ وہ اللہ سے امید کرتا ہے تو دوسرے دل کے ساتھ اس سے ڈرتا بھی ہے۔ اور فرات بن سائب سے روایت ہے انہوں نے میمون بن مہران سے اس نے حضرت عباس سے مرفوعاً دودل ہونے کے بارے میں روایت کی ہے یعنی اس کا مفہوم ہے اور وہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

ایک آدمی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۰۴۷: ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے کہتے ہیں مجھے امام زہری نے کہا: میں تمہیں ضرور دو عجیب حدیثیں بتاؤں گا۔ مجھے خبر دی ہے محمد بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے نفس پر اسراف اور زیادتی کی جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس دینا پھر میری راکھ کو سمندر میں جا کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھے پر عذاب دینے پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو بھی نہ دیا ہو گا چنانچہ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پوری کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تو نے اس کی راکھ کے جتنے اجزاء لئے ہیں وہ واپس لوٹا دے لہذا اللہ کی قدرت سے وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ایسا کرنے کی جسارت تم نے کیوں کی تھی؟ بولا اے میرے رب یہ سب کچھ میں نے تیرے ڈر سے کیا تھا یا کہا مٹاؤں گا۔ تیرے خوف سے کیا تھا۔ لہذا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی تھی ایک بلی کے معاملے میں جس کو اس نے باندھ دیا تھا اس نے اسے خود کچھ کھانے کو دیا۔ اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے حتیٰ کہ وہ مر گئی تھی۔

(۱۰۴۶)..... أخرجه أحمد في الزهد (ص ۱۸۳ ط / دار الفكر الجامعي) من طريق المسعودي عن عون بن عبد الله عن لقمان عليه السلام.

(۱۰۴۷)..... أخرجه مسلم (۲/۲۱۱) كما قال المصنف.

امام زہری کہتے ہیں کہ یہ اس لئے فرمایا تاکہ نہ تو کوئی ناامید ہو اور نہ ہی کوئی آسرا کر کے بیٹھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اور عبد اللہ بن حمید سے اور عبد الرزاق سے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال

۱۰۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو ابو بشر یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو حضرت معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن مؤمنوں سے پہلے سوال اور مؤمنوں کے پہلے جواب کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا کہیں گے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے فرمائیں گے کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ مؤمن کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم تیری رحمت اور تیرے غنودہ گذر کرنے کی امید رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔
بے شک میں نے اپنی رحمت تمہارے لئے واجب کر دی ہے۔

صحابہ کرام کی سیرت میں نرمی اور آسانی تھی ہاں صرف اللہ کے آگے بے باکی اور اس کی رحمت سے مایوسی کی بابت شدت تھی

۱۰۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ان کو خبر دی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد الملک بن عبد الحمید میمون نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن عون نے ان کو عمیر بن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے جس کو بھی پایا وہ میرے پیش روؤں میں بڑے تھے (عمر میں بھی مرتبے اور مقام میں بھی مگر) میں نے ایسی قوم اور اسے لوگ نہیں دیکھے جو سیرت کے اعتبار سے صحابہ کرام سے آسان تر اور نرم تر ہوں اور شدت و سختی کے اعتبار سے قلیل اور کمتر ہوں۔

فائدہ:..... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرت اہون السیر تھی، اور اقل المتشدید تھی، یعنی صحابہ کی سیرت مشکل نہیں تھی پُر تکلف نہیں تھی عام انسانوں اور مسلمانوں کے لئے دشوار و ناقابل عمل نہیں تھی، ان میں شدت اور سختی نہیں تھی بلکہ ان کی سیرت آسانی سے عبارت تھی۔ (مترجم)

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر سے بھی (دیگر اور میں عدم شدت کے باوجود) اللہ کی تدبیر کے آگے بے باک ہونے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بارے میں شدت آئی ہے (یعنی سختی منقول اور مروی ہے) علاوہ اس کے کسی بارے میں بھی شدت

(۱۰۳۸)..... أخرجه أبو داود الطيالسي (۵۶۳) وأحمد (۲۳۸/۵) والطبرانی في الكبير (۱۲۵/۲۰) وأبو نعيم في الحلية (۱۷۹/۸) من طريق عبد الله بن زحر. به.

في المخطوطة (ابن عباس) وفي أبي داود الطيالسي (ابن عباس) وبالهامش ولعله (ابن عباس) وفي الأوائل لابن أبي عاصم (۱۲۸) (أبو عياش) وفي الطبرانی (أبو عياش)

وفي الصحيح: أبو عياش وهو ابن النعمان المعافري

المصري روى عنه خالد بن أبي عمران.

(۱۰۳۹)..... أخرجه ابن سعد في الطبقات (۲۲۰/۸) عن روح بن عباد. به.

نہیں ملتی۔

بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبیرہ گناہ

۱۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر ان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو حلق نے ان کو وبرہ نے ان کو ابو الطفیل نے ان کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں:

(۱)..... اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔

(۲)..... اللہ کی تدبیر سے بے خوف و بے پاک ہونا۔

(۳)..... اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

(۴)..... اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تلقین کہ آپ لوگوں کو مایوس نہ کریں

۱۰۵۱:..... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے ان کو عبد اللہ بن عثمان بن عقیق نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون آئے ہیں؟ (اس لئے کہ پردے کے پیچھے تھے) بتایا گیا کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ عبید بن عمیر بن قتادہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں وہی ہیں۔ سیدہ عائشہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ کو حدیث بتاؤں گی کیا آپ مجلس اور حلقہ لگاتے ہیں لوگ آپ کے پاس بیٹھتے ہیں؟ عبید بن عمیر نے عرض کیا جی ہاں اے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم بچانا اپنے آپ کو لوگوں کو اکتاہٹ میں ڈالنے سے، اور ان کو ناامید اور مایوس کرنے سے۔

ایک سخت عبادت کرنے والے لوگوں کو مایوس کرنے والے کا انجام

۱۰۵۲:..... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، ان کو زید بن اسلم نے کہ امم سابقہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت کرنے میں سخت جدوجہد کرتا تھا۔ اور اپنے نفس پر (عبادت کے معاملے میں) شدت اور سختی کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس کر دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ انتقال کر گیا۔ اس نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ کے پاس میرے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے میرے ہاں جہنم ہے۔ بولا اے میرے رب پھر میری عبادت کہاں گئی اور میری سخت جدوجہد کہاں گئی؟ زید بن اسلم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید اور مایوس کرتا تھا دنیا میں۔ میں آج تجھے اپنی رحمت سے مایوس اور ناامید کرتا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی نے فرمایا کہ شاید یہ آدمی اپنی نجات اپنی عبادت میں سمجھتا ہوگا اور اپنی عبادت پر اعتماد اور گھمنڈ کرتا ہوگا اور یہ بھول جاتا ہوگا کہ اللہ کی مغفرت گناہوں کے بارے میں اسی کے لئے ہوتی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جن کے لئے چاہتا ہے بلکہ شاید وہ اس کو بعید سمجھتا ہوگا۔

۱۰۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد موہبی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو الدرداء نے ان کو یعلیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سعید نے ابو الکنود

(۱۰۵۰)..... عزاء السبوطی فی الدر المنثور (۲/۱۳۷) إلی عبد الرزاق وعید بن حمید وابن جریر وابن المنذر والطبرانی وابن ابی الدنيا فی التوبة.

(۱۰۵۲)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۲۲۲) من طريق إسحاق بن إبراهيم عن عبد الرزاق. به.

نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واعظ اور تقریر کرنے والے نصیحت کرنے والے کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو وعظ اور نصیحت کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے مذکر اے نصیحت گر آپ لوگوں کو مایوس نہ کیجئے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

قل يا عبادي الذي اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً۔ (الزمر ۵۳)

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

۱۰۵۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضرت بن ابی اسحاق نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گناہوں (لغزشوں، خلاف اولیٰ باتوں) کو یاد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرتے کہ خوف کے مارے ان کے اعضا اور جوڑ کھل جاتے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتے۔ اس کے بعد آپ اللہ کی رحمت کو یاد کرتے جو گناہ گاروں پر ہوگی، اور بندوں کے ساتھ اس کی شفقت کو تو ہر عضو اور جوڑ اپنی جگہ واپس آ جاتا۔

میرا محبوب بندہ

۱۰۵۵: اور اسی سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی جعفر نے ان کو ابوسنان قسملی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پایا کہ میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو مجھے بندوں میں محبوب بنادے۔ اور میں انہیں اپنی رحمت کی فراخی کی خبر دیتا ہوں۔ اور میرے بندوں میں سے میرے نزدیک مبغوض ترین بندہ وہ ہے جو میرے بندوں کو ناامید کرے اور ان کو میری رحمت سے مایوس کرے۔

۱۰۵۶: میں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان مغربی سے سنا کہتے تھے۔ جو شخص اپنے نفس کو امید پر اٹھاتا (اور سوار کر لیتا ہے) وہ عمل کرنے میں تعطل کا شکار ہو جاتا ہے اور جو شخص خوف پر اپنے نفس کو ابھارتا ہے وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن لمحہ بہ لمحہ امید اور خوف بار بار ہونا چاہئے۔

۱۰۵۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد صوفی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو تراب احمد بن حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے ان سے ملامت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ تو جواب دیا کہ قدر یہ کا خوف اور مرجعہ کی امید۔

اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہئے

۱۰۵۸: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو بھل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو ابو جعفر محمد بن غالب بن حرب نے ان کو مسلم بن ابراہیم البوعمری نے ان کو ربیع بن مسلم قرشی نے، ان کو محمد بن زیاد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰۵۳)..... أبو سعيد ويقال أبو سعد هو: الأزدي روى عن أبي الكنود الأزدي الكوفي.

والحديث عزاه السيوطي في الدر (۳۳۱/۵) إلى ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن أبي الدنيا في حسن الظن وابن جرير وابن أبي حاتم والطبراني والمصنف.

(۱۰۵۴)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳۲۸/۲) من طريق محمد بن سليم عن ثابت بمعناه.

(۱۰۵۵)..... أبو سنان القسملی هو عيسى بن سنان القسملی الحنفی.

(۱۰۵۶)..... أخرجه أبو عبد الرحمن السلمی في طبقات الصوفية (ص ۳۸۲) عن أبي عثمان سعيد بن سلام المغربي.

(۱۰۵۷)..... أخرجه السلمی في الطبقات (ص ۱۲۸، ۱۲۹) عن محمد بن أحمد التميمي عن أحمد بن حمدون. به.

اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے پاس آئے وہ باتیں کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم لوگ وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ ہم
لوگ جب ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ آپ میرے بندوں کو کیوں ناامید کرتے ہیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خوش ہو جاؤ میانہ روی اختیار کرو اور درست روش اختیار کرو۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ بندے کا خوف اس حد تک
ہو جائے جو اس کو مایوس اور ناامید کر دے اللہ کی رحمت سے اور ایسے ہی یہ بات بھی مناسب نہیں ہے کہ اس کی امید اس حد تک بڑھ جائے کہ اللہ کی
تدبیر سے بے باک ہو جاؤ اللہ کی نافرمانی اور معصیت پر جری کر دے۔

اختلاف کیفیات نہ ہو تو فرشتے مصافحہ کریں گے

۱۰۵۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون نے رقبہ میں ان کو فریابی نے اور
فضل بن دکین نے دونوں کو سفیان نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو حنظلہ تمیمی اسیدی کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے ہم لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و جہنم کا تذکرہ کیا اور وعظ فرمایا اس طرح پر کہ گویا
ہم ان کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں اٹھ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا میں ہستار ہا اور غافل ہو گیا اور فریابی کی روایت میں ہے کہ میں کھیل
میں لگ گیا۔ چنانچہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی میں نے عرض کیا اے ابو بکر صدیق حنظلہ منافق
ہو گیا ہے، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ ایسی کیا بات ہو گئی؟ میں نے ان کو خبر دی اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں بیٹھے تھے آپ نے ہمیں جنت اور جہنم کے ساتھ تذکرہ و نصیحت فرمائی تو ہماری حالت یہ ہوئی گویا کہ ہم جنت و جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہے ہیں۔ مگر میں جب اپنے گھر میں آ گیا تو میں ہنسنے میں کھیلنے میں لگ گیا وہ کیفیت یکسر بھول گیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ
بھی تو یہی کرتے ہیں لہذا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جب آپ کے پاس
ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت و جہنم کے تذکرے کے ساتھ وعظ فرماتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے جیسے ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہے ہیں مگر میں جب اپنے اہل خانہ میں گیا تو میں (رونے کی بجائے) ہنسنے میں لگ گیا اور کھیل میں اور غفلت میں لگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے حنظلہ لمحہ بہ لمحہ یہ کیفیت ہونی چاہئے اگر تم لوگ ہر وقت ایسے ہی رہو جیسے میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں
تمہارے ساتھ مصافحہ کیا کریں۔ اور تمہارے بستر پر بھی لیکن اے حنظلہ لمحہ بہ لمحہ ہونا چاہئے یعنی کبھی یہ کیفیت اور کبھی وہ کیفیت فرماتے ہیں کہ
فریابی نے اس حدیث کا سیاق پورا کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے صحیح میں زہیر بن حرب سے انہوں نے فضل بن دکین سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۰۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابوعمر نے دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سعید
بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ آپ کے پاس ایک حال پر ہوتے ہیں اور جب ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ہم لوگ اس حالت
سے مختلف حالت پر ہوتے ہیں۔ ہمیں خوف آتا ہے کہ یہ بات کہیں منافقت نہ ہو جائے آپ نے فرمایا تمہارا رب کے ساتھ کیا خیال اور حال ہوتا

ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہوتا ہے خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارے نبی کا حال کیا ہوتا ہے یعنی اس کے بارے میں تمہارا تصور اور خیال کیسا رہتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت خلوت ہو یا جلوت آپ ہی ہمارے نبی ہوتے ہیں اس میں ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری کیفیت منافقت کی نہیں ہے۔

۱۰۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو مشرف بن سعید نے ان کو ابومنصور حارث بن منصور نے ان کو ایوب بن شعیب نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مطرف بن عبد اللہ نے کہا میں نے اس غفلت کو جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے صدیقین کے دل میں ڈالتے ہیں رحمت کو پایا ہے اسی کے ساتھ ان کو رحم کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اپنا خوف ڈالتے بقدر ان کی اللہ کے ساتھ معرفت کی خوشی اس نہ آتی ان کو زندگی میں۔ یعنی زندگی ان کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔

۱۰۶۲: ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو وہب بن منبہ نے انہوں نے فرمایا کہ:

ابن آدم احمق ہی پیدا کیا گیا اگر اس میں حماقت نہ ہوتی تو اس کی زندگی اس کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔ (بلکہ بے مزہ ہوتی)۔

جہنم کے احوال سے دلوں کا پھٹ جانا

۱۰۶۳: ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس بن حکمویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا وہ کہتے تھے۔

اگر فطرت و طبیعت (انسانی) جہنم کے بارے میں سن لیتی تو خوف کے مارے دل پھٹ جاتے، اور اگر دل اپنے خالق کی محبت کی حقیقت دیکھ لیتے تو عشق و محبت کے بارے اس کے جوڑ و بند علیحدہ ہو جاتے، اور خوف و دہشت کے مارے ارواح اپنے بدنوں سے اڑ کر اپنے خالق کی طرف چلے جاتے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے طبیعت کو ان اشیاء کی حقیقت سے غافل اور بے خبر رکھا، اور ان کو مصروف و مشغول رکھا یا غافل رکھا، ان اشیاء کے حقائق سے وصف و تعریف کے ساتھ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

۱۰۶۴: ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد عبد الرحمن بن محمد ابن الجلاب سے ہمدان میں۔ ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوی نے ان کو ابو یزید فیض بن اخطی ولی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔

جتنے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں معاملے کو اس کی معرفت کے حق کے مطابق جان پہچان لوں اس وقت تو میری عقل ہوا ہو جائے گی اور فضیل نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کے دل میں خوف کو ڈال دے۔ چنانچہ وہ داخل ہو گیا مگر ان کا

(۱۰۶۰)۔ أخرجه البزار (۵۲ كشف الاستار) من طريق الحارث بن عبيد. به.

وقال البزار: لم يروه عن ثابت إلا الحارث بن عبيد فيما نعلمه.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۳۴/۱) رواه أبو يعلى و البزار و رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وقال أبو نعيم في الحلية (۳۳۲/۲) هذا حديث

تفرد به الحارث بن عبيد أبو قدامة عن ثابت حدث به الحسن بن محمد الصباح الزعفراني عن سعيد بن منصور عن ثابت مثله.

هكذا قال أبو نعيم وحديث الباب كمتروى من طريق سعيد بن منصور عن الحارث بن عبيد.

(۱۰۶۱)۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۱۰/۲) من طريق مشرف بن سعيد الواسطي.

(۱۰۶۳)۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸۵/۸) من طريق أحمد بن إبراهيم عن الفيض بن إسحاق. به.

دل اس کو برداشت نہ کر سکا لہذا ان کی عقل اڑ گئی یہاں تک کہ وہ نہ نماز کو سمجھ سکتے نہ علاوہ اس کے، اور نہ ہی کسی شئی سے فائدہ اٹھاتے ان سے کہا گیا کہ کیا آپ یہ پسند نہیں کریں گے کہ ہم آپ کو دوبارہ ویسا ہی کر کے چھوڑ دیں جیسے کہ آپ پہلے تھے یا اسی موجودہ حالت پر رکھیں؟ بولے مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے لہذا ان پر ان کی عقل لوٹادی گئی۔

حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۱۰۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابو دنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو زید حمیری نے ان کو ابو یعقوب غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ٹھگنے قد کا اور گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اولیس قرنی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا:

ابتغ رحمة الله عند محبته
آپ اللہ کی رحمت کو اس کی محبت کے پاس تلاش کیجئے۔
واحذر نقمته عند معصية
اور اس کی ناراضگی سے اس کی نافرمانی کے وقت بچئے۔
ولا تقطع رجائك عنه في خلال ذلك
اور اس کے درمیان اس سے اپنی امید کو منقطع نہ کیجئے۔

اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

۱۰۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے کہ میں نے سنا ابو محمد بلاذی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ ذوالنون مصری نے فرمایا: خوف خدا عمل کا نگران ہے اور امید مختل کی سفارشی ہے۔

ذوالنون مصری کا قول

۱۰۶۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر حفید نے ان کو ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ذوالنون مصری نے فرماتے ہیں۔ (اے اللہ) اطاعت شعاروں نے تیری عظمت کو پہچانا لہذا وہ جھک کر عاجزی کرنے لگے، اور گنہگاروں نے تیرا جود و سخا دیکھا تو طمع و امید کرنے لگے۔

یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ الواعظ نے ان کو حسن بن علی بن سلام نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے فرماتے ہیں اگرچہ تیری عطا کے پہلو میں میرا عمل بہت چھوٹا ہے مگر تیری امید کے پہلو میں میری آرزو تو بڑی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۱۰۶۹: ہمیں خبر دی احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابو عمرو عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نے ان کو ابو بکر بن ابراہیم بن صباح نے ان کو یحییٰ بن

معاذ نے فرماتے ہیں (تحقیق) میں نے اس ذات سے امید قائم کی ہے جس نے زندوں کے مابین مجھے اپنی عافیت کا لباس پہنایا ہے کہ وہ مجھے میری موت کے بعد عذاب نہ دے۔ (تحقیق) میں اس کی شفقت کی سخاوت کو پہچان چکا ہوں۔

الہی اگر میں اس رحمت کا مستحق اور اہل نہیں ہوں جس کی میں تیری رحمت سے امید کرتا ہوں تو (پرواہ نہیں) تو تو گنہگاروں پر اپنے فضل کی وسعت کے ساتھ سخاوت کرنے کا اہل ہے۔

اے میرے معبود اگر میں تیرے انصاف کو پہچانتا تو تیرے عذاب سے نہ ڈرتا۔ اور اگر میں تیرے فضل کو پہچانتا تو تیرے ثواب کی امید نہ رکھتا۔

اے میرے معبود اگر آپ صرف اپنی اطاعت کرنے والوں ہی کو معاف کرتے ہیں تو پھر گنہگار گھبرا کر کس کے پاس جائیں؟ اور اگر آپ اپنے تقویٰ والوں کو ہی صرف رحم کرتے ہیں تو پھر بغیر تقویٰ والے کس کے آگے فریاد کریں؟

”مناجات“

آپ تو غنیوں کے غنی ہیں

۱۰۷۰..... میں نے سنا ابو محمد بن یوسف سے انہوں نے سنا منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبد اللہ زیدی سے فرماتے ہیں کہ بعض حکماء نے اپنی مناجات میں کہا تھا۔

اگر میرے پاس یہ خبر بھی آجائے کہ آپ میری دعا قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی میری شکایت سنیں گے تو بھی میں آپ سے دعا مانگنا نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا العاب دہن میری زبان کو تر رکھے گا۔ کیونکہ فقیر غنی ہی کے پاس جاتا ہے۔ اور بغیر عزت والا عزت والے کے پاس جاتا ہے، کمزور طاقتور کے پاس جاتا ہے۔ آپ تو غنیوں کے غنی ہیں اور سب عزت والوں سے بڑی عزت والے ہیں، اے میرے رب۔

۱۰۷۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ جرجانی واعظ نے ان کو ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابو سلیمان دارانی نے میں نے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اے اللہ) اگر آپ مجھ سے میرے گناہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کا عفو اور درگزر طلب کروں گا۔ اور اگر آپ مجھ سے میری توبہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کی سخاوت طلب کروں گا، اور اگر آپ مجھے جہنم میں داخل کریں گے تو میں اہل جہنم کو بتاؤں گا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۰۷۲..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو لبطہ بن فرزدق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

میں نے کہا میں فرزدق ہوں انہوں نے فرمایا، تیرے دونوں پیر چھوٹے ہیں۔ تم نے کتنی پاک دامن عورتوں کو تہمت لگائی ہے؟ بے شک رسول اللہ کا حوض ہوگا اور وہ اتنا بڑا ہوگا جتنا مقام ایلہ کے اور فلاں جگہ کے، میان فاصلہ ہے اور وہ ان کی دنیا میں یا اس کے قریب قائم ہوگا اور حضور (اعلان فرمائیں گے) میری طرف آؤ میری طرف آؤ۔ اگر تو استطاعت رکھتا ہے تو اس سے محروم نہ ہونا۔ فرزدق کہتے ہیں کہ جب میں اٹھا

(۱۰۷۱)۔۔۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/۲۵۵) من طريق ذي النون عن أبي سليمان الداراني بلفظ يارب إن طالبتني بسريرتي طالبتك

بنو حيدك وإن طالبتني بذنوبي طالبتك بكرمك وإن جعلتني من أهل النار وأخبرت أهل النار بحبي إياك.

(۱۰۷۲)۔۔۔ الفرزدق هو: أبو فراس همام بن غالب التميمي البصري له ترجمة في سير أعلام النبلاء (۴/۵۹۰) يروي عنه ابنه لبطة.

تو فرمایا تم نے کچھ بھی کیا ہے نا امید نہ ہونا۔

توحید کا کمال

۱۰۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید زاہد نے انہوں نے سنا احمد بن حسین شافعی سے بغداد میں انہوں نے سنا عثمان بن سعید فریابی سے انہوں نے سنا مسیب بن مسلم سے انہوں نے عمیرہ بن عاصمہ سے انہوں نے احمد بن صالح سے وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے تھے:

میں امید کرتا ہوں کہ توحید ایسی چیز ہے جو ماقبل کے کفر کو گرانے سے عاجز نہیں اور مابعد کے گناہوں کو مٹانے سے عاجز نہیں ہے۔

فصل

خوف اور امید فقط اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہئے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے خوف نہیں ہونا چاہئے ایسے امید بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے، جو شخص کسی ایسے سے امید وابستہ کرے اور ایسی چیز کی امید کرے جس چیز کا وہ مالک نہیں ہے وہ جاہل ہے۔

رسول اللہ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

۱۰۷۴: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقی نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو نافع بن یزید نے اور ابن لہیعہ اور کہممس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے فرمایا: اے لڑکے یا فرمایا تھا کہ اے بیٹے۔ کیا میں آپ کو کچھ ایسے کلمات نہ سکھلاؤں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حکم کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا۔ راحت میں تو اللہ کی پہچان رکھ اللہ تعالیٰ تجھے سختی میں پہچان رکھے گا۔ اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا قلم سوکھ چکا ہے ہر اس فیصلے کے ساتھ جو ہونا تھا اگر ساری مخلوق تجھے نفع پہنچانا چاہیں جس کا اللہ نے تیرے لئے فیصلہ نہ کیا ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے۔ اور اگر سارے لوگ مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں کسی ایسی بات کا جس کا اللہ نے تیرے خلاف فیصلہ نہ کیا ہو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لئے یقین کے ساتھ شکر کا عمل کر۔ اور یقین جان کہ جو حالت تجھے ناپسند ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔ اور بیشک مدد صبر کے ساتھ ہے۔ اور کشادگی فراخی کرب اور تکلیف کے ساتھ ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۰۷۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو محمد بن مسلم واسعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد اللہ

(۱۰۷۳)..... أخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۷۵، ۷۶) بنفس الإسناد.

وأخرجه أحمد (۳۰۷/۱) عن عبد الله بن يزيد عن كهيمس بن الحسن عن الحجاج بن الفرافصة.

وقال الإمام أحمد وحدثنا همام بن يحيى أبو عبد الله صاحب البصري أسنده إلى ابن عباس. وقال الإمام أحمد وحدثنا ابن لهيعة ونافع بن يزيد المصريان عن قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعاً.

بن یزید مقلدی نے ان کو عبد اللہ بن لہبعہ نے اور نافع بن یزید نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حش نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ میں رسول کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ نے فرمایا، اے لڑکے..... اس کے بعد راوی نے اوپر والی حدیث ذکر کی ہے محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے مقلدی نے ان کو کہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس تک۔ (پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمران بن حصین کو نصیحت

۱۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن علی بن حسن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن۔ نے ان کو عمران بن حصین نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ساری مخلوق سے امیدیں منقطع کر کے صرف اللہ عزوجل سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت خود پوری کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو امید نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ سے تعلق ختم کر کے مخلوق سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے سپرد کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مخلوق سے مستغنی ہونا

۱۰۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے میں نے اس کو انہیں کی تحریر میں پڑھا ہے جس میں خود ان کو اجازت ملی تھی۔ ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو علی بن عثمان نے کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں ڈالنے کے لئے اٹھایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور کہا کہ اے ابراہیم کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ بہر حال تیری طرف میری کوئی بھی حاجت نہیں ہے۔

یعنی اس روایت میں درس ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے سوا کسی اور کے آگے ایسے خطرناک اور نازک وقت میں بھی امید نہیں رکھی اور نہ ہی اپنی حاجت جبرائیل کے آگے پیش کی اور نہ ہی ان سے کوئی مدد مانگی پھر اللہ نے ان کی خود ہی مدد فرمائی یہ تمام باتیں اس روایت سے ثابت ہوتی ہیں مگر بشرط صحت روایت۔ (مترجم)۔

(۱۰۷۵)..... أخرجه الترمذي (۲۵۱۶) من طريق ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج. به.

وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۰۷۶)..... أخرجه ابن أبي حاتم كما في ابن كثير (۱۷۴/۸) وأبو الشيخ كما في الترغيب (۵۳۸/۲) والطبراني في الصغير (۱۶/۱)

والخطيب في التاريخ (۱۹۶/۷) من طريق محمد بن علي بن الحسن بن شقيق. به.

وقال الطبراني: لم يروه عن هشام إلا فضيل تفرد به إبراهيم.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۰۳/۱۰) رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن الأشعث صاحب الفضيل وهو ضعيف وقد ذكره ابن حبان في الثقات وقال يفرغ ويخطئ ويخالف وبقي رجاله ثقات

وقال المنذرى في الترغيب: إبراهيم بن الأشعث خادم الفضيل فيه كلام قريب.

(۱۰۷۷)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۲۳/۳) إلى ابن جريز عن معتمر بن سليمان التيمي عن بعض أصحابه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

۱۰۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو حازم نے اور ابو نصر بن قتادہ نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن حسن بن سماعہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشیر بن سلمان نے ان کو سیار ابو الحکم نے ان کو طارق نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے پیش کرے اس کا فائدہ نہیں بند کیا جائے گا اور جو شخص اس کو اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما کر اس کو غنی کر دے یا بہت جلدی اجل کے ساتھ یا غنی عاجل کے ساتھ۔

۱۰۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ بشیر ابو اسماعیل کی حدیث سیار ابو الحکم سے اور طارق سے عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من نزلت به فاقته (اس کے بارے میں کچھ فرمائیے) انہوں نے فرمایا کہ وہ سیار ابو حمزہ ہے وہ سیار ابو الحکم نہیں ہے۔ سیار ابو الحکم نے طارق سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۱۰۸۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد الرزاق نے ان کو سفیان نے۔ میرے والد نے کہا اسے ان پر لکھوایا تھا سفیان نے یمن میں بشیر ابو اسماعیل سے ان کو ابو حمزہ نے پھر انہوں نے بعینہ وہی مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۰۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسین قاضی نے دونوں کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو بکر بن عباس نے ان کو ابو الحسین نے ان کو ابو الفضل نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جانے لگے تو انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب (کہنے والوں نے یہ کہا تھا)

ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايماناً وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل۔ (آل عمران)

بے شک (مکے والے) لوگوں نے جمع کیا ہے سامان تمہارے مقابلے کو سو تم ان سے ڈرو۔ تو اور زیادہ ہو ایمان ان کا۔

اور وہ بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کار ساز ہے۔

اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے روایت کیا ہے۔

(۱۰۷۸)..... أخرجه أبو داود (۱۶۳۵) والترمذی (۲۳۲۶) من طریق بشیر بن سلمان عن سیار بن حمزة. به.

وقال الترمذی: حسن صحيح غريب.

وأخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۳۱۴/۸) من طریق أبي نعیم الفضل بن دكين. به.

(۱۰۷۹ و ۱۰۸۰)..... أخرجه أحمد (۳۴۲/۱).

(۱)..... یعنی أحمد بن حنبل عن عبد الرزاق.

(۱۰۸۱)..... أخرجه البخاری (۳۸/۶).

اولیاء اللہ کی تین صفتیں

- ۱۰۸۲:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے سنا منصور بن عبد اللہ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں،
- تین صفتیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہیں:
- ①..... ہر شئی میں اللہ پر پختہ یقین۔
 - ②..... اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر شئی سے غنی اور بے پرواہ ہونا۔
 - ③..... ہر شئی سے ہٹ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

مسلمانوں کے علم کا محور تو حید باری تعالیٰ ہے

- ۱۰۸۳:..... ہمیں حدیث بیان کی عبد الملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو حسن بن عبد الوہاب نے ان کو احمد بن محمد تیمی نے ان کو خبر دئی ابو محمد اشک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے فرماتے تھے۔
- (مسلمان) قوم کا علم چار چیزوں میں ہے:
- ①..... سب کچھ (ہر شئی کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں۔
 - ②..... ہر شئی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں۔
 - ③..... ہر شئی کو اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔
 - ④..... اور ہر شئی کو اللہ کی طرف لوٹائیں۔

اللہ سے توفیق کس کو ملتی ہے

- ۱۰۸۴:..... ہم نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دئی ابو عمرو بن حمدان نے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ میں نے ابوعثمان سے سنا وہ فرماتے تھے۔
- (اللہ کی طرف سے) توفیق عطا کیا ہوا شخص وہ ہے جو غیر اللہ سے نہ ڈرے۔ اور نہ ہی غیر اللہ سے کوئی امید رکھے پس وہ اللہ کی رضا کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دے۔

یعقوب نہر جوری کا قول

- ۱۰۸۵:..... ہمیں خبر دئی ابو عبد الرحمن مشکی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسنین فارسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یعقوب نہر جوری سے وہ فرماتے ہیں:
- جس شخص کا پیٹ بھرنا طعام سے تھا وہ ہمیشہ بھوکا رہا۔ اور جس کا غنی ہونا مال کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ فقیر رہا اور جس نے اپنی حاجت مخلوق سے

(۱۰۸۴)..... أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۱۷۲) بنفس الإسناد.

(۱۰۸۵)..... أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۲۷۹) بنفس الإسناد.

(۱)..... هذا الحديث غير واضح في الأصل.

پوری ہونے کا ارادہ کیا ہمیشہ محروم رہا۔ اور جس نے اپنے کسی بھی معاملے میں غیر اللہ سے مدد مانگی ہمیشہ بے یار و مددگار رہا۔

مترجم کہتا ہے

- ①..... جو شخص کھانے سے شکم سیر رہنا چاہتا ہے ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔
- ②..... جو مال کے ساتھ غنی ہونا چاہتا ہے ہمیشہ فقیر رہتا ہے۔
- ③..... جو اپنی حاجت مخلوق سے پوری کرنا چاہتا ہے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔
- ④..... جو غیر اللہ سے مدد مانگتا ہے ہمیشہ بے مدد رہتا ہے۔

عبداللہ تسری رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ کی بارگاہ میں امید

۱۰۸۶..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو محمد جریری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن تسری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

عقلمند کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے۔ اے میرے معبود! میرے اس یقین کے بعد کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے کرم کے میرے پاس ہمیشہ رکھنے کی امید کرتا ہوں۔ جب آپ نے مجھے پیدا کیا ہے، اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیں گے۔ یا میرا معاملہ آپ اپنے ماسوا کے حوالے کر دیں گے۔

جامع نصیحت

۱۰۸۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل احمد بن محمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط زاہد نے ان کو سعید بن بحر قرا نے ان کو بہد لہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں یزید بن ہارون کی مجلس میں مقام واسط میں حدیث لکھا کرتا تھا، میرا خرچہ تھوڑا رہ گیا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی نے جو کہ زاہدوں میں سے تھا مجھ سے کہا: آپ کے ساتھ جو پریشانی آئی ہوئی ہے اس میں آپ کس سے اس شہر میں آرزو رکھتے ہیں۔ میں نے جواب دیا یزید بن ہارون سے۔ چنانچہ وہ زاہد غصہ سے میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اس وقت اللہ کی قسم وہ تیری حاجت میں کام نہیں آئیں گے، اور تجھے تیری امید تک نہیں پہنچائے گا۔ اور تیرا سوال تجھے نہیں دے گا۔ میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہو گا وہ زاہد شخص بولا کہ اس لئے کہ میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں تو راقہ کے بعض دفتروں میں ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے، مجھے میرے جلال کی قسم ہے، اور میرے جود و سخا کی دور اور میرے کرم کی قسم ہے کہ میں ہر آرزو کرنے والے کی آرزو کو کاٹ دوں گا۔ مایوس کرنے کے ساتھ جو آرزو میرے ماسوا سے ہوگی۔ اور میں اس کو ذلت کا لباس پہناؤں گا جب تک وہ لوگوں میں رہے گا، اور میں ضرور اس کو اپنے دروازے سے ایک طرف کر دوں گا، اور اپنے وصل سے دور بھگا دوں گا، کیا وہ نختیوں میں میرے ماسوا سے امید کرتا ہے حالانکہ شداوند تو میرے ہاتھ میں ہیں، اور میرے ماسوا سے امید قائم کرتا ہے اور فقر و احتیاج کے ساتھ راتوں کو بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہوتے ہیں۔ ان کی چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور جب کہ مجھے پکارنے والے کے لئے میرا دروازہ کھلا ہے۔ کوئی ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اپنا دروازہ اس کے لئے نہ کھولا ہو؟ اور کون بچوہ جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اسے جواب نہ دیا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اس کو عطا نہ

کیا ہو؟ اس نے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔

نا بیٹے کو بینائی ملنے کی دعا

اسماعیل بن عقبہ کو اس دعا سے دوبارہ بینائی مل گئی

۱۰۸۸: ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عقبہ پینا دیکھا تھا پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ پھر بدستور بینا تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی آنکھیں پہلے صحیح تھیں پھر میں نے دیکھا آپ نابینا ہو گئے تھے۔ پھر اب دیکھتا ہوں کہ آپ بینا ہو گئے ہیں، یہ کیوں اور کیسے ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں خواب میں دیکھا کہ مجھے کچھ الفاظ سکھائے گئے ہیں میں نے وہ پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا کر دی وہ یہ تھے۔

یا قریب یا معجب، یا سمیع الدعاء یا لطیف لما یشاء

قید سے رہائی کی دعا جس سے اسماعیل بن امیہ کو رہائی ملی

۱۰۸۹: ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے ہمدان میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بات بتائی ہے عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن اسحاق بن راہویہ نے ان کو فضل بن یعقوب نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت اسماعیل بن امیہ کو گرفتار کر لیا اور ان کو جیل میں قید کر دینے کا آؤ کر دیا۔ تو وہ ایک دیوار کے پاس سے گذرے جس پر انہوں نے ایک دعا لکھی ہوئی پائی تھی وہ اسی کو پڑھتے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی رہائی ہو گئی پھر دوبارہ جب اس دیوار سے گذرے تو دیکھا کہ دیوار پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہے (یعنی یہ اللہ کی طرف سے تھا) دعا یہ تھی۔

یا ولی نعمتی ویا صاحبی فی وحدتی، وعدتی فی کربتی۔

اے میری نعمتوں کے مالک۔ اے میری تنہائی کے میرے ساتھی، اور میرے کرب میں میرا اثاثہ۔

مجبوری اور پریشانی کی دعا

۱۰۹۰: ہمیں خبر دی ابو سعید بن شبانہ نے ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی عدل نے ان کو علی بن ابوصالح نے ان کو ابو حاتم نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عبیدہ بن سعید سے انہوں نے فرمایا:

ایک ایک آدمی حرم میں بیٹھا ہوا کنکریوں سے کھیل رہا تھا اور کنکریاں پھینک رہا تھا اچانک ایک کنکری ان میں سے واپس پلٹی اور اس کے کان میں چلی گئی چنانچہ اس کے نکالنے کے لئے ہر علاج ہر حیلہ اور ہر تدبیر کر لی گئی مگر اسے نہ نکال سکے ایک دن پریشان بیٹھا تھا کہ اچانک اس نے کسی پڑھنے والے کی آواز سنی جو یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویكشف السوء۔ (النمل ۶۲)

کون ہے جو پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جس وقت وہ اس کو پکارتا ہے اور پھر وہ تکلیف دور بھی کرتا ہے۔

(آواز کا سننا تھا کہ وہ آدمی اچھل پڑا۔ اور کہنے لگا: اے میرے رب تو قبول کرنے والا ہے، اور میں تو پریشان مجبور ہوں میری تکلیف بھی

کھول دے جس میں مبتلا ہوں۔

یارب انت المجیب، وانا المضطر اکشف صرما انا فیہ۔

چنانچہ وہ کنکری کان سے خود بخود گر گئی۔

الحق بن عباد کا خواب

۱۰۹۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الحق مزکی سے کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن اسد زوزنی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو یعلیٰ احمد بن موسیٰ بصری نے ان کو ان کے متعدد اصحاب نے ان کو الحق بن عباد بصری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ مصیبت زدہ پریشان کی فریاد رسی کیجئے (یعنی مجبور کی ضرورت پوری کیجئے) اتنے میں میں بیدار ہو گیا تو میں نے کہا: دیکھو کہیں ہمارے پڑوس میں کوئی حاجت مند ہے؟ سب نے کہا کہ ہم تو یہاں کسی حاجت مند کو نہیں جانتے لہذا میں دوبارہ سو گیا، پھر دوبارہ وہی خواب آیا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تم سو رہے ہو اور تم نے پریشان کی ضرورت پوری نہیں کی چنانچہ میں اٹھ گیا اور میں نے نوکر سے کہا کہ خچر پر زین کس دے۔ میں نے اپنے پاس تین سو درہم رکھے اور پھر خچر پر سوار ہو گیا اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی۔ حتیٰ کہ چلتے چلتے ایک مسجد تک پہنچ گیا جہاں نماز جنازہ ہو رہی تھی خچر وہاں جا کر خود بخود رک گیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے جب میرا وہاں جانا محسوس کیا تو واپس لوٹ آیا۔ میں اس کے قریب گیا۔ اور میں نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے اس وقت اور اس جگہ پر آپ کو کون سی مجبوری نکال کر لے آئی ہے؟ بولے میں ایک ضرورت مند آدمی ہوں۔ میرے پاس ایک سو درہم تھے، جو کہ میرے ہاتھ سے چلے گئے۔ اور دو سو درہم مجھ پر قرض ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے درہم نکالے اور اس کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ پورے تین سو درہم ہیں انہیں آپ لیجئے۔ کہتے ہیں کہ اس نے وہ لے لئے۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام الحق بن عباد ہے۔ اگر آپ کو کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو آپ میرے پاس آئیے گا میرا گھر فلاں فلاں جگہ ہے، اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے، اگ۔ ہمارے اوپر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم (دولت مندوں کے پاس نہیں جاتے بلکہ) ہم گھبرا کر اس ذات کے پاس جاتے ہیں جو ذات آپ کو اس وقت اپنے گھر سے نکال کر ہمارے پاس لائی ہے۔ (یعنی اپنی حاجت اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں پھر وہ خزانہ غیب سے خود انتظام فرماتا ہے جہاں سے ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس سارے خواب میں قدرت خداوندی کا فرما ہے اور کسی کا کوئی بھی تصرف نہیں ہے وہ مسبب الاسباب جب راضی ہو جاتا ہے تو غیب سے اسباب پیدا کر دیتا ہے، جہاں سے بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اے سب کی حاجت اور ضرورتیں پوری کرنے والی ذات ہمارے تمام حوائج اپنے خزانہ غیب سے پورے فرما، آمین یارب العلمین۔ (از مترجم)

آیت قرآنی نیند میں سنتے ہی آنکھوں کی پریشانی دور ہو گئی

۱۰۹۲: میں نے سنا استاذ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی دقاق سے وہ فرماتے تھے کہ شروع شروع میں مجھے آنکھوں کی تکلیف تھی (آشوب چشم) چنانچہ درد کی وجہ سے میں طویل زمانہ تک نہیں سویا تھا ایک دن خلاف معمول مجھے آنکھ آگئی میں نے خواب میں سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

الیس اللہ بکاف عبده۔ (الذمر ۳۶)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اچانک میں بیدار ہوا تو فی الفور درد جاتا رہا اور اس کے بعد کبھی بھی میری آنکھیں نہیں آئی۔

امام ابو بکر بن فورک کی آیت پر نظر پڑتے ہی حسن ظن قائم ہوا اور رہائی مل گئی

۱۰۹۳:..... اور میں نے استاذ ابو القاسم سے سنا کہتے تھے کہ میں نے امام ابو بکر بن فورک سے سنا کہتے تھے ایک دینی مسئلے میں جھگڑے میں مجھے بیڑیاں ڈال کر شیراز میں لایا گیا۔ علی الصبح ہم لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو میرا دل بہت غمگین تھا جب دن کا اجالا ہوا تو میری نظر مسجد کے محراب پر پڑی جو کہ شہر کے دروازے پر تھی۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ الیس اللہ بکاف عبده لہذا سے دیکھتے ہی میرے باطن سے یہ آواز اٹھی کہ عنقریب میری پریشانی میں بھی مجھ کو کفایت کی جائے گی یعنی پریشانی دور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے مجھے باعزت طور پر رہا کر کے واپس بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی دعا قبول کی اور اس کو چوری کی تہمت سے بری کیا

۱۰۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روز باری نے اور ابو الحسن بن بشران نے اور ابو محمد سکری نے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے۔ ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ ایک عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتی تھی اور اکثر و بیشتر اس شعر سے مثال دیا کرتی تھی۔

یوم الو شاح من تعاجیب ربنا

الا انہ من بلدة الکفر النجانی

ہار والا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ ہاں بیشک اسی نے کفر کی بستی سے مجھے نجات عطا کی، فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ کیسا شعر ہے جس کی اکثر آپ مثال دیتی رہتی ہیں اس کا پس منظر کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ اسلام سے قبل ایک شادی میں میں دلہن کے پاس بیٹھی تھی۔ غسل کے وقت دلہن کا ہار اتار کر ان لوگوں نے رکھ دیا اور اسے غسل خانے میں بھیج دیا۔ کہیں سے چیل آئی اس نے ہار کو سرخ دیکھا تو اس پر جھپٹی اور اس کو لے گئی ان لوگوں نے مجھ پر ہار چوری کرنے کی تہمت لگا دی۔ اور لگے میرے تلاشی لینے یہاں تک کہ انہوں نے شرم گاہ تک تلاشی لی (ہار نہ ملا تو انہوں نے مجھے پریشان کیا) میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے اس تہمت سے بری کر دے۔ کہتی ہے کہ اتنے میں چیل ہار لے کر آئی اور ان لوگوں کے بیچ میں اسے پھینک دیا اور وہ سب اس کو دیکھ رہے تھے۔

بھولی ہوئی ہزار درہم سے بھری تھیلی اللہ سے دعا کرنے سے مل گئی

۱۰۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو محمد بن عبد الملک بن مروان نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ خالد ربیع نے کہا۔ میں مسجد میں داخل ہوا میرے پاس ایک تھیلی تھی اس میں ایک ہزار درہم تھے میں نے اسے ستون کے چوڑے حصے پر رکھ دیا اور نماز پڑھنے میں لگ گیا پھر اسے بھول کر مسجد سے میں چلا گیا یا پھر وہ تھیلی سال کے آخر تک یاد نہ آئی، تقدیر نے فیصلہ کیا کہ میں نے (ایک سال کے بعد دوبارہ) اسی ستون کے پاس نماز پڑھی لہذا مجھے اب وہ تھیلی یاد آ گئی لہذا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس مجھے دے دے چنانچہ میں نے دیکھا ایک بوڑھی عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے اور پوچھتی ہے اللہ کے بندے یہ میں کیا سن رہی ہوں جو آپ کہہ رہے تھے؟ میں نے کہا کہ میں اس ستون کے پاس اس سال کے شروع میں ایک تھیلی بھول گیا تھا اب تو سال بھی

گذر گیا ہے چنانچہ اس عورت نے مجھے وہ تھیلی اسی طرح بند حالت میں لا کر دے دی۔

مجاہد کا دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا اور گھوڑے سمیت مفروغلام کا واپس آ جانا

۱۰۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو عوف بزوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو طلحہ بن عبید اللہ بن کریم خزاعی نے کہ ایک آدمی تھا۔ مجاہد بن میں اپنے دوستوں کے ساتھ اور اس کا غلام گھوڑے کو لے کر فرار ہو گیا، جب اس کے ساتھیوں نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو اس مجاہد نے دو رکعت نماز ادا کی پھر دعا کی:

اللهم تری مکانی وارتحال اصحابی، اللهم انی اقسم علیک لما رددت غلامی و فرسی
اے اللہ تو میری مجبوری اور بے کسی کا حال دیکھ رہا ہے اور میرے احباب کے کوچ کرنے کو بھی تو دیکھ رہا ہے اے اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میرا غلام بھی اور میرا گھوڑا بھی واپس کر دے۔

تو دیکھتا ہے کہ غلام گھوڑے کی لگام پکڑے حاضر کھڑا ہے۔ یاری پکڑے کھڑا ہے۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو بکر بن ابوالدینا کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے۔ ”مجاہد الدعوة“۔
میں نے وہ سنی ہے۔ جو شخص اس موضوع پر مزید معلومات کا اضافہ کرنا چاہے تو اس میں انہوں نے اس بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ اس کو ملاحظہ کرے۔

طاؤس یمانی کی نصیحت

۱۰۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن حنیس مکی نے ان کو ابن جریج نے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطاء نے کہا کہ میرے پاس طاؤس یمانی آئے، اور میرے پاس کچھ منتخب (نصائح پر مشتمل) کلام لے کر آئے اور مجھ سے کہنے لگے:

اے عطاء! اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ تو اپنی حاجت اس سستی سے مانگے جو تیرے آگے اپنا دروازہ بند کر دے اور دروازے پر روکنے والے چوکیدار کھڑے کر دے، تو اس کے دروازہ کو لازم پکڑ جس کا دروازہ تیرے لئے قیامت تک کھلا ہوا ہے۔ وہ جس نے تجھے مانگنے کا حکم کر رکھا ہے۔ وہ جس نے تیرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تیری درخواست قبول کرے گا۔

اللہ کا قرب اس سے مانگنے میں اور بندوں کا قرب ان سے نہ مانگنے میں ہے

۱۰۹۸:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو بکر رازی سے کہتے تھے میں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن خالد سے وہ کہتے کہ میں نے ابو بکر وراق سے کہا مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جو مجھے لوگوں کے قریب کر دے انہوں نے فرمایا کہ جو چیز آپ کو اللہ کے قریب کر دے، وہ ہے اللہ سے سوال کرنا اور مانگنا اور جو چیز آپ کو لوگوں کے قریب کر دے وہ ہے لوگوں سے سوال نہ کرنا نہ مانگنا۔

(۱۰۹۶)..... أخرجه ابن أبي الدنيا في (مجاہد الدعوة) من طريق روح بن عبادہ. به.

(۱۰۹۷)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۱۲۱/۸) من طریق وہیب بن الورد عن عطاء.

(۱۰۹۸)..... أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیۃ (ص ۲۲۳) عن أبي بكر محمد عبد الله الرازی عن أبي عمرو البیکندی. به.

اللہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے

۱۰۹۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو یلیح فارسی نے ان کو ابو صالح خوزی نے کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص اللہ سے نہ مانگے وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۱۱۰۰: میں نے سنا استاذ ابو القاسم بن حبیب مفسر سے فرماتے تھے کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

واللہ یغضب ان ترکت سوالہ

وبنی ادم حین یسئل یغضب

اللہ تعالیٰ سے اگر مانگنا آپ چھوڑ دیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور بندوں سے اگر مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۱۰۱: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو حسن بن سفیان نے اور احمد بن داؤد سمنانی نے دونوں کو ہشام بن عمار نے ان کو وزیر بن صبیح نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ام درداء سے ان کو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

کل یوم ہو فی شأن۔ (الرحمن ۲۹) فرمایا

ومن شأنہ ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع اخرین۔

کہ اس کی شان اور حالت یہ ہے کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے۔ رنج اور تکلیف دور کرتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اونچا کرتا ہے۔

اور کچھ لوگوں کو نیچا کرتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

۱۱۰۲: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو

(۱۰۹۹)۔ أخرجه أحمد (۴/۳۴۲) عن مروان الفزاري عن صبيح أبو المليح الفارسي. به.

وأخرجه الترمذی (۳۳۷۳) وابن ماجه (۳۸۲۷) من طريق أبو المليح المدني. به.

وقال الترمذی: لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

وأبو المليح اسمه صبيح سمعت محمداً يقرؤه وقال: يقال له الفارسي.

وقال الحافظ في التقریب: أبو المليح الفارسي المدني الخراط اسمه صبيح وقيل حميد ثقه.

(۱۱۰۱) عزاه السيوطی فی الدر (۱۳۳/۶) إلى الحسن بن سفیان فی مسنده والبخاری وابن جریر والطبرانی وأبو الشيخ فی العظمة وابن

مردويه والمصنف.

قلت: الحديث أخرجه ابن ماجه (۲۰۴) عن هشام بن عمار. به وقال البوصيري في الزوائد

إسناده حسن.

وأخرجه البخاری (۷۳/۳) كشف الأستار من طريق يونس بن ميسرة بن حلبس. به.

(۱۱۰۲) علقه البخاری (۸/۶۲۰ فتح)

ابراہیم بن ہشام نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: کل یوم ہو فی شأن۔ کہ ہر دن وہ ایک خاص حالت میں ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے، رنج و غم دور کرتا ہے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے کچھ لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے کچھ لوگوں کو پستی و ذلت سے دوچار کرتا ہے۔

عبید اللہ بن عمیر کا قول

۱۱۰۳: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبید اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو عمر بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ ذکر کرتے تھے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا کہ کل یوم ہو فی شأن اس کی شان اور حال یہ ہے کہ قیدی کو چھڑا دے، داعی کی دعا قبول کرے، بیمار کو شفا عطا کرے، سائل اور مانگنے والے کو عطا کرے۔

ربیع بن سلیمان کا قول

۱۱۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبید اللہ حافظ نے ان کو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سار ربیع بن سلیمان سے وہ فرماتے ہیں۔

صبر جمیل ما اسرع الفرجا

من صدق اللہ فی الامور نجا

صبر جمیل کس قدر جلدی فراخی دیتا ہے۔ جو اللہ سے تمام امور میں سچ بولتا ہے نجات پا جاتا ہے۔

من خشی اللہ لم یزلہ اذی

من رجا اللہ کان حیث رجا

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو ایذا اور تکلیف نہیں پہنچتی۔ جو شخص اللہ سے امید کرتا اسی مقام پر ہوتا ہے جس کی وہ توقع کرتا ہے۔

دوسرا حصہ

جب امید اللہ تعالیٰ سے وابستہ کی ہے تو چھوٹی بڑی ضرورت بھی اسی سے مانگنی چاہئے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت انسان اپنی اللہ تعالیٰ سے امید وابستہ کرے تو پھر اس کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت اسی سے مانگے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس لئے کہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا حاجتیں پوری کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادعونی استجب لکم۔ (المومن ۶۰) الآیہ

مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ مجھے پکارنے سے اکڑتے ہیں جلدی داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

۱۱۰۵: اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان نے ان کو ابو عبد الرحمن مروزی نے ان کو عبید اللہ بن مبارک نے

(۱۱۰۳) عزاء السیوطی فی الدر (۱۳۳/۶) إلی سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والمصنف عن

عبید بن عمیر۔

أخرجه ابن جریر (۷۸/۲۷) من طریق منصور عن مجاهد۔ بہ و (۷۹/۲۷) من طریق معمر عن الأعمش۔ بہ

(۱۱۰۴) قال السیوطی فی الأرج فی الفرج (ص ۵۳) بتحقیقی: قاله الربیع بن سلیمان المرادی صاحب الإمام الشافعی وأوردہ له

الحافظ زکی الدین المنذری ورواه ابن عساکر فی تاریخہ عن الربیع عن الشافعی۔

ان کو شعبہ نے منصور سے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور مندرجہ الفاظ انہیں کے ہیں۔ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو اعلمش نے ان کو حضرت ذر نے ان کو یسیع حضرمی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الدعاء هو العبادة

کہ دعائی عبادت ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جہنم داخرین۔

ارشاد فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اترتے ہیں عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔

یعنی مذکورہ بالا آیات میں دعا اور پکار کا حکم ہے اس کے بعد عبادت سے اکڑنے پر وعید ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ دعا اور پکار عبادت ہے اور عبادت سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دعا و پکار سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے۔ (از مترجم)

۱۱۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن ابوطالب نے ان کو ابو داؤد سلیمان

بن داؤد طیالسی نے ان کو ابو العوام عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو سعید بن ابوالحسن نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعاء۔

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۱۰۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبد الرحیم بن مطرف نے

ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے فرماتے ہیں۔

افضل الدعاء الالحاح علی اللہ والتضرع الیہ۔

افضل دعا اللہ کی بارگاہ میں الالحاح و اصرار کرنا اور اس کی طرف عاجزی و زاری کرنا ہے اسی طرح اس کو اوزاعی کے قول سے روایت کیا ہے اور وہ

صحیح ہے۔

(۱۱۰۵)..... أخرجه الترمذی (۳۲۳۷) من طریق عبد الرحمن بن مہدی، بہ۔

وقال الترمذی حسن صحیح۔

وأخرجه أبو داود (۱۳۷۹) والترمذی (۲۹۶۹) و (۳۳۷۲) وابن ماجہ (۳۸۲۸) من طریق ذر، بہ۔

تنبيه: فی ابن ماجہ وأبی داود (زرین عبد اللہ) بدلاً من (ذر بن عبد اللہ) وعند ابن ماجہ (یسع الکندی) بدلاً من (یسع)

(۱۱۰۶)..... أخرجه الترمذی (۳۳۷۰) وابن ماجہ (۳۸۲۹) من طریق أبي داود الطيالسی، بہ۔

وقال الترمذی:

حسن غریب لانعرفه إلا مرفوعاً إلا من حديث عمران القطان وعمران القطان هو ابن داود ويكنى أبا العوام

(۱۱۰۷)..... أخرجه العقيلي (۳۵۲/۳) من طريق سید بن داود۔

(۱۱۰۸)..... أخرجه العقيلي (۳۵۲/۳) من طريق كثير بن عبيد الحذاء، بہ۔

دعا میں عاجزی کے ساتھ اصرار کرنا

۱۱۰۸: ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حنفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الله يحب الملحين في الدعاء.

اللہ تعالیٰ دعاء میں الحاح و اصرار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح کہا کہ ہمیں اوزاعی نے حدیث بیان کی، لیکن یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۰۹: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یوسف بن سفر نے ان کو اوزاعی نے..... اس کے بعد انہوں نے درج بالا حدیث ذکر کی ہے۔

یعقوب کہتے ہیں کہ یوسف بیروقی کی حدیث نہ لکھی جائے مگر صرف معرفت اور پہچان کے لئے۔ یعنی اس کی حالت کو پہچاننے کے لئے۔ اور روایت میں اس کے ضعف کو جانچنے کے لئے۔

مؤمن کی مثال خطرے میں گھر کر اللہ کو پکارنے والے کی ہے

۱۱۱۰: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو امام احمد بن حنبل نے ان کو عبد الصمد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں نے مؤمن کے لئے کوئی تمثیل نہیں پائی مگر اس آدمی کی مثال ہے جو دریا میں کسی لکڑی پر بیٹھے ہوئے اور پکار رہا ہو یا رب یا رب۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے۔

دنیا سے چھٹکارے کا راستہ دعا ہے

۱۱۱۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر بن اسحاق فقیہ ضہبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں خواب میں دکھلا دیا گیا جیسے کہ میں ایک مکان میں ہوں اس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں۔ اور ان کے پاس لوگ جمع کہ ان سے مسائل پوچھ رہے ہیں، اتنے ہی حضرت عمر مجھے اشارہ کرتے ہیں کہ تم جواب دو لہذا میں برابر سوالوں کا جواب دیتا رہا جو مجھ سے کئے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے فرماتے رہے کہ صحیح ہے صحیح ہے۔ جاری رکھ جاری رکھ، جب سب لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین، دنیا سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ یا دنیا سے چھٹکارا کیسے ممکن ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگلی کے اشارے سے مجھے یہ کہا کہ، وہ دعا ہے (یعنی چھٹکارے کا راستہ دعا ہے) میں نے یہی سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں سمیٹ لیا جیسے عاجزی کے ساتھ رکوع کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔ میں نے ان کے سامنے پھر یہی سوال دھرایا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں جمع کر لیا اور سکیڑ لیا جیسے کہ وہ عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔

(۱۱۰۹)..... أخرجه العقيلي (۳/۴۵۲) من طريق عيسى بن المنذر عن بقیة.

وقال العقيلي: يوسف بن السفر يحدث بمناكير وروى عن البخاري قوله:

يوسف بن السفر أبو الفيض كاتب الأوزاعي منكر الحديث

(۱۱۱۰)..... أخرجه أحمد في الزهد (ص ۲۷۳ / دار الفكر الجامعي) عن عبد الصمد. به.

۱۱۱۲: ہمیں خبر دی ابو نصر بن عتادہ نے ان کو ابو الحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو عبید اللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا: تو فرمایا اے آدم! ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے لئے ہے۔ اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے۔ (یعنی کچھ میرے لئے اور کچھ تیرے لئے)۔

بہر حال وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ تم کسی کو شریک نہ کرنا۔ وہ چیز جو تیرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ تو جو بھی جتنا بھی عمل کرے گا میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ اور یہ کہ میں بخش دوں گا۔ بے شک میں بخشے والا مہربان ہوں۔ اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تیری طرف سے سوال ہونا چاہئے اور دعا ہونی چاہئے، اور میری طرف سے قبولیت ہوگی عطا کرنا ہوگا۔ (یہ روایت موقوف ہے۔ رسول اللہ تک نہیں پہنچتی)۔

۱۱۱۳: اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن ابورقاد نے زیاد نمیری سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں۔

اور اس کو روایت کیا ہے صالح مری نے حسن سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں آپ نے یہ اضافہ فرمایا ہے۔

اور ایک چیز ان میں سے ہے، جو تیرے درمیان ہے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ اس کے بعد فرمایا: بہر حال وہ چیز جو تیرے درمیان اور میرے بندوں کے درمیان ہے (وہ یہ ہے کہ) تم ان کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنی ذات کے لئے پسند کرو گے۔

۱۱۱۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مرتج بن نعمان نے اور سعید بن سلیمان نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو عقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنہ ظاہر ہو جائے (یا فتنہ غالب آ جائے) جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا سوائے اللہ عز وجل کے فضل کے یا دعا اور پکار ہو، ڈوبنے والے کی پکار کی طرح۔

اور سعید کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے جو کہ بنو لیث سے ہیں۔ اور ہم نے روایت کی ہے حضرت حذیفہ سے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاتی علیکم زمان لا ینجو فیہ الا من دعا دعاء الغوفی۔
تمہارے اوپر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر جو شخص دعائے غامگے گا
جیسے ڈوبنے والا عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہے۔

(۱۱۱۲) أخرجه المصنف بنسب الإسناد في الأسماء والصفات (ص ۲۰۵)

وأخرجه مرفوعاً (ص ۲۰۵) من طريق محمد بن المتوكل عن المعتمر به.

(۱۱۱۳) زائدة بن أبي الرقاد الباهلي البصري منكر الحديث كما في التقریب.

(۱۱۱۴) أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۲۳۶) من طريق يحيى بن المتوكل عن عقیل به.

۱۱۱۵..... ہمیں خبر دی ہے۔ محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام نے ان کو حضرت حذیفہ نے وہ فرماتے ہیں البتہ ضرور آئے گا تمہارے اوپر ایک زمانہ جس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا جو بھی نجات پائے گا مگر جو شخص دعائے گناہ سے ڈرے والا دعائے گناہ سے ڈرے۔

۱۱۱۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان سختیائی نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی قطن بن نسیر نے ان کو جعفر نے وہی ابن سلیمان ہیں ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يسأل احدكم ربه حاجته كلها حتى يسأل شمع نعله اذا نطق.

تم میں سے ہر بندہ اپنی ہر حاجت اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔

قطن بن نسیر نے اس کو مسند میں بیان کیا ہے اور دیگر نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۱۱۱۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بغوی نے ان کو قواریری نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل پھر ایک آدمی نے قواریری سے کہا کہ ایک شیخ یہ حدیث جعفر سے بیان کرتے ہیں اور ثابت پھر حضرت انس سے۔ قواریری نے کہا کہ یہ باطل ہے۔ (یعنی غلط ہے۔)

جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگنا چاہئے

۱۱۱۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ہلال بن عطاء نے ان کو ابو ہمام نے ان کو معارک ابو عباد نے ان کو ان کے دادا ابو سعید نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی حاجت تمہیں پیش آئے اللہ سے مانگا کرو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی بے شک اس کو بھی اگر وہ آسان نہ کرے وہ بھی آسان نہیں ہو سکتا (یعنی اگر وہ مہیا نہ کرے تو وہ بھی مہیا نہیں ہو سکتا)۔

(۱۱۱۰)..... أخرجه الترمذی (۳۶۸۴ تحفة الأحوذی) عن أبي داود سليمان بن الأشعث عن قطن بن نسير، به.

و (۳۶۸۳ تحفة الأحوذی) عن صالح بن عبد الله عن جعفر عن ثابت مرسلاً وقال الترمذی وهذا أصح من حديث قطن عن جعفر بن سليمان وفي تحفة الأشراف (۱۰۷/۱) رواه محمد بن عبد الله الحضرمی وأبو القاسم البغوی وأبو يعلى المروصلی عن قطن بن نسير عن جعفر عن ثابت عن أنس.

ورواه البزار عن سليمان بن عبيد الله الغيلاني عن سيار بن حاتم عن جعفر عن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال البزار، لم يروه عن ثابت سوى جعفر.

تنبیه:۔ هذا الحديث من الأحاديث الساقطة من النسخة المطبوعة بتحقيق الشيخ شاکر * رحمه الله. وغيره من الحديث رقم (۳۶۷۵) إلى (۳۶۸۳) بتحفة الأحوذی مع العلم أن مجموع الأحاديث الساقطة من التحفة ونسخة شاکر ۶۸ حديثاً

(۱۱۱۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۳۰۷۶/۶)

تنبیه:۔ عند ابن عدی عن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو خطأ والصحيح.

ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم وانظر التهذيب في ترجمة قطن

(۱۱۱۸)..... رواه أبو يعلى كما في مجمع الزوائد (۱۰) موقوفاً على عائشة وقال الهيثمي رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عبيد الله المنادي وهو ثقة.

اس کی اسناد قوی ہے۔ اور اس سے جو زیادہ قوی ہے وہ پہلے گزر چکی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو مروی ہے وہ بھی موقوف ہے۔
 ۱۱۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو سلیمان بن ابومطر نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ فرماتی ہیں:
 اللہ تعالیٰ سے ہر شئی میں آسانی کرنے کی دعا کرو یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ کے بارے میں بھی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو میسر نہ کرے تو وہ بھی میسر نہیں ہو سکتا۔

۱۱۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو قریش بن انس نے ان کو معاویہ بن عبد الکرم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبد اللہ مزنی سے کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔
 سلوا اللہ حوائجکم حتی الملح
 اپنے تمام حوائج اللہ سے مانگو یہاں تک کہ نمک بھی۔

راوی اس حدیث کو اسی طرح مرسل لائے ہیں۔

۱۱۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابو زرعة عبید اللہ بن عبد الکرم رازی نے ان کو حرمہ بن یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبد اللہ بن وہب قسری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 اپنے پورے زمانے یعنی پوری زندگی کے لئے اللہ سے خیر طلب کیا کرو، اور اللہ کی رحمت کی خوشبو کے مہکنے کی انتظار میں رہا کرو بیشک اللہ کی رحمت کی خوشبوئیں ہیں اللہ جسے چاہتا ہے ان کو اپنے بندوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے اور تمہیں تمہارے خطرات سے محفوظ کرے۔

۱۱۲۲:..... ہمیں خبر دی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن عباس نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے یہ کہ صفوان بن سلیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ پھر اس نے مذکورہ بالا حدیث ذکر فرمائی ہے مگر کلمہ کا لفظ نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر مانگنا

۱۱۲۳:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو انجیع کے ایک جوان نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أطلبوا الخير دهركم كله

(۱۱۲۰)..... عزاه السيوطي في الفتح الكبير إلى المصنف فقط.

(۱۱۲۱)..... عزاه السيوطي في جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلى الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في الفرج بعد الشدة والمصنف وأبو نعيم في الحلية

(۱۱۲۳)..... عزاه السيوطي في جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلى المصنف وابن عساكر في تاريخ دمشق ۱ هـ. وعيسى بن موسى ضعيف كما في

الجرح والتعديل (۲۸۵/۶)

اپنی ساری زندگی میں خیر مانگا کرو۔

راوی نے اس کو اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔ یہ الفاظ محفوظ ہیں جب کہ پہلے الفاظ غیر محفوظ ہیں۔

۱۱۲۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن لیث اسعنی نے ان کو بشر بن معاذ نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحق ہمدانی نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سلوا اللہ من فضله فان اللہ يحب ان يسأل من فضله و افضل العبادۃ انتظار الفرج.

اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کا فضل مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

دعا کے بارے میں چند اہم امور کا ذکر جن کی معرفت ضروری ہے

دعا کا مفہوم و مطلب

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کہتے ہیں کسی شخص کا یوں کہنا یا اللہ. یا رحمن. یا رحیم یا اس کے مشابہ کچھ اور الفاظ یعنی یوں کہنا اے اللہ! اے رحمن۔ اے رحیم وغیرہ۔ اور یہ بھی نداء ہے یعنی یہ پکار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)..... کھبعض ذکر رحمة ربك عبده زكريا، اذ نادى ربه نداء خفياً (مریم-۲)

ذکر کرنا تیرے رب کی رحمت کا، اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) جب اس نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔

(۲)..... و زكريا اذ نادى ربه رب لا تذرنى فرداً (الانبیاء-۷۹)

اور حضرت زکریا علیہ السلام نے جس وقت ندا کی (پکار لگائی) اپنے رب کو اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔

(۳)..... هنالك دعا زكريا ربه قال رب (آل عمران-۳۸)

اسی جگہ دعا کی (پکارا) زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو عرض کیا اے میرے رب، رب سے مراد ہے یا ربی اے میرے رب۔

پہلی دو آیات میں نادى فرمایا جو کہ نداء سے بنا ہے نداء پکار کو کہتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکار کر اولاد کی دعا مانگ رہے تھے۔ تیسری آیت میں لفظ دعا استعمال فرمایا جو کہ دعا سے بنا ہے۔ اس میں اسی نداء کو دعا کے ساتھ تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید کے اس اسلوب سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ دعا نداء ہے اور نداء دعا ہے۔ دعا پکار ہے اور پکار دعا ہے۔ دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ہاں اس کے کئی ارکان ہیں۔

①..... پہلا رکن:..... یہ ہے کہ مرغوب فیہ شئی، یعنی مطلوبہ شے ایسی ہو جو مسائل کے معیار کے مطابق اور اس کی اپنی حیثیت کے مطابق

ہو جس کا وہ سوال کرے، اس کی مزید تشریح یہ ہے کہ کسی کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو یہ دیکھا دے کہ وہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔

②..... اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور یہ کہے کہ:

رب ارنی انظر الیک (۱۱ اعراف ۴۳)

اے ہمارے رب مجھے دیکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

۳..... اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے یہ کہے

ربنا انزل علینا مائدة من السماء (المائدہ ۱۱۳)

اے ہمارے رب اتار تو ہمارے اوپر دسترخوان آسمان سے۔

۴..... اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یہ دعا کرے اے اللہ میرے اوپر فرشتہ نازل فرماتا کہ میں اس سے آسمان کی چیزیں دریافت کیا

کروں، یا کوئی یہ دعا کرے کہ میرے مرنے والے ماں باپ کو زندہ کر دے، (یا اولاد یا عزیز اقارب مرنے والوں کو واپس لوٹا دے) اس طرح کی دعائیں کرنا ناجائز ہے۔ (کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہے اور سنۃ اللہ جاریہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف نہیں کرتے:

فلن تجد لسنة الله تحویلاً

اللہ اپنی سنت کو نہیں بدلتے اور خلاف عادت سوائے کسی اہم وجہ کے نہیں کرتے۔

اس لئے کہ نقض عادت کرنا، عادت کو توڑنا، اور خلاف عادت کوئی کام کرنا، جب ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف اسی ہستی کی تائید کے لئے ہوتا ہے جو اس کے دین کی داعی ہے یعنی صرف نبی اور رسول کی تائید کے لئے ہوتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے لئے اور ان کے تائید کے کئی مواقع پر خلاف عادت کیا جیسے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا پہاڑ سے ظہور، موسیٰ علیہ السلام کے عصا، ید بیضاء، اور پتھر سے چشمے پھوڑنا، وغیرہ وغیرہ انبیاء کے معجزات واضح ہیں) خلاف عادت محض لوگوں کی خواہشات اور ان کی آرزوئیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نہیں کرتا۔ الا یہ کہ سائل اور دعا کرنے والا نبی ہو تو پھر اس کی دونوں باتوں کو جمع کر لیتا ہے اس کی اجابت کو بھی اس کی آرزو کو بھی اور اس کی تائید کو بھی جس کے ذریعے وہ اپنی دعوت کو سچا بتلا سکے لیکن وہ اگر ایسی دعا کرے جیسے نوح علیہ السلام نے کی اور فرمایا:

رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیاراً (نوح ۲۶)

اے میرے رب دھرتی پر کسی کافر کو بسنے والا نہ چھوڑ۔ (بلکہ سب کو ہلاک کر دے)

(تو یہ) جائز ہے، (اس طرح کی بددعا کرنے پر) اللہ کے بعض دشمنوں نے (اللہ کے بندوں کو مجبور کیا ہوتا ہے، اور اسی طرح اگر انسان کو ایسی

ضرورت پیش آجائے مثلاً بھوک یا شدید سردی، وغیرہ دیہات وغیرہ میں۔

تو اس طرح کی دعا کی اس کو اجازت ہے مگر دائرۂ شریعت میں رہ کر۔ یا کوئی انسان ناپسند ہو گیا ہے، اور اس کو چلانے والا کوئی نہیں ہے وہ شخص دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ تکلیف مطلقاً دور کر دے تو یہ جائز ہوگا اگرچہ اس کی قبولیت میں خلاف عادت ہو۔

اور کبھی ایسا انعام بندے کے ساتھ اللہ کی طرف سے بغیر اس کے سوال اور دعا کے اس کے محض توکل علی اللہ اور اس کی قوت ایمانی کی جزاء کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ دعا کے بعض ارکان یہ بھی ہے

دوسرا رکن:..... یہ ہے کہ سائل کے سوال سے سوال کرنے والے پر حرج نہ ہو۔

تیسرا رکن:..... سوال کرنے میں سائل کی غرض صحیح ہو۔

چوتھا رکن:..... یہ ہے کہ دعا کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ گمان اچھا رکھے لہذا دعا کرنے والے کے دل میں عدم قبولیت سے قبولیت کا

گمان غالب ہو بلکہ اغلب ہو۔

پانچواں رکن:..... یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسماء اللہ الحسنى کے ساتھ یعنی اللہ کے پیارے ناموں کے ساتھ اور اس کی عظیم تر صفات کے ساتھ پکارے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف: ۸۰)

اللہ تعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں لہذا اس کو انہیں ناموں سے پکارو۔

(دوسری زبانوں کے ناموں اور جاہلوں کی طرف سے اللہ کے خود ساختہ ناموں کے ساتھ دعا نہ کرے)۔

چھٹا رکن:..... یہ کہ کوشش اور جدوجہد کے ساتھ اللہ سے دعا اور درخواست کرے تو تحریر و تالیف شدہ الفاظ لے کر نہ چلا دے اور نہ پڑھ دے حالانکہ وہ بذات خود ان الفاظ کے حقائق سے بے خبر ہو۔

ساتواں رکن:..... یہ کہ دعا کرتے کرتے اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو نہ چھوڑ بیٹھے تاکہ جس فرض کا وقت ہو وہ فوت نہ ہو جائے۔

آٹھواں رکن:..... یہ ہے کہ اس کی دعائی الحقیقت سوال ہو (مانگنا طلب کرنا) اللہ کو آ زمانا نہ ہو۔

نواں رکن:..... یہ کہ دعا مانگنے والا اپنی زبان اور الفاظ کی حفاظت کرے اور اصلاح کرے اپنے رب کو ایسے الفاظ کے ساتھ مخاطب نہ کرے جن کے ساتھ اگر اپنے ہم جنس اور ہم پلہ اور اپنے ساتھی کو مخاطب کرے تو اس کو بے ادبی اور بدتمیزی یا کم عقلی و بے وقوفی سمجھی جائے۔

دسواں رکن:..... یہ کہ اس طرح دعا نہ کرے کہ تنگ دل ہو کر جلدی کرنے والا۔ دل میں یہ خیال رکھنے والا کہ اگر فی الوقت قبولیت ہو گئی اس کی مرضی کے مطابق تو ٹھیک ورنہ مایوس ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے (ایسا نہ کرے) بلکہ دعا کرے خوب عبادت کرنے والا، خوب عاجزی کرنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ ہمیشہ دعا اور عاجزی کرتا رہے گا یہاں تک کہ دعا قبول ہو جائے اور جب بھی اللہ کے ہاں قبولیت میں تاخیر ہو یہ دعا کے تسلسل میں اضافہ کر دے۔

گیارہواں رکن:..... یہ کہ جب سائل کی حاجت عظیم ہو بہت بڑی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس کو خاص طور پر بڑا سمجھتے ہوئے اس کا سوال نہ کرے بلکہ جھوٹی بڑی حاجت کے لئے ایک جیسا سوال کرے (کیونکہ حاجت کا چھوٹا بڑا ہونا صرف بندے کی اپنی حیثیت کے اعتبار سے ہے اللہ کے آگے کوئی حاجت چھوٹی بڑی نہیں ہے) بلکہ حاجت کی قبولیت میں اللہ کا احسان عظیم سمجھے۔ (یہ تو دعا کے ارکان تھے آگے دعا کے آداب بھی ملاحظہ فرمائیے)۔ مترجم۔

آداب دعا

دعا کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)..... دعا سے قبل توبہ ضرور کر لے۔

(۲)..... یہ کہ دعا کرنے میں سچی طلب اور الحاج واصرار ہو۔

(۳)..... یہ کہ آرام سکون راحت میں بھی دعا کی حفاظت کرے صرف سخت حالت اور ابتلاء اور مصیبت کے ساتھ خاص نہ کرے۔

(۴)..... یہ کہ جب اللہ سے سوال کرے تو پکے ارادے اور عزم کے ساتھ کرے۔

(۵)..... یہ کہ دعا کے الفاظ تین تین بار کہے۔

(۶)..... یہ کہ جب تک سائل کو کوئی خاص معین حاجت درپیش نہ ہو عام حالات میں صرف جامع دعاؤں پر اکتفا کرے اور جب کوئی مخصوص

حاجت پیش آئے تو اس کا ذکر کرے۔

- (۷)..... یہ کہ دعا کا آغاز اور خاتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے ساتھ کرے۔
- (۸)..... یہ کہ دعا اس حال میں کرے جب وہ پاک ہو۔
- (۹)..... یہ کہ دعا قبلے کی طرف منہ کر کے کرے۔
- (۱۰)..... یہ کہ دعا اپنی فرض نماز کے بعد کرے (یا مطلق نماز کے بعد)
- (۱۱)..... یہ کہ دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھالے۔
- (۱۲)..... یہ کہ دعا کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست اور ہلکا کرے۔
- (۱۳)..... یہ کہ جب دعا کر کے فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھ منہ یعنی چہرے پر پھیرے۔
- (۱۴)..... یہ کہ جب قبولیت کو محسوس کرے تو اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجالائے۔
- (۱۵)..... یہ کہ کوئی رات اور کوئی دن دعا سے خالی نہ جانے دے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

حالات اور مقامات

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسان مکمل قبولیت کے اوقات۔ احوال، مقامات و مواقع جہاں امید کی جاتی ہے دعا کرنے کے لئے ان کو تلاش کرے اور کوشش کرے۔

قبولیت دعا کے اوقات

- ①..... ظہر اور عصر کے درمیان بدھ کے دن۔
- ②..... سورج ڈھلنے سے سورج غروب ہونے تک جمعہ کے دن۔
- ③..... اسحار (تہجد کے وقت)
- ④..... مال غنیمت کی تقسیم کے وقت۔
- ⑤..... عرفہ کے دن کی دعا۔

دعا کی قبولیت کے احوال

- ①..... اذان ہونے کی حالت میں۔
- ②..... جب روزہ دار روزہ کھولے۔
- ③..... بارش ہونے کی حالت میں۔
- ④..... جہاد میں کفر و اسلام کے لشکروں کے باہم مقابل ہونے اور ٹکرانے کی حالت میں۔
- ⑤..... دعا کرنے کے لئے مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔
- ⑥..... فرض نمازوں کے بعد۔

۷..... دینی محفل اور مجلس برخواست ہوتے وقت۔

قبولیت دعا کے مقامات

۱..... وقوف عرفات۔

۲..... وقوف مزدلفہ۔

۳..... رمی جمرہ اولیٰ (کے وقت)

۴..... جمرہ عقبہ (کے وقت)

۵..... بیت اللہ کے پاس۔

۶..... ملتزم کے پاس خصوصاً۔

۷..... صفا اور مروہ پر۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا فصلوں میں سے ہر فصل کی تشریح ذکر فرمائی ہے اور کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے اس پر دلالت بھی بیان کی ہے۔ اور ہم نے کتاب الدعوات میں اس میں سے کچھ پیش کیا ہے لہذا یہاں پر اس کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے

خصوصاً قبول ہونے والی پانچ دعائیں

۱۱۲۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن داؤد نے ان کو یونس بن افلح نے اس کو خنن یحییٰ نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبد الرحمن بن زید غمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

پانچ قسم کی دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں:

۱..... مظلوم کی دعا جس وقت وہ مدد طلب کرتا ہے۔

۲..... حج کرنے والے کی دعا جس وقت حج کر کے لوٹے۔

۳..... مجاہد کی دعا جس وقت وہ جہاد سے واپس لوٹے۔

۴..... مریض کی دعا جب وہ تندرست ہو۔

۵..... بھائی کی دعا بھائی کے لئے غائبانہ طور پر۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان تمام دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبولیت والی دعا غائبانہ

بھائی کی بھائی کے لئے دعا ہے۔

ہم نے اس باب میں کئی احادیث صحیحہ نقل کی ہیں کتاب الدعوات کے آخر میں۔

ہر مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۲۶:..... اور ہم نے روایت کی ہے ابن موبہب سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کوئی مؤمن ایسا نہیں جو اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کے لئے منہ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کا سوال عطا کرتے ہیں۔ یا تو اس کو دنیا میں جلدی عطاء کر دیتے ہیں یا اس کو آخرت کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں۔ جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے (جلدی کرنا یہ ہے کہ) اس طرح کہے میں نے دعا کی ہے۔ میں نے دعا کی ہے مگر قبول ہوتی نہیں دکھتی۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلوہ نے ان کو محمد بن منجبل نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ابن موبہب نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۷:..... ہم نے روایت کی ہے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر دعا کرنے والے کی دعائیں کیفیتوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہوتی ہیں۔

①..... یا تو قبول کی جاتی ہے۔

②..... یا دعا اس کے لئے مؤخر کر دی جاتی ہے۔

③..... یا اس سے گناہ مثادیتی ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طراکمی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۱۲۸:..... اس کو روایت کیا ہے علی بن رفاعی نے حالانکہ وہ قوی نہیں ہے۔ اس نے ابوالتوکل سے اس نے ابوسعید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مسلمان اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ ہی قطع رحمی ہو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتے ہیں تین میں سے ایک طریقے سے یا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ یا اسی کی مثل کوئی برائی اس سے ہٹا دی جاتی ہے۔ یا اس کے لئے اس کا اجر محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

کس کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟

۱۱۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبید اللہ حافظ نے ان کو عبید اللہ بن اسحق بغوی نے ان کو ابوزید بن طریف نے ان کو محمد بن عبید صابونی نے ان کو

(۱۱۲۶)..... أخرجه أحمد (۴۴۷/۲) عن وكيع عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن موهب عن عمه عبيد الله ابن عبد الله بن. (وهب خطأ). موهب عن أبي هريرة مرفوعاً.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۳۸/۱۰) رواه أحمد ورجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.

تنبيه في مسند أحمد (وهب) بدلاً من (موهب) وهو خطأ.

(۱۱۲۷)..... أخرجه مالك في الموطأ (۲۱۷/۱)

(۱۱۲۸)..... أخرجه أحمد (۱۸/۳) والبخاري في الأدب (۷۱۰) والحاكم (۴۹۳/۱) من طريق علي. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

اسامہ نے ان کو ابن عوف نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو الصدیق ناجی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان کوئی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو، اور قطع رحمی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو تین میں ایک طریقے سے عطا فرماتے ہیں۔ یا تو اسی دعا کو اس کے لئے جلدی قبول کرتے ہیں۔ یا اس کو اس کی آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں یا اس کے بدلے میں اس سے کوئی برائی دور کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اسی بنا پر یہ حدیث رفاعی کے لئے دلیل ہے اگر اس کو صابونی نے محفوظ کیا ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سب کو محفوظ نہیں کیا۔

۱۱۳۰..... ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبد اللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابوالمتوکل نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث سابق کی مثل حرف بحرف۔ اور صحیح ہے ابواسامہ سے اور علی بن علی سے۔ اور اس کی روایت ابن عوف سے غلط ہے۔

کسی نہ کسی شکل میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۱۱۳۱..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو عبد اللہ بن ابومریم نے ان کو فریانی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو عبادہ بن صامت نے انہوں نے ان لوگوں کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھرتی پر جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں یا تو وہی چیز یا اس سے اس کی مثل کوئی برائی دور کرتے ہیں جب تک کہ کسی گناہ کی اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

دنیا میں دعا قبول نہ ہونے پر ایک نیکی

۱۱۳۲..... ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن معاویہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یسار نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مسلمان بندہ جس وقت اپنے رب کو پکارتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

قیامت کے دن مؤمن پچھتائے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی

۱۱۳۳..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوسعید احمد بن یعقوب تقی نے اور ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے ان دونوں کو محمد بن ایوب نے ان کو عبد اللہ بن حماد نے ان کو ابو عاصم عبادانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن منکر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے، اور فرمائیں گے۔ اے میرے بندے میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تم مجھے

(۱۱۳۰)..... أخرجه الحاكم (۱/۳۹۳) عن محمد بن عبد الله الصفار. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تنبيه: سقط من إسناده الحاكم (أبو أسامة) فيصح.

(۱۱۳۱)..... أخرجه الترمذی (۳۵۷۳) من طريق الفريابي محمد بن يوسف. به.

وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(۱۱۳۲)..... أبو حامد أحمد بن محمد هو: ابن أحمد بن بالويه العوصی.

پکارنا؟ اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا؟ پھر کیا تم نے مجھے پکارا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب اللہ تعالیٰ کہے گا خبردار بے شک تم نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری دعا قبول کی کیا تم نے فلاں فلاں دن مجھے نہیں پکارا تھا فلاں غم کے لئے جو تیرے ساتھ واقع ہو گیا تھا اس کے کھول دینے کے لئے سو وہ میں نے تجھ سے کھول دیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں یا رب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے اس کو تیرے لئے دنیا میں فوری بدلہ دے دیا تھا۔ اور تم نے فلاں فلاں دن فلاں تکلیف اور مصیبت کے لئے جو تجھ پر واقع ہوئی تھی مجھے پکارا تھا تاکہ میں وہ دور کر دوں مگر میں نے وہ تیری دعا پوری نہیں کی تھی بلکہ اس کو میں نے تیرے لئے جنت میں اتنی اتنی ذخیرہ کر دیا تھا۔ اور فلاں دن تو نے مجھے فلاں حاجت میں پکارا تھا، کہ وہ میں پوری کر دوں فلاں فلاں دن سو وہ میں نے پوری کر دی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ وہ میں نے تیرے لئے دنیا میں جلدی کر دی تھی۔ اور تم نے فلاں دن فلاں حاجت کے لئے مجھے پکارا کہ وہ میں پوری کر دوں مگر تم نے دیکھا تھا کہ وہ میں نے پوری نہیں کی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں یا رب؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیری اس دعا کو تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب بیان فرمادیں گے کہ یا تو اس کو دنیا میں فوری بدلہ دے چکے ہوں گے۔ یا پھر اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ کر چکے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ چنانچہ مؤمن اسی مقام پر یہ کہے گا اے کاش کہ اس کے لئے دنیا میں کسی بھی دعا کا صلہ نہ ملا ہوتا (تو ان تمام دعاؤں کا صلہ مجھے آج جنت میں بڑا ہی عظیم ملتا۔)

ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کرنے کے بیان میں

۱۱۳۴: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو عقیق بن حکیم نے وہ کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ ان کو خبر دی ہے ابو صالح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے دیکھا کہ وہ دعا کر رہا تھا اور دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا (یعنی دو ہاتھوں کی ایک انگلی سے) آپ نے اس کا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا احد، احد، ایک ایک۔ (یعنی صرف ایک ہاتھ کی ایک انگلی سے اشارہ کرو۔) اس کو روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے بغیر شک کے۔ اور متن میں ارشاد ہے:

فقال رسول الله هكذا وارشار بالسبابة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے کرو۔

کثرت سے دعا مانگنے کی فضیلت

۱۱۳۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ان کا والد یہودی تھا پھر اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا تھا اس قرآن مجید پڑھا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مسعر نے ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن عیینہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی داؤد عطار نے محمد بن منکدر سے ان کو جابر بن عبد اللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۱۳۳)..... أخرجه الحاكم في المستدرک (۳۹۴/۱) بنفس الإسناد وقال الحاكم: هذا حديث تفرد به الفضل بن عيسى الرفاشي عن

محمد بن المنكدر ومحل الفضل بن عيسى محل من لا يتوهم بالوضع. ووافقه الذهبي.

(۱۱۳۴)..... أخرجه الترمذی (۳۵۵۷) والنسائی (۳۸/۳) كلاهما عن محمد بن بشار عن صفوان بن عيسى عن ابن عجلان. به.

وقال الترمذی: حسن صحيح غريب.

لقد بارک اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیہا أعطیہا أو منعیہا.

اللہ تعالیٰ برکت دے اس آدمی کے لئے جو حاجت میں دعا کثرت سے کرتا ہے۔ عطاء ہو یا نہ ہو۔

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ منکدر بن محمد بن منکدر کو حدیث بیان کی اور میں نے کہا۔ کیا آپ نے یہ اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن اپنے والد کے ساتھ۔ اور ابو حازم کے ساتھ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے تھے۔

انہوں نے میرے والد سے کہا تھا کہ اے ابو بکر کیا ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ مغموم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے ابو حازم نے کہا، جی ہاں ان پر قرضہ ہے اس کے لئے فکر مند ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ اس بارے میں کیا آپ دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی کرتا ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

اللہ تعالیٰ صاف ستھری خلوص والی دعا قبول کرتا ہے

۱۱۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن محمد بن عقیل نے ان کو جعفر فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو کو کعب نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ صاف ستھری دعا ہی قبول کرتے ہیں نہ تو کسی زبردستی سنوانے والے سے سن کر قبول کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ریاکار سے نہ کسی داعی سے مگر وہ دعا قبول کرتے ہیں جو دل کی گہرائی سے ہو۔

۱۱۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جمعہ کے دن حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے۔ چنانچہ ایک بار آئے اور کہا کبیلہ نے قس سے سنا ہے یا یوں کہا کہ میں نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں، کتنی ہی دعائیں کم قبولیت والی ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہے اللہ تعالیٰ دعائیں سے صرف خلوص والی اور صاف دعا قبول کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ربیع کے تعجب کو دیکھ کر حضرت علقمہ کو بھی تعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن یزید نے کہا آپ کو تعجب کیوں ہوا؟ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے ریاکار سے اور نہ ہی کھیل کرنے والے سے نہ دل بہلانے والے سے مگر جو شخص دل کی مضبوطی سے اور دل کی گہرائی سے دعا کرے (اس کی دعا قبول کرتے ہیں)۔

دعا کے قبولیت کا ایک موقع

۱۱۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں۔ ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ: خوف ابن آدم کے دل میں ہوتا ہے جیسے پھنسیوں سے چہرے اور سر کا جانا، کیا نہیں پاتا اس کے لئے پھر جری آنا، کپکپی سے رونگٹے کھڑے ہونا، لوگوں نے کہا جی ہاں! ہوتا ہے فرمایا پس اسی وقت دعا مانگا کرو جب یہی کیفیت پاؤ بے شک دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے۔ (یعنی اللہ کے خوف سے جب کپکپی طاری ہو یا رونگٹے کھڑے ہوں)۔

۱۱۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقرئ نے دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ فلاں نے کہا: میں اس وقت کو جان لیتا ہوں جب میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا واقعی آپ

جانتے ہیں جب آپ کا رب آپ کو یاد کرتا ہے؟ کہا کہ ہاں جانتا ہوں جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔ اور بے شک اس وقت کو بھی جانتا ہوں جب وہ میری دعا قبول کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ واقعی آپ جانتے جس وقت تیرا رب تیری دعا قبول کرتا ہے؟ بولے جی ہاں جس وقت میرا دل ڈرتا ہے، اور جب میری جلد پھیری آ جاتی ہے۔ جب میری آنکھیں بہتی ہیں، اور جب دعا کرنے میں مجھے شرح صدر ہوتا ہے بس اسی وقت میں سمجھ جاتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گزری ہے کہ آپ نے فرمایا:

آپ نرمی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آشنائی رکھے اللہ تعالیٰ سختی میں تیری پہچان رکھیں گے۔

فرشتوں کی سفارش کرنا

۱۱۳۰..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن نمیر ویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو خوشی میں پکارتا رہتا ہے پھر اس پر کوئی پریشانی آن پڑے پھر وہ پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کسی ضعیف آدمی کی معروف اور جانی پہچانی آواز ہے جو کہ خوشی میں پکارتا رہتا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ اور جب کوئی آدمی خوشی میں اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑے پھر وہ رب کو پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کوئی غیر معروف آواز ہے کسی کمزور آدمی کی طرف سے جو کہ خوشی میں اللہ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑی ہے لہذا فرشتے اس کے لئے سفارش نہیں کرتے۔

خوشی میں کی جانے والی دعائی میں کام آتی ہے

۱۱۳۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور مادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا تھا:

اللہ کو پکارو اپنی خوشی کے ایام میں تاکہ تیری پریشانی کے ایام میں تیری دعا قبول کرے۔

کثرت سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۳۲..... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے قتادہ سے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو شخص دروازہ کھٹکھٹانے کی کثرت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے اور جو شخص کثرت سے دعا کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔

کثرت کے ساتھ دعا کرو

۱۱۳۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے۔ ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور

(۱۱۳۹)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳۲۴/۲) من طريق جعفر. به.

(۱)..... سبق برقم ۱۰۷۴

(۱۱۴۱)..... أخرجه أحمد في الزهد (۵۶/۲) دار الفكر الجامعي من طريق حماد بن زيد عن أيوب. به.

حمید نے اور علی بن یزید نے اور یونس نے ان کو حسن نے یہ کہ حضرت ابو درداء فرمایا کرتے تھے۔ کثرت سے دعا کیا کرو جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے۔

یونس علیہ السلام راحت کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے

۱۱۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابو حمزہ عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جس وقت ان سے اس آیت کے بار میں پوچھا گیا تھا۔

فلولا انه كان من المسبحين (الصافات ۱۴۳)

(یونس علیہ السلام اگر میری تسبیح نہ کرتے۔ (تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے)۔

فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام آسانی کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

پہلے جمع شدہ دعا کی پونجی مشکل وقت میں کام آتی ہے

۱۱۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابو موسیٰ انصاری نے ان کو حسین بن زید نے ان کو عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین سے وہ فرماتے تھے۔

میں نے دعائیں پیش قدمی کے علاوہ بندے کے لئے (مصیبت میں کام آنے والی) کوئی چیز نہیں دیکھی (جب پہلے سے دعا کرتا رہتا ہے تو) جب بھی کوئی آزمائش آن پڑتی تو اس کے لئے اسی (سابقہ جمع شدہ) دعا میں سے قبول کر لی جاتی ہے۔

عمر بن علی کہتے ہیں کہ۔ علی بن حسین (کی عادت تھی کہ) جب وہ کسی چیز کا خوف محسوس کرتے تو دعا کرنے میں سخت کوشش کرتے۔

اپنے رب کے آگے چھوٹے بچے کی طرح ہو جائیے

۱۱۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحاق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔

کہ چھوٹے بچے کی طرح ہو جاؤ، جب وہ اپنے ماں باپ سے کسی شے کی خواہش کرتا ہے تو ان کی جان نہیں چھوڑتا اپنی بات پراڑ کر رونے بیٹھ جاتا ہے، آپ بھی اسی کی طرح ہو جائیے۔ جب آپ اپنے رب سے مانگیں اور وہ تجھے وہ چیز نہ دے تو آپ ہی اس پر رونا شروع کر دیں۔

شیطان کی دعا کا قبول ہونا

۱۱۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحاق نے ان کو ابو القاسم نے حسن بن محمد عسکری نے ان کو محمد بن خلف نے ان کو یعقوب بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ فرماتے تھے۔

کہ تم لوگ دعا مانگنا نہ چھوڑو۔ اور تم لوگ جو کچھ اپنے نفسوں کے بارے جانتے ہو وہ چیز تمہیں دعا مانگنے سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ابلیس کی دعا بھی قبول فرمائی تھی۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ اس نے کہا تھا۔

فانظر نى الى يوم يبعثون. قال فانك من المنظرين (الحجر ۲۶-۲۷)

مجھے قیامت تک (زندہ رہنے کی) مہلت دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک آپ کو مہلت ہے۔

بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال

۱۱۴۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک نے انہوں نے سنا وہ کہتے تھے:

عمل کے بغیر دعا کرنے والا کمان کے چلہ بغیر تیر اندازی کرنے والے جیسی ہے۔

۱۱۴۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شاذب نے۔ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے کہا۔

تقویٰ کے ساتھ تھوڑی سی دعا کافی ہے جیسے ہانڈی کو تھوڑا سا نمک کافی ہوتا ہے۔

ہمیشہ سچی دعا مانگنی چاہئے

۱۱۵۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے عمرو بن میمون سے انہوں نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں۔

سچائی دعا میں کفایت کرتی ہے جیسے نمک طعام میں کفایت کرتا۔

دعا توجہ کے ساتھ مانگنا

۱۱۵۱..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد دمشقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر شبلی سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ادعونی استجب لکم (غافر ۶۰)

اس کا مطلب ہے:

ادعونی بلا غفلة استجب لکم بلا مہلة

کہ مجھے بلا غفلت کے پکارو میں بلا تاخیر تمہارے لئے قبولیت کروں گا۔

دعا میں عاجزی

۱۱۵۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل علوی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن اسماعیل بن موسیٰ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔ الہی میں تجھ سے انتہائی عاجزی کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو مجھے انتہائی فضل کے ساتھ عطا فرما۔

۱۱۵۳..... اپنی اسناد کے ساتھ (محمد بن اسماعیل بن موسیٰ) کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا کہتے تھے کہ میں گناہ کی وجہ سے دعا سے کیسے رک جاؤں حالانکہ میں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو گناہ کی وجہ سے عطا کرنے سے رک جائے۔

(۱۱۵۱)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳۶۸/۱۰) عن أبي القاسم عبد السلام بن محمد المخرمي عن الشبلي. به.

(۱۱۵۳)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵۱/۱۰) عن محمد عن الحسن عن يحيى. به.

۱۱۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے انہوں نے سنا احمد بن خلیل حافظ سے انہوں نے سنا احمد بن یعقوب سے انہوں نے سنا ابو العباس بن حکمو یہ سے انہوں نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ آپ دعا کی قبولیت میں تاخیر بالکل نہ سمجھئے جس وقت آپ دعا کرتے ہیں، حالانکہ آپ نے خود گناہوں کے ساتھ اس کے راستے بند کر لئے ہیں۔

دل و زبان دونوں کا دعائیں متحد ہونا

۱۱۵۵:..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو سعید احمد بن محمد بن خلیل نے ان کو احمد بن حسن بن یعقوب نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔
 ۱۱۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقرئ نے ان دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی ایک پناہ گاہ کی طرف یا اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف نکلے تو انہیں کہا گیا تھا۔ اے بنی اسرائیل تم اپنی زبانوں کے ساتھ تو تم مجھے پکارتے ہو حالانکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں۔ لہذا تم جو راہب بنتے ہو یا ڈر ظاہر کرتے ہو وہ باطل ہے۔

۱۱۵۷:..... اسی مذکورہ سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنے مخرج اور راستے کی طرف نکلے جس کے بارے اللہ نے ان کی طرف الہام کیا تھا کہ تم میدان خاص کی طرف نکل جاؤ (اور دعا کے لئے) میری طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، جن ہاتھوں کے ساتھ تم نے خون بہایا تھا اور جن کے ساتھ تم نے اپنے پیٹوں کو حرام سے بھرا تھا۔ اب جب کہ میرا غضب تمہارے اوپر شدید ہو گیا ہے تو تم مجھ سے آگے نہیں بڑھے مگر دوری میں (یعنی دور تر ہی ہو گئے ہو۔)

۱۱۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبد الرحمن بن صالح نے۔ ان کو اشجعی نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی ایک نبی کی طرف وحی کی تھی کہ تیری قوم کے لوگ اپنی زبانوں سے مجھے پکارتے ہیں حالانکہ ان کے دل مجھ سے دور ہیں، انہوں نے میری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں مجھ سے خیر مانگ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے گھروں کو مال حرام سے بھر رکھا ہے۔ اور اب جب کہ میرا غضب ان پر شدید ہو چکا ہے (یعنی اب وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں۔)

دعا کی قبولیت کا ایک اور نسخہ

۱۱۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يا ايها الناس ان الله عز وجل طيب لا يقبل الا طيبا، وان الله عز وجل امر المؤمنين بما امر به المرسلين فقال

(يا ايها الرسل كلوا من الطيبات) (المؤمنون ۵۱)

وقال يا ايها الذين امنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم (البقرہ ۱۷۲)

(۱۱۵۳)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۵۳/۱۰) من طریق أبی العباس بن حکمو، بہ.

(۱۱۵۶)..... أخرجه أبو نعیم (۳۶۲/۲) من طریق یسار، بہ.

(۱۱۵۸)..... أبو کدینۃ هو یحیی بن الملهب البجلي روى عن لیث بن ابی سلیم روى عنه الأشجعی عیید اللہ بن عبد الرحمن.

اے لوگو بے شک اللہ عزوجل پاک ہے وہ پاک شئی کے سوا قبول نہیں کرتا، اور بیشک اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو بھی وہی حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے رسولو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔ اور ارشاد فرمایا کہ اے اہل ایمان ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کا ذکر فرمایا۔ جو لمبا سفر کرتا ہے۔

اشعث اغبر یمدیدہ الی السماء یارب یارب و مطعمہ حرام و مشربہ حرام . و ملبسہ حرام ،
و غذی با لحرام فاننی یتستجاب لہ .

بسا اوقات انسان بکھرے ہوئے بالوں والا غبار آلود چہرے والا آسمان کی طرف پریشان حال ہاتھ اٹھاتا ہے اے میرے رب اے

میرے رب کہہ کر پکارتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے۔ اس کا پینا حرام کا ہوتا ہے اور پہناؤ اور لباس حرام سے ہوتا

ہے (الغرض) پوری پرورش حرام کے ساتھ ہوتی ہے، پھر کہاں سے قبولیت ہوگی اس کے لئے۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک اور طریقہ سے فضیل بن مرزوق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد بن سرقی نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ ہلالی نے ان کو

ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کے شروع میں یا لکھا الناس نہیں کہا۔

۱۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو احمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم

ہزار نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو سید بن داؤد نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے تم کثرت کے ساتھ یہ قول پڑھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ کی کچھ (قبولیت) کی ساعات ہوتی ہیں ان ساعات میں کوئی سائل خالی واپس نہیں کیا جاتا۔

دعا میں اپنی عبادت کا جزا مانگنا منع ہے

۱۱۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن

سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں:

ایک آدمی نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، اور وہ اپنی دعا میں یہ کہتا تھا۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ اے

میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ لہذا اس کا انتقال ہو گیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا وہ جنت میں چالیس سال رہا، جب اس کے

چالیس سال پورے ہوئے تو اسے کہا کہ جنت سے نکل جا۔ تم نے اپنے عمل کی جزا پوری کر لی ہے۔ لہذا وہ اپنے ہاتھوں میں پھینک دیا گیا۔

چنانچہ وہ کہنے لگا کہ دنیا میں میں کس چیز پر یقین کروں؟ دنیا میں اس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور اس کی بارگاہ میں

عاجزی و زاری کرنے سے زیادہ یقینی ہو۔

چنانچہ یہ کہنا شروع کیا اے میرے رب، میں نے تیرے بارے میں سنا حالانکہ میں دنیا میں تھا کہ تو ہی لغزشوں سے صرف نظر کرتا ہے لہذا تو

بی میری اس لغزش سے صرف نظر فرما چنانچہ وہ بدستور جنت میں چھوڑ دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

ایمان کا تیرھواں شعبہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا
وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل (آل عمران ۱۷۳)

وہ لوگ جنہیں کہا لوگوں نے کہ لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں لہذا ان سے ڈرو (اس بات نے) ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ان ينصركم الله فلا غالب لكم وان يخذ لكم فمن ذا الذي ينصركم من بعده
وعلى الله فليتنوكل المؤمنون (آل عمران ۱۶۰)

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمادے تو کوئی بھی تمہارے اوپر غالب نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کرے اور اللہ پر ہی مؤمنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذ اتيت عليهم
آياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون (الانفال ۲)

بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

ومن يتوكل على الله فهو حسبه (طہ ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہی اس کو کافی ہے۔

اور ان کے علاوہ دیگر وہ آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ کلام

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توکل کا خلاصہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اس پر پکا یقین رکھنا ہے۔ اہل بصیرت نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صحیح توکل وہ ہے جو اسباب کے کٹ جانے ختم ہو جانے سے ہو، جب سبب آجائے مقصود کے لئے تو توکل نفع دیتا ہے۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہر وہ معاملہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کوئی طریقہ بیان فرمادیا ہے تاکہ اس راستہ پر چلیں جب انہیں وہ پیش آجائے۔ تو ان سے توکل اس راستے پر چلنے میں واقع ہوگا۔ اور مقصود کی طرف اس کو بطور سبب اختیار کرنا، اگر وہ یہ راستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ پر یہ بھروسہ کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب کرے گا اور ان کی مراد تک انہیں پہنچائے گا تو وہ حکم کو اس بارے میں

بجالاتے والے ہوں گے۔ اور جو شخص اسباب کو اختیار کئے بغیر جو اللہ نے اسباب بنائے ہوں تو کل کرے۔ یعنی تو کل کو اسباب سے خالی اور علیحدہ کر دے اور اللہ نے جو حکم دیا ہے اس کے اوپر عمل نہ کرے۔ اس نے گویا اس بارے میں اللہ کے حکم پر عمل نہیں کیا۔

دم کرنے کا بیان

۱۱۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو زکریا بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک رات کو پوچھا کہ تم میں سے اس ستارے کو کس نے دیکھا جو آج گزرنے والی رات میں ٹوٹا ہے؟ کہتے کہ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا۔ پھر اپنے بارے میں فرمایا کہ میں نماز میں نہیں تھا مگر مجھے ڈنس لیا گیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر تم نے کیا کیا؟ سعید نے جواب دیا کہ میں نے دم پھونک کر دیا۔ یا خود کیا۔ حصین کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس بات پر آپ کو کس چیز نے تیار کیا؟ اس نے کہا اس حدیث نے جو ہمیں شععی نے بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں شععی نے کیا بیان کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بریدہ بن حصیب نے انہوں نے کہا کہ:

لارقیۃ الا من عین او حمة

دم کرنا (یا منتر پڑھایا جھاڑنا) نہیں ہوتا مگر صرف نظر بد سے یا بخار سے۔

کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی تھی بریدہ بن حفص سے کہ انہوں نے کہا:

لارقیۃ الا من عین او حمة

دم یا جھاڑنا تو صرف نظر بد کے لئے بخار کے لئے ہوتا ہے۔

کہتے ہیں۔ پھر حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: تحقیق درست کیا اس نے جو وہاں تک پہنچا جہاں سے اس نے سنا۔ اس کے بعد سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میرے اوپر امتیں پیش کی گئی تھیں، چنانچہ میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ نو دس بندوں کی جماعت تھی۔ بعض نبی ایسے تھے کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے۔ کوئی نبی ایسا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ اچانک میرے لئے ایک بڑی جماعت اٹھا کر پیش کی گئی میں نے پوچھا کہ کیا یہ میری امت ہے، بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں۔

مگر آپ بالائی کنارے کی طرف نگاہ ڈالنے میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ آپ اس دوسری طرف بھی دیکھئے یہاں تو پہلے سے بھی بہت بڑی جماعت تھی پھر کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اندر چلے گئے۔ اور لوگ اس بارے میں باہم بحث کرنے لگے، کہ وہ ستر ہزار کون ہوں گے جو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جائیں گے؟ تو بعض نے بعض سے کہا، شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہوگی۔ بعض نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا ہوگا۔ اور کئی باتیں ذکر کیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واپس تشریف لائے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز میں بحث کر رہے تھے؟ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ تو کبھی آگ سے داغ دلویا ہوگا۔ اور نہ ہی کبھی منتر جادو کروایا ہوگا اور نہ کبھی بدشگونی پکڑی ہوگی اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ہوگا۔ لہذا حضرت عکاشہ بن محض اسدی اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے، کیا

میں ان میں سے ہوں گا اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا کہ تو ان میں سے ہوگا۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بھی یہی سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ سے پہلے عکاشہ سبقت لے گیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو حدیث ہشیم وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

اور حدیث بریدہ میں جھاڑ پھونک کی رخصت مذکور ہے۔ اور اس کو اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے ان کو مالک بن مغول نے ان کو حصین نے ان کو شعیب نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا لا رقیۃ الا من عین او حمة۔ دم پھونک نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

واللہ اعلم کہ نظر اور بخار کے لئے دم پھونک زیادہ بہترین اس لئے کہ ان میں نقصان زیادہ ہے بخار زہریلی چیزوں کا زہر ہوتا ہے۔ اور سعید بن جبیر کی روایت ابن عباس سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہوں جو دنیا کے حالات و معاملات سے غافل تھے اور دنیا میں آفات و عوارض کے لئے جو قدرت کی طرف سے اسباب موجود ہیں وہ لوگ ان سے یکسر غافل اور بے خبر تھے، لہذا (وہ اپنی فطری سادگی کی بنا پر) یہ نہیں جانتے تھے کہ داغ دینا کیا ہے؟ جادو منتر کیسے ہوتا ہے؟ اور وہ مذکورہ چیزوں کے قائم مقام اور متبادل بھی کچھ نہیں جانتے تھے سوائے اللہ سے دعا مانگنے اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کے۔

(اور اس مذکورہ امکان اور احتمال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے) جو نبی کریم سے مروی ہے:

”اکثر اهل الجنة البله“

اہل جنت کی اکثریت سادہ اور بھولے بھالے ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا کی لذات سے اور دنیا کی زینت سے اور اس میں جو دنیا کی سیلے اور مکرو فریب ہیں ان سے غافل تھے اور ان سے بھولے بھالے تھے۔ ان کو نہیں جانتے ہوں گے۔

(ایسی ہی نیک خواتین کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں۔)

ان الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات (النور ۲۳)

بے شک وہ لوگ جو پاک دامن (گناہ سے اور بدکاری سے) غافل و بے دھیان ایمان والی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں کو۔ غافلات فرمایا ہے یعنی جو بدکاری سے غافل ہیں جن کا اس طرف دھیان بھی نہیں ہے۔ (مترجم)

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں غافلات، سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جن کو بدکاری کی تہمت لگا جاتی ہے حالانکہ وہ تو اس کو سوچتی تک نہیں ہیں۔ اور نہ ہی بے حیائی کا تصور کبھی ان کے دل میں گزرا ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت ہو سکتی ہے (چشم تصور سے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ برائی سے بے دھیان اور غافل عورتیں کیسی سادہ اور بھولی بھالی ہوں گی؟) ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں تعریف فرمائی ہے کہ وہ لوگ بھی مذکور چیزوں سے غافل اور بے خبر ہوں گے معالجوں کے علاج سے۔ منتر پڑھنے والوں کے منتر اور جادو اور جھاڑ سے اور ان چیزوں میں سے کسی چیز کو وہ اچھا بھی نہیں سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی اس کو استعمال کریں گے ایسے ہی ستر ہزار بغیر حساب

کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

(یعنی اس حدیث میں ان لوگوں کی تعریف مذکور ہے۔ ورنہ بعض مواقع پر اکتواء اور داغ دینا ثابت ہے۔) (مترجم)
چنانچہ اس کے جواز پر اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت
①..... اسعد بن زرارہ صحابی کو کاناچھ جانے کی وجہ سے داغ دیا تھا یا دلویا تھا۔

②..... اور ایک دوسرے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تھا اس نے ان کی رگ کاٹی تھی
پھر اس کو داغ دیا تھا۔ یہ واقعے داغ دینے کی رخصت پر دلیل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

③..... پھر تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الشفاء فی ثلاثة. فی شرطة محجم، او شربة عسل. او كية بنار، وانا انہی امتی عن الکی.
تین چیزوں سے شفا ہے۔ ①..... یا پچھنے لگانے سے۔ ②..... یا شہد پینے میں۔ ③..... یا آگ کے ساتھ داغ دینے میں۔
اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کے قہصے کے بعد ہی ارشاد فرمایا۔ اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابی بن کعب کے قہصے کے بھی
بعد یہ نہی وارد ہوئی ہو۔ واللہ اعلم مگر بطور تنزیہ، بطور تحریم نہ ہو۔ کیونکہ بعینہ یہی حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان كان فی شئ من ادویتکم خیر ففی شرطة حجام. او شربة عسل او لدغة بنار وما احب ان اکتوی.
اگر کسی چیز میں تمہاری دواؤں میں سے خیر (شفا) ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کے پچھنا میں یا شہد کا گھونٹ، یا آگ کا ڈنسا
(یعنی داغ لگانا) اور میں آگ کے ساتھ داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ نہی غیر تحریم پر مبنی ہے۔ (یعنی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا

④..... ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا تھا۔

مگر اس کے باوجود ہم نے داغ دیئے لہذا ہم نہ ہی کامیاب ہوئے اور نہ ہی نجات پائی۔“

اس روایت میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نہی غیر تحریمی ہے، کیونکہ اگر نہی تحریمی ہوتی تو عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی کا علم ہونے
کے باوجود داغ نہ دیتے، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نہی تنزیہی تھی لہذا انہوں نے مکروہ اور غیر مناسب کا ارتکاب کیا، لہذا ان سے وہ فرشتہ الگ ہو گیا جو
انہیں سلام کرتا تھا لہذا وہ اس پر افسردہ ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے وہ قول کیا جو اوپر مذکور ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا
ہم نے داغ دینے کا کام کیا لہذا ہم ناکام ہوئے۔

داغنے کی تحقیق

پھر تحقیق روایت کی گئی ہے کہ وہ فرشتہ ان کی موت سے پہلے ان کے پاس واپس آ گیا تھا۔

جب داغ دینا ان احادیث کی رو سے مکروہ ہے، تو اس کا حکم بھی تمام اسباب سے جدا ہے وہ اسباب جن میں کراہت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تارک تعریف کا مستحق ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

بہر حال باقی رہا منتر اور (جھاڑ پھونک) ہم اسکے بارے میں رخصت نقل کر چکے ہیں، سب اس کے جو کتاب اللہ سے معلوم ہوا ہے۔ یا اس کا ذکر بغیر کراہت کے ہے۔ باقی کراہت اس میں ہے جسے ہم نہیں جانتے۔

یہود کی زبان سے یاد گیری کی زبان سے۔ لہذا جو چیز مکروہ ہے اس کا تارک اس مذکورہ تعریف کا مستحق ہے۔ واللہ اعلم۔

اور احتمال ہے کہ یہی مراد ہو اس حدیث سے جس کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

من اکتوی او استوقی فقد بری من التوکل

جو شخص داغ دیتا ہے یا منتر پڑھواتا ہے (دم چھو کر داتا ہے) تحقیق وہ توکل سے بری ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۶: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن قورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جبی نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے

ان کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لم یتوکل من استوقی او اکتوی

جس نے داغ دیا یا جس نے جادو منتر کیا اس نے توکل نہیں کیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ یہ بات (یعنی جس نے داغ والا عمل کیا یا منتر یعنی جھاڑ پھونک کرائی اس نے اللہ پر توکل نہیں کیا) اس لئے کہ اس انسان نے ایسے عمل کا ارتکاب کیا جس سے بچنا مستحب تھا یعنی داغ دینے سے اور منتر یعنی دم پھونک سے، اس لئے کہ اس میں ڈر ہے اور خطرہ ہے۔ اور جھاڑ پھونک اس چیز کے ساتھ جو نہیں جانی گئی کتاب اللہ سے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (استرقاء اور اکتوی عدم توکل کو) اس لئے ذکر کیا کہ اس میں شرک کا جواز و احتمال ہے۔

یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم توکل اس لئے قرار دیا کہ) اس آدمی نے ان کو اسی پر اعتماد کرتے ہوئے استعمال کیا ہوگا اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کر کے نہیں جس نے ان دنوں میں شفا رکھی ہے۔ لہذا اس کا ارتکاب کر کے یا مکروہ کا ارتکاب کر کے ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری اور لا تعلق ہو گیا۔

پس اگر ان دونوں (استرقاء اور اکتوی) میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے اور ان دونوں کے سوا مباح اور جائز اسباب میں سے ہو تو ان کا ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری نہیں ہوگا اور خالی نہیں ہوگا۔

(۱۱۶۵)..... أخرجه أبو داود (۳۸۶۵) والترمذی (۲۰۳۹) وابن ماجہ (۳۳۹۰) عن عمران بن حصین. وقال الترمذی: حسن صحيح.

(۱۱۶۶)..... أخرجه المصنف من طریق أبي داود الطيالسی فی مسنده (۶۰۷)

ہم نے ان احادیث کی سندیں جو احادیث داغ، اور جھاڑ پھونک اور دواؤں کے بارے میں آئی ہیں کتاب السنن کے آخری چوتھے حصہ میں ذکر کر دی ہیں۔

پرندوں کے ساتھ نیک فال یا بد شگونی پکڑنا

بہر حال باقی رہا پرندوں کے ساتھ نیک یا بد فال پکڑنا۔ وہ اس طرح ہوتا تھا کہ لوگ جب کسی کام کے لئے گھر سے نکلتے تو کسی پرندے کو اس کے اشیاء کے اڑاتے تھے پھر وہ اگر دائیں طرف کواڑ جاتا تو اسکے ساتھ نیک فال پکڑتے اور جہاں جانا ہوتا چلے جاتے اور اگر پرندہ بائیں طرف اڑ جاتا تو اس سے بد شگونی پکڑتے اور اپنے کام کے لئے نہ جاتے بلکہ بیٹھ جاتے (یہ سوچ کر کہ اب کام نہیں ہوگا) چنانچہ یہ سب اہل جاہلیت کے افعال و خیالات ہیں جنہیں وہ لازم سمجھتے تھے اور تدبیر و تصرف کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کرتے تھے۔ اہل اسلام میں سے جو شخص اس طرز پر کرے گا وہ عید اور سزا کا مستوجب ہوگا تعریف و ثنا کا نہیں۔

۱۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عیسیٰ بن عالم نے ان کو ذر بن حیث نے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطيرة شرك وما منا الا ولكن الله يذهبها بالتوكل.

بد شگونی پکڑنا شرک ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی اس سے نہیں بچ سکتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے دور کر دیتا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بد شگونی پکڑنی شرک ہے اس طرز پر جس پر اہل جاہلیت اس میں عقیدہ رکھتے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا ”وما منا الا“۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔ اور آپ کا یہ قول، کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر، مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے دل میں اس میں سے کچھ نہ کچھ واقع ہے اس میں سے یعنی بد شگونی سے واقع ہو چکا ہے جو عادت جاری ہے اس کی بنا پر۔ اور تجربہ جو کچھ بتاتا ہے اس کی بنا پر، لیکن (ہم میں سے ہر بندہ) اس میں مطمئن نہیں ہوتا اور اسی پر پکا نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعتقاد کو درست کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے لہذا ہم میں سے ہر وہ بندہ جس کے دل میں یہ بد شگونی آتی ہے وہ (اس خیال کو جھٹک دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرتا ہے اور اس کے ساتھ شر سے پناہ مانگتا ہے اور اپنے کام پر اور ارادے پر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جاری رہتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا اريت من الطيرة ماتكروه فقل اللهم لاياتي بالחסنات الا انت ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك

کہ جب کسی بات کی بد شگونی تیری سامنے آئے جسے تو ناپسند کرتا ہے تو یوں کہہ دے اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لے آتا ہے

اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

ہم نے کتاب السنن میں کچھ ایسی طرح کی احادیث ذکر کر دی ہیں۔

(۱۱۶۷)..... أخرجه أبو داود (۳۹۱۰) والترمذی (۱۶۱۳) وابن ماجه (۳۵۳۸) والحاكم (۱۸/۱) من طريق سلمة بن كهيل. به وقال الترمذی: حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث سلمة بن كهيل وقال الترمذی: سمعت محمد بن إسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول: في هذا الحديث وما لنا ولكن الله يذهب بالتوكل قال سليمان: هذا عندي قول عبد الله بن مسعود وما منا.

۱۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن علی محمد سمعی نے آخری دو میں ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عتبہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لا طیرۃ وخیرھا الفال بدشگوننی کوئی چیز نہیں ہے اور اس سلسلہ کی اچھی چیز نیک فال (یعنی نیک گمان کرنا) ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا مال فال یا رسول اللہ کہا فال کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم۔

نیک کلمۃ جسے تم میں کوئی سنے۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابوالیمان کی شعیب بن ابی حمزہ کی روایت سے۔

اسلام میں نیک فال کی حیثیت

۱۱۶۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو ہبل نے میرا خیال ہے کہ وہ ابن بکار ہے ان کو وہب بن خالد نے ان کو ہبل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سمع کلمۃ من رجل فاعجبه فقال قد اخذنا فالک من فیک۔

ایک آدمی سے ایک جملہ سنا جو آپ کو پسند آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تیری نیک فال لی ہے تیرے منہ سے (یعنی چونکہ تیرے منہ سے اچھی بات سنی ہے اور تیرے منہ سے اچھی بات نکلی ہے انشاء اللہ اچھائی ہوگی۔)

۱۱۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو مسلم بن کو ابن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن یریدہ نے ان کو ان کے باپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی سے بدشگوننی نہیں پکڑتے تھے۔ اور آپ جب کسی غلام کو یا کسی عامل کو یا نمائندے کو سفر میں بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور یہ خوشی آپ کے چہرہ اقدس پر دیکھائی دیتی اور اگر اس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تو ناپسندیدگی چہرے پر محسوس کی جاتی۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی چہرے پر نظر آ جانی اگر کسی بستی کا نام ناپسند کرتے تو بھی ناپسندیدگی نمایاں نظر آتی۔

بدشگوننی سے بچنے کی دعا

۱۱۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب ابو احمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو عروہ بن عامر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدشگوننی پکڑنے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ:

اصدقھا الفال ولا ترد مسلماً فاذا رئیت من الطائر ماتکره فقل۔

(۱۱۶۸)..... أخرجه البخاری (۱۷۴/۷) ومسلم (۱۷۴۶/۳) من طریق أبي الیمان عن شعيب. به.

(۱۱۶۹)..... أخرجه أبو داود (۳۹۱۷) وأحمد (۳۸۸/۲) من طریق وهيب عن سهيل عن رجال عن أبي هريرة.

(۱۱۷۰)..... أخرجه أبو داود (۳۹۲۰) وأحمد (۳۴۷/۵) من طریق هشام. به.

(۱۱۷۱)..... أخرجه أبو داود (۳۹۱۹) من طریق سفیان عن حبيب بن أبي ثابت. به.

شگون کے سلسلے میں کچی چیز فال (نیک خیال) ہے جو کہ کسی مسلمان کو نہیں لوٹاتی۔
جب تم کوئی ایسا شگون دیکھو جو تمہیں اچھا نہ لگے تو یوں دعا کرو۔

اللهم لا یأتی بالحسانات الا انت. ولا یدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله.
اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے۔ اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے۔ نیکی کرنے اور بدی سے ہٹنے کی طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔

بدشگونی، بدگمانی اور حسد کا علاج

۱۱۷۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم نہیں روک سکتا بدشگونی۔ بدگمانی اور حسد۔ فرمایا کہ بدشگونی سے تمہیں نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ اس کے ساتھ عمل نہ کریں (یعنی اس کے خلاف کر لیں اور اللہ پر بھروسہ کریں) اور بدگمانی سے اس طرح تمہیں نجات مل سکتی ہے کہ بات نہ کریں۔ اور حسد سے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ مسلمان بھائی کی عیب جوئی نہ کریں۔ مگر یہی فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے، یعنی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔

۱۱۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو احمد بن ہارون بن روح نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن سکن نے ان کو شعبہ نے محمد سے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انسان میں تین خصلتیں ہیں۔ بدشگونی۔ بدگمانی۔ حسد۔ چنانچہ بدشگونی سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ واپس نہ لوئے (یعنی بدشگونی کی بناء پر کام سے واپس نہ ہٹے بلکہ چلا جائے) اور بدگمانی سے بچنے اور نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ کمزور ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرے۔ اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ عیب جوئی نہ کرے۔ یا سرکشی نہ کرے۔

۱۱۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو شمیم بن خلف دوری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علقمہ بن ابو علقمہ نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بدشگونی کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۷۵: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور سمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا:
ان مضیت فمتوکل وان نکصت متطیر۔

(۱۱۷۲)..... أخرجه المصنف من طريق عبد الرزاق (۱۹۵۰۳) وقال البغوی فی شرح السنة (۱۱۳/۱۳) سندہ منقطع.

(۱۱۷۳)..... عزاه صاحب الكنز (۲۸۵۶۳) إلى المصنف فقط.

(۱۱۷۴)..... أخرجه ابن صوری فی أمالیہ والدیلمی عن أبی ہریرة کما فی کنز العمال (۲۸۵۶۳)

وأخرجه البغوی فی شرح السنة (۱۱۳/۱۳) من طریق حماد عن محمد بن إسحاق عن علقمة بن أبی علقمة مرفوعاً ولم يذكر أباهريرة وقال البغوی مرسل.

اگر (براشگون دیکھ کر) آپ اپنے ارادے اور کام پر جاری رہے تو آپ تو کل علی اللہ کرنے والے ہوں گے اور اگر آپ (بدشگونی کی وجہ سے) واپس پلٹ آئے تو آپ بدفالی پکڑنے والے ہوں گے۔

فال کھلوانے کے بارے میں اللہ کا ارشاد

۱۱۷۶:..... اسی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ شخص میرے بندوں میں سے نہیں ہے جو جادو کرے یا کروائے۔ یا غیب کی خبریں دے یا غیب کی خبریں پوچھے یا فال کھولے یا کھلوائے (یعنی فال بتائے یا فال پوچھے) لیکن میرے بندوں میں سے وہ شخص ہے جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھ ہی پر بھروسہ کرے۔

فال کھلوانے پر وعید

۱۱۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو ابو الاحرز نے ان کو محمد بن عمر بن جمیل الاودی نے ان کو ابراہیم بن ہشیم بدری نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابو الحیات نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے ان کو رجاء بن حیوة نے ان کو حضرت ابو درداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غیب کی خبریں دے یا قسمت کے تیر نکالے (یعنی قسمت کا حال بتائے) یا بدفالی پکڑے اور وہ فال اس کو اس کے سفر سے واپس لوٹا دے وہ شخص قیامت کے دن جنت کی سیڑھیاں بھی نہیں دیکھے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسقلہ نے اور عکرمہ بن ابراہیم نے عبد الملک بن عمیر سے۔

۱۱۷۸:..... ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ہمیں شعر سنایا ان کو احمد بن سعید معدانی منصور فقیہ نے۔

اقول لمنذری بالفراق وما هو من شره کامن

ذنوبی اخاف فما الفراق فانی من شره امن

میں نے کہا مجھ کو فراق سے ڈرانے والے سے جب کہ وہ خود اس کے شر بے پناہ گاہ میں محفوظ نہیں تھا
میں تو اپنے گناہوں کے بارے میں خوف زدہ ہوں رہا فراق سو میں اس کے شر سے امن میں ہوں۔

بدشگونی سے بچنے کے لئے

۱۱۷۹:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو القاسم غانم بن جنویہ سے اس نے سنا محمد بن رومی سے کہتے ہیں کہ بعض فلسفیوں سے کہا گیا کہ اے فلسفیو! نجومیوں کا قول تم لوگوں کے لئے پریشانی اور مشکل کا باعث نہیں ہوتا تو انہوں نے کہا وہ اس لئے کہ اگر وہ ہمیں کسی چیز کی خبر دیں تو اس میں جلدی نہیں کر سکتے اور اگر ہمیں وہ کسی برائی کی خبر دیں تو وہ اس کو روکتے اور دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں۔

۱۱۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو اوس بن بشر معافری نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو ثقی اور کعب دونوں صاحب کتاب ملے عبد اللہ نے کعب سے کہا، علم نجوم کیسا ہے؟ کعب نے جواب دیا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ عبد اللہ نے پوچھا کہ وہ کیوں؟ کعب نے جواب دیا کہ اس لئے کہ آپ اس میں وہ چیز دیکھتے ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں۔ اور بدشگونی کو

بڑھاتے ہیں پھر کعب نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان بدشگوننی لینے کے بعد بھی اس کام کو جاری رکھے تو یوں دعا کرے۔

اللهم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا رب غیرک

اے اللہ، تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں ہے اور تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے اور تیرے سوا دوسرا کوئی رب نہیں ہے۔

کعب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تو عبد اللہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا بک۔ گناہ سے پلٹنا اور نیکی کی طاقت رکھنا بھی تیرے فضل کے ساتھ ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ جملہ عبد اللہ لائے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ قول توکل کی اصل ہے اور جنت میں بندے کے لئے خزانہ ہے۔ یہ مذکورہ دعا پڑھ کر بدشگوننی پیدا ہونے کے بعد یہ پڑھ کر پھر بھی جاری رہتا ہے تو اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ عبد اللہ نے کہا آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی انسان اس ارادے پر جاری نہ رہے اور ارادے کو دفع کر دے؟ تو کعب نے کہا اس نے اپنے دل کو شرک کا کھانا کھلایا۔

ابور مشہ رضی اللہ عنہ کا مہر نبوت دیکھنا

۱۱۸۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابور مشہ نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اچانک دیکھا تو آپ کے کندھے کے پیچھے سیپ کی مثل کچھ بڑھا ہوا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ۔ میں علاج کیا کرتا ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا علاج کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طیبھا الذی خلقھا

اس کا طیب اور معالج وہی ذات ہے جس نے اس کو بنایا تھا۔

امام احمد بن حنبل کی تشریح

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاج سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ وہ چیز مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نشانیاں آپ کی صفت میں مذکور ہیں یہ ان میں سے ایک تھی۔

اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ روزی کا باعث ہے

۱۱۸۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن ہبیرہ سے اس نے سنا ابو تیم جیشانی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن علی بن جاد حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن انس مقری نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبد اللہ بن ہبیرہ نے ان کو ابو تیم جیشانی نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

(۱۱۸۰)..... الجلاح هو: أبو كثير المصري له ترجمه في التقریب روی له مسلم وغيره.

(۱۱۸۱)..... أخرجه أبو داود (۳۲۰۷) وأحمد (۲۲۷/۲ و ۲۲۸) من طريق أبياد بن لقيط. به.

ولفظ أبي داود: والله الطيب بل أنت رجل رقيق، طيبها الذي خلقها.

لو تو کلت علی اللہ حق تو کله. لرزقت کما یرزق الطیر تغد خماصاً وتروح بطاناً
کہ تو اگر اللہ پر ایسا توکل اور بھروسہ کرے جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق دیا جائے گا جیسے پرندے کو رزق دیا جاتا ہے
صبح کرتا ہے خالی پونے والا بھوکا ہوتا ہے شام کرتا ہے پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔

اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دیتا ہے جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کرتا تو بھوکا
خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

۱۱۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے، انہوں نے اس
حدیث کو ذکر کیا علوی والی اسناد کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
بے شک تم لوگ اگر اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کو بھوکا
ہوتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ کمانا چھوڑ کر بیٹھ جائے بلکہ اس حدیث میں اس
بات کی دلیل ہے رزق کی تلاش کرے اس لئے کہ پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے اور پرندہ پر توڑ کر نہیں بیٹھتا ہے بلکہ جب صبح کرتا ہے تو اپنے
رزق کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اگر اللہ پر توکل کریں رزق کی تلاش میں جانے میں آنے میں کام
کرنے میں، اور یہ خیال کریں کہ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی طرف سے ہے تو جب واپس آئیں گے تو سلامتی کے ساتھ آئیں گے
اور مال لے کر آئیں جیسے پرندہ صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے لیکن لوگ جاتے ہیں تو اپنے قوت بازو پر اعتماد اور
بھروسہ کرتے ہیں اپنی مضبوطی پر اعتماد کرتے ہیں اور جا کر کھوٹ اور دھوکہ کرتے ہیں، اور جھوٹ بولتے ہیں اور خیر خواہی نہیں کرتے یہی باتیں
اللہ پر توکل کے خلاف ہیں۔

۱۱۸۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد سراج نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد عدل نے ان کو محمد بن اسحاق سراج نے ان کو
ابو کریب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابوشیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولا تبدلوا الخبیث بالطیب (النساء: ۲)

پاک مال کے بدلے میں خبیث مال ناپاک مال نہ بدلے (یا اچھے مال کے بدلے میں ردي مال نہ لیجئے)۔

حضرت مجاہد نے فرمایا کہ رزق حلال کے تیرے پاس آنے سے قبل جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے رزق حرام میں جلدی نہ کیجئے اس آیت

(۱۱۸۳، ۱۱۸۲)..... أخرجه الترمذی (۲۳۳۳) من طریق حیوة بن شریح بہ.

وأخرجه ابن ماجہ (۴۱۶۳) من طریق عبد اللہ بن ہبیرہ بہ.

وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو تميم الحيشان اسمه عبد الله بن مالك.

(۱۱۸۳)..... عزاه السيوطی فی الدر المنثور (۱۱۷/۲) إلى عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف.

أخرجه ابن جریر الطبری (۱۵۳/۳) من طریق سفیانہ بہ بلفظ الحرام مکان الحلال.

ومن طریق عیسی عن ابن أبي نجیح عن مجاهد بلفظ "الحلال بالحرام".

سے یہ مراد ہے۔

اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے کوئی نہیں مرے گا

۱۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو خبر دی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ریح نے ان کو شافعی نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمر و مولیٰ مکتب نے ان کو مطلب بن خطیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دے دیا ہے۔ اور میں نے ایسی بھی کوئی چیز نہیں چھوڑی اللہ نے جس چیز سے تمہیں روکا ہو مگر میں نے بھی اس سے تمہیں منع کر دیا ہے۔ بے شک جبرائیل امین نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ ہرگز کوئی نفس نہیں مرے گا اس وقت تک جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے لہذا اطلب اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو۔

۱۱۸۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل شافعی نے ان کو ابوالحق بن بنان الماطی نے ان کو ابوہام ولید بن شجاع نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابولہال نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ رزق مؤخر یا رکا ہوا نہ سمجھو اس لئے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق کے آخری لقمے تک نہ پہنچ جائے لہذا اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریق اختیار کرو یعنی حلال کو طلب کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔

تشریح:..... اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق کی تلاش کا حکم دیا ہے مگر آپ نے طلب میں اجمال کا حکم دیا ہے (یعنی خوبصورت طریقہ) اور خوبصورت طلب اور تلاش یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق حلال تلاش کرے۔ حرام طریقہ سے رزق تلاش نہ کرے اور تلاش رزق میں نہ تو اپنی قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور نہ ہی اپنے حیلے اور اپنی تدبیروں پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی فرمانا

۱۱۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے بغداد میں، ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفصل بن غسان غلابی نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی نے ان کو زہری نے ان کو ایک آدمی نے بلسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا چنانچہ میرے والد نے میرے سواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱۱۸۵)..... أخرجه المصنف من طريق الشافعي في مسنده (ص ۲۳۳)

وأخرجه المصنف في كتاب الأسماء والصفات (ص ۱۹۸) عن أبي سعيد بن أبي عمرو في آخرين عن أبي العباس محمد بن يعقوب . به .

(۱۱۸۶)..... أخرجه الحاكم (۴/۲) من طريق عبد الله بن وهب . به .

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

وانظر السنة لابن أبي عاصم (۱۸۳/۱)

(۱۱۸۷)..... أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۸۸۸) من طريق الزهري عن رجل من بلي . به بلفظ .

إذا أردت أمراً فعليك بالتزودة حتى يريك الله منه المخرج او حتى يجعل الله لك مخرجاً

سرگوشی کی۔ واپس آئے تو میں نے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ نے آپ سے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو اپنے اوپر صبر کو لازم کر لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی راستہ اور فراخی فرمادیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۸۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو محمد بن احمد بن یحییٰ تروزی نے ان کو ابو حفص عمر بن عمیرہ تنیسی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو العباس بن مکیال نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صنعانی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو عبد الملک بن مالک غفاری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ان کو جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے ان کو خالد بن رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا تجھے زیادہ فکر و غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے

(۱۱۸۸)..... قال العراقي كما في إتحاف السادة (۱۶۷/۸) رواه أبو نعيم من حديث خالد بن رافع وقد اختلف في صحته ورواه الأصبهاني في الترغيب والترهيب من رواية مالك بن عمرو المعافى مرسلاً قال الزبيدي:

وقد رواه ابن ماجه في القدر والديلمي وابن النجار من حديث ابن مسعود ورواه عبد الله بن أحمد في زوائد الزهد والخرائطى وابن أبي الدنيا وأبو نعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث مالك بن عبد الله الغافقى. ورواه البغوى وابن قانع وابن أبي الدنيا وأبو نعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث خالد بن رافع وقال البغوى: ولا أعلم له غيره ولا أدرى له صحبة أم لا.

ورواه ابن يونس في تاريخ من دخل مصر من الصحابة من طريق عياش بن عباس عن أبي عبد الله الغافقى واسمه مالك بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم نظر إلى ابن مسعود فقال: لا تكثر همك ما يقدر يكون وما ترزق يأتك. وقال الحافظ في الإصابة: خالد بن رافع ذكره البخارى فقال يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه مالك بن عبد الله. وقد ذكره ابن حبان فقال يروى المراسيل

وأخرج حديثه ابن منده من طريق سعيد بن أبي مریم عن نافع بن یزید العمرى عن عیاش عن عبد الله المغافرى أن جعفر بن عبد الله بن الحكم حدثه عن خالد بن رافع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره. قال سعيد وحدثنا يحيى بن أيوب وابن لهيعة عن عیاش عن مالک بن عبد الله قال ابن منده وقال غيره عن عیاش عن جعفر عن مالک مثله ورواه البغوى من رواية سعيد عن نافع وذكر الاختلاف في صحبة خالد.

وأخرجه ابن أبي عاصم من طريق سعيد بن أبي أيوب عن عیاش بن عباس عن مالک بن عبد الله المغافرى أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره ولم يذكر خالد بن رافع والاضطراب فيه من عیاش بن عباس فإنه ضعيف.

وقال في ترجمة مالک بن عبد الله المغافرى قال ابن يونس ذكر فيمن شهد فتح مصر له رواية عن أبي ذر روى عنه أبو قبيل وقال أبو عمر روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تكثر همك ما يقدر يكن وما ترزق يأتك.

قال الحافظ هذا الحديث أخرجه ابن أبي خزيمة وابن أبي عاصم في الوجدان والبغوى كلهم من طريق أبي مطيع معاوية بن يحيى عن سعيد بن أيوب عن أيوب عن عیاش بن عباس العقباني عن جعفر بن عبد الله بن الحكم عن مالک بن عبد الله المغافرى أن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقال البغوى لم يروه غير أبي مطيع وهو متروك الحديث.

وأخرجه الخرائطى في مكارم الأخلاق من طريق أخرى عن العقباني فقال عن مالک بن عبادة الغافقى.

جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو کچھ رزق دیا گیا ہے وہ تیرے پاس آ جائے گا۔

یہ الفاظ صنعانی کی روایت کے ہیں علاوہ ازیں ابن ابوالدنیاء کی روایت میں ان کی اسناد میں ہے کہ عبدالملک بن نافع مغافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

اور تنیس کی روایت میں عبداللہ بن مالک مغاری سے ہے کہ جعفر بن عبدالحکم نے اس کو حدیث بیان کی ہے خالد بن رافع یا نافع سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن یحییٰ نے سعید بن ابویوب سے انہوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے مالک بن عبداللہ مغافری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس سے گذرے اور فرمایا اپنے فکر و غم کو زیادہ نہ کرنا اس لئے کہ جو کچھ مقدر ہو چکا وہ ہوگا۔ اور جو کچھ تیرا رزق لکھا ہے وہ تیرے پاس آئے گا۔

۱۱۸۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حصین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابودنیاء نے ان کو محمد بن نافع نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع نے انہوں نے اس کو اسی طرح منقطع ذکر کیا ہے۔ اور اس کو مسلمہ بن خلیل نے بھی بقیہ سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے، کتاب القدر میں یحییٰ بن ایوب کی روایت کے ساتھ عیاش بن عباس سے ان کو ابوعبدالرحمن جبلی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس کو مغموم اور پریشان دیکھا تو آپ نے ان سے مذکورہ بات کہی تھی۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ روایت اگر صحیح ہو تو اس میں رزق کی تلاش سے منع نہیں ہے بلکہ اس میں فکر و غم سے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ شدید حرص کرنے والوں کا کام ہے کہ وہ ہمیشہ انتہائی سعی و کوشش کے باوجود پریشان اور مضطرب رہتے ہیں۔ اور ڈرتے رہتے ہیں کہ جو کچھ پاس ہے کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے اور جو پاس نہیں ہے وہ کہیں آنے سے رک نہ جائے اور یہ سب کچھ توکل کے خلاف ہے۔

۱۱۹۰: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابن حرب نے ان کو ثیبان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمن بن ثروان نے ان کو ہریر بن شریل نے ان کو ابن عمر نے کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ دیکھا تو ایک کھجور گری ہوئی اٹھا رہا تھا آپ نے فرمایا خبردار اگر تم اس کے پاس نہ آتے تو یہ تمہارے پاس خود بخود آ جاتی۔

روزی کا بندے کو موت کی طرح تلاش کرنا

۱۱۹۱: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن نجید سلمیٰ نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ہشام بن خالد ازرق دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابودرداء نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۱۸۹) انظر كتاب الآداب للمصنف (۹۵۰)

(۱۱۹۰) أخرجه ابن حبان في صحيحه (۵/۹۷ رقم ۳۲۲۹. الإحسان)

عن الحسن بن سفيان عن ثيبان بن أبي شيبة. به.

بلفظ: خذها لو لم تأتها لأنتك

وعزاه المنذرى في الترغيب (۵۳۶/۲) إلى الطبرانی بإسناد جيد وابن حبان في صحيحه والبيهقي.

علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرزق يطلب العبد كما يطلبه اجله.

بے شک رزق بندے کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اس کو اس کا اجل تلاش کرتا ہے۔

ہشام بن عمار نے ولید سے اس کو مروی روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ مقرر کیا گیا ہے وہ رزق اس کے پاس آئے گا اسے چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے اور اس کی تلاش میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۱۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مصر نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی نے ان کو ہشیم بن خارجہ نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے سنا اسماعیل بن عبید اللہ سے انہوں نے سنا ام درداء سے انہوں نے ابو درداء سے فرماتے تھے اگر کوئی آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے اپنی موت سے بھاگتا ہے تو اس کو رزق ایسی پالے گا جیسے اس کو موت پالیتی ہے۔ اس روایت کو ابو درداء پر موقوف ذکر کیا ہے راوی نے اور یہ صحیح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۱۹۳:..... اور عطیہ سے روایت ہے انہوں نے ابو سعید سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کی روایت کی ہے۔

جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر آدمی کے قدموں کے نشان طے ہیں جہاں جہاں وہ قدم رکھے گا۔ اس کا رزق طے ہے جو کچھ وہ کھائے گا اور اس کی زندگی کی مدت طے ہے جس تک وہ پہنچے اور اس کا کوئی مغضوب جسے وہ قتل کرے گا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق کو لینے سے بھاگ جائے تو اس کا رزق اس کا پیچھا کرے گا اور اس کو پالے گا۔ جیسے موت اس کو (نہیں چھوڑتی) جو اس سے بھاگتا ہے بلکہ پالیتی ہے۔ خبر دار اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریقہ یعنی (جائز طریقہ اختیار کرو۔)

۱۱۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی حشاذ نے ان کو یزید بن یثیم نے ان کو یثیم بن دینار نے ان کو معانی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ثعلبہ بن مسلم نے ان کو ابو الحمر نے ان کو عمر بن خطاب نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

جب طلب اور تلاش کرنے میں اجمال کرنے کا امر فرمایا ہے تو ہم نے جان لیا ہے کہ کسب اور کمائی سے بالکل منع نہیں کیا ہے۔ لیکن طلب کرنے والے کے لئے شدید حرص اور کثرت فکر کو ناپسند کیا ہے۔ جیسے اس شخص کے فعل کو ناپسند کیا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کا رزق اس کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے اس کے خالق و رازق کی تقدیر سے نہیں۔

۱۱۹۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے بطور املا کرانے ان کو ابو علی حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو علی بن

(۱۱۹۱)..... أخرجه ابن حبان في صحيحه (۹۸/۵ رقم ۳۲۲۷ الإحسان) من طريق هشام بن خالد الأزرق. به.

وقال المنذرى (۵۳۶/۲) ورواه ابن حبان في صحيحه واليزار ورواه الطبراني بإسناد جيد إلا أنه قال: "ان الرزق ليطلب العبد أكثر مما يطلبه أجله" وقال اليزار (۸۲/۲ رقم ۱۲۵۳ كشف الأستار.

لأنعلمه عن أبي الدرداء إلا بهذا الطريق ولم يتابع هشام على هذا وقد احتمله أهل العلم وذكره عنه وإسناده صحيح إلا ما ذكره من تفرد هشام ولا نعلم له علة.

وقال الهيثمي في المجمع (۷۲/۳) رجاله ثقات

(۱۱۹۳)..... المعافى هو: ابن عمران الظهري الحميري أبو عمران الحمصي.

عبدالعزیز نے ان کو ابو حفص عمر بن یزید و فاء نے بھرہ میں ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو شفیق بن سلمہ نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا جو ظالموں کو تو عزت دیں گے اور نیکوکار عبادت گزاروں کو ذلیل و خوار سمجھیں گے اور بے عزت سمجھیں گے۔ اور قرآن کے اس بعض حصے پر عمل کریں جو ان کی خواہشات سے مطابق ہوگا، اور جو کچھ ان کی خواہشات کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے (اس پر عمل نہیں کریں گے) جب ایسا کریں گے تو کچھ کو مانیں گے (جس پر عمل کریں گے) اور کچھ کے ساتھ کفر کریں گے (جس پر عمل نہیں کریں گے) اور ان امور میں اور ان چیزوں میں پوری کوشش کریں گے جو چیز بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے طے شدہ تقدیر سے، لکھے ہوئے اجل سے تقسیم شدہ رزق سے اور ان چیزوں میں کوشش نہیں کریں گے جو سعی و کوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں پوری پوری جزاء سعی مقبول اور ایسی تجارت جو نقصان سے پاک ہو۔

یہ ایسی روایت ہے جو عمرو بن یزید و فاء سے مذکورہ اسناد کے ساتھ جانتے ہیں جب کہ وہ اس اسناد کے ساتھ باطل ہے۔ اور اس کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ذکر کیا ہے ان روایات میں سے جن کی ہمیں خبر دی تھی ابوسعید مالینی نے ان سے۔ اور یہ ایک اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے مگر وہ اس سے زیادہ ضعیف ہے میں نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے۔

علماء کا دنیا سے جانا علم کے ختم ہونے کی دلیل ہے

۱۱۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور قاضی ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابن فضیل نے حصین بن عبد الرحمن سے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت ابودرداء نے انہوں نے فرمایا:

کیا ہوا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے علماء (دنیا سے) جا رہے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے جاہل علم نہیں سیکھ رہے۔ تم لوگ جان لو اس سے قبل کہ علم اٹھا دیا جائے۔ بے شک علم کا اٹھ جانا عالم کا (دنیا) سے چلے جانا ہے۔ کیا ہوا میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ ان چیزوں میں حرص کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تم سے ہٹا کر اپنے ذمے لے لی گئی ہے اور ان چیزوں کو تم ضائع کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تمہارے سپرد کی گئی ہے کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں تمہارے شریروں کو اور گھوڑوں کی نعل سازی پر فخر کرنے والوں کو یہ وہی لوگ ہیں جو نمازوں میں سب سے بعد میں

(۱۱۹۵)۔ علی بن عبدالعزیز ہو: ابن المرزبان بن سہور أبو الحسن البغوی (سیر ۳۳۸/۱۳)

أخرج الطبرانی في الكبير (۲۳۸/۱۰) رقم (۱۰۳۳۲) ومن طريق أبي نعيم في الحلية (۱۰۹/۳ و ۱۱۰) و (۹۸/۵) و (۲۰۵/۷) عن علي بن عبد العزيز. به.

وقال أبو نعيم غريب من حديث عمرو وشعبة تفرد به عمر بن يزيد الرفا.

وقال الهيثمي في المجمع (۲۲۹/۱۰ و ۲۳۳) فيه عمر بن يزيد الرفا وهو ضعيف.

والحديث في الكامل في الضعفاء لابن عدی (۵/۱۷۱ و ۱۷۱) عن أبي عاصم جعفر بن إبراهيم الجزري عن علي بن عبد العزيز. به.

وقال ابن عدی: عمر بن يزيد أبو حفص الرفاء بصری أحاديثه تشبه الموضوع.

(۱۱۹۶)۔..... أخرج أبو نعيم في الحلية (۲۱۲/۱) من طريق سالم بن أبي الجعد عن أبي الدرداء مختصراً.

وأخرج أحمد في الزهد (۶۳/۲) من طريق الحصين بن عبد الرحمن السلمي. به.

وأخرج أبو نعيم (۲۲۱/۱) من طريق محمد بن فضيل. به.

الشرط الثاني من أول من قوله:

مالي أراكم تحرصون..... الخ

آتے ہیں اور قرآن کو سنتے ہیں جیسے تھکے ہارے (بغیر دلچسپی کے) ان کے آزاد شدہ بھی آزاد نہیں ہوں گے۔ (یعنی جہنم سے نہیں بچیں گے)۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس میں اس لفظ کا مفہوم ہے جو مرفوع حدیث کے آخر میں ہے۔

کمزور اور عورت کا جہاد اور رزق میں فراوانی کے اسباب

۱۱۹۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید جمہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبد الجلیل بن عاصم مدینی نے ان کو ہارون بن یحییٰ حاطبی نے ان کو عثمان بن عمر بن خالد نے اور ایک دفعہ یوں کہا۔ عثمان بن خالد بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے باپ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نیکی کرنا اور احسان کرنا دیندار یا شریف الاصل کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور کمزوری کا جہاد (جج) کرنا ہے اور عورت کا جہاد اپنے شوہر کی خدمت کرنا (یا اس کے لئے آراستہ ہونا ہے) شوہر سے محبت اور دوستی کرنا آدھا دین ہے۔ جو انسان میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔ صدقہ کے ساتھ رزق (اترواق) یعنی زیادہ کرو۔ صدقہ کر کے رزق بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ مومنوں کا رزق ایسی جگہ سے بنائے جہاں سے وہ خیال و گمان کرتے ہیں (بلکہ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو وہ گمان بھی نہیں ہوتا)۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے

جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (مترجم)

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (خرچ میں) میاں بکرتا ہے تنگ دست نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم نے صرف اسی اسناد کے ساتھ ایسی طرز پر ہی محفوظ کیا ہے اور یہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو۔ اس فقرے کا مفہوم یوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ ان کے سارے رزق ایسی جگہ سے ہوں جہاں سے ان کا گمان ہے۔ اور یہ معاملہ فی الحقیقت اسی طرح ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے (زیادہ تر) بندوں کو رزق ایسی ہی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے وہ ملنے کا خیال کرتے ہیں۔ جیسے تاجر کو رزق اس کی تجارت سے دیتا ہے۔ کسان کو رزق اس کی کھیتی سے دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور کبھی ان کو ایسی جگہ سے بھی رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال و گمان نہیں ہوتا۔ جیسے وہ آدمی جس کو کوئی کان مل جاتی ہے یا کوئی خزانہ مل جاتا ہے۔ یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے اور وہ اس کا وارث بن جاتا ہے۔ (اور یوں رزق مل جاتا ہے) یا رزق دیا جاتا ہے بغیر شکل دکھلانے اور بغیر سوال کے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ اللہ کسی کو بھی جدوجہد اور کوشش کے بغیر نہیں دیتا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے اور اپنے بندوں کے

(۱۱۹۷)..... غزاه السیوطی فی جمع الجوامع (۲/۱۰۰) إلى العسکری فی الإمثال والبیہقی فی الشعب

ونقل السیوطی ان البیہقی قوله: ضعیف بمرۃ

قال ابن عبد البر فی التمهید:

عثمان بن خالد ولا أعرفه ولا الراوی عنه

وقال الحافظ فی اللسان

أما عثمان فذكره ابن حبان فی الثقات وھارون ذكره العقيلي فی الضعفاء (۳/۳۶۱)

لئے ایک طریقہ بیان فرمایا ہے اور لوگوں کے لئے ان کے مطلوب و مقصود کے لئے اسباب بنائے ہیں۔ لہذا ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اسی راستے پر چلیں اور اپنے مقصود تک پہنچنے کے لئے اللہ پر بھروسہ کریں اس طریقے سے اعتراض نہ کریں اور توکل کو اسباب سے الگ نہ کریں۔ ان احادیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمارے قول کو غلط ثابت کرے۔

۱۱۹۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشر ان نے ان کو ابو ہریر بن زیاد قطان نے ان کو عبد اللہ بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں : اہل یمن حج کرنے آتے تھے مگر سامان سفر تیار نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مکہ کا قصد و ارادہ کرتے اور لوگوں سے سوال کرتے لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

وتزودوا فان خير الزاد التقوى (البقرہ ۱۹۷)

سامان سفر تیار کیا کرو بے شک بہترین سامان سفر تقویٰ ہے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں یحییٰ بن بشر سے اس نے شبابہ سے روایت کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ آیت مقدسہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے زائرین کو بھی سامان سفر تیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا :

ان خير الزاد التقوى

بہترین سامان سفر تقویٰ ہے۔

یعنی بے شک بہترین سفر وہ ہے جو اپنے مالک کو تقویٰ دے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : بہترین سفر خرچ تقویٰ ہے کا مطلب ہے کہ لوگوں کے سفر خرچ پر بھروسہ نہ کرے کہ پھر ان کو تکلیف پہنچائے اور ان کے لئے تنگی کر دے۔ جو شخص دیہات میں بغیر سفر خرچ کے داخل ہوتا ہے توکل کرنے والا۔ وہ یہ امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا بندہ کھڑا کر دے گا جو اپنے سفر خرچ سے اس کے ساتھ ہمدردی کر لے گا یہ بعینہ وہی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے آیت میں جس سے منع کرنے کا اشارہ فرمایا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس کے مستحب ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے بلکہ مستحب یہی ہے کہ یا تو سفر خرچ تیار کرے ورنہ اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک سفر خرچ موجود نہ ہو جائے۔

۱۱۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن معاویہ نے قیسرانی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النصر نے ان کو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابو نیب جرش نے ان کو حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرماتے

(۱۱۹۸)..... أخرجه البخاری (۳/۳۸۳ و ۳۸۴، فتح) عن یحییٰ بن بشر عن شبابہ، بہ.

(۱۱۹۹)..... أخرجه أحمد (۲/۵۰، ۹۲) عن أبي النصر، بہ.

وقال الهیثمی فی المجمع (۵/۲۶۷) رواه الطبرانی وفي عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وثقه ابن المدینی وأبو حاتم وغيرهما وضعفه أحمد وغيره وبقیة رجاله ثقات.

وقال الهیثمی (۶/۴۹) رواه أحمد وفيه عبد الرحمن بن ثابت وثقه ابن المدینی وغيره وضعفه أحمد وغيره وبقیة رجاله ثقات.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بعثت بین یدی الساعة با لسیف حتی یعبد اللہ وحده لا شریک له وجعل رزقی تحت ظل رمحی۔

وجعل الذلۃ والصغار علی من خالف امری ومن تشبه بقوم فهو منهم۔

میں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اس وقت تک کے لئے (تلوار استعمال کروں) جب تک کہ اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کی جانے لگے اس کے ساتھ کوئی شریک نہ کیا جائے۔ اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے بنادیا گیا ہے اور ذلت و رسوائی ان کے لئے مقرر کر دی گئی ہے جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو بھی جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

یہ ابو عبد اللہ کی روایت کے الفاظ میں اور ابن یوسف کی روایت میں ومن تشبه یقوم فهو منهم کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اگر صبر کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ رزق کا انتظار کرتے رہنا اس کو طلب کرنے اور مانگنے سے افضل ہونا بائیں وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے رکھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دو صورتوں میں سے افضل صورت سے محروم نہ کرتے اور غیر افضل اور ارزل اور کمتر صورت اپنے رسول کو پیش نہ آنے دیتے۔ شیخ حلیمی نے اپنے اس موقف پر ابو الہشیم بن تہیان کے واقعے سے حجت پکڑی ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور فاروق تینوں کے جب سخت بھوک لگی تھی تو تینوں بزرگ ابو الہشیم کے گھر چلے گئے تھے اور اس نے تینوں کو کھانا کھلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا موقف

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب دلائل المذہب کی چوتھی جلد میں ذکر کر دیا ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ جس شخص کو کھانے کی مجبوری پیش آ جائے اور کھانا اس کو نہ مل سکے اور کوئی شخص اس کے حال سے واقف بھی نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کسی ایسے بندے کو اپنی حالت بیان کر دے جس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے مگر یہ کہ خاموش رہے اور زبردستی صبر کرے، (تو کوئی حاجت پوری کر لے گا۔)

فراخی رزق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی

۱۲۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب عدل نے اور احمد بن محمد بن عبد اللہ قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ابو حرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ بصری نے وہ کہتے کہ ہم مسلمانوں میں سے کوئی شخص جب مدینے میں آتا تو اگر اس کی وہاں کسی کے ساتھ جاں پہچان ہوتی تو اس کے پاس پہنچ جاتا اور اگر کسی کے ساتھ جان پہچان نہ ہوتی تو مسجد کے صفہ پر (اصحاب صفہ کے ساتھ) ہی رہنے لگتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ہمیں کوئی پاؤ بھر کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور پہننے کے لئے ریشم کا یا موٹا کپڑا دیتے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو وہ دائیں بائیں سے صفہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور آپ کو پکارا یا رسول اللہ کھجور نے ہمارے پیٹوں کو جلا ڈالا ہے (یعنی شدید گرمی کا دن ہے) اور ہمارا لباس جو موٹا ریشم یا اون کا تھا وہ پھٹ گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف جھکے اور اس پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور آپ نے تکلیف کی شدت کو ذکر کیا جو آپ کی قوم کو پہنچی تھی یہاں تک کہ فرمایا، تحقیق مجھ پر اور میرے ساتھی (صدیق) پر ایسا وقت بھی آیا تھا کہ دس دن سے

زیادہ گزر گئے تھے مگر نہ میرے لئے نہ ہی اس کے لئے کھانے کی کوئی چیز سوائے بریر کے کھانے کے نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حرب سے کہا کہ بریر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پیلو کی کھجور تھیں۔ (یعنی پیلو کے درخت کا پھل ہی کھانے کو میسر تھا اور کچھ نہیں تھا۔

تو ہم لوگ اپنے ان بھائیوں انصاریوں کے پاس آئے اور ان کا زیادہ تر کھانا کھجوریں ہوتی تھیں، انہوں نے ہمیں اسی پر شریک کر لیا ازراہ ہمدردی، پس اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے گوشت اور روٹی میسر ہو تو میں اس کے ساتھ تمہارا پیٹ بھروں گا لیکن وہ وقت قریب ہے کہ تم پاؤ گے کہ تمہارے ایک ایک بندے کے پاس کھانے کا تھاں بھرا ہوا صبح کو الگ آئے گا اور شام کو دوسرا آئے گا۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ سے لوگوں نے پوچھا کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم لوگ آج بہتر ہو اس دن سے۔ آج تم لوگ ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے ہو اور اس وقت تمہارا بعض بعض کی گردنیں مارے گا (یعنی تم لوگ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرو گے) میرا اندازہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دوسرے سے شدید بغض رکھو گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب صفہ بھوک پر صبر نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی جو خواہش اور آرزو تھی اس سے انہوں نے رسول اللہ آگاہ کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حالت تبدیل فرمائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا اس کی اس بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو ایسا جواب دیا تھا جس سے ان کی تسکین فرمائی تھی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی حاجت آن پڑے تو اس کو دوسرے انسان سے طلب کرنا تو کل علی اللہ کے منافی نہیں ہے جبکہ طلب کرنے والا اللہ پر توکل کرتے ہوئے طلب کرے کہ میرے مطلوب اور مقصود میں کامیابی اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا (اور یہ طلب اسباب کو اختیار کرنے کی حد تک ہے)۔

ایک صحابی کی بھوک کی شکایت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے معاش کا انتظام کرنا

۱۲۰۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطار نے ان کو احضر بن عجلان نے ان کو ابو بکر حنفی نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی پھر وہ واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایک گھرانے والوں کی طرف سے آیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا تو ان میں سے ایک نہ ایک بھوک سے مرچکا ہوگا۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آپ جائیں کہ آپ کے پاس کوئی شئی موجود ہے تو لے کر آئیں۔ فرمایا کہ وہ چلا گیا اور جا کر ایک ٹاٹ اٹھا کر لے آیا اور ایک پیالہ اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ ٹاٹ ہے کچھ تو اس میں سے نیچے بچھاتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھتے ہیں۔ اور اس پیالے میں سے پانی پیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں کون

(۱۲۰۰)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرک (۱۵/۳ و ۵۴۹/۴)

وقال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي: صحيح سمعه جماعة من داود وهو في مسند أحمد. هـ.

وأخرجه أحمد (۳۸۷/۳) من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث عن أبيه عن داود. به.

(۱۲۰۱)..... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۲۵/۷) عن أبي عبد الله الحافظ وأبي سعيد بن أبي عمرو كلاهما عن أبي العباس محمد

بن يعقوب. به.

خرید کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں اے اللہ کے رسول۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک دوسرے آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں یا رسول اللہ دو درہم کے بدلے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں تیری ہے، آپ نے اس آدمی کو بلا کر فرمایا جاؤ ایک درہم کے بدلے کلہاڑی خرید کرو اور ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید کرو اس نے ایسا کیا اور حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وادی میں نکل جاؤ کوئی جھاڑی کوئی کاٹا اور کوئی لکڑی نہ چھوڑو (سب کاٹ کر بیچو) اور پندرہ دن کے بعد میرے پاس آنا کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا۔ چنانچہ اس کو دس درہم مل گئے واپس لے کر آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پانچ درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لے اور پانچ درہم کے کپڑے خرید لے اپنے گھر والوں کے لئے۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے جو حکم فرمایا تھا اللہ نے میرے لئے اس میں برکت دی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور تیرے چہرے پر مانگنے کا داغ ہوتا مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے مناسب ہے، دردینے والے خون کے لئے یا پریشان کرنے والے قرض کے لئے یا کوٹ دینے والے فقر کے لئے (مراد ہے بہت زیادہ محتاجی۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں کمانے کا حکم ہے اور سوال کرنے مانگنے سے نہیں ہے خصوصاً جب کمانے پر قادر ہو۔
۱۲۰۲:..... ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم سے جو روایت کی ہے وہ حدیث بھی اس مفہوم کو بیان کرتی ہے حدیث یہ ہے:

لَا تَحْلِلُ الصَّدَقَةَ لَغْنَى وَلَا لَذِي مَرَّةٍ سَوَى.

کہ مالدار کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے اور صحت مند تندرست آدمی کے لئے بھی حلال نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

صدقہ میں غنی اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے اور صحت مند کمانے والے کے لئے بھی کوئی حق نہیں ہے۔ اگر انسان پر کمانا لازم نہ ہوتا۔ تو اپنی حالت کو اپنے نفس پر ہی مارتا اس لئے کہ صدقہ لینا تو اس پر کمائی پر قدرت کے باوجود حرام ہے۔

۱۲۰۳:..... اور ہم نے تمام توکل کرنے والوں کے سردار اور رب العالمین کے تمام رسولوں کے سردار سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال فنی میں سے (جو اللہ تعالیٰ ان پر فنی فرماتے تھے) سال بھر کا خرچہ اپنے گھر والوں کا رکھ لیتے تھے اس کے بعد باقی جو کچھ بچتا اس کو بیت المال کے دیگر مصارف میں لگاتے تھے۔

۱۲۰۵:..... ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور میں مقابلے کے لئے جب دشمن کے سامنے آئے تو آپ کے جسم پر دو دوزر ہیں تھیں۔

فتح مکہ کے دن آپ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو اس کے سر پر لوہے کا خود تھا۔

۱۲۰۶:..... مکرر ہے۔ اور ہم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں موج آ جانے کی وجہ سے سینگی لگوا کر خون نکالا تھا۔

(۱۲۰۲)..... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۳/۷).

(۱۲۰۳)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۳۳۱/۱۲) وأحمد (۴۸/۱) من حديث عمر رضي الله عنه قال.

كانت أموال مولى بني النضير مما أفاء الله على رسوله مما لم يوصف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان يحبس منها نفقة سنة وما بقي جعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله.

(۱۲۰۶)..... أخرجه أبو داود (۳۸۵۵) والترمذي (۲۰۳۸) وابن ماجه (۳۳۳۶) من حديث أسامة بن شريك.

وقال الترمذي حسن صحيح

امراض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنا اور کرانا

۱۲۰۷:..... اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک دوائیں بھی روایت کی ہیں جن کا آپ نے حکم دیا تھا۔ نیز یہ کہ آپ نے فرمایا تھا دوا علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اس کے لئے اللہ نے شفا بھی رکھی ہے۔ سوائے بڑھاپے کے۔
نیز آپ نے دم کرنے جھاڑ پھونک کرنے کا بھی حکم فرمایا تھا۔ اور اس کی اجازت دی تھی۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے اسے چاہئے کہ ضرور نفع پہنچائے۔

صحابہ کے سال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۲۰۸:..... ابو خزیمہ کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے جب ہم کسی دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ یا کسی منتر یا کلام سے جھاڑ پھونک یا دم کرتے ہیں یا کوئی پرہیز کی چیز جس سے ہم پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیز اللہ کی تقدیر میں سے کسی شئی کو رد کر سکتی ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہ من قدر اللہ

بے شک وہ سب چیزیں استعمال کرنا خود اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔

ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو وہب بن حارث نے ان کو ابن شہاب نے کہ ابن خزیمہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کو اس کے والد نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

یہ حدیث اس باب میں اصل ہے اور بنیادی دلیل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان اسباب کو استعمال میں لائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بیان فرمایا ہے اور ان کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے اور استعمال کے وقت وہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ سب چیزیں اسباب محض ہیں مسبب خود اللہ تعالیٰ ہے اور ان کے استعمال کے بعد جو منفعت پہنچے وہ اللہ کی تقدیر سے ہے اگر وہ چاہے تو وہ انسان کو اس سبب کے استعمال کے باوجود نفع سے اور فائدے سے محروم کر دے لہذا یقین اور اعتماد دوائی پر یا دم وغیرہ پر نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ پر ہوگا اس کا فائدہ پہنچانے کے بارے میں سبب موجود ہونے کے باوجود بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کو نصیحت اور توکل کی تدبیر

۱۲۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے۔ ح۔ اور ہم کو خبر دی ابو سہل محمد بن نصر ویہ مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنبل نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو خاتم بن

(۱۲۰۷)..... أخرجه مسلم (۱/۲۶۶) من حدیث جابر بن عبد اللہ.

(۱۲۰۸)..... أخرجه المصنف من طریق الحاكم في المستدرک (۱/۹۹) وقال الذهبي صحيح.

اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عمرو بن عبد اللہ بن امیہ ضمیری نے ان کو جعفر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن امیہ ضمیری نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی سواری کو چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس کو باندھ دے اور اللہ پر بھروسہ کر۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۲۱۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادیس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عبد اللہ بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے ان کو عمرو بن امیہ نے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی اونٹنی کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کر لوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پیروں میں رسی باندھ دے اور توکل کر لے۔

۱۲۱۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر مسلمی نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق صیغی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن منذر حزمی نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو یعقوب بن عبد اللہ بن عمرو بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے والد نے یعنی عمرو بن امیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں سواری کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ باندھ دو پھر توکل کرو۔

۱۲۱۲..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علان بن عبد الصمد نے ان کو اسماعیل بن مسعود جدری نے ان کو خالد بن یحییٰ بن ابوقرہ نے ان کو ان کے چاچا مغیرہ بن ابوقرہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس کو چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ حضور نے فرمایا کہ اس کے پیر میں رسی ڈال دیجئے اور اللہ پر بھروسہ کر لیجئے۔

۱۲۱۳..... خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسرہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد الوہاب بن نجدہ نے اور موسیٰ بن مروان رقی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو سیف نے ان کو عوف بن مالک نے انہوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جس کے خلاف آپ نے فیصلہ دیا تھا جب وہ واپس لوٹا تو کہنے لگا:

حسبی اللہ ونعم الوکیل

مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے سستی و کمپرسی کو معیوب فرمایا ہے لیکن آپ دانائی ہو شیاری کو لازم کر لیجئے پھر اگر کوئی امر تجھ سے غالب آ جائے تو پھر یہ کہے:

حسبی اللہ ونعم الوکیل

(۱۲۰۹)..... قال الہیثمی فی المجمع (۲۹۱/۱۰) رواہ الطبرانی باسنادین وفی أحدهما عمرو بن عبد اللہ بن أمیة الضمیری ولم أعرفه وبقیة رجالہ ثقات.

و أخرجه المحاکم فی المستدرک (۶۲۳/۳) من طریق حاتم بن إسماعیل. به.

وقال الذہبی: سندہ جید.

(۱۲۱۰)..... أخرجه ابن حبان (۲۵۳۹. موارد الظمان) عن الحسن بن عبد اللہ القطان عن هشام بن عمار. به.

(۱۲۱۲)..... أخرجه الترمذی (۲۵۱۷) عن عمرو بن علی عن یحییٰ بن سعید القطان عن المغيرة. به.

وقال الترمذی:

وهذا حدیث غریب من حدیث أنس لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

و أخرجه المصنف فی الآداب (۹۵۳) بنفس الإسناد.

(۱۲۱۳)..... أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۳۶۲۷)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت

۱۲۱۴:..... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابن شہاب سے مرسل ذکر کیا ہے اسی قصے کے بارے میں کہ ان دو مذکورہ آدمیوں سے ایک اپنی حجت اور دلیل میں لازمی کمزور ہو گیا یعنی دلیل پیش نہ کر سکا پھر جب فیصلہ دوسرے کے حق میں ہو گیا تو اس نے یہ بات کہی لہذا رسول اللہ نے فرمایا آپ اپنا حق طلب کیجئے اس وقت تک کہ آپ عاجز آ جائیں اگر آپ عاجز آ جائیں تو پھر آپ یہ کہئے:

حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

یہ حقیقت ہے کہ تم دونوں کے درمیان فیصلہ تمہارے دلائل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ تو کل کو طلب سے الگ کرنا غیر پسندیدہ بات ہے۔

۱۲۱۵:..... معاویہ بن قرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو کل کرنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم دوسروں کے مال کا سہارا کرنے والے ہو۔ اور بندوں کا سہارا کرنے والے کیا میں تمہیں متوکل کے بارے میں بتاؤں؟ ایک انسان زمین کے پیٹ میں دانہ ڈال دیتا ہے اس کے بعد وہ اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔ (ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم متوکلون ہیں مطلب ہے اللہ پر بھروسہ کرنا) تو اللہ نے ان سے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم متوکلون ہو یعنی پر ابے مال پر نظر رکھنے والے لوگوں کے مال پر تکیہ کرنے والے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۱۲۱۶:..... ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔ نیکیوں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

۱۲۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین بن مانی کوئی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو مسعودی نے ان کو جواب بن عبید اللہ نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں اے قراء کی جماعت اپنے سر اٹھاؤ کس قدر راستہ واضح ہے خیرات میں نیکیوں میں مسابقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدبیر

۱۲۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابی عمر نے ان کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی مسجد میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تیرے کے چوڑے بھالے تھے۔ وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی راہ میں کون میری مدد کرے گا؟ نافع کہتے ہیں حضرت عمر نے اسے طلب فرمایا لہذا آپ کے پاس اسے لایا گیا

(۱۲۱۳)..... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۸۱/۱۰) قال أخبرنا أبو نصر بن قتادة أنانا أحمد بن إسحاق بن شيبان أنانا معاذ بن نجدة ثنا كامل بن طلحة ثنا ليث بن سعد ثنا عقيل عن ابن شهاب قال:

اختضر رجلان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أحدهما تهاون بصلحته لم يبلغ فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للآخر فقال التهاون بحجته حسبي الله ونعم الوكيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي الله ونعم الوكيل يحرك يده مرتين أو ثلاثاً قال اطلب حقه حتى تعجز الخ.

(۱۲۱۵)..... الأثر من المنهاج للحليمي (۱۲/۲) و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷. المنهاج للحليمي (۱۲/۲)

(۱۲۱۸)..... أيوب هو السخيان.

حضرت عمرؓ نے فرمایا کوئی اس کو مجھ سے اجرت پر اپنی زمین پر کام کرنے کے لئے لے گا؟ چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنین میں ان کو مزدوری پر لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا تم اس کو ہر مہینے کتنی اجرت دو گے؟ اس نے بتایا کہ اتنی اتنی مزدوری دوں گا۔ حضرت نے فرمایا اس کو لے جاؤ۔ تاکہ یہ زمین پر چند ہفتے کام کرے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے پوچھا ہمارے مزدور نے کیا کیا؟ یعنی مزدور کیسا ہے؟ اس نے بتایا مزدور اچھا ہے اے امیر المومنین۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اس مزدور کو لے آنا اور اس کی مزدوری بھی ساتھ لے آنا جو کچھ جمع ہوگئی ہے۔ وہ شخص مزدور کو لے آیا اور ایک تھیلی دراہم کی بھری ہوئی لے آئے۔ آپؐ نے اس جوان سے کہا کہ یہ اپنی مزدوری لے لو اگر تم اب چاہو تو جہاد کرو چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

حضرت قیس بن عاصم کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۲۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبید اللہ بن یزید منادی نے ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ابو العباس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف نے ان کو حکیم بن قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ کہ تم میں سے جو بڑا ہو اس کو سردار بنانا جب تم لوگ ایسا کرو گے تو اپنے آباؤ اجداد کے نائب بن جاؤ گے اور اپنے میں سے چھوٹے کو سرپرست نہ بنانا۔

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے برابر والوں میں ذلیل و حقیر کر دے گا۔ تم اپنے آپ کو اور مال کو لازم رکھو اور مال کمانے یا مال بنانے کو بھی اس لئے کہ مال سخی اور شریف کی یاد دہانی کرتا ہے اور سخی کی عزت ہے اور بخیل اور کمینہ خصلت سے بے پرواہ کرتا ہے اور مستغنی کرتا ہے اپنے آپ کو لوگوں سے مانگنے سے بچانا اس لئے کہ سوال کرنا انسان کی خس و ذلیل ترین کمائی ہے۔ اور میں جب مر جاؤں تو مجھ پر نو حے اور بین نہ کرنا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نو حے اور بین نہیں کئے گئے تھے۔ اور مجھے ایسی زمین میں دفن کرنا جہاں بکر بن وائل میرے دفن کی جگہ کو نہ جان سکیں اس لئے کہ میں دور جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کیا کرتا تھا۔

۱۲۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ۔ سلمان نے ایک وسق (ساتھ صاع) غلہ خریدا۔ بعض نے کہا کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا..... اور یہ فرمایا کہ :

ان النفس اذا احزرت رزقها اطمئت

انسان کا نفس جب اپنے رزق کو محفوظ کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۱۲۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد بن محمد بن اسحاق نے ان کو

(۱۲۱۹)..... أخرجه أبو حاتم السجستاني في (المعمرون والوصايا) ص ۱۳۵.

(۱۲۲۰)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۰۷/۱) من طريق سالم مولى زيد بن صوحان قال كنت مع مولاي زيد بن صوحان في السوق فمر علينا سلمان الفارسي رضي الله تعالى عنه وقد اشترى وسقا من طعام فقال له زيد يا أبا عبد الله تفعل هذا وأنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن النفس إذا احزرت رزقها اطمأنت وتفرغت للعبادة وأيس منها الوسواس.

وأخرجه أبو نعيم أيضاً من طريق ابن أبي غنية عن أبيه عن سلمان أن النفس إذا احزرت رزقها اطمأنت.

(۱۲۲۱)..... أخرجه اللحيमी في المنهاج (۱۲/۲) بنحوه.

ابراہیم بن ادھم نے وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جو شخص مسجد میں آنے جانے کو لازم کر لیتا ہے اور جب بھی اس کو ملے قبول کر لیتا ہے وہ سوال (مسئلہ معلوم) کرنے میں اصرار کرتا ہے۔

۱۲۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو خبیر بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے (مشہور صوفی بزرگ) سری سے سنا وہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کو عیب اور مذموم سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جامع مسجد کو لوگوں نے ایسی دوکانیں بنا رکھا ہے جن کے دروازے نہیں ہیں۔ (ظاہر) ہے کہ جب جم کر مسجد میں بیٹھے رہیں گے کمانے کھانے کی فکر نہیں کریں گے تو لامحالہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پھر سوال کریں گے اور ہاتھ پھیلائیں گے یہی مقصد ہے سری سقطی مرحوم کا (مترجم)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کے نتیجے میں سوال بھی کرنا پڑتا ہے اور سوال کرنے میں کراہیت ہے خصوصاً جب کہ کمانے کی سبیل اور راستہ موجود ہو۔

لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بہتر ہے جنگل سے لکڑیاں لائے

۱۲۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو کعب بن جراح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
البتہ اگر کوئی شخص تم میں سے رسی اٹھائے اور جا کر لکڑیوں کی گانٹھ اپنی بیٹھ پر لا کر لائے اور اسے فروخت کرے اور اس عمل کے ساتھ وہ لوگوں سے مستغنی ہو جائے تو یہ بات اسکے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے کچھ اسے دیں اور کچھ اس کو منع کریں۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے اور اس میں ایک زیادتی اور اضافہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ (وہ کمانے والا شخص) اس کمائی سے اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اور اس کے ساتھ لوگوں سے بھی مستغنی ہو جائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

۱۲۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدم بن معدیکرب صحابی رسول نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی شخص اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ خیر والا کھانا کبھی نہیں کھا سکتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کے سوا نہیں کھاتے تھے۔
اس کو بخاری نے صحیح میں ثور بن یزید کی روایت سے خالد بن معدان سے۔ روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ”اپنے ہاتھ کی کمائی سب سے اچھی ہے“

۱۲۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے اور قبصہ دونوں نے کہا انہوں نے بیان کیا سفیان نے وائل بن داؤد سے ان کو سعید بن عمیر انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲۲۳)..... أخرجه البخاری (۵/۳) ومسلم (۲/۲۱۴) كما قال المصنف.

(۱۲۲۴)..... أخرجه البخاری (۴/۳) عن إبراهيم بن موسى عن عيسى عن ثور عن خالد. به.

سے پوچھا گیا کمائی کوئی اچھی اور زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کے اپنے ہاتھ کا کسب یعنی ہنر اور ہر پسندیدہ تجارت۔ یا برکت والی تجارت۔ اسی طرح اس کو راوی نے مرسل ذکر کیا ہے اور اس کو جریر اور محمد بن عبید نے وائل سے مرسل روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا بعض نے اس روایت کو مسند کہا ہے غلط ہے جو کہ۔

۱۲۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو سعید بن عمیر نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسب کون افضل ہے؟ اپنے فرمایا کہ کسب مبرور، یعنی پسندیدہ کام۔ کسب مبرور و مقبول۔ یا وہ کسب جس میں نیک سلوک اور نیک نیتی سے کام کیا جائے۔ یعنی ناجائز نہ ہونہ ہی حرام ہو۔ اس کو شریک نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲۷:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو جمیع بن عمیر نے ان کو ان کے پھوپھا ابو بردہ نے فرماتے ہیں رسول اللہ سے پوچھا گیا۔ کون سا کسب اور پیشہ اور کمائی پاکیزہ ہے یا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر تجارت جو پسندیدہ ہو یا برکت ہو۔

۱۲۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر سے اور اس کے لئے یہ حدیث ذکر کی اور کہا کہ وہ سعید بن عمیر ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو مسعودی نے روایت کیا ہے وائل سے اور انہوں نے غلطی کی ہے اس کی سند میں۔

۱۲۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نظر نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو مسعودی نے، وائل بن داؤد سے ان کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا کسب اور کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر برکت دی ہوئی تجارت (یعنی جس میں اللہ تعالیٰ برکت دے دے)۔

سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا

۱۲۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع ان نے کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا امین اور مسلم تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۱۲۲۵)..... أخرجه المصنف في السنن (۲/۵) من طريق محمد بن عبيد عن وائل به وقال البيهقي: هذا هو المحفوظ مرسلًا ويقال عنه عن سعيد عن عمه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الكسب أفضل قال كسب مبرور.

(۱۲۲۶)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرک (۱۰/۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۲۲۷)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱۰/۲) وقال الحاكم: وائل بن داود وابنه بكر ثقتان وقد ذكر يحيى بن معين أن عمر سعيد بن عمير: البراء بن عازب وإذا اختلف الثوري وشریک فالحكم للثوري.

(۱۲۲۹)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱۰/۲) وقال الحاكم هذا خلاف ثالث علي وائل بن داود إلا أن الشيخين لم يخرجاه عن المسعودي ومحل الصدق.

(۱۲۳۰)..... أخرجه الحاكم (۶/۲) من طريق كثير بن هشام. به.

وقال الحاكم: كلثوم هذا بصرى قليل الحديث ولم يخرجاه وقال الذهبي: ضعفه. يعني كلثوم. أبو حاتم وسمع هذا منه كثير بن هشام.

جو مال صدقہ نہیں کر سکتا وہ یہ پڑھے

۱۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن سلم نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے دراج سے ان کو ابو ایشم نے ان کو ابو سعید خدری نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص حلال طریقے سے مال کمائے اور اپنے نفس کو کھلائے اور اس کو پہنائے۔ پس جو شخص جو اللہ کی مخلوق میں سے اس کے سوا ہے یہ چیز اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور جو آدمی مسلمان ہے مگر اس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنی دعائیں یہ پڑھے:

اللهم صل على محمد عبدك رسولك وصل على المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی، اے اللہ رحمتیں نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مغفرت نازل فرما مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں پر، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور فرمایا کہ مؤمن جو خیر کو سنتا ہے وہ سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہوگی۔

اس کو ابن خزیمہ نے یونس بن عبد الاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور دیگر نے ابن وہب سے۔

رزق حلال کے طلب کی فضیلت

۱۲۳۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور ان کو اجازت دی محمد بن عبد الوہاب نے ان کو علی بن عثمان نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ حسن حنائی فروش تھے یا جیسے کہا معتمر سے اس نے سکن سے اس نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مال حلال کو طلب کرنا اللہ کی راہ میں بہادروں کے ساتھ مقابلے کی مثل ہے جو شخص رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزارتا ہے وہ اس حال میں رات گزارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

۱۲۳۲:..... علی بن عثمان کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے حضرت مالک بن دینار سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بہادروں سے مقابلہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہادروں سے مقابلہ کیا ہے؟ محمد بن واسع نے فرمایا حلال طریقے سے کمانا اور عیال پر خرچ کرنا۔

زمین کے خزانوں کا بیان

۱۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو محمد عمرو بن اخطب بن ابراہیم بخاری نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مصعب بن عبد اللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ مخزومی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اطلبوا الرزق من خبايا الارض۔

رزق کو زمین کے خفیہ خزانوں سے تلاش کرو۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو آپ کی مراد اس کے ساتھ کھیتی اور کاشت کاری کرنے کے لئے زمین کو چیرنا مراد ہوگا۔ (اس دور میں تو انسان بہت

(۱۲۳۱)..... أخرجه المصنف من طريق بن عدی فی الکامل (۳/ ۹۸۰ و ۹۸۱)

وعبد اللہ بن محمد بن سلم هو ابن حبيب الفريابي المقدسي (سير ۱۴/ ۳۰۶)

(۱۲۳۳)..... قال الهيثمي (۴/ ۶۳) رواه أبو يعلى والطبرانی فی الأوسط وفيه هشام بن عبد اللہ بن عكرمة ضعفه ابن حبان

سارے طریقوں سے زمین سے رزق طلب کر رہا ہے۔) (مترجم)

۱۲۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو امیہ طرسوسی نے ان کو مصعب بن عبد اللہ بن مصعب نے ان کو ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ نے ان کو عبد الرحمن بن حارث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

التمسوا الرزق فی خبايا الارض۔

رزق تلاش کر زمین کی خفیہ چیزوں میں۔

۱۲۳۵:..... ہمیں حدیث بیان کی اور ابو عبد الرحمن نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن صوفی نے ان کو بہلول انباری نے ان کو مصعب بن عبد اللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل۔ اور مصعب نے کہا یہ خفیہ چیزیں معادن اور کانیں ہیں۔

بہترین کمائی کیا ہے؟

۱۲۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجده نے اس کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن ابوسعید مقبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر الکسب کسب یدی العامل اذا نصح۔

بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھ کی کمائی ہے جب خیر خواہی کرے۔

اس کو ابن خزیمہ نے علی بن حجر سے انہوں نے محمد بن عمار سے روایت کیا ہے۔

پیشہ ور عند اللہ محبوب ہے

۱۲۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن مہدی ابلی نے ان کو شیبان بن فروخ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان نے ان کو ابو الربیع سمان نے ان کو عاصم بن عبد اللہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الله يحب المؤمن المحترف۔

(۱۲۳۴)..... أخرجه المصنف في الآداب (۹۵۸) بنفس الإسناد۔

(۱۲۳۶)..... أخرجه أحمد (۳۳۳/۲) عن أبي عامر العقدي عن محمد بن عمار كشاكش۔ به۔

(۱۲۳۷)..... أخرجه ابن عدی في الكامل (۳۶۹/۱) عن الحسن بن سفیان۔ به في ترجمة أبو الربيع السمان أشعث بن سعيد۔

وقال ابن عدی:

أبو الربيع السمان في أحاديثه مالمس بمحفوظ وهو مع ضعفه يكتب حديثه وأنكر ما حدث عنه ما ذكرته۔

وأخرجه الطبرانی في الكبير (۳۰۸/۱۲) رقم ۱۳۲۰۰ من طريق أبي الربيع السمان أيضاً وقال الهيثمي في المجمع (۲۶/۳) فيه عاصم بن

عبد الله وهو ضعيف!!

وقال الهيثمي في المجمع (۲۶/۳) فيه عاصم بن عبد الله وهو ضعيف!!

بے شک اللہ تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے مومن کو پسند کرتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں یوں ہے۔ الشاب المسترف۔ ہنرمند جوان کو پسند کرتے ہیں۔

اس روایت میں ابوالریج کا عاصم سے تفرد ہے اور دونوں راوی قوی نہیں ہیں۔

۱۲۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو حسین

بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابوالحق سمیع نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

كسب المرء بیده

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا اور کمانا۔

علی بن ہشام کا قول

۱۲۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو

بہلول بن عبید نے ان کو ابوالحق سمیع نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا..... اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۲۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن سلمہ نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے سنا علی

بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ میں تو صرف یہی پسند کرتا ہوں کہ مسلمان کو ہنرمند ہونا چاہئے اس لئے کہ جب مسلمان محتاج ہوگا تو سب سے پہلے اپنے دین کو خرچ کرے گا۔

لگی بندھی روزی پر قائم رہنا

۱۲۴۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یعقوب بن ابویعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ انصاری

نے ان کو فروہ بن یونس نے ان کو ہلال بن جبیر نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

من رزق فی شینی قليلزمہ.

جو شخص کسی بھی ذریعہ سے رزق دیا جائے اسے چاہئے کہ اس ذریعہ کو لازم پکڑے مضبوط رکھے (یعنی لگی ہوئی روزی کو نہ چھوڑے)۔

۱۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس کلابی

نے ان کو ہلال بن انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(۱۲۳۸)..... أخرجه ابن أبي حاتم في العلل (۱/۶۸) من طريق بهلول. به.

وقال ابن أبي حاتم قال أبي هذا الحديث بهذا الإسناد باطل. بهلول ذاهب الحديث.

(۱۲۴۱، ۱۲۴۲)..... قال الزبیدی فی الإتحاف (۲/۲۸۷) رواه البيهقی لكن فی سنده محمد بن عبد الله الأنصاری وهو ضعيف عن فروة بن

يونس وقد ضعفه الأزدي عن هلال بن جبیر وفيه جهالة.

من رزقة الله رزقا في شينى فليلزمة

جس کو اللہ تعالیٰ کسی طریقہ پر رزق عطا کرے اسے چاہئے کہ وہ اس طریقہ کو لازم رکھے۔ اس میں سمعت کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی نے ان کو زبیر نے ان کو عبید نے ان کو حضرت نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ میں تجارتی سفر کے لئے مصر اور شام جایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے مال خیر کی رزق دیتا تھا کثرت کے ساتھ ایک دفعہ میں نے عراق کا سفر کیا۔ چنانچہ میری اصل پونجی بھی واپس نہ ملی۔ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا (ان کو خبر ہوئی تو) فرمایا کہ بیٹے اپنی تجارت کو لازم رکھے۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔

اذا فتح لاحدكم رزق من باب فليلزمه

جب تم میں سے کسی کا رزق ایک دروازے سے کھول دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اسی کو لازم کر لے۔

۱۲۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابو ضحاک نے ان کو زبیر بن عبید نے ان کو نافع نے مگر یہ نافع حضرت عبد اللہ بن عمر کے غلام نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مصر میں میرا آنا جانا رہتا تھا پھر میری رائے یہ ہوئی کہ میں عراق جاؤں گا چنانچہ میں سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کو السلام علیکم کہا سیدہ نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ عراق سیدہ نے پوچھا کہ کیا ہوا وہ تیری تجارت کے مقام کا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جس وقت تم میں سے کسی ایک بندے کے لئے رزق کمانے کا طریقہ تقسیم کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ اس کے لئے یہ طریقہ بدل جائے یا نامعلوم ہو جائے۔ یہ ابو ضحاک کا شک ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے (اس بات پر توجہ نہ دی اور میں) عراق چلا گیا چنانچہ (سب کچھ مال ضائع ہو گیا) اصل پونجی بھی واپس نہ لاسکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”غنی ہونے میں کوئی حرج نہیں“

۱۲۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد عبد الرحمن بن ابو حامد مقرئ نے اور ابو صادق عطار نے ان سب کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان ابن بلال نے ان کو خبر دی ہے عبد اللہ بن سلیمان بن ابوسلمہ نے انہوں نے سنا معاذ بن عبد اللہ جہنی سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے چچا سے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر ان کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر غسل کا نشان تھا اور آپ خوش بھی تھے۔ ہم لوگوں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے صحبت کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ہے کہ آپ خوش ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی ہونے کا ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی غنی ہونے یعنی مالدار رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے (یعنی ناجائز کاموں سے بچے) اور صحت و تندرستی اور مالدار ہونے سے بھی زیادہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے اور دل کی خوش اور سرور تو اللہ کی نعمتوں میں سے ہے۔

۱۲۳۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر بن اہلق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبد اللہ بن سلیمان نے ان کو معاذ بن عبد اللہ بن ضییب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے مذکورہ حدیث کی طرح علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے اس کے آخر میں۔ (من النعم) نعم کے بجائے ابو عبد اللہ صحابی نے فرمایا کہ وہ شخص جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا وہ یسار بن عبد اللہ جہنی تھے۔

۱۲۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور دو اور بندوں نے۔ سب کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو بی بی ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہارے ہاں کوئی بکری ہے؟ ام ہانی نے بتایا کہ نہیں ہے۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم لوگ اسے لے لو۔ یا یوں فرمایا کہ تم بکری لے لو۔ اس لئے کہ اس میں برکت ہے۔

۱۲۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اہلق نے ان کو ابو بکر بن بالویہ نے دونوں کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقرئ نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میں حاضر ہو گیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کپڑے بدل لوں اور اسلحہ سنبھال لوں چنانچہ یہی سب کچھ کر کے میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک اچھی طرح نظر اٹھا کر دیکھا۔ اس کے بعد فرمایا۔

اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ میں تجھے ایک لشکر میں روانہ کروں اللہ تعالیٰ تجھے مال غنیمت عطا کرے گا اور صحیح سالم واپس لائے گا اور میں تیرے لئے مال کی نیک خواہش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں مال میں رغبت نہیں رکھتا ہوں بلکہ اسلام میں رغبت رکھتا ہوں۔ اور یہ خواہش کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمرو اچھا اور حلال مال نیک آدمی کے لئے ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زمین کے برکات کے بارے میں

۱۲۳۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ موسیٰ نے ان کو ابو جعفر بغدادی نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یزید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو حضرت ابو سعید خدری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں جس میں زمین کی برکتیں ذکر فرمائی ہیں۔

اور فرمایا کہ بے شک یہ مال ہر ابھرا ہے (یعنی تروتازہ اور پسند آنے والا ہے) اور بیٹھا ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ اس کو اس کے حق پر خرچ بھی کرے (یعنی جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے۔ تو یہ بہترین مدد بھی ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ہلال بن ابو میمونہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید نے نبی کریم سے اور آپ نے اس میں فرمایا۔

(۱۲۳۶) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳/۲)

(۱۲۳۷) أخرجه ابن ماجه (۲۳۰۳) من طريق هشام. به

بلفظ "اتخذى غنما فإن فيها بركة" وفي الزوائد إسناده صحيح ورجاله ثقات.

(۱۲۳۸) أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرک (۲/۲) وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي.

(۱۲۳۹) أخرجه النسائي في الكبير. (كما في تحفة الأشراف ۳/۱۴)

في الرقائق عن هارون بن عبد الله عن معن عن مالك. به

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت عطا کی جاتی ہے اور بہترین مال دار وہ ہے جو شخص اپنا مال مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت

۱۲۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحاق بن ابراہیم صید لانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ابوالنصر نے ان کو مرجی بن رجاہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو صلہ رحمی کرنے کے لئے مال سے محبت نہیں کرتا۔ تاکہ مال کے ساتھ اپنے مالی حقوق ادا کرے اور مال کے ذریعے اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی ہو جائے۔

میں نے کتاب شعبۃ الایمان (مصنف شیخ حلیمی میں) اس حدیث کو اسی طرح پایا ہے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں کہا ہے کہ یہ ابوالنصر سے ہاشم بن قاسم سے مرجی بن رجاہ سے اور سعید نے قتادہ سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۲۵۱:..... ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے سلمیٰ نے ان کو عبد الرحمن بن حامد متویہ نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن مالک ترمذی نے ان کو ابوسالم اور اس نے عطاء بن مسلمہ سے ان کو ابونضر سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ۔ اور اس کے راوی نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میں مال کے بارے میں ڈرتا بھی ہوں۔ اور یہی کلام بعینہ حضرت سعید بن مسیب کے قول کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

”مال سے محبت“ اس کے حقوق ادا کرنا ہے

۱۲۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن بہل ومیاطی نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سعید بن مسیب نے انہوں نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ جو مال سے محبت نہیں کرتا (مال سے محبت کرتا تو) اس کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا اور اس کے ساتھ اس کی امانت یعنی اس کے مالی حقوق ادا کرتا۔ اور اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی و بے پرواہ رہتا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو ذکر کیا سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کچھ رقم دینار کی شکل میں چھوڑی اور کہا کہ اے اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں یہ رقم صرف اس لئے جمع کی تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کروں گا۔ اس کو وکیع نے روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنی عزت کو حفاظت کروں گا۔

(۱۲۵۱) العلاء بن مسلمة هو: ابن عثمان الرواس مولى بني تميم بغدادى يكنى ابا سالم متروك ورماه ابن حبان بالوضع روى له

الترمذى (تقریب)

(۱۲۵۲) أخرجه أبو نعیم فی الحلیلة (۱۷۳/۲) من طریق اللیث. به.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۴: ہمیں خبر دی ہے ابوعلیٰ روزباری نے ان کو ابو الحسن محمد بن جعفر بن مشکان نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد قیسی بصری نے ان کو ابراہیم بن محمد تیمی قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابو امامہ باہلی نے ان کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دينك لمعادك و درهمك لمعاشك ولاخير في امر بلادهم.

آپ کا دین آپ کی آخرت کی ضرورت کے لئے ہے اور آپ کا روپیہ پیسہ آپ کی دینی اور معاشی ضروریات کے لئے ہے۔
اور روپے پیسے کے بغیر کسی بھی معاملے میں کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۲۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو دینار بن احمد نے ان کو محمد بن علی بن زید صالح نے ان کو احمد بن شیب نے ان کو ان کے باپ نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خالد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ عمر کے ساتھ نکلے ایک دیہاتی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والذين يكتزون الذهب والفضة (توبہ ۳۴)

جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں مگر اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو شخص سونے چاندی کو جمع کر کے رکھے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وعید اور دھمکی اس وقت تک تھی جب تک زکوٰۃ کا حکم نہیں آیا تھا جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنادیا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا اور میں اس کی تعداد جان لوں تو میں اس کی زکوٰۃ دوں گا اور اس میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کروں گا۔
اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے اور فرمایا کہ احمد بن شیب نے فرمایا ہے۔

۱۲۵۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ نے انہوں نے حضرت عمر کا ذکر کیا یا دیگر کا کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کسی بھی دوسری جگہ اگر مجھے موت آئے تو مجھے سب سے زیادہ یہ پسند ہوگا کہ مجھے موت اس حال میں آئے کہ میں اپنے گھر کے کسی کام میں مصروف ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوں۔

اس کو عبید اللہ کے سوا دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت عمر سے مروی ہے (یعنی راوی کو شک نہیں ہے) اور اس نے یہ

(۱۲۵۴)..... عزاه السيوطي في جمع لجوامع إلى المصنف فقط

(۱۲۵۵)..... أخرجه البخاري تعليقاً (۳۲۳/۸، فتح) عن أحمد بن شيب. به.

(۱۲۵۶)..... قال ابن حجر في تخریج أحادیث الکشاف:

رواه الثعلبي من رواية القاسم بن عبد الله عن أبيه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً وإسناده ضعيف.

ورواه ابن معبد في الطاعة والمعصية عن ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن نافع عن ابن عمر ورواه البيهقي في الشعب في الثالث عشر.

اضافہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے اس آیت کو تلاوت کیا۔

واخرون يصبون في الارض يستغون من فضل الله (المزل ۶۰)
اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو دھرتی پر چلتے ہیں اللہ کے فضل کی تلاش کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۲۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو مغیرہ بن سعد بن اخزم نے ان کو ان کے والد بنے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بندے کا کوئی نقصان نہیں ہے جو صبح کرتا ہے تو اسلام پر ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو بھی اسلام پر ہوتا ہے، دنیا میں سے (تھوڑا بہت) جو بھی اس کو ملے۔

حضرت سعید بن عبادہ کی وضاحت

۱۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے مجد اور بزرگی عطا فرما اور عظمت و بزرگی بڑے اعمال و افعال کے بغیر نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کام مال کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اے اللہ تھوڑے مال سے میرا کام نہیں بنتا اور نہ ہی میں اس کے ساتھ اپنے کام بنا سکتا ہوں (اس دعا کا اثر ہوا اور اللہ نے اتنا دیا کہ) کہ اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنا پڑتا تھا کہ جو شخص گوشت اور چربی کھانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ سعد بن عبادہ کے پاس آئے۔ (یعنی ان کا دستر خواں وسیع تھا جس سے لوگ آکر کھاتے تھے۔)

حضرت حسن بصری کا معمول

۱۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو موسیٰ بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے حسن بصری سے پوچھا اے ابو سعید میں اپنا قرآن شریف کھول کر جو نہی پڑھنا شروع کرتا ہوں تو شام ہو جاتی ہے، حسن بصری نے فرمایا، آپ قرآن کو صبح و شام پڑھا کیجئے اور پورا دن اپنے فائدے میں اپنے کام کاج میں رہا کیجئے۔

فائدہ..... اس لئے کہ اگر صرف پڑھنے میں لگے رہیں گے تو گھریلو کام اور ذمہ داریاں اور کمانے کھانے کے مسائل یونہی رہ جائیں گے جس کے نیچے میں گھریلو ناچاکیاں پیدا ہوں گی اور مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ (مترجم)

حضرت ابو قلابہ کی وضاحت

۱۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو قلابہ نے کہا۔

آپ اپنے بازار کو لازم کر لیجئے اس لئے کہ اس میں لوگوں سے بے پرواہ ہونا ہے اور دین میں صلاح اور درستگی ہے۔

فائدہ..... مطلب یہ ہے کہ اگر بازار سے مربوط ہوں گے تو تجارت کریں گے اور مالی طور پر خوش حال ہوں گے تو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچیں گے اور دینی کاموں میں خرچ بھی کریں گے۔)

۱۲۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعائی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں ابو قلابہ نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

الزم سوقک، واعلم ان الغنی معافات.

آپ اپنے بازار سے ضرور وابستہ رہئے یقین جانئے کہ مالدار ہونا بہت سی پریشانیوں سے عافیت کا ذریعہ ہے۔

۱۲۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ زینی نے ان کو محمد بن صدران نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا اے ایوب مجھ سے تین باتیں یاد کر لو۔

①..... بادشاہ کے دروازے پر جانے سے بچنا۔

②..... خواہشات نفس کی مجلسوں سے بچنا۔

③..... اپنے بازار سے (تجارت کے لئے) وابستہ رہنا۔ اس لئے کہ صاحب مال ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو بکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ اگر میں یہ جان لوں کہ میرے گھر والوں کو لکڑی کی گٹھری کی ضرورت ہے یا سبزی کی مٹھی کی ضرورت ہے تو میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔

ایوب کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا۔ اپنے بازار سے وابستگی رکھئے اس لئے کہ مالدار ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو ضبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ دراہم سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ دراہم مجھے فائدہ دیتے ہیں اور (مالی پریشانیوں سے) میری حفاظت کرتے ہیں۔

بشر بن حارث کی نصیحت

۱۲۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو علی بن مخلا بن جعفر باقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد برائی سے وہ کہتے تھے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میرے پاس بشر بن حارث تعزیت کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے بیٹے اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرنا، اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اپنے بازار سے وابستہ رہنا (یعنی تجارت کرتے رہنا) اور میری نصیحت کو قبول کرنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ جب بشر جانے لگے تو ایک آدمی ان کے پاس اٹھ کر چلا گیا اور جا کر کہا اے ابو نصر اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے بندے آپ مجھ سے کیسے محبت نہیں کرو گے؟ نہ ہی میں آپ کا رشتہ دارا ہوں اور نہ ہی میں آپ کا پڑوسی ہوں۔ (مطلب ہے کہ عام طور پر اختلاف اور ناراضگی انہیں دو وجوہات سے ہوتی ہے۔)

حضرت عبد اللہ بن مبارک کی تجارت سے اعراض صالح

۱۲۶۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا

ابراہیم بن بشار سے جو کہ حضرت ابراہیم بن ادھم کے خادم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن فضیل سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے کہتے تھے، آپ ہم لوگوں کو تو زہد اور ترک دنیا کا حکم دیتے ہیں اور دنیا داری میں کمی کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی باتیں کرتے ہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے تجارتی سامان خراساں کے شہروں سے بلد الحرام مکہ تک آتے ہیں تو یہ کیسی بات ہے؟ آپ تو ہمیں اس کے خلاف حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اے ابوعلی یہ میں اس لئے کرتا ہوں تاکہ میں اپنے چہرے کی حفاظت کروں اور اس کے ساتھ میرا اپنی عزت کی تعظیم و اکرام کرواؤں، اور اس کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت میں مددلوں، میں جب بھی جہاں بھی اللہ کا کوئی حق (اپنے اوپر) سمجھتا ہوں اسی کی طرف لپکتا ہوں اور اسے میں پورا کرتا ہوں تو فضیل نے ان سے کہا اے ابن مبارک کتنی یہ اچھی بات ہے اگر یہ بات پوری ہو جائے؟

۱۲۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ذمعه نے کہتے ہیں کہ مجھے ابن ابی رزمہ نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ ایک آدمی نے کہا ہے اگر لوگ عبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق ان کو بیٹھے بیٹھے پہنچا دیتے۔ تو عبداللہ نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو روزی کمانے کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاٰخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ (مزل ۲۰)

اور کچھ ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہیں۔

عہد رسول میں کچھ لوگ تھے جن کے پاس مال تھے۔ اور حضرت ابوایوب کے پاس ایک باغ تھا۔ اور اسی طرح فلاں، فلاں آدمی تھے (یعنی مالدار تھے) اور کچھ دوسرے لوگ وہ بھی تھے جن کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر بھی تنگی اور سختی نہیں کی تھی۔ اور ان کو یہ نہیں فرمایا کہ ایک دن رات کی روزی رکھ لو باقی کو صدقہ کر دو ہاں ان کو بروقت اور پہلے انتظام کر کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فضیلت کے مواقع کی ان کو خبر دیتے تھے۔ (تا آنکہ وہ ان پر خرچ کریں۔)

۱۲۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو رزمہ نے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین بن شقیق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک سے فرماتے تھے: اپنے عیال کے لئے سعی اور کوشش کرنے کی مثل جیسی فضیلت کسی چیز میں نہیں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں بھی نہیں۔

پہلے گھر کی ضروریات پوری کریں

۱۲۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن احمد بن بشر صوفی حیري صاحب احوال نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو اسماعیل بن حمید نے ان کو ابراہیم بن نصر سورہانی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے ہیں۔ جب آپ عابد بننے کا ارادہ کریں تو دیکھئے کہ آپ کے گھر میں دانے ہیں؟ (یعنی گھر کے اخراجات پورے ہیں؟) اگر ہیں تو پھر ضرور عابد بنئے اگر نہیں ہیں تو پہلے دانے طلب کیجئے پھر عبادت کیجئے (یعنی پہلے گھر کی ضروریات پوری کیجئے۔)

(۱۲۶۷)..... ابن ابی رزمہ ہو: عبدالعزیز۔

(۱۲۶۹)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/۲) من طريق الفريابي عن سفيان الثوري بلفظ:

إذا أردت أن تتعب فاحرز الحنطة.

اپنے سفری سامان ساتھ رکھیں

۱۲۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلّائی نے کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم خواص سے سنا کہتے تھے۔ تین چیزیں تو کل کے آداب ہیں۔ قافلے کے ساتھ چلیں تو سفر خرچ ساتھ ہو۔ کشتی میں بیٹھیں سفر خرچ ساتھ ہو۔ اللہ اللہ کرنے والوں کی محفل میں بیٹھیں تو سامان ضرورت ساتھ ہو۔

۱۲۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطاء سے ان سے کہا ان کے ماموں ابو علی محمد بن احمد نے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے فرماتے تھے۔

تو کل کسب کرنے اور کسب چھوڑنے کا نام نہیں ہے تو کل ایسی چیز ہے جو دولت ہوتی ہے۔ اور ابو علی کے علاوہ دیگر نے حضرت جنید کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ کہ۔ تو کل اللہ تعالیٰ کی وعدہ فرمائی ہوئی چیزوں پر اطمینان قلب کا نام ہے۔

امام بیہقیؒ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تو کل کی مذکورہ تشریح کی بنا پر مناسب ہوگا کہ یہ سکون و اطمینان قلب (تو کل) کے صحیح ہونے میں کسب و عمل سے خالی نہ کیا جائے بلکہ ظاہری طور پر تو کسب و عمل کرتے جب کہ دل میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیاء نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب و عمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے تو کل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب و عمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد و بھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیاء نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب و عمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے تو کل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب و عمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد و بھروسہ نہیں کرے گا بلکہ اس کا اعتماد اور بھروسہ کرنا اس معاملے کے کافی ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔

۱۲۷۲: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن یحییٰ ازدی سے انہوں نے سنا عبد اللہ بن داؤد خربہبی سے جب ان سے تو کل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو کل اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنے کا نام ہے۔

۱۲۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا سعید بن احمد بلخی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے۔ انہوں نے حاتم اصم سے انہوں نے شقیق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ تو کل اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر دلی اطمینان کا نام ہے۔

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا چار باتوں پر تو کل کی بنیاد رکھنا

۱۲۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بکر بن دارم سے ان کو عمر بن حسن بن نصر بن طرخان نے انہوں نے سنا محمد بن ابو عبدان سے وہ کہتے کہ حاتم اصم سے کہا گیا تھا۔ آپ نے اس معاملے یعنی تو کل کی بنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار صفات پر:

(۱۲۷۲)..... عبد اللہ بن داؤد هو ابو عبد الرحمن الهمدانی الکوفی ثقة عابد (تقریب)

(۱۲۷۳)..... أخرجه المصنف من طريق أبي عبد الرحمن السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۶۳)

①..... میں جانتا ہوں کہ میرا رزق میرے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ لہذا میں اس کے لئے اہتمام اور فکر نہیں کرتا ہوں۔

②..... اور میں جانتا ہوں کہ میرا عمل اور کام میرے سوا دوسرا کوئی نہیں کرے گا لہذا میں اسی میں مصروف رہتا ہوں۔

③..... اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت میرے پاس اچانک آ جائے گی لہذا میں اس سے پہلے اپنے کام کو سمیٹتا ہوں۔

④..... اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہوں لہذا میں اس سے شرم و حیا کرتا رہتا ہوں۔

۱۲۷۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو یوسف بن مرزاہد نے ان کو حسن بن موسیٰ بن اسحاق نے ان کو ابی الدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابواسحاق طالعانی نے ان کو زافر نے ان کو ابورجاء نے ان کو عباد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہنا توکل علی اللہ ہے۔

تکمیل معرفت عاجزی اور تواضع سے ہوتی ہے

۱۲۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے انہوں نے سنا ابو محمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبد اللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ معرفت باللہ کامل ہوتی ہے عاجزی اور تواضع کے ساتھ اور تواضع کامل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر راضی رہنے کے ساتھ۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ معرفت مکمل ہوتی ہے۔ عاجزی سے اور عاجزی مکمل ہوتی رضا سے۔

ابو عثمان کی نصیحت

۱۲۷۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد رازی نے کہتے ہیں کہ ابو عثمان (مشہور واعظ) اپنی تقریر اور وعظ میں کہتے تھے۔

اے اللہ کے بندہ کس چیز کے لئے اپنے دل کو مشقت میں ڈالتے ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے جھگڑتے ہو۔ اور سردار و بڑا بننے کی طلب میں اور عزت بنانے کی ہوس میں اپنے دوستوں اور یاروں سے دشمنی مول لیتے ہو؟ اور اپنے سے اونچے کے ساتھ حسد کر کے اپنی زندگی کی ہلاکت و تباہی کا کام کیوں کرتے ہو؟ آپ تو ایسے ہو گئے ہیں جیسے کہ آپ کا اس بات پر ایمان ہی نہیں ہے جس نے یہ فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ وہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے؟ آپ علم کو اپنے ظاہر میں استعمال کیجئے خواہ آپ تاجر ہیں یا محنت کش ہیں یا کاشت کار ہیں۔ طلب کرنے میں احسن طریقہ اختیار کیجئے۔ حرام اور مشتبہ سب چھوڑ دیجئے۔ بے شک کوئی سانس لینے والا اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق پورا پورا نہ پالے۔ اور جب تک اپنا حصہ اپنے رزق سے اپنی حکومت سے اور عزت سے پورا پورا وصول نہ کر لے۔ اگر کوئی بندہ اپنے رزق سے بھاگے گا تو اس کا رزق اس کو پالے گا۔ جیسے کہ اگر وہ موت سے فرار اختیار کرے گا تو موت اس کو پالے گی۔

اور فرمایا کہ یقین، یقین کرنے والوں کو دنیا کا پورا پورا حصہ طلب کرنے سے مانع نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ یقین قلیل کے ساتھ راضی ہو کر زیادہ کو ترک کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور کثرت کی (لاچ) سے زہد اور بے تعلقی سکھاتا ہے۔ اتباع رسول اور اتباع صحابہ کرنے کے لئے، کیونکہ وہ لوگ امام المتوکلین تھے اور زاہدوں کے پیشوا تھے۔ اس کے باوجود آپ کا مال محفوظ ہوگا۔ اور جو آپ کا نہیں ہے اس سے آپ کو مکمل مایوس

اور نا تعلق ہونا ہوگا۔ اور جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ آپ سے خطا کرنے اور نہ ملنے والا نہیں تھا اور جو کچھ نہ ملے وہ ملنے والا نہیں تھا۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ پر یقین کرنا روزی کی طلب سے منع کرتا ہے یا بقدر ضروری روزی کی تلاش سے مانع ہے وہ شخص یقین کو نہیں سمجھا ہے اور اس نے سلف صالحین کے طریقوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات گذر چکی ہے کہ انبیاء اور ان کے اتباع کرنے والے سچے توکل والے تھے، ان کی مخالفت کرنا یا ان کے طریقے کے خلاف کرنا حق کی مخالفت کرنا ہے۔ اور ان کی موافقت کرنا حق کی موافقت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

۱۲۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن نے ان کو ابو عثمان سعید بن اسماعیل نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و کفی باللہ وکیلاً (سورۃ نساء ۸)
کافی ہے اللہ تعالیٰ کا رساز۔

اور ارشاد فرمایا:

الاستخذوا من دونی وکیلاً (سورۃ اسراء ۲۱)
یہ کہ مت بناؤ میرے سوا کوئی دوسرا کارساز۔

اللہ تعالیٰ ایسا کارساز ہے جو کہ کافی ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ ہر شے کی حفاظت کرتے والا ہے وہ غالب ہے حکمت والا ہے وہ غنی ہے، تعریفوں کا مستحق ہے اسی پر توکل ہوتا ہے، اور وہ بھروسہ کے قابل ہے جیسا کہ وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے اس کو اپنے بندے کی ضرورت پوری کرنے اور کفایت کرنے کے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں تو ایسا ہی توکل کیا ہوا ہے اور ایسا ہی کفایت کیا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ انسان فنی اور مستغنی ہو جاتا ہے اس کی تمام مخلوقات سے اس کے ساتھ اور وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں اپنے رب کے سوا کسی غیر کا محتاج نہیں۔

اس سلسلہ میں واعظ نے بڑا لمبا کلام کیا ہے اس کے بعد فرمایا اللہ پر توکل کرنا اسی پر اکتفاء کرنا ہے صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔
۱۲۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بو شجی نے کہ ان سے توکل کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی اپنی قوت سے بیزاری کرنا اور دوسروں کی یعنی دوسری تمام تر مخلوقات کی ایسی قوت سے بیزار کرنا۔
یعنی نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ کوئی اور مخلوق کچھ کر سکتی ہے سب کچھ اللہ کرتا ہے یہی توکل ہے۔
۱۲۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو بکر رازی نے انہوں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے تھے۔ توکل دراصل اتباع علم ہے اور حقیقت میں یقین کا استعمال کرنا ہے۔

۱۲۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے سنا ابو الحسن فارسی سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ فرماتے ہیں۔

توکل اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والے سبب کو اختیار کرنا ہے۔
۱۲۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو استاذ ابو بکر محمد بن سلیمان نے توکل یہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نفع

دینے والا یا نقصان دینے والا ہونے کا کھٹکا بھی نہ ہو اور ہر حال میں اپنے آپ کو اسی کے سپرد کرنا جو بھی حال تجھ پر آئے یہاں تک کہ تیرا دل اس سے پریشان نہ ہو۔

اور یہ بھی فرمایا کہ۔ تو کل مخلوق سے امید توڑنا اور ان سے حیلہ اور تدبیر کی طلب چھوڑ دینے کا نام ہے۔
اور یہ بھی فرمایا کہ۔ تو کل رنگوں کی طرف گردن اونچی کر کے دیکھنا اور اس میں جو نقص اور عیب ہے اس میں نظر کرنا پھر سب سے لوٹ کر اس ذات کی طرف رجوع کرنا جس کو کسی بھی حال میں نقص لاحق نہیں ہوتا۔

فقراء کے تین درجات ہیں

۱۲۸۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا فارس بن عیسیٰ سے اور وہ اہل حقائق کے علوم کا ادعاء رکھتے تھے۔ اس نے سنا جنید صوفی بن محمد سے وہ کہتے تھے۔ فقیر تین قسم ہیں:

۱..... ایک فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور اگر اسے بن مانگے دیا جائے تو نہ لے بلکہ انکار کر دے۔ ایسا فقیر تو فرشتوں میں سے ہے۔

۲..... وہ فقیر جو سوال نہ کرے اور اس کو بن مانگے ملے تو وہ لے لے، یہ مقررین میں سے ہے۔

۳..... وہ فقیر جو سوال کرے اور اس کے سوال کا کفارہ صدقہ کرنا ہے۔

فارس کہتے ہیں کہ۔ طلب کرنے کی شرط یہ ہے کہ شروع میں طالب غیر معتقد ہو یہ کہ طلب کے لئے کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تمیز کرنے والا اور نہ ہی کوئی قصد کرنے والا زید کی طرف نہ کہ عمر کی طرف اور نہ ہی عمر کی طرف سوائے زید کے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی رزاق ہے وہ رزق طلب کرتا ہے جہاں سے امر کرتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ عطا کنندہ ہوگا اور بندہ سبب ہوگا اور اللہ تعالیٰ مسبب ہوگا اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندوں کو دیتا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کو جو توکل کرنے کے ساتھ پرندوں کی طرح کوشش بھی کرے) متوکل ثابت کیا ہے، اور توکل کے ہوتے ہوئے تحصیل رزق کی تک و دو اور کوشش توکل میں خلل نہیں ڈالتی باوجود عدم مطالب کے، اور اپنی کوششوں میں سے ارادہ کرنے والا، تو مذکورہ صورت کے ساتھ کوشش اور سعی کے باوجود توکل کرنے والا ہوگا۔ پرندے کی طرح کہ کوشش وہ بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود نبی کریم نے اس کے توکل کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی تمثیل دی ہے اور انسان کو پرندے کی تعریف کرتے ہوئے کوشش سے منع نہیں فرمایا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ جو شخص اسی مسلک کی طرف گیا ہے وہ اللہ کے حکم سے اسی میں کسب عمل کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش و کسب کے اختیار و اجازت کو اس کی معاش کا سبب بنایا ہے، اور اس نے اس چیز کی اس کو ہدایت بھی دی ہے، اور اس پر اس کی اعانت بھی کی ہے اور اس کو اس نے اس کے ساتھ نفع بھی دیا ہے۔ اس کے بعد جو شخص ان میں سے دنیا میں بے رغبتی کرے اور آخرت میں رغبت کرے۔ اس نے اس سے کمتر روزی کے ساتھ اکتفا کیا۔ اور باقی کا صدقہ کر دیا جسے اصحاب رسول میں سے قراء کیا کرتے تھے۔ یا ایسے شخص نے اکتفا کیا اتنی روزی کمانے پر جو سب سے کم ہو اس کے بعد وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو گیا۔

رجاء بن ابوسلمہ کا قول

۱۲۸۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمہ نے ان کو رجاء بن ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ابوسنان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نفس کو فاقہ اور محتاج کے بارے میں نہیں بتاتے؟ انہوں نے کہا ہاں بتاتا ہوں۔ میں اس سے کہتا ہوں۔ جب یہ محتاجی ہوگی تو میں پھاوڑ والوں گا اور مزدوروں کے ساتھ جائیٹھوں گا اور میں ایک پیسہ یا دو پیسے کما کر لاؤں گا اسی کے ساتھ عیش کرنا اور خوش رہنا۔

ابن شاذب فرماتے ہیں کہ۔ حسان بن ابوسنان کا ایک کاروباری تاجر شریک تجارت تھا جو کہ اہل بصرہ میں سے تھا اور حسان خود اھواز میں مقیم تھے سفر کی تیاری کر کے اپنے شریک تجارت کے پاس بصرہ جاتے تھے۔

سال کے آخر میں دونوں اکٹھے ہوتے اور آپس میں تجارت کا حساب و کتاب کیا کرتے تھے۔ اور منافع آپس میں تقسیم کرتے تھے چنانچہ حسان اپنے منافع میں سے اپنی ضرورت کی روزی کے حساب سے لے لیتے تھے اور باقی منافع جو کچھ بچتا اس کو صدقہ کر دیتے تھے جب کہ ان کا ساتھی اضافی منافع کے ساتھ زمین خرید کرتا تھا اور گھر تعمیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسان بصرہ میں اپنے تاجر دوست کے پاس گئے، اور جتنی مال تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ صدقہ کر دیا ان سے گھر والوں کی ضرورت کا ذکر کیا گیا جو حاجت پہلے ظاہر نہیں تھی، انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟

لہذا اس کے بعد انہوں نے گھر کے خرچے کے لئے تین سو درہم قرض لیا اور گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

۱۲۸۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو احمد صیرفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن زیاد سے کہتے تھے کہ اسود بن سالم راستہ بتانے کی دلالی کرتے تھے جب انہیں ایک پیسہ مل جاتا تو آپس لوٹ آتے تھے۔ (اس روز اسی سے گذر بسر کرتے پھر اگلے روز پھر چلے جاتے)۔

۱۲۸۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد نجدی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱)..... وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق ۲)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مسروق نے فرمایا کہ اس کا مخرج اور راستہ یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے لہذا وہی اس کو دے گا وہی اس کو اس سے روکے گا۔

(۲)..... وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہی اس کو کافی ہے۔

فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ جو بھی اللہ پر توکل کرے اللہ اس شخص کی کفایت کرے مگر جو شخص اس پر توکل کرے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا اجر بڑا کر دیتا ہے۔

ان اللہ بالغ امرہ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر تک پہنچنے والا ہے۔ اس شخص کے بارے جو اللہ پر توکل۔ اور جو شخص توکل نہ کرے۔

قد جعل اللہ لكل شیء قدراً

اللہ نے ہر شئی کے لئے ایک اندازہ بنایا ہے یعنی ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔

۱۲۸۷: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی حاتم بن محمد ہروی نے ان کو ابو علی بشر بن موسیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ابو ہلال نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ابو صہبانے کہا یعنی صلہ بن اشیم نے۔

میں نے رزق کو تلاش کیا گمان سے لہذا اس نے مجھے تھکا دیا مگر صرف ایک دن کا رزق (ہی ملتا تھا) لہذا میں نے سوچ لیا کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے اور جس آدمی کا رزق ایک ایک دن کا یعنی روز بہ روز کا ہو مگر وہ اس کو نہ سمجھے کہ یہی اس کے لئے بہتر ہے وہ شخص کمزور سوچ کا مالک ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اس مسئلہ میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قوی عزم کا مالک ہے اور صبر کو کسب سے خالی کرنے پر قدرت رکھتا ہے، اور دعائے مانگنے کی طرف آگے بڑھنے کو ترک کرنے پر بھی قادر ہے اور ایسا ہے کہ جب اپنے آپ کو زبردستی روکتا ہے اور زبردستی صبر پر ایک مدت تک مجبور رکھتا ہے، مگر اس کی تکلیف اور پریشانی اس سے دور نہیں ہوتی۔ اور وہ پھر بھی اسباب کو تلاش نہیں کرتا، اور اس سب کچھ پر زبردستی صبر اختیار کرنے پر نادم بھی نہیں ہوتا۔ یا زیادہ تر اوقات میں وہ اس بات پر شک بھی نہیں کرتا کہ وہ صبر ہی ہے جس کا اثر اس پر زیادہ ہے یا اسباب کو تلاش کرنا۔ تو ایسے آدمی کے لئے صبر کرنا ہی افضل ہے۔

اور جو شخص کمزور ارادے کا مالک ہے، جو کہ صبر بھی نہیں کر سکتا مگر بہت تکلیف کے ساتھ، اور جب صبر کرتا ہے تو وہ دوران صبر اس بات کا شاکہ رہتا ہے کہ کیا صبر ہی اس کے لئے زیادہ بہتر تھا؟ یا اسباب کو تلاش کرنا؟ اور وہ ایسا ہے کہ ایک وقت میں وہ صبر کرتا ہے تو وہ اپنے صبر پر قائم اور ثابت بھی نہیں رہ سکتا بلکہ صبر کو چھوڑ کر اسباب کو تلاش کرنے لگتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اسباب کو تلاش کرنے اور استعمال کرنے والوں کے ساتھ ہی رہے، شیخ نے اس کی مثال کثرت سے نفلی روزے رکھنا اور نفلی نمازیں پڑھنا قرار دیا ہے، جب اس سے ملول نہ ہو اور اس سے عاجز نہ آئے اور اس کو بوجھ بھی نہ سمجھے۔ لہذا اکثر اہل معرفت اسی پر ہیں۔

کسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۱۲۸۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن علی بن یحییٰ سراج سے وہ کہتے ہیں ابن سالم سے بصرہ

(۱۲۸۷) أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۳۱) من طريق الحسن. به بلفظ.

طلبت الدنيا من مظان حلالها فجعلت لا أصيب منها إلا قوياً أما أنا فلا أعني فيه وأما هو فلا يجاوزني لما رأيت ذلك قلت: أي نفسي جعل رزقك كفافاً فأربعي فربعت ولم تكد.

وأخرجه ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۱۳۳)

(۱) ... في هامش الأصل مانصه:

آخر الجزء العاشر يتلوه إن شاء الله في الذي يليه.

حدثنا أبو عبد الرحمن السلمی قال: سمعت عبد الله بن علي بن يحيى السراج يقول سئل ابن سالم.

میں پوچھا گیا جب کہ میں سن رہا تھا کہ کیا ہم کسب کے ساتھ توکل سے دور ہو جائیں گے؟ یا توکل کے ساتھ کسب سے دور ہو جائیں گے۔ ابن سالم نے فرمایا کہ توکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ہے، اور کسب رسول اللہ کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے کسب کو سنت ٹھہرایا۔ ان کے ضعیف اور کمزور ہونے کی وجہ سے جب وہ توکل کے درجے سے نیچے گر گئے جو کہ رسول اللہ کی اپنی حالت ہے۔ تو آپ نے ان کو کسبوں کے ساتھ طلب معاش کے درجے سے نہیں گرایا جو کہ آپ کی سنت تھی اگر ایسا بھی ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

سہل بن عبد اللہ کی وضاحت

۱۲۸۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بن خثاب سے انہوں نے جعفر بن محمد بن نصیر سے انہوں نے سنا جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبد اللہ سے فرماتے تھے۔
جس نے کسب محنت میں طعن کیا اس نے سنت رسول میں طعن کیا اور جس نے توکل میں طعن کیا اس نے ایمان میں طعن کیا۔

کسب و عمل زیادہ بہتر ہے

۱۲۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو عثمان ردی سے انہوں نے ابراہیم خواص سے انہوں نے کہا کہ کسی صوفی کی شان نہیں ہے وہ کسب اور محنت کرنے سے جان چڑا کر بیٹھ جائے ہاں مگر یہ کہ کوئی آدمی مطلوب اور مغلوب الحال ہو کسب و محنت سے غافل ہو چکا ہو بہر حال وہ شخص جس میں ضروریات موجود ہوں اور اس میں کوئی روکنے والی چیز بھی نہ ہو جو اس کے اور محنت کے درمیان حائل ہو اس کے لئے کسب و عمل زیادہ بہتر ہے اور منزل کے قریب تر ہے۔

توکل کیا ہے؟

۱۲۹۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی سے سنا جس نے ذالنوی مصری سے سوال کیا تھا کہ اے ابو الفیض توکل کیا ہے؟
اس نے کہا کہ ارباب کو چھوڑ دینا اور اسباب سے منقطع ہو جانا۔ اور اس نے کہا مجھے اور حالت کے بارے میں زیادہ نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نفس کو عبدیت میں ڈالنا اور اس کو ربوبیت سے نکالنا۔

توکل کی تین نشانیاں ہیں

۱۲۹۲: کہتے ہیں کہ میں نے ذالنون نے مصری سے سنا کہتے تھے کہ توکل کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) ... علائق سے بغض ہونا۔ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ کے ساتھ تعلق جوڑنے میں رکاوٹ بنے اس سے نفرت کرے۔

(۲) ... طبائع میں جا پلوسی کو ترک کر دینا۔

(۳) ... حقیقتوں میں سچائی کو استعمال کرنا۔

(۱۲۸۸) ... أخرجه المصنف من طريق أبي عبد الرحمن السلمی من طبقات الصوفية (ص ۳۱۳ و ۳۱۵)

و ابن سالم هو أبو عبد الله محمد بن أحمد بن سالم البصري.

(۱۲۹۰) ... إبراهيم الخواص هو أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد بن إسماعيل له ترجمة في طبقات الصوفية (ص ۲۸۴)

(۱۲۹۲) ... أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۳۴۱/۹ و ۳۴۲) من طریق سعید بن عثمان. به مطولاً.

اللہ کے ساتھ یقین کی تین علامات ہیں۔ جو کچھ موجود ہو اس کے ساتھ سخاوت کرنا۔ جو چیز موجود نہ ہو اس کی طلب نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف بکے امیدوار رہنا۔

اللہ کی رحمت کے ساتھ غنی ہونے کی تین علامات ہیں۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ عاجزی اور تواضع کرنا۔ اغنیاء اور دولت مندوں کی تعظیم ترک کرنا۔ ابنائے دنیا اور متکبر لوگوں کا میل جول ترک کرنا۔

توکل کا عملی مظاہرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا

۱۲۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا محمد بن جعفر بن مطر سے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن عبد العزیز بردعی سے انہوں نے سنا ابو یعقوب نہر جوری سے فرماتے تھے کہ:

توکل اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عمل میں آیا تھا۔ خصوصاً اس حالت میں جب انہوں نے جب جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ آپ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ ان کا اپنا نفس اللہ کی محبت میں غائب ہو چکا تھا لہذا انہوں نے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو نہیں دیکھا تھا۔ لہذا وہ بغیر کسی واسطے کے اللہ سے ڈر کر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور یہ بات تو حید کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اپنی قدرت کے اظہار کی علامات اور دلیل ہے۔

۱۲۹۴:..... اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے نہر جوری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

توکل دو حال میں صحیح ہے کہ اسباب خود اللہ تعالیٰ پر دلالت کریں اور اسباب کے فقدان کے وقت اسباب سے صرف نظر کر کے صبر کرنا۔ اور سکون حاصل کرنے کی طلب میں اللہ کی طرف رجوع کرنا یہاں تک کہ سکون حاصل ہو جائے۔

۱۲۹۵:..... انہوں نے اپنی اسناد ساتھ فرمایا کہ میں نے ابو یعقوب نہر جوری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ توکل اختیار کو ترک کر دینے کا نام ہے۔ فرمایا کہ توکل وہی کرتا ہے جو ولایت کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ اور کفایت کے ساتھ تو مصروف ہو اور ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اور خلافت اللہ کی یاد کے لئے ہمہ وقت فارغ رہنا کفایت اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر اکتفا کرنا۔ اہل توکل کے درپے (آزار نہ ہونا) اس لئے کہ وہ اللہ کے چنے ہوئے لوگ اور اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ وہ اسی سے ضیافت چاہتے ہیں یعنی اللہ کے مہمان بنتے ہیں اور وہی ان کی ضیافت کرتا ہے۔ اور وہ اسی کے گھر میں مہمان بن کر اترتے ہیں اور وہی ان کو مہمانی دیتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے دیتا ہے۔ وہ لوگ صرف اسی پر توکل کرتے ہیں۔ وہی ان کو کافی ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنے فقر کے باوجود غنی ہیں۔ اور ان کے ماسوا سب لوگ ان کے غنا کی وجہ سے ان کے محتاج ہیں۔ جو شخص اللہ پر توکل کرنے کا انکار کرتا ہے وہ نادان اور کم علم کہلاتا ہے۔

توکل پر ایک مکالمہ

۱۲۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو دنیا نے ان کو علی بن ابو مریم نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب حضرت حذیفہ عرشی اور سلیمان خواص اکٹھے ہوئے اور یوسف بن اسباط بھی لہذا انہوں نے فقر اور غنا کا تذکرہ کیا۔ سلیمان خاموش بیٹھے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہوتا ہے جس کے لئے سر چھپانے کا اپنا گھر ہو۔ تن چھپانے کے لئے کپڑا ہو، اور زندگی گزارنے کے لئے کوئی درست رہنمائی اور ہدایت ہو جو اس کو دنیا کی فضول اور غیر ضروری چیزوں سے روک دے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہے۔ جو لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

لہذا سلیمان سے کہا گیا کہ اے ابویوب آپ کیا کہتے ہیں؟ تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمایا۔ میں جامع غنا توکل میں سمجھتا ہوں، اور جامع شرنا امید اور مایوسی کو سمجھتا ہوں۔ اور سچا غنی وہ ہے جو اپنے دل کو اللہ کی طرف سکون دیتا ہے یقینی طور پر اسی کے غنا ہے۔ اور توکل کرتے ہوئے اسی کی معرفت سے اور اسی کی عطا سے، اور اسی کی قسمت سے راضی ہو کر۔ چنانچہ غنی ایسا ہوتا ہے سچا غنی۔ کہ اگر وہ شام کرتا ہے دریاں حال کہ بھوکا ہوتا ہے تو صبح کرتا اس حال میں کہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں والا محتاج ہوتا ہے۔ (سلیمان کی یہ بات سن کر) سب لوگ رو پڑے۔

توکل کے مختلف انداز

۱۲۹۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل اصفہانی نے ان کو ابو تراب نے ان کو حاتم اصم نے ان کو شقیق بلخی نے فرماتے ہیں کہ: ہر ایک کا اپنا ایک مقام ہے کوئی اپنے مال پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنے نفس پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنی زبان پر توکل کرتا ہے، کوئی اپنی تلوار پر بھروسہ کرتا ہے۔ کوئی اپنی حکومت پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور کوئی صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بہر حال اللہ پر توکل کرنے والا سکون اور آرام پالیتا ہے، اللہ نے اس کو توکل کے ساتھ بلندی عطا کی ہے اور اس کا مقام بلند کر دیا ہے اور فرمایا کہ۔

وتوکل علی الحی الذی لا یموت۔

اس زندہ ذات پر توکل کیجئے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

بہر حال جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے راحت و سکون و آرام طلب کرتا ہے قریب ہے کہ وہ اس سے کٹ جائے لہذا وہ محروم ہو جائے۔

۱۲۹۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے فرماتے ہیں کہ استاذ ابوہل محمد بن سلیمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں جو انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا:

ماذا ابقیت لنفسک

اپنے آپ کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

اللہ ورسولہ

اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ نے فرمایا کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کلی طور پر مخلوق سے لا تعلق ہو جانا۔ اور اس میں رسول کو داخل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے ہے جو ایمان میں آپ کو حاصل ہے، اور تعلق کی حقیقت سبب کے ساتھ مسبب اعلیٰ تک وصول اور رسائی تک بے شک اس پر اس کا منقطع ہونا لازم ہے، پس جس وقت وہ مکمل ہو جائے بھروسہ کرے بھروسہ کرنے والا اور پکا ہو جائے اس میں۔ خبر دے اگر چاہے سب سے اور اگر چاہے تو مسبب سے کیونکہ سب کچھ اس کے نزدیک ایک ہی ہے بوجہ تعلق ہونے فروع کے سبب میں اصل کے ساتھ۔

۱۲۹۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابی عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ

سفیان نے کہا کہ ابو حازم کہتے ہیں۔

میں نے ساری دنیا کو دو چیزیں پائی ہے، ایک چیز وہ جو میرے لئے ہے اور دوسری جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے کے لئے ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے اگر میں اس کو اس کے وقت سے پہلے طلب کروں اور زمین و آسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کر ڈالوں تو بھی میں اس چیز پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔

اور جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ وہ کسی اور کے لئے ہے۔ میں اس کے لئے زمین و آسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کر کے بھی نہیں پاسکوں گا، لہذا میں اس کی امید کیوں کروں؟ میرا رزق میرے غیر سے روک لیا گیا ہے، جیسے دوسروں کا رزق مجھ سے روک لیا گیا ہے لہذا ان دو میں سے میں کس چیز میں اپنی عمر اور اپنی زندگی برباد کروں۔

ابو حازم کی وضاحت

۱۳۰۰:..... سفیان کہتے ہیں کہ ابو حازم سے کہا گیا تھا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ اس نے کہا میرا بہترین مال میرا اللہ پر یقین ہے اور اس چیز سے میری مایوسی جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۱۳۰۱:..... فرماتے ہیں کہ۔ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا، آپ اپنی ضرورت حاجت ہمارے سامنے لائیں۔

اس نے کہا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی میری عقل سے بعید بات ہے کہ) میں اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کروں (بلکہ میں تو اپنی حاجتیں اس کے آگے پیش کرتا ہوں) جس سے حاجتیں پوشیدہ نہیں ہیں، وہ مجھے جو کچھ عطا کرتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ مجھ سے روک لیتا ہے اس سے راضی ہوں۔

۱۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو دنیا نے ان کو عبد اللہ بن مسلی طفاوی نے ان کو عبد اللہ بن شمیٹ بن عجلان نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے۔

مؤمن اپنے نفس سے کہتا ہے (یہ دنیا کی زندگی) تین دن کی ہے، جس میں سے کل کا دن تو گزر چکا ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہونا تھا وہ بھی ہو چکا ہے۔ اور وہی آنے والی کل، یعنی آنے والی صبح اس کی امید ہے ممکن ہے کہ شاید آپ اس کو نہ پاسکیں۔ اگر آپ کل آنے والی صبح ان لوگوں میں سے ہو۔ جو کل موجود ہوں گے تو تیرا کل کا رزق کل ہی تیرے پاس آ جائے گا۔ اور کل صبح سے پہلے ایک دن اور ایک رات باقی ہے۔ اس میں بہت سے نفوس ہلاک ہوں گے۔ شاید تو بھی اسی میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہو، لہذا ہر دن کی اپنی ہی فکر کافی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۱۳۰۳:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابو بکر نے ان کو محمود ابن خدش نے انہوں نے سنا شعث بن عبد الرحمن سے ان کو ایک آدمی نے جسے عبد الملک کہا جاتا تھا اس نے حسن بصری سے انہوں نے فرمایا۔

اے ابن آدم تو روزانہ سال بھر کا غم نہ اٹھا اس لئے کہ ایک دن میں جو کچھ غم ہے وہی کافی ہے اگر تیری عمر نے سال بھر وفا کی تو اللہ تعالیٰ تیرا رزق بھی تیرے پاس پہنچائے گا۔ اگر تیری عمر نے سال بھر وفانہ کی تو جو کچھ آپ طلب کر رہے ہیں وہ آپ کا نہیں ہے۔

(۱۲۹۹)..... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفیان فی التاريخ (۱/۶۷۹ و ۱۸۰)

وأخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۳/۲۳۷) من طریق سفیان عن ابی حازم سلمۃ بن دینار.

(۱۳۰۲)..... أخرجه المصنف فی الزهد الکبیر له (۵/۴۷۵) من طریق ابن أبی الدنیا. به.

۱۳۰۴..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو علی بن ابومریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو احمد بن سہل ارونی نے انہوں نے سنا ابو فروہ زابد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خواب میں کہا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ توکل کرنے والے ہی آرام پانے اور جان چھڑانے والے ہیں، میں نے پوچھا کہ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے وہ کیسے؟ وہ کس چیز سے جان چھڑا لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کے غموں اور کل آنے والی حساب کی سختی سے ابو فروہ کہتے کہ جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے، اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے رزق میں تاخیر کی فکر نہیں کی اور نہ ہی میں وقت سے پہلے اس کی جلدی کی اور یہ اس لئے کہ جو شخص توکل کرنا طے کر لیتا ہے اللہ اس کو اس کے فکر سے کفایت کر لیتا ہے اور رزق کو اور خیر کو اس کی طرف چلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے بس وہی اس کو کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

۱۳۰۵..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرنی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو معاذ بن ثنیٰ نے ان کو عبد اللہ بن شوان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے یہ کہ عامر بن عبد اللہ نے دو چچا زادوں سے کہا۔ تم دونوں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو دونوں آرام میں رہو گے۔

توکل کا بیان توراۃ میں بھی ہے

۱۳۰۶..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو حسن بن عبد العزیز نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے رجاء بن ابوسلمہ سے ان کو عقبہ بن ابونعنب نے فرماتے ہیں۔ توراۃ میں لکھا ہے تم ابن آدم پر بھروسہ کر رہے ہو حالانکہ ابن آدم کی تو کوئی بقاء ہی نہیں ہے اور نہ اس کو کوئی باقی رکھے گا لیکن تم توکل کرو اس زندہ ذات پر جو کبھی بھی نہیں مرے گا۔

۱۳۰۷..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو خلیل بن ابوالخیل نے ان کو صالح بن شعیب نے وہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ مجھے اپنے دل میں ایسی جگہ اور ایسا مقام دے جیسے تم نے اپنی زندگی کو دیا ہے۔ اور مجھے اپنے لئے اپنی آخرت کا ذخیرہ بنا۔ اور نقلی عبادت کے ساتھ میری طرف قرب حاصل کر آپ میرے قریب ہو جائیں گے۔ اور میرے اوپر بھروسہ رکھو میں تیری ہر ضرورت پوری کروں گا۔ اور میرے غیر کے ساتھ دوستی نہ کرو اور اس کو اپنا سرپرست نہ بنا ورنہ میں تجھے رسوا کر دوں گا۔

۱۳۰۸..... ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زابد نے ان کو احمد بن ابوعثمان حدثی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی عبدالسلام بن محمد بغدادی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن خبیب نے انہوں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم کے پاس ذکر ہوا کہ اللہ اور تیرے درمیان جو تعلق ہے کہ ساتھ وہ جو نعمت عطا کرے اس کا احسان نہیں جتلائے گا اور غیر اللہ کی طرف سے نعمت کو بھی قرضہ اور تاوان سمجھ (اس لئے کہ یا تو اس کے بدلے میں تم سے بھی کچھ توقع رکھے گا یا احسان جتلائے گا۔)

۱۳۰۹..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو یزید محمد بن احمد فقیہ مروزی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ

(۱۳۰۴)..... أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۵۳)

(۱۳۰۵)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۹۲/۲) من طریق حماد بن سلمۃ. بہ.

(۱۳۰۶)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۹۲/۶) من طریق ضمرۃ. بہ.

(۱۳۰۷)..... أخرجه المصنف من طریق ابن أبي الدنيا في التوكل (۲۷)

کہتے تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے مایوس ہو جانے کا نام ہے۔

دنیا میں لوگوں کی اقسام

۱۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اس کو اپنے زمانہ کے صوفیاء کے شیخ ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر نے ابو محمد جریری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبد اللہ تستری سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبی علیہ السلام کو بھیجا اس وقت دنیا میں سات قسم کے لوگ تھے۔ (۱) بادشاہ۔ (۲) کاشتکار۔ (۳) مویشی پالنے والے (۴) تاجر (۵) کاریگر (۶) مزدور (۷) ضعیف اور فقیر۔ ان میں کسی کو بھی یہ حکم نہیں ملا تھا کہ وہ اپنا پیشہ بدل لیں ہاں آپ نے انہیں علم حاصل کرنے کا اللہ پر یقین کرنے اور توکل کرنے کا حکم دیا تھا، ان تمام معاملات میں جن میں وہ لوگ پہلے سے تھے۔

حضرت سہل نے فرمایا:

عقل مند کے لئے مناسبت کہ وہ یہ کہے میرے لئے یہ جاننے کے بعد کہ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ میں تیرے سوا کسی اور سے امید رکھوں یا آرزو کروں اور آپ نے جب مجھے پیدا کیا ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں آپ کے خلاف یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیں گے یا میرے معاملے کا اپنے سوا کسی اور کو سرپرست بنادیں گے۔

حضرت سہل کے نزدیک توکل کی مثال

۱۳۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر احمد بن حسین اھوازی صوفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو الفضل عبد اللہ بن عبد اللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا سہل بن عبد اللہ تستری سے وہ فرماتے تھے۔ توکل یہ ہے کہ بندہ اللہ کے آگے ایسے ہو جائے جیسے میت غسل دینے والے کے آگے ہوتا ہے جیسے چاہئے وہ اس کو پلٹ دے۔

عبد اللہ بن ادریس کا بیان

۱۳۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ادریس نے کہا۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو سب سے کٹ کر بندے کی طرف جاتا ہے۔ اور اس ذات کی طرف سب سے کٹ کر جانے کو ترک کر دیتا ہے سارے آسمان اور زمین جس کے ہیں۔

متوکل کسی سے اپنی شکایت نہیں کرتا

۱۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے سنا ابو عمرو بن مطر سے انہوں نے سنا ابو بکر برذی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا نہر جوری سے وہ کہتے ہیں۔

حقیقت میں اللہ پر توکل کرنے والا اور صحیح توکل کرنے والا لوگوں سے اپنی تکلیف کو اٹھالیتا ہے (یعنی کسی کو اپنی ضرورت پوری کرنے کی تکلیف نہیں دیتا) چنانچہ اس کے ساتھ جو بھی تکلیف ہو اس کی کسی کے آگے شکایت نہیں کرتا۔

اور جو اس کو دینے سے منع کر دے اس کی برائی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ دینے کو اور نہ دینے کو اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؑ کہتے ہیں

۱۳۱۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمنؑ نے ان کو حسن بن مقیم بغدادی نے۔ ان کو ابوالحسن حناط نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے کہ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تھوڑی سی دیر انہوں نے اپنا سر جھکایا اس کے بعد فرمایا جب عطا کرنے والا خود منع کرنے والا بھی ہے تو پھر کون عطا کر سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب معطی ہے تو مانع بھی تو وہی ہے۔ دونوں اسی کے صفاتی نام ہیں اور عطا کرنا اور عطاء روک دینا دونوں اس کی صفتیں ہیں تو پھر باقی کیا رہا۔)

توکل کے درجات

۱۳۱۵: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمنؑ نے ان کو محمد بن عبد اللہ نے ان کو ابو علی روزباری نے فرماتے ہیں۔
کہ توکل کے تین درجے اور تین درجے ہیں۔ توکل کا پہلا درجہ اور پہلا درجہ یہ ہے کہ جب اسے عطا کیا جائے تو شکر کرے دوسرا درجہ یہ ہے کہ عطاء کرنا یا نہ کرنا اس کے نزدیک ایک جیسا ہو۔ تیسرا درجہ نہ دینا یعنی نہ ملنا پھر اس کے ساتھ بھی شکر کرنا اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے باوجود یہ کہ اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عطا کرنے کا اختیار ہے۔
۱۳۱۶: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمنؑ نے انہوں نے سنا ابو علی حسن بن یوسف قزوینی سے انہوں نے سنا ابراہیم مولا سے انہوں نے سنا حسن بن علی نے انہوں نے سنا ابو الحسن نورانی سے وہ فرماتے تھے۔
فقیہ کی صفت ہے کہ وہ نہ ہونے کے وقت سکون سے ہوتا ہے۔ اور چیز موجود ہونے کے وقت خرچ کرتا اور ایثار کرتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا جواب

۱۳۱۷: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمنؑ سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ رازی سے انہوں نے سنا ابو عمرو دمشقی سے انہوں نے سنا ابو عبد اللہ بن جلاء سے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ بندہ اللہ کے سپرد کب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب وہ اپنی ذات سے اور اپنے فعل و عمل سے مایوس ہو جائے اور اپنے تمام احوال میں اللہ کی طرف پناہ لے لیتا ہے، اور جب اللہ کے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ رہے۔ (پھر وہ اللہ کے حوالے ہو جاتا ہے۔)
۱۳۱۸: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمنؑ سلمی نے انہوں نے سنا احمد بن علی سے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابو یزید البسطامی (سے پوچھا گیا بندہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کب بنتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ موجود اور غیر موجود پر تعلق سے اپنے دل کو کاٹ لیتا ہے (اس وقت وہ متوکل علی اللہ ہوتا ہے؟)

توکل کی حقیقت!

۱۳۱۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ بن شاذان سے انہوں نے سنا ابو بکر واسطی سے جب ان سے توکل کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا کہ مشقتوں کے مصائب پر صبر کرنا اس کے بعد اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنا۔ اس کے بعد اسی کا حکم

(۱۳۱۷) ابو عبد اللہ بن جلاء ہو: احمد بن یحییٰ له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۱۷۶)

(۱۳۱۸) ابو یزید البسطامی و هو: طیفور بن عیسی (طبقات الصوفية للسلمي ص ۶۷)

ماننا، اس کے بعد اسی کے فیصلے پر راضی رہنا، اس کے بعد اسی پر یقین کرنا۔ اور توکل کی سچائی وہ سچی محتاجی اور افتقار ہے اللہ کی طرف۔ (یعنی اللہ کی بارگاہ میں سچی محتاجی اور سچ سچ اللہ کا فقیر ہونا ہے۔)

یحییٰ بن معاذ کا توکل پر بیان

۱۳۲۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابو احمد علی بن محمد مروان نے ان کو محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص اس سے فضل مانگے جو صاحب فضل نہیں ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے اور صاحب فضل وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الله لذو فضل على الناس (بقرہ ۲۳۲)

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔

حضرت معروف کرخی کی نصیحت

۱۳۲۱: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن اسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن مسیب نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن خبیق سے انہوں نے ابراہیم بکاء سے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت معروف کرخی سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر توکل کرتا رہ یہاں تک کہ وہی تیرا استاذ بن جائے۔ اور تیری شکایتوں کا مرکز بن جائے بیشک لوگ نہ تو تجھے کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

دنیا اس سے طلب کی جائے جس کے قبضے میں دنیا ہے

۱۳۲۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الفتح محمد بن احمد بن ابو الفوارس حافظ نے ان کو احمد بن جعفر بن سلم نے ان کو احمد بن محمد بن عبد الخالق نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن حجاج نے ان کو عبد الصمد بن محمد نے ان کو بشر بن حارث نے وہ فرماتے ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم دنیا اس سے طلب کرتے ہو جو خود دنیا کا طالب ہے دنیا اس سے طلب کیجئے جس کے قبضے میں دینا ہے۔

توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے

۱۳۲۳: ہمیں خبر دی حمزہ بن عبد العزیز نے ان کو ابو محمد کعمی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن فضیل نے ان کو ابن سنان نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے وہ فرماتے ہیں۔ اللہ پر توکل کرنا ایمان کو پکا کرنا ہے۔

۱۳۲۴: بلال اشعری نے روایت کی ہے (جو کہ قوی راوی نہیں ہے) قیس بن ربیع سے اس نے ابو احق سے اس نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے۔

ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص مروسی نے ان کو ابو بلال اشعری نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۳۲۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو علی بن محمد بن علاء نے ان کو عباس بن حمزہ نے انہوں نے سنا ابو مسلم

(۱۳۲۱)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳۶۰/۸) من طريق محمد بن سلمة الیامی عن معروف الكرخی.

(۱۳۲۳)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۷۳/۳) من طريق محمد بن فضیل عن ضرار بن مرة الکوفی أبوستان الشیبانی۔ به.

زاہد سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض نے، انہوں نے کہا۔ توکل عبادت کا قوام ہے۔

توکل کے بارے میں آیات قرآنی

۱۳۲۶: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے بطور املاء کے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن میب نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو صالح مری نے ان کو سعید ربیع نے ان کو عامر بن عبد قیس نے وہ کہتے تھے کہ کتاب اللہ میں تین آیات ایسی ہیں جن کے ساتھ میں تمام مخلوقات سے مستغنی ہوتا ہوں (یعنی ان کے ہوتے ہوئے مخلوق کی ضرورت نہیں ہوتی) پہلی آیت ہیں۔

وان یمسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا هو وان یردک بخیر فلا راد لفضله (یونس ۱۰۷)
اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کو دو کرنے والا اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لہا وما یمسک فلا مرسل لہا من بعدہ وهو العزیز الحکیم (فاطر ۲)
اللہ تعالیٰ جب بندے کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے اسے بند کرے والا کوئی بھی نہیں ہے اور جب وہ بندہ کر دے اسے کھولنے والا کوئی نہیں اس کے بعد اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور تیسری آیت یہ۔

وما من دابة فی الارض الا علی اللہ علی اللہ رزقہا ویعلم مستقرہا ومستودعہا (حود ۶)
زمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے سب کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ وہی جانتا ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں وہ سونے جاتا ہے۔

توکل کے بارے میں اشعار

۱۳۲۷: ہمیں شعر سنائے تھے ابو زکریا بن ابوالخلق نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے ابو الفضل فرات ہروی نے اس نے کہا ہمیں شعر بتائے تھے ابو عبد اللہ بن عرفہ نحوی نے۔

ارغب الی اللہ ولا ترغب الی احد

اما رأیت ضمان الواحد الصمد

اللہ کی طرف رغبت کر اور نہ رغبت کر کسی ایک کی طرف بھی کیا نہیں دیکھا تم نے واحد صد ذات کی طرف سے ضمانت کو نہیں دیکھا۔

اللہ رازق ہذا الخلق کلہم

حتی یفرق بین الروح والجسد

اس تمام مخلوق کا رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روح اور جسم میں تفریق اور علیحدگی کر دے (یعنی موت دے دے)۔

۱۳۲۸: ہمیں شعر بیان کئے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو شعر بیان کئے ابو الحسن محمد بن محمد بن حسن فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر بیان کئے

ابراہیم بن محمد بن عرفہ نحوی نے۔

رضیت بما قسم اللہ لی

وفوضت امری الی خالقہ

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو تقسیم کی ہے میں اس کے ساتھ راضی ہوں اور میں نے اپنا معاملہ اپنے خالق کے سپرد کر دیا ہے۔

فقد احسن الله فيما مضى

وبحسن ان شاء فيما بقى

جو کچھ زندگی گزر گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہے انشاء اللہ اس میں بھی احسان ہی فرمائیں گے۔

۱۳۲۹: ہمیں سنائے ابو عبد الرحمن نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد بن یزید نے اپنے ذاتی کلام سے فرماتے ہیں۔

سل الله من فضله واتقه

فان التقى خير ما يكتسب

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیجئے اور اسی سے ڈرتے رہئے بے شک اللہ سے ڈرنا بہترین عمل ہے۔

ومن يتق الله يصنع له

ويوزقه من حيث لا يحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ بناتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں

جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت توکل کو بار بار پڑھنا

۱۳۳۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن

سلیمان نے ان کو کہمس نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

بے شک میں قرآن مجید کی ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت خود پوری کرے گا وہ آیت یہ ہے۔

ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب (۲۰۱:۱۱۱)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ نکالتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں

ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر اس آیت کو فرماتے رہے اور اس کو دہراتے۔

۱۳۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدی نے ان کو اصمعی نے اور ان کو خبر دی ہے ابو

محمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ہمدان میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبید اللہ بن عبد الرحمن سکری نے ان کو زکریا بن

یحییٰ منقذی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو نصیحت کی اور فرمایا۔ اے میرے بھائی تو طالب ہے اور مطلوب

بھی ہے۔ تجھے وہ تلاش کرتا ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا اور تو خود اس چیز کو تلاش کر رہا ہے جس چیز کی تجھے ضرورت نہیں ہے جس سے تیری

کنایت کر لی گئی ہے۔ اے میرے بھائی آپ نے بہت سے حرص کرنے والے محروم دیکھے ہوں گے اور بہت سارے دنیا سے بے رغبتی

کرنے والے رزق پانے لگے۔

۱۳۳۲: ہمیں خبر دی ابو سعد زاہد نے ان کو عبد الرحمن بن محمد اردنی نے مصری میں ان کو عمر بن عراق نے کہتے ہیں کہ مجھے ابو القاسم قرشی نے

کہا کہ ایک آدمی بنان حمال (سامان بردار) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے اس لئے کہ میرا رزق بہت تنگ ہو گیا ہے۔

اللہ کی قسم میں نے آج اپنے گھر کا ایک تھال گیا وہ درہم کے بدلے میں فروخت کیا ہے جو پچھلے چودہ سال سے میرے پاس تھا اس نے کہا اے قوم

دیکھا تم نے اس سے زیادہ تعجب والی بات کہ اللہ تعالیٰ چودہ سال سے اس کو رزق دے کر رکھا تھا مگر وہ آج کھانے برتن کے بارے میں فقر کی شکایت کر رہا ہے۔

۱۳۳۳: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن سقاء نے، اس نے کہا کہ مجھ کو میرے والد ابو علی نے حدیث بیان کی، ان کو ابو الفضل احمد بن عبد اللہ بن نصر نے، ان کو ابو ہاشم وریزہ بن محمد غسانی نے، ان کو محمد داؤد بن صبیح نے ان کو علی بن یحییٰ نے کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم کے آگے اپنے عیال کے زیادہ ہونے کی شکایت کی تو ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے میرے بھائی! آپ گھر میں جا کر دیکھ لیجئے کہ ان سب لوگوں میں سے جس جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہوا ہے آپ میرے گھر بھیج دیجئے۔

فقراء اور مساکین پر اللہ تعالیٰ کا انعام

۱۳۳۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابراہیم بن نصر منصور نے ان کو ابراہیم بن بشار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک رات کو شام کے ٹائم حاضر تھے۔ ہم لوگ روزے سے تھے۔ مگر شام ہو جانے کے باوجود ہم لوگوں کے پاس ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جس کے ساتھ ہم افطار کرتے اور نہ ہی کوئی اور تدبیر تھی۔ ابراہیم نے مجھے پریشان اور مغموم دیکھا تو فرمایا کہ اے ابراہیم بن بشار دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے فقراء اور مساکین پر کس قدر انعام فرمایا ہے۔ دنیا اور آخرت کی نعمتوں اور راحتوں سے جن کے بارے میں ان سے اللہ قیامت کے دن پوچھیں گے بھی نہیں نہ زکوٰۃ کے بارے میں اور نہ ہی حج کے بارے میں۔ نہ ہی صدقہ کے بارے میں اور صلہ رحمی اور غمخواری کے بارے میں۔ ہاں ان چیزوں کے بارے میں حساب کتاب ان مساکین سے لیا جائے گا جو دنیا کے اغنیاء تھے اور آخرت کے فقیر ہوں گے جو دنیا میں عزت دار تھے مگر قیامت میں ذلیل ہوں گے۔ لہذا آپ نہ فکر کریں اور نہ ہی غم کریں۔ اللہ کی طرف سے رزق ضمانت دیا گیا ہے اور محفوظ کر دیا گیا ہے۔ فقریب تیرے پاس آ جائے گا۔ اللہ کی قسم ہم بادشاہ اغنیاء ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں راحت کی جلدی کر لی ہے۔ ہم پرواہ نہیں کرتے کہ کون سے حال میں ہم نے صبح کی ہے اور شام کی ہے۔ جب ہم اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی اپنی نماز کی طرف کھڑا ہو گیا۔ ہم چند ساعات ہی ٹھہرے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور اس کے پاس آٹھ روٹیاں تھیں اور بہت سی کھجوریں تھیں۔ اس نے لا کر ہمارے آگے رکھ دیں اور کہنے لگا کھاؤ، اللہ تم پر رحم فرمائے۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے سلام پھیرا پھر فرمایا۔ کھائیے اے غمگین۔ اتنے میں کوئی سائل بھی آ گیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے بھی کچھ کھانے کو دو۔ لہذا ابراہیم نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں اٹھائیں اور اس کو دے دیں اور تین روٹیاں مجھے دے دیں اور دو روٹیاں خود کھالیں اور فرمایا کہ غمخواری کرنا اہل ایمان کے اخلاق کا حصہ ہے۔

۱۳۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے، انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن احمد بلخی سے، وہ کہتے ہیں ہم نے سنا محمد بن حامد سے، انہوں نے سنا احمد بن خضرویہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حاتم اعم سے کہا کہ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

وللہ خزائن السماوات والارض ولكن المنافقين لا يفقهون (المنافقون ۷)

اللہ ہی کے لئے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے۔ لیکن منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

۱۳۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، انہوں نے سنا علی بن حمزاد سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابراہیم بن ابوطالب سے۔ انہوں

نے سنا محمد بن حمید سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہارون بن مغیرہ سے، اس نے سفیان ثوری سے، انہوں نے کہا کہ حضرت واصل بن احنب نے اس آیت کو تلاوت کیا:

وفي السماء رزقكم وما توعدون (الذاریات ۲۲)

تمہارا رزق آسمانوں میں اور جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

احدب نے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے میرا رزق آسمانوں میں اور میں اس کو زمین میں تلاش کروں؟ اللہ کی قسم میں ان کو زمین میں کبھی بھی تلاش نہیں کروں گا۔ پھر وہ کوفے کے ایک ویرانے میں داخل ہو گئے دو دن تک کوئی خبر نہ آئی جب تیسرا دن ہوا تو وہ کھجور کے تازہ ٹوکڑے کے ساتھ واپس آئے اور ان کا ایک بھائی تھا جو کہ ان سے بھی زیادہ نیک نیت تھا۔ ان کو دو ٹوکڑے موصول ہوئے چنانچہ ان کا یہی حال تھا یہاں تک کہ دونوں کے مابین موت نے فاصلہ پیدا کر دیا۔

قریب اصمعی اور اور ایک اعرابی کی سرگذشت

۱۳۳۷:..... ان اخبار میں سے ہے جن کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابو الحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو اور جآء محمد بن احمد قاضی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی سے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبد الملک بن قریب اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں بصرہ کی جامع مسجد میں آیا جب میں بصرے کی گلیوں سے گزر رہا تھا میں نے وہاں ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا۔ جو اچانک میرے آگے آ گیا، انتہائی سخت مزاج اور خشک مزاج آدمی تھا اونٹنی پر سوار تھا تلوار حائل کر رکھی تھی اس کے ہاتھ میں کمان تھی قریب ہوا اور اس نے سلام کیا اور میرے بارے میں دریافت کیا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ بنی اصمع سے تعلق ہے مجھے کہنے لگے کہ تو اصمعی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، اور پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس جگہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جاتا ہے، اس نے پوچھا کہ کیا رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے جبے بندے پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں ہے اے اعرابی اس نے کہا کہ اس میں سے کچھ آپ میرے سامنے پڑھیں میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی سے نیچے اتریں وہ نیچے اتر اور میں نے تلاوت کی ابتدا کرتے ہوئے سورۃ والذاریات پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا۔

وفي السماء رزقكم وما توعدون.

تمہارا رزق آسمانوں میں ہے اور جو کچھ تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

لہذا اعرابی نے کہا اے اصمعی! کیا یہ رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے کہا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ وہ کلام ہے جس کو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے لہذا اس اعرابی نے کہا بس اتنا کافی ہے اور اٹھ کر وہ اپنی اونٹنی کے پاس گیا اور جا کر اسے اپنی تلوار سے ذبح کر دیا اور اس کی کھال اتاری اور مجھ سے کہنے لگا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں میرے ساتھ مدد کریں لہذا ہم لوگوں نے اس کو آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار توڑ دی۔ اور کمان بھی توڑ ڈالی اور انہیں ریت کے نیچے دبا دیا اور پیچھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ دیہات کی طرف اور وہ یہ پڑھ رہا تھا وفي السماء رزقكم وما توعدون. بار بار اس کو دہرا رہا تھا۔ جب وہ مجھ سے بصرے کی باغات میں غائب ہو گیا تو میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اسے ملامت کرنے لگا میں نے اس اپنے آپ سے کہا اے اصمعی تم نے تو تیس سال تک قرآن کو پڑھا اور اس آیت کو اور اس جیسی بہت سی آیات کو پڑھا مگر مجھے ایسے ایسا متنبہ نہ ہوا جیسے یہ شخص اعرابی متنبہ ہوا ہے۔ جو کہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے معاملے میں وہ فیصلہ فرمایا جو میں پسند کرتا

ہوں، میں نے ہارون رشید امیر المومنین کے ساتھ حج کیا اچانک میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک مخفی اور ہلکی سی آواز سنی جو بڑی نرم آواز تھی۔ ادھر آواز اے اصمعی۔ ادھر آئے اے اصمعی۔ کہتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہی اعرابی ہے جو کمزور ہو چکا ہے رنگ پیلا ہو چکا ہے مجھے بار بار ہا ہے۔ چنانچہ وہ خود آیا اور مجھے سلام کیا اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام ابراہیم کے پیچھے لے جا کر بیٹھا دیا اور کہنے لگا کہ تھوڑا سا رحمٰن کا کلام پڑھئے وہی جس کو آپ پڑھتے ہیں لہذا میں نے دوبارہ بھی سورۃ الذاریات پڑھی جب میں اسی آیت پر پہنچا۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ تو اعرابی نے چیخ ماری اور کہنے لگا ہمارے رب نے ہمیں جو وعدہ دیا تھا ہم نے تو اسے سچا پایا ہے۔ ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اسے سچا پایا ہے۔ پھر بولا کہ اے اصمعی کیا اس کے سوا بھی رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے جواب دیا جی ہاں ہے اے اعرابی اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتے ہیں:-

فرب السماء والارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون (الذاریت ۲۳)

پس قسم ہے ارض و سماء کے رب کی بے شک وہ حق ہے جسے تم بولتے ہو۔

یہ سن کر پھر دیہاتی نے چیخ ماری اور کہنے لگا یا سبحان اللہ۔ وہ کون ہے؟ جس نے رب جلیل کو غصہ دلادیا ہے جس کی وجہ سے اس نے قسم کھائی ہے پھر انہوں نے اس کو سچا نہیں مانا اس کے قول میں جس کی وجہ سے انہوں نے اسے قسم کھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ تین بار اس نے یہ بات کہی اور پھر اس کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابواحق ابراہیم بن محمد بن علی معاویہ نسیا پوری نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن احمد بن بالویہ عفی عنہ نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عمار دھنی نے ان کو سالم نے کہ حضرت دانیال علیہ السلام ایک کبرے کنویں میں پھینک کر ان کے اوپر درندے چھوڑ دیئے گئے تھے، مگر ان درندوں نے بجائے ان کو کاٹنے ان سے محبت کرنا ان کے ہاتھ پیر چاٹنا اور کتے کی طرح چالوسی کرتے ہوئے دم بلانا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ نمائندہ بن کر آیا اور آکر کہا کہ اے دانیال (کیا آپ کو میری ضرورت ہے۔)

انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کے رب کا نمائندہ ہوں اس نے مجھے کھانا دے کر تیرے پاس بھیجا ہے۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا:

الحمد لله الذی لا ینسی من ذکرہ

اس اللہ کا شکر ہے جو اس کو نہیں بھلاتا جو اس کو یاد کرے۔

قدرتی طور پر چکی کا چلنا

۱۳۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن راج نے ان کو مطین نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو بکر بن عیاش نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک حاجت درپیش آئی چنانچہ وہ جنگل کی طرف نکل گئے اور اس کی بیوی نے دعا کی اے اللہ ہمیں وہ رزق عطا فرما جس کا ہم آٹا گوندھیں اور روٹیاں پکائیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آدمی واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ تھاں گوندھے ہوئے آٹے سے بھرا ہوا ہے۔ اور تندور میں روٹیاں پک رہی ہیں اور

گوشت بھن رہا ہے اور چکی آٹا پیس رہی ہے، (اس نے حیران ہو کر پوچھا) یہ سب کچھ کہاں سے آیا ہے؟ خاتون بولی کہ یہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے، لہذا اس نے آٹے کے اس غبار کو جو چکی کے گرد تھا صافی سے سمیٹنا اور صاف کرنا شروع کر دیا (اور وہ سلسلہ ختم ہو گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیتا تو وہ چکی چلتی رہتی اور قیامت تک وہ آٹا پیستی رہتی۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۳۰:..... ہم نے روایت کی ہے مقلری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مذکورہ مفہوم میں اور وہ کتاب دلائل النبوة میں مذکور ہے۔

ایک عورت کا جواب ”مجھے وہی کھلاتا ہے جو چیونٹی کو کھلاتا ہے“

۱۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن احمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن بن محمد بن مسروق نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اصمعی نے کہا کہ میں ایک دیہاتی عورت کے پاس سے دیہات میں گذرا جو ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ میں نے اس سے کہا اے خاتون آپ کو اس ویرانے میں کون انس اور محبت دیتا ہے؟ وہ بولی مجھے وہ انس دیتا ہے جو مردوں کو ان کی قبروں میں انس دیتا ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ کھاتی کہاں سے ہیں؟ بولی مجھے وہ کھلاتا جو کہ چیونٹی کو کھلاتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔

عتبہ غلام کی تین دعائیں

۱۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو عبد اللہ بن مبشر نے اولاد توبہ غزیری سے انہوں نے کہا کہ عتبہ نام کے غلام نے اپنے رب سے التجاء کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ تین صفات عطا فرما دنیا کے اندر۔

①..... اس نے یہ دعا کی کہ اللہ مجھے ہر مغموں آواز کے ساتھ احسان فرما۔

②..... ہر وقت بہنے والے آنسو عطا فرما۔

③..... اور بلا تکلف رزق عطا فرما۔

(اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور) جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو خود بھی روتے تھے لوگوں کو بھی رولاتے تھے، اور اس کے آنسو سدا بہتے رہتے تھے اور وہ جب گھر میں داخل ہوتے تو اس کی روزی اس کے پاس پہنچ جاتی تھی اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں سے اس کے پاس آتی ہے۔

محمد بن سیرین کا ایوب سے شادی پر مکالمہ

۱۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابوالحسن محمودی مروزی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو حسن بن عبد الرحمن حارثی نے ان کو ابن عون نے فرماتے ہیں کہ۔ کہ حضرت محمد بن سیرین ایوب سے کہتے تھے کہ کیا آپ شادی نہیں کر رہے؟ کیا آپ

شادی نہیں کر رہے؟ انہوں نے اس بات کی شکایت میرے آگے کر دی۔ اور بولے کہ اگر میں شادی کر لوں تو میں کہاں سے خرچ کروں گا؟ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن محمد عبداللہ سے کہی (کہ وہ کہتے ہیں میں کہاں سے خرچ کروں گا؟) انہوں نے یہ بات اپنے والد سے کہی۔ ان کے والد نے کہا کہ اس کو وہی رزق دے گا جو پرندے کو فضا میں رزق دیتا ہے اور ہاتھ سے اوپر اشارہ بھی کیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے شادی کر لی۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعد میں اس کے دسترخوان پر مرغی کھائی۔

متوکل کی ایک اور پہچان

۱۳۴۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو اخطی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اخطی نے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابو قاسم عبدالرحمن بن محمد واعظ سے انہوں نے ابو العباس بن عطاء سے جو کہ توکل کے بارے میں سوال کئے گئے تھے۔ اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سوال کیا عباس بن عطاء سے توکل کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے توکل کرتا ہے کہ تا کہ اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں وہ متوکل نہیں ہے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

۱۳۴۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو شہری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن یثیم نے ان کو عوف نے ان کو محمد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس آئے تو ان کے آگے کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے بلال؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کھجوریں ہیں میں نے اکٹھی کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے جہنم میں تیرے لئے گرمی ہو؟ بلال انہیں خرچ کر ڈالنے اور عرش والے کی طرف سے رزق کی کمی کا خوف نہ کیجئے۔ (بھوک سے مرنے کا خوف نہ کر)۔

روح بن عبادہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اس کو عوف سے روایت کیا ہے انہوں نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال میرے پاس تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ اس نے کھجوریں جمع کر رکھی ہیں۔ اور اس نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۱۳۴۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو روح بن عبادہ نے پھر اس نے اس کو مذکورہ حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو مبارک بن فضالہ نے یونس بن عبید سے اس نے محمد بن سرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو موصول روایت کیا ہے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے بشر بن فضل نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے یونس سے مرسل اور اس کو روایت کیا ہے بکار بن محمد میمون نے ابن عون سے اس نے محمد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے بطور موصول روایت کے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے معاذ بن معاذ اور محمد بن ابوعدی نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے ابن عون سے بطور مرسل روایت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرندوں کا ہدیہ بھیجنا

۱۳۴۷: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین

نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے انہوں نے سنانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ بھیجے گئے تھے۔ آپ نے ایک پرندہ اپنے خادم کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر آنے والی صبح کا رزق خود لے آتے ہیں۔

۱۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے، ان کو ابو یعقوب یوسف بن حسین صوفی نے رائی میں جس کو اس نے یاد کیا، ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو بیان کیا مروان بن معاویہ فرازی نے، ہلال بن سوید ری معلیٰ سے، وہ انس بن مالک سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ کئے گئے، آپ نے ایک تناول فرمایا، خادم نے دو کو چھپا کر رکھا اور اگلی صبح کو خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ذخیرہ کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

رزق سے مایوس نہ ہونے کا بیان

۱۳۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلام بن شریل نے ان کو جبہ بن خالد نے اور سواء بن خالد نے دونوں کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ کسی چیز کو درست کر رہے تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں رزق سے مایوس نہ ہونا جب تک تمہاری زندگی سر ہلانے کی بقدر باقی ہے۔ انسان کو اس کی ماں جب جہنم دیتی ہے تو سرخ بوٹی (کی طرح) ہوتا ہے بغیر بالوں کے پھر اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے۔

فقر و غنی کے سد باب مشیت خداوندی ہے

۱۳۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو شعیب بن حرب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشر بن سلمان نے ان کو سیار نے ان کو صادق نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس انسان کو کوئی حاجت پیش آ جائے اور وہ اسے لوگوں کے آگے پیش کرے اس کی غربت اور فاقہ کا سد باب نہیں ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے پیش کرے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے یا جلدی والے اجل سے یا جلدی والے غنی سے۔ اور شعیب کی روایت میں ہے یا جلدی یادیر کے ساتھ۔

(۱۳۳۸، ۱۳۳۹)..... أخرجه أحمد (۱۹۸/۳) عن مروان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۳۲/۱۰) رواه أحمد ورجالہ رجال الصحيح غير هلال أبي المعلى وهو ثقة.

وقال الهيثمي (۲۳۱/۱۰): رواه أبو يعلى ورجالہ ثقات.

(۱۳۳۹)..... أخرجه ابن ماجه (۳۳۱/۶۵) وأحمد (۳۶۹/۳) من طريق أبي معاوية. به.

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده صحيح و سلام بن شریل ذكره ابن حبان في الثقات ولم أر من تكلم فيه وباقي رجال الإسناد ثقات.

(۱۳۵۰)..... أخرجه الترمذی (۲۳۲۶) والمصنف في الآداب (۹۸۲) من طريق بشير. به.

وقال الترمذی حسن صحيح غريب والحديث سبق برقم (۱۰۷۸).

۱۳۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد مزیکی نے ان کو ابو بکر محمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو ابو عبد الرحمن محمد بن علی بن حسن نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن اشعث خادم فضیل بن عیاض نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عمر ان بن حصین نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق سے منقطع ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت مشفقت میں اس کو کفایت کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف مکمل متوجہ ہو جائے اللہ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

۱۳۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو زکریا یحییٰ بن محمد غبری نے ان کو ابراہیم بن اسحق انماطی نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے پھر اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کا ہو کر رہ جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری فرماتے ہیں اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

رزق میں کمی بیشی ایک آزمائش ہوتی ہے

۱۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن منہل نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن شخیر نے ان کو نبی سلیم کے ایک آدمی نے میرا خیال ہے کہ اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ فرما رہے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتا ہے اس میں جو کچھ اس کو عطا کرے پھر وہ شخص (بندہ) اپنی تقسیم میں جو اس کے لئے کی ہے اگر راضی ہوتا ہے تو اس شخص پر اس میں توسیع کرتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا اس کے لئے برکت نہیں دیتا۔

۱۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو ربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو ابو العلاء بن عبد اللہ بن شخیر نے نبی سلیم کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس میں وہ اس کو آزماتا ہے جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈالتا ہے اور اس میں وسعت پیدا کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کی عطا پر راضی نہیں ہوتا تو اس کے لئے اس میں برکت دیتا ہے اور نہ ہی اس میں وسعت کرتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مکالمہ

۱۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث نے

(۱۳۵۱)..... سبق برقم (۱۰۷۶)

(۱۳۵۲)..... أخرجه الطبرانی في الصغير (۱/۱۵ و ۱۱۶) عن جعفر بن محمد بن ماجد البغدادي عن محمد بن علي بن الحسن بن شقيق. به.

وقال الطبرانی: لم يروه عن هشام بن حسان إلا الفضل. تفرد به إبراهيم بن الأشعث الخراساني.

(۱۳۵۳، ۱۳۵۴)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۱۳) من طريق البزار عن أزهر بن جميل عن سعيد بن راشد الجريري عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن أبيه.

وقال أبو نعيم:

قال أحمد بن عمرو البزار لم نسمع هذا الحديث إلا من أزهر بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد (۵/۲۴) عن إسماعيل عن يونس. به.

ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ فرماتے ہیں۔

بے شک سلمان (فارسی) اور حضرت عبداللہ بن سلام آپس میں ملے تو ایک دوسرے سے کہا اگر آپ مجھ سے پہلے اپنے رب سے جا ملے تو تم مجھے ضرور خبر کرنا کہ تم نے اپنے رب سے کیا کچھ پایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا زندے مردوں سے ملتے ہیں؟ دوسرے نے کہا جی ہاں ملتے ہیں۔ بہر حال موحد لوگوں کی روح جنت میں ہوتی ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں سعید بن مسیب نے کہا کہ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے پہلے انتقال کر گیا لہذا جو زندہ تھا وہ مرنے والے کو خواب میں ملا (ایسے لگا جیسے کہ) اس نے اس سے سوال کیا لہذا اس نے اس کو جواب دیا۔ آپ اللہ پر بھروسہ کیجئے اور خوش ہو جائیے میں نے تو کل کی مثل کوئی چیز ہرگز نہیں دیکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مریض کے ساتھ کھانا کھانا

۱۳۴۶: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمر و عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزامی آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پیالے میں کھانے کے لئے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ کھائیے اللہ پر یقین کرتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ حدیث میں تو واضح طور پر لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزام والے کو کھانے میں ساتھ شریک کر لیا تھا۔ جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزام والے آدمی سے بچنے کی اور فرار کی تلقین فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنو ثقیف کا جزام والا آدمی آیا تھا آپ نے اس کو واپس بھیج دیا تھا یہ روایت بھی کچھلی روایت کی تاکید اور توثیق کرتی ہے۔

ان تینوں روایتوں میں تطبیق کی یہ توجیہ ہوگی کہ وہ پہلی روایت یعنی حضور کا جزام والے کو ساتھ کھانا یہ موقوف ہوگی اس بات پر کہ جس شخص کی حالت یہ ہے مکر وہ اور ناپسندیدہ امور پر صبر کر سکتا ہو اور اپنے اختیار کو ترک کر کے اپنے آپ کو قضاء کے سپرد کر دے وہ ویسا کر سکتا ہے جیسے رسول اللہ نے کر کے دیکھا یا اور دوسری تیسری روایت محمول ہوگی ایسے آدمی کے بارے میں جو شخص اپنے نفس کے عاجز آ جانے سے ڈرتا ہو کہ وہ مشکل اور ناپسندیدہ امور کو برداشت نہیں کر سکے گا اور ان کے متحمل نہیں ہوگا اور ان پر صبر بھی نہیں کر سکے گا لہذا وہ احتراز و اجتناب کرے ان دلائل سے استدلال کرتے ہوئے جو شریعت میں اس کے یعنی پرہیز کے جواز پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں جو پرہیز اور اجتناب کے کئی کئی انواع سے متعلق ہیں۔

۱۳۵۷: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو الولید حسان بن محمد فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر

(۱۳۵۵)..... أخرجه بن أبي الدنيا في التوكل (۱۳) من طريق يحيى بن سعيد. به.

(۱۳۵۶)..... أخرجه أبو داود (۳۹۲۵) عن عثمان بن أبي شيبة، والترمذي (۱۸۱۷) عن أحمد بن سعيد الأشقر وإبراهيم بن يعقوب، وابن

ماجة (۳۵۴۲) عن أبي بكر ومجاهد بن موسى ومحمد بن خلف العسقلاني كلهم عن يونس بن محمد. به.

وقال الترمذي غريب

(۱۳۵۷)..... أخرجه مسلم (۱۷۵۲/۴) كما قال المصنف.

فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو بن مطر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو عمرو بن شہید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جزائی آدمی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے آپ واپس چلے جائیے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں برص والا آدمی تھا

۱۳۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس ضبغی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبد العزیز ابوبی نے ان کو ابن ابی زناد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن زبیر کی طرف آیا میں لڑکا تھا اور ان کے پاس ایک برص والا آدمی موجود تھا میں نے برص والے کو چھونے کا ارادہ کیا تو میری طرف زبیر نے اشارہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں وہاں سے ہٹ جاؤں اس ڈر کی وجہ سے کہیں میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تیز چلنا ”ایک خطرناک جگہ پر“

۱۳۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن عبید اللہ بن انخی امام نے حلب میں ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ابراہیم بن فضل نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذر رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی آپ نے چلنا تیز کر دیا کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ اس دیوار سے ڈر گئے ہیں۔ کچھ ایسا ہی لگا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اچانک کی موت کو ناپسند کرتا ہوں۔ اس حدیث میں ابراہیم بن فضل کا تفرد ہے اور وہ ضعیف ہے اور یہ ایک اور ضعیف طریقہ سے بھی مروی ہے۔

۱۳۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یوسف بن عبد اللہ خوارزمی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو اسحاق بن ابی فروہ نے ان کو موسیٰ بن دردان نے ان کو عبد الرحمن بن جبیر نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذرے جو خطرناک ہو چکی تھی اپنے گذرنے میں جلدی کی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے جلدی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اچانک کی موت سے ڈرتا ہوں امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور اس کو ابو عبید نے بھی اپنی کتاب میں مرسل روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابن علیہ نے ان کو حجاج بن ابی عثمان صواف نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ آپ جب کسی گرنے والی دیوار وغیرہ عمارت یا پہاڑ کی چٹان جو گرنے کی طرف مائل ہوتی اس کے پاس سے گذرتے تو رفتار تیز کر دیتے۔ ابو عبید کہتے ہیں کہ اصمعی نے کہا کہ ہدف ہر بڑی اور اونچی چیز ہوتی ہے اور ان کے سوا دیگر نے کہا کہ صدف بھی ہدف جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

(۱۳۵۸)..... ابن ابی الزناد هو عبد الرحمن بن (ابی الزناد) عبد اللہ بن ذکوان۔

و عبد العزیز الأویسی هو عبد العزیز بن عبد اللہ الأویسی القاسم المدنی۔

(۱۳۵۹)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الکامل (۲۳۲/۱)

تنبيه: فی الکامل (عبد الرحمن بن عبد اللہ) بدلاً من (عبد الرحمن بن عبید اللہ)

فوت شدہ عمل فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرے

۱۳۶۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید بن اخت نمیر نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے دونوں نے اس کو خبر دی ہے کہ عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی ورد اور وظیفہ کو چھوڑ کر سو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے۔

اس کے لئے لکھ دیا جائے گا جیسے کہ اس نے اس کو رات میں ہی پڑھ لیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ۔ جب ہم اپنے گھر اور حویلی میں داخل ہوئے تھے تو کئی کئی گھر تھے یا متعدد گھر تھے۔ پھر ہم تتر بتر ہو گئے ہیں یا یوں کہا کہ اب ہم کم ہو گئے ہیں۔ صاحب مال تھے۔ ہمارے جھگڑے ہوئے (جس سے ہم متفرق ہو گئے ہیں) ہم اچھی اور پیاری کیفیت سے تھے ہمارے مابین اچھے اخلاق تھے اب ہمارے اخلاق برے ہو گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ اس گھر کو چھوڑ دیں اور اس سے بہتر پسند کریں۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث اول کے ساتھ مگر اس اسناد کے ساتھ غلط ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس گھر کے ترک کرنے اور چھوڑنے کا حکم اس کو سوء ظن سے چھٹکارا دلوانے کے لئے حکم دیا تھا اور اس خیال سے نجات دلانے کے لئے کہ ان کو جو پریشانی آئی ہے وہ اس گھر میں آنے کی وجہ سے ہے اور اس کو سکین بن عبد العزیز نے ابراہیم ہجری سے۔ ابوالاحوص نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سکین بن عبد العزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حضرت ابن مسعود نے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ ایک حویلی میں رہتے تھے اور ہم کثیر تعداد میں تھے اب ہم بکھر گئے ہیں اور ہم کم ہو گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے نکل جاؤ۔ اور اس جگہ سے نقل مکانی کر لو یہ گھر بری جگہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۶۴:..... اور اسی کو روایت کیا ہے عکرمہ بن عمار نے بھی ابوالحق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مفہوم میں اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

۱۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صنعانی نے ان کو ابوالحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر بن ريسان نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا فروہ بن مسیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمین جو ہمارے پاس ہے اسے اپن کہا جاتا ہے یہ ہماری سرسبز زمینوں میں سے تھی اور ہماری خوراک کا ذریعہ تھی اب یہ وبا والی ہو گئی ہے۔ اس کی وبا شدید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسے چھوڑ دیجئے بے شک وبا سے تو ہلاکت ہے۔ اور

علامہ قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قرف وبائی شہروں کو کہتے ہیں۔ ابوسلمان خطابی نے کہا کہ یہ بات یعنی مذکورہ بات یہ عدوی سے نہیں ہے یعنی بیماری کے متعدی ہونے کے تصور سے نہیں ہے بلکہ طب سے ہے یعنی علاج اور تدبیر کے قبیلہ سے ہے اس لئے کہ اچھی آب و ہوا کی طلب اور تلاش اور اس کی رغبت کرنا جسمانی صحت کے لئے سب سے زیادہ معاون اشیاء میں سے ہے اور ہوا کا خراب ہونا اطباء کے نزدیک اجسام کو بیمار کرنے میں سب سے زیادہ اثر کرنے والی اور سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ اللہ کے اذن سے اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس معاملے میں بھی اور برائی سے بچنا اور اچھائی کی طرف آنا اسی کی طرف سے ہونا ہے۔

باقی رہی وہ حدیث کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے۔ یا سادہ لوح ہوں گے۔ (تو اس کی سند درج ذیل ہے۔)

جنتی سادہ لوح ہوں گے

۱۳۶۶: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عمرو بن ابی سلمہ نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو ثری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر اہل الجنة البلہ کہ زیادہ تر اہل جنت بھولے بھالے ہو گے۔ یا زیادہ تر جنتی سادہ لوح ہوں گے اور اس مذکورہ اسناد کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۳۶۷: ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ساجی نے اور احمد بن شعیب نے اور عبد اللہ بن محمد سمنانی نے اور ایک جماعت نے جن کا انہوں نے نام ذکر کیا ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عزیز نے ان کو سلامہ بن روح نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اکثر اہل الجنة البلہ.

بے شک زیادہ تر جنتی سادہ لوح لوگ ہوں گے۔

۱۳۶۸: ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن اشعث نے اور عبد الجبار بن احمد سمرقندی نے دنوں کہتے ہیں کہ ان کو اسحاق بن اسماعیل بن عبد الاعلیٰ ابلی نے ان کو سلامہ بن روح بن خالد نے ان کو عقیل نے کہتے ہیں کہ عقیل نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر اہل جنت سادہ لوح ہوں گے۔

۱۳۶۹: میں نے سنا ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس عطار سے انہوں نے قائم بن حسن بن زید بھل بن عبد اللہ کے ساتھی سے وہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ بھل سے سنا اس حدیث کی تشریح کے بارے میں جو آئی ہے کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (اس کا مطلب بھولے بھالے یا سیدھے سادے یا سادہ لوح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ)

(۱۳۶۵) أخرجه أبو داود (۳۹۲۳) من طريق عبد الرزاق. به.

(۱۳۶۷) أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الکامل (۱۱۶۰/۳)

(۱۳۶۸) أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الکامل (۱۱۶۰/۳)

وقال ابن عدی : هذا الحديث بهذا الإسناد منكر لم يروه عن عقیل غیر سلامة هذا.

ولہت قلوبہم وشغلت باللہ۔

اہل جنت وہ لوگ ہوں گے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ سے بے انتہاء محبت کرتے ہوں گے اور ہر وقت اللہ کے ساتھ یعنی اس کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتے ہوں گے۔

امام اوزاعیؒ کی تحقیق البلہ کے بارے میں

۱۳۷۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن قراس مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبد اللہ بن جابر و دنیسا پوری نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں حضرت اوزاعی سے بلہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کا مطلب ہے شر سے اندھا خیر کے ساتھ بیٹا (جو برائی کو نہ دیکھے بھلائی کو دیکھے۔)

۱۳۷۱:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے ابو عثمان سے اس قول کے بارے میں کہ اکثر اہل جنت بلہ ہوں گے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دنیا کے اعتبار سے کم سمجھ اور اپنے دین کے اعتبار سے فقیہ اور انتہائی سمجھ دار ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھے کے بارے میں تحقیق

۱۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الصقر احمد بن فضل بن شبانہ الکاتب نے ہمدانی میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو عمر بن حباب سلمیٰ نے ان کو یعلیٰ بن اشدق نے ان کو عبد اللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس الاعمی من عمی بصرہ

اندھا وہ نہیں ہے جس کی نظر اندھی ہو۔

ولکن الاعمی من تعمی بصیرتہ

بلکہ اندھا وہ ہے جس کی بصیرت اور فہم اندھی ہو۔

۱۳۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن سلام بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا ابو عبید بن حربو یہ قاضی نے ان کو منصور بن اسماعیل فقیہ نے فرمایا یہ اندھا وہ ہے۔ پھر شعر کہا:

لیس العمی الا تری

بل العمی الا تری

ممیزا بین

الصواب والخطا

اندھا ہونا یہ نہیں ہے کہ تم نہ دیکھ نہ سکو بلکہ اندھا ہونا یہ ہے کہ تو نہ دیکھا جائے تمیز کرنے والا صحیح اور غلط کی توضیح اور غلط کی تمیز نہ کر سکے۔

حقیقت میں یہ ہے اندھا پن۔

تو کل کا باب ختم ہوا۔

ایمان کا چودھواں شعبہ

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل ایمان کی شرط ہے

۱۳۷۴:..... اس بارے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمود بن عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلاسی نے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (رواہ البخاری عن آدم)
تم میں سے کوئی ایک بھی کامل مومن نہیں ہو سکتا اس وقت تک، جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے نزدیک اس کی اولاد سے اور اس کے ماں باپ سے اور سارے جہاں کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس کو بخاری نے آدم سے روایت کیا ہے۔

اور اس کو امام مسلم نے ایک دوسرے طریقہ سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مؤمن کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے اہل سے اور مال سے

اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہئے

۱۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے اور حسین بن حسین نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن غلیہ نے ان کو عبد العزیز بن صہیب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

تم میں سے کوئی آدمی بھی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو جاؤں اس کے اہل خانہ سے اور اس کے مال سے اور تمام تر لوگوں سے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے یعقوب بن ابراہیم سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے انہوں نے اسماعیل سے۔

اللہ اور رسولؐ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی لذت پالیتا ہے

۱۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن محمد بن حسن بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

(۱۳۷۴)..... أخرجه البخاری (۱۰/۱) عن آدم ومسلم (۶۷/۱) من طریق محمد بن جعفر عن شعبه. به.

(۱۳۷۵)..... أخرجه البخاری (۱۰/۱) ومسلم (۶۷/۱) كما قال المصنف.

أخرجه المصنف من طریق أبي داود الطيالسي في مسنده (۱۹۵۹)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین صفات ایسی ہیں جس شخص میں وہ موجود ہوں وہ ان کے ساتھ ایمان کی حلاوت اور لذت پائیتا ہے۔

①..... وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

②..... یہ کہ وہ شخص جس کے نزدیک آگ میں جھونک دیا جانا کفر کی طرف لوٹ جانے سے زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے

اسے (اسلام کی دولت کے ساتھ) اس آگ سے اللہ نے اسے بچالیا تھا۔

③..... یہ کہ وہ انسان کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لئے کرے۔ ابوداؤد کو شک ہے کہ راوی نے اللہ فرمایا تھا یا فی اللہ فرمایا تھا۔

۱۳۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلیٰ روز باری نے ان کو ابو بکر بن محمود بن محمود بن محمد قلائی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو

قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی ایک بھی تم میں سے ایمان کی لذت نہیں پاسکے گا یہاں تک کہ کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے

نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا جو اللہ نے اس کو اس سے بچالیا ہے زیادہ پسندیدہ ہو کفر کی طرف لوٹ جانے سے اور یہاں تک کہ اللہ اور اللہ کا

رسول اس کے نزدیک ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس کو مسلم نے دوسرے طریقہ سے شعبہ سے پہلے الفاظ کے مطابق یا اس سے

قریب قریب روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو قلابہ نے اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے محبت کرنے کی وجہ

۱۳۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن بن محمد بن احمد بن علی جعدوانی نے شہر بخارا میں ان کو ابوعلیٰ صالح بن محمد بغدادی

نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن سلیمان نوقلی نے ان کو محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے ان کو ان کے والد

نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہی تمہیں

اپنی نعمت میں سے روزی دیتا ہے۔ اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے گھر والوں سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی

۱۳۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مقام مرو میں، ان کو ابوالموہبہ بن عمرو نے ان کو

عبدان بن عثمان بن حبلہ نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابو جعد نے ان کو انس بن مالک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے

اس کے لئے تیاری کر رکھی ہے؟ بولا کہ نہیں تیاری تو نہیں کی ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ

(۱۳۷۷)۔ أخرجه البخاری (۸/۱۷۷) عن آدم. ومسلم (۱/۲۶۱) من طریق محمد بن جعفر عن شعبه. به و (۱/۲۶۱ و ۲۷۷) من طریق أبي

قلاية عن أنس ومن طریق ثابت عن أنس.

وانظر الشعب رقم (۳۰۵)

(۱۳۷۸)۔ أخرجه المصنف من طریق الحاكم في المستدرک (۳/۱۳۹ و ۱۵۰) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱)۔ في المستدرک (البخاری)

(۱۳۷۹)۔ أخرجه البخاری (۸/۳۹) ومسلم (۳/۲۰۳۳) كما قال المصنف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہی ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اس کو بخاری نے صحیح بخاری میں عبدان سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے محمد بن یحییٰ بن عبد العزیز سے اس نے عبدان سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قیامت کے دن انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی رفاقت کا سبب ہوگی

۱۳۸۰: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو شعبی نے وہ فرماتے ہیں کہ۔ ایک آدمی انصار میں سے رسول اللہ کی خدمت آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ بڑی پکی بات ہے کہ آپ مجھے بہت محبوب ہیں میری ذات سے میری اولاد سے میرے گھر والوں سے میرے مال سے، اگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضری نہ دوں اور آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں ابھی مر جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ انصاری صحابی) رو پڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ آپ کیوں رورہے ہیں؟ بولے، آپ نے ذکر کیا تھا کہ آپ کی وفات قریب ہے اور مرنا ہم نے بھی ہے آپ تو نبیوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ اور ہم اگر جنت میں داخل بھی ہوئے تو ہم تو آپ کے قریب نہیں ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابھی تک کوئی خبر نہیں دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر آیت اتار دی۔ فرمایا کہ:

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ (النساء ۶۹)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیاء میں سے اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں سے یہ بہترین رفاقت ہے یہ اللہ کی طرف سے محض فضل ہے اور اکثر اللہ تعالیٰ جاننے والا کافی ہے۔ چنانچہ نبی کریم نے اس صحابی سے فرمایا:

ابشر

آپ خوش ہو جائیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۸۱: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالاسود نضری بن عبد الجبار نے اور ابن بکیر نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو زہرہ بن معبد بن عبد اللہ بن ہشام قرشی تمیمی نے ان کو ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام نے (یہ وہی خوش نصیب تھے کہ جب یہ چھوٹے بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی) وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول آپ میرے نزدیک سب چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نفس کے سوا یعنی میری ذات کے سوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا نہیں (یعنی اس سے ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تیرے نفس سے بھی۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ آپ اب اللہ کی قسم میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الان یا عمرو

اب صحیح ہے اے عمر یعنی اب ایمان مکمل ہو چکا ہے۔

۱۳۸۲:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو مغلہ بن جعفر باقر جی (بغداد کے نواح میں واقع باقر جہستی کی طرف نسبت ہے)۔
ان کو محمد بن جریر نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم نے ان کو ابو زرعد وھب اللہ بن راشد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابو عقیل زہرہ بن معدان بن عبد اللہ بن ہشام نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر انہوں نے آگے موقوف حدیث ذکر فرمائی۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن سلیمان سے اس نے وہب سے ان کو حیوۃ نے۔
۱۳۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو حامد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو حفص بن عبد الرحمن نے ان کو محمد بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو عبد الرحمن اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد سے اور اس کے بیٹے سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۳۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر احمد بن علی ابن احمد انعامی نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو منجاب نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابو خالد نے ان کو ابو عمر و شیبانی نے ان کو خبر دی جبکہ بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بھائی کے ساتھ زید کو بھیجئے انہوں نے فرمایا۔
اگر یہ جائیں تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔ زید نے کہا نہیں یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ کبھی کبھی کہتے ہیں کہ چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

شیخ حلیمی کی تقریر و تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اصل حقیقت اس باب کی یہ ہے کہ ایک مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتوں اور خوبیوں سے واقف ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہیں۔ اس کے بعد آپ کے ان آثار سے واقف ہو جو اللہ کے دین میں آپ کے آثار میں اور آپ کے ان تمام حقوق سے واقف ہو جو شرعاً یا عادتاً آپ کی امت پر واجب ہیں۔ جو شخص ان باتوں کا احاطہ کر لیتا ہے اور اس کا عقل بھی صحیح سالم ہے وہ اس بات کو اچھی طرح جان لیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کے زیادہ حقدار ہیں ایک شفیق باپ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے فضل و شرف کا حامل ہو۔ جو اپنی اولاد پر شفیق اور محسن ہو۔ اور اس شفیق استاذ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے پسندیدہ ہو سکھائے اور تربیت کرنے پر توجہ رکھنے والا ہو اور انتہائی کوشش کرنے والا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتیں کثیر ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- (۱)..... آپ کی پاک طینتی اور اصل کی شرافت۔
- (۲)..... آپ کے منبع ظہور اور مقام ولادت کی پاکیزگی۔

(۱۳۸۲)..... أخرجه البخاری (۸/۱۶۱) عن یحییٰ بن سلیمان عن ابن وہب عن حیوۃ. بہ.

(۱)..... الباقرجی نسبة إلى باقرج وهي قرية من نواحي بغداد.

(۱۳۸۳)..... أخرجه البخاری (۱/۱۰) من طریق أبي الزناد. بہ.

(۱۳۸۴)..... أخرجه الطبرانی فی الكبير (۲/۳۲۲).

- (۳)..... آپ کے اسماء مبارک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جن کا انتخاب فرمایا تھا اور جن کے ساتھ آپ کو موسوم کیا تھا۔
- (۴)..... آپ کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعریف کرنا و تشبیر یا آپ کی پیدائش سے قبل یہاں تک کہ آپ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہچان لیا اور ان کی امتوں نے بھی ان کو پہچان لیا آپ کے اپنے آپ کو پہچاننے سے بھی پہلے اور آپ کی امت کے بھی آپ کو پہچاننے سے پہلے۔
- (۵)..... آپ کی صورت کا حسین ہونا اور آپ کی سیرت کا بھی حسین ہونا۔
- (۶)..... اور آپ کے خصائل و عادات کا کریم ہونا۔
- (۷)..... آپ کی فصاحت و بلاغت (یعنی آپ کا فصیح و بلیغ ہونا)
- (۸)..... آپ کا یہ فرمان کہ، اوتیت بجوامع الکلم۔ کہ میں تکلم کی جامعیت عطا کیا گیا ہوں۔ میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔
- (۹)..... آپ کا اپنی امت پر رحیم ہونا اور شفقت کرنا۔
- (۱۰)..... اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی طرف دنیا میں جو عظیم بھلائیاں بھیجی ہیں۔ (یہ مدح)
- (۱۱)..... اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام امتوں کے لئے سفارش کرنا۔
- (۱۲)..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے بے رغبت ہونا۔
- (۱۳)..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔
- (۱۴)..... آپ کا سب سے بڑا مقام ہونا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مرتبہ و مقام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ عظمیٰ اور سب سے اونچا مقام اور سب سے اونچا منصب، منصب نبوت و رسالت ہے۔ اس منصب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بلند عظمت کے نشانات ہیں، اور بڑی عظمتیں اور خوبیاں ہیں، ان میں سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے بڑی عظمت آپ کی عالمگیر رسالت ہے۔

- (۱۵)..... آپ کی رسالت کا جنات اور انسانوں کے لئے عام ہونا۔
- (۱۶)..... آپ کی نبوت و رسالت کا مشرق سے لے کر مغرب تک سب کے لئے شامل ہونا۔
- (۱۷)..... یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔
- (۱۸)..... آپ سید المرسلین ہیں۔
- (۱۹)..... آپ دنیا میں اپنی رفعت کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ عزت والے ہیں۔
- (۲۰)..... آپ آخرت میں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔
- (۲۱)..... آپ وہ ہیں کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین پھٹے گی اور آپ زمین سے باہر تشریف لائیں گے۔
- (۲۲)..... آپ سب سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کے لئے سفارش کرنے والے ہوں گے۔
- (۲۳)..... آپ کی سب سے پہلے سب امتوں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ (مراد ہے شفاعت کبریٰ)
- (۲۴)..... آپ صاحب لواء المحمود ہوں گے۔
- (۲۵)..... آپ ہی صاحب حوض کوثر ہوں گے جس پر پینے کے لئے سب لوگ آئیں گے۔

(۲۶)..... آپ کی زندگی اور بقا کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔

(۲۷)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید میں آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ کی نسبت کے ساتھ پکارا ہے۔

(۲۸)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی نبوت و رسالت کے نام کے ساتھ پکارا ہے۔

(۲۹)..... تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں کے ساتھ پکارا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کے ساتھ پکارنے کے لئے تمام جماعت میں آپ کا انتخاب فرمایا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ایک کتاب تصنیف کی ہے (جس کا نام ہے) دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الرسالة من وقت ولادته الى حال وفاته صلى الله عليه وسلم.

(نبوت کے دلائل اور صاحب رسالت کی پیدائش سے وفات تک آپ کے حالات کی معرفت۔)

میں نے اس کتاب میں وہ اخبار و آثار ذکر کئے ہیں جن کے اندر ان تمام امور کا بیان ہے جن کو شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ان تمام امور کا یہاں پر بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہے لہذا میں نے اس کتاب میں ان امور کی طرف ہر فصل میں صرف اشارہ کر دینے پر اکتفا کیا ہے جس سے اس کا مقصود و مطلوب واضح ہو جاتا ہے۔

فصل

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں

۱۳۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن محمد بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر نخوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو سعید بن سوید نے ان کو عبد اللہ بن ہلال سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہے۔ اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی گلا گارا تھا یعنی ابھی پانی اور مٹی کی جلی کیفیت میں تھا یا انکا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور عنقریب اس بارے میں خبر دوں گا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، میرے بارے میں دی جانے والی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا۔ اور اسی طرح دیگر انبیاء کی مائیں بھی خواب دیکھتی رہی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ نے خواب دیکھا جب آپ کو جنم دیا کہ ایک روشنی ہے جس نے اپنی اونچائی کی وجہ سے شام کی محلات روش کر دیئے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کو روایت کیا ہے ابو بکر بن ابومریم نے سوید بن سعید سے انہوں نے حضرت عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور ام الکتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) میں خاتم النبیین ہوں۔

بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کی تقدیر میں ایسے تھا یہ یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے۔

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب ہے کہ جب وہ بیت اللہ کی تعمیر کرنے لگے تو دعا کی کہ:

ربنا وابعث فیہم رسولا منهم یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ

وینزکبہم انک انت العزیز الحکیم (البقرہ ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں آپ ایسا رسول بھیج دیجئے جو ان کے سامنے آپ کی آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دے اور حکمت سکھا اور ان کو پاک کرے بے شک آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں قبول فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں

اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی قوم کو بشارت دی اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے بنی اسرائیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لیا تھا۔

۱۳۸۶: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان ابوالنعمان محمد بن فضل نے اور حجاج نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبد اللہ بن معبد زامانی نے ان کو ابوقنادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں پیر کے دن کا روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا میں اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن ہی مجھ پر قرآن اتارا گیا۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

۱۳۸۷: ہمیں حدیث بیان کی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن شبویہ الرائیس نے مقام مرو میں ان کو جعفر بن محمد نیساپوری نے ان کو علی بن مہران نے ان کو سلمہ بن فضل نے ان کو محمد بن اسحاق نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیع الاول کی بارہ راتیں گزرنے کے بعد پیدا ہوئے تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعد قیس بن مخرمہ سے پھر قباث بن اشیم سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ یعنی جس سال ابراہیم نے بیت اللہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تھا۔

امام زہری فرمایا کرتے تھے کہ آپ ربیع الاول کے بعد پیدا ہوئے تھے اور زہری کے تابعداروں نے بھی یہی کہا کہ پہلی بار زیادہ صحیح ہے۔

(۱۳۸۵)..... أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۸۳/۱) من طريق أبي بكر بن أبي مریم الغسانی عن سعید بن سويد. به.

وأخرجه (۱۳۰/۲) عن طريق عبد الله بن صالح أبو صالح. به.

(۱۳۸۶)..... أخرجه المصنف في الدلائل (۱۳۳/۲) بنفس الإسناد.

وأخرجه مسلم (۸۲۰/۲) من طريق مہدی بن میمون. به.

حضرت آمنہ کے پاس ہاتھ غیبی کی آواز آتی تھی

۱۳۸۸: ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ان کے والد اسحاق بن یسار نے۔ وہ کہتے ہیں کہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہری کے علاوہ بھی ایک دوسری بیوی تھی۔ ایک مرتبہ ان کے پاس آئے جب کہ کسی کام کاج کی وجہ سے اس وقت ان کے جسم پر مٹی یا کچڑ وغیرہ کے نشان تھے۔ کیونکہ انہوں نے مٹی میں کام کیا تھا اس وقت انہوں نے اس بیوی کو شوہر ہونے کے ناستے صحبت کے لئے بلایا اس نے تاخیر کر دی اس لئے کہ عبداللہ پر مٹی میں کام کرنے کی وجہ سے ان کے جسم میں مٹی کا یا کچڑ کا اثر دیکھا تھا۔ عبداللہ نے جا کر نہا کر مٹی کا اثر صاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی آمنہ کی طرف قصد کر کے آئے۔ لہذا اب اس عورت نے عبداللہ کو اپنی طرف بلایا۔ لہذا اب عبداللہ نے اس کی پہلی بار کے رویے کی وجہ سے اس کے پاس جانے سے منع کر دیا۔ لہذا انہوں نے اپنی فرمانبردار بیوی آمنہ کے ساتھ فریضہ زوجیت ادا کیا اس کے بعد اس دوسری بیوی کو بلایا تو اس نے یہ کہہ کر منع کیا کہ اب مجھے تیری ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ جب آپ میرے سامنے گزرے تھے تو اس وقت آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک روشنی تھی میں نے سوچا تھا کہ وہ تم سے میں پالوں گی آپ جب آمنہ کے پاس چلے گئے ہیں تو وہ اس کو تم سے لے گئی ہے۔

ابن اسحاق نے کہا کہ سیدہ آمنہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہو گئیں ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ بنت وہب یہ بات بتاتی تھیں کہ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حمل والی تھیں تو ان کے پاس کئی ہاتھ غیبی آتا تھا اور وہ ان سے کہتا تھا کہ آپ اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہیں جب وہ زمین پر آئے تو یوں دعا کرنا۔

اعیذ الواحد من شر کل حاسد

فی کل برع اھد وکل عبد الراند

یرود کل راند فانہ عبد الحمید یار الماجد

حتی اراہ قد اتی المشاھد

میں اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں ہر حاسد کے شر سے ہر نیکی میں کوئی ضامن و محافظ ہوتا ہے۔ اور ہر بندہ منزل کا متلاشی ہوتا ہے۔

جو آتا ہے ہر منزل کا پتہ دینے والے کے پاس۔ خبے شک وہ بندہ ہے۔ حمد اور مہد والی ذات کا

یہاں تک کہ میں اس کو دیکھوں کہ وہ آیا ہے۔ تمام حاضر ہونے کے مقامات پر۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ سے کہا گیا تھا کہ اس سردار امت کے آنے کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے آنے کے ساتھ ایک نور اور روشنی پیدا ہوگی جو شام کے ملک میں واقع شہر بصری کے محلات کو بھر دے گا۔

جب یہ پیدا ہو جائے اس کا نام محمد رکھنا بے شک اس کا نام توراۃ میں احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور انجیل میں اس کا نام احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور اس کا نام قرآن میں محمد ہے لہذا اس کا یہی نام رکھنا۔

جب آپ پیدا ہو گئے تو انہوں نے عبدالمطلب کی طرف اپنی لونڈی کو اطلاع کے لئے بھیجا، آپ کے والد عبداللہ پہلے انتقال کر چکے تھے اس وقت جب کہ وہ حمل سے تھیں۔

اور ایک قول کے مطابق آپ کے والد عبد اللہ کا اس وقت انتقال ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیس مہینے کے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی بات سچی تھی۔

اور ابن اسحاق نے کہا کہ عبد المطلب کا اس وقت انتقال ہوا جب نبی کریم اٹھ سال کے ہو گئے۔

اور آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب کا انتقال مقام البواء میں اس وقت ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کے ہو گئے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب آمنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو آپ کے دادا عبد المطلب کے پاس پیغام بھیجا کہ آج رات تیرا پوتا پیدا ہوا ہے۔ آپ آ کر اسے دیکھئے۔ چنانچہ جب وہ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ کی والدہ نے عبد المطلب کو اپنی ولادت کی خوشخبری کے ساتھ وہ بات بھی بتلائی جو آپ کے پیٹ میں موجود ہونے کے وقت انہوں نے خواب دیکھا تھا اور وہ بات بھی بتائی جو آپ کے بارے میں دعا کرنے اور آپ کا نام رکھنے کی بابت ان کو کہی گئی تھی۔ لہذا آپ کے دادا عبد المطلب آپ کو اٹھا کر کعبے کے اندر لے گئے (اور دعا کی) اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ان کو یہ پوتا عطا کیا ہے۔ چنانچہ ابن اسحاق نے عبد المطلب کی دعا اور ان کے وہ اشعار درج کئے ہیں جو انہوں نے آپ کو کعبے میں لے جا کر کہے تھے۔

اور دادا نے آپ کو دودھ پلوانے کے لئے حلیمہ بنت ابو ذویب سے بات کی۔ ابو ذویب (کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔)

ابو ذویب عبد اللہ بن حارث بن ثجنہ بن جابر بن رازم بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد کا نام:..... آپ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبد العزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن ہے۔

آپ کے رضاعی بہن بھائی:..... عبد اللہ بن حارث، آمنہ بنت حارث، حذافہ بن حارث یہی شیماء ہے اہل علم نے کہا ہے کہ وہ رسول اللہ کو گود میں لیتی تھیں اور پرورش کرتی تھیں یعنی اپنی والدہ کے ساتھ مل کر۔ جب آپ ان کے پاس ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ (بن خزیمہ) بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تارح بن یعرب بن شجب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن ارزروہ توراۃ میں بن تارح ہیں بن ناحور بن ارغور بن سارح بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمخ بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن مہلایل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم ابو البشر صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن عبد اللہ نے۔ پھر انہوں نے ان سب کو ذکر کیا مگر ادد کا ذکر نہ کیا۔ اور ازرق کے بارے کہا کہ اس کا نام توراۃ میں تارح بن ناحور ہے بن عور بن فلاح بن عابر بن شالخ بن سام بن نوح بن

لامک بن متوثلخ بن خنوخ بن مہلیل بن قنان بن شیش بن آدم۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے اور اس کی مخالفت بھی کی ہے اس کی بعض مرویات ہیں ابو عبد اللہ حافظ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا نسب عدنان تک صحیح ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ اور بعض اس کو تبدیل کرتے ہیں۔

۱۳۹۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن منذر نے کہا کہ مجھے محمد بن طلحہ بن طویل تمی نے اماء کروایا اور یوں کہا کہ محمد بن عبد اللہ کہا اور مذکور کی مثل نسب ذکر کیا معد بن عدنان تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رشتہ دار

سب لوگوں میں سے رسول اللہ کے قریب ترین رشتہ دار بنو عبد المطلب بن ہاشم (یعنی سگے دادا کی اولاد) اور وہ یہ ہیں۔ عباس۔ آل ابو طالب۔ آل حارث اور آل ابولہب اور ابوطالب۔

اور عبد اللہ رسول اللہ کے والد۔ یہ ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ عبد المطلب مکی دیگر اولاد میں سے۔

عبد شمس کے بیٹے اور مطلب یہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشم بن عبد مناف کے بھائی ہیں۔

پھر ان کے قریب ان کے والد کی طرف سے ان کے بھائی ہیں نوفل بن عبد مناف کے بیٹے ہیں۔

پھر ان کے قریب بنو اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ اور بنو عبد الدار بن قصی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے تمام قبائل کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ابراہیم نے کہا۔

عبد المطلب کی اولاد

عبد المطلب بن ہاشم کی اولاد دس افراد تھے اور چھ عورتیں وہ یہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آٹھ تھے

(۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت عبد اللہ (۴) ابوطالب (نام عبد مناف تھا) (۵) زبیر

(۶) حارث (۷) جبل (۸) مقوم (۹) ابولہب (نام عبد القری)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں

(۱) صفیہ بنت عبد المطلب (۲) ام حکیم بیہاء بنت عبد المطلب (۳) عاتکہ بنت عبد المطلب (۴) امیمہ بنت عبد المطلب

(۵) اروی (۶) برہ۔

ابراہیم نے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار محمد بن عبد اللہ کو جنم دیا اور اسی طرح آمنہ بنت

وہب نے عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر نے۔ اس کے بعد انہوں نے دادیوں کے نسب ذکر کئے۔

اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم میں سب سے زیادہ شرف والے ہیں حسب کے اعتبار سے اور افضل ہیں نسب کے اعتبار سے

ماں کی طرف سے بھی اور باپ کی طرف سے بھی۔

۱۳۹۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املا کرانے کے انہوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ربیع بن سلمان

نے اور سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابو عمار شداد نے ان کو وائل بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے بنو کنانہ کا انتخاب فرمایا پھر بنو کنانہ میں سے قریش کا انتخاب فرمایا۔ پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا پھر بنو ہاشم میں مجھے محمد رسول اللہ کو چنا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اوزاعی کے روایت سے۔

۱۳۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن بن شاذان نے بغداد میں یہ کہ عبد اللہ بن جعفر نے ان کو خبر دی ہے اور ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوشریک یحییٰ بن یزید بن ضمامرادی نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ان کو عمرو بن ابو عمر مولیٰ مطلب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اولاد آدم کے بہتر زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ زمانے کے اعتبار سے۔ جس زمانے میں میں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرا بہترین انتخاب ہوا ہے

۱۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے۔ ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن زہیر تسری نے ان کو احمد بن مقدم نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان حماد بن زید کے بیٹے کے ماموں نے۔ ان کو عمر بن دینار نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ہم حن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں۔ ان میں سے اوپر والے کو اللہ نے چن لیا ہے اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا اس میں ٹھہرایا ہے پھر اللہ تعالیٰ کائنات بنائی اس میں سے حضرت آدم کو چن لیا اور پھر اولاد آدم میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں سے قبیلہ مضر کو چنا اور مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چنا تو میں منتخب میں سے منتخب ہوں جو شخص عرب سے محبت کرے تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ اور جو شخص ان سے نفرت کرے وہ میری نفرت کی وجہ سے کرتا ہے۔

اس آیت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

۱۳۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو حمدون سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن ابو عائشہ نے ان کو سلیمان بن قتہ نے۔ ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

وانہ لذكر لك ولقومك (الذخرف ۲۳)
بے شک وہ ذکر کرے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

(۱۳۹۱)..... أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۱/۱۶۵) من طريق الربيع بن سليمان. به.

وأخرجه مسلم (۳/۱۷۸۲)

(۱۳۹۲)..... أخرجه البخاري (۵۶۶/۶ فتح) من طريق يعقوب بن عبد الرحمن. به.

(۱۳۹۱)..... أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۷۱ و ۱۷۲) من طريق محمد بن ذكوان. به.

وأخرجه الحاكم (۴/۷۳) من طريق حماد بن واقد. به.

(۱۳۹۳)..... عزاه السيوطي في الدر (۱/۱۸۷) إلى ابن جرير وابن أبي حاتم والطبراني وابن مردويه والمصنف من طرق عن ابن عباس.

تفسير الطبري (۲۵/۳۶)

فرمایا۔ اس کا مطلب ہے:

شرف لك ولقومك

یہ شرف و اعزاز ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

۱۳۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو شافعی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن ابوشیحہ نے ان کو مجاہد نے اس قول باری کے بارے میں:

وانه لذكر لك ولقومك

فرمایا کہ محاورہ کہا جاتا فمّن الرجل؟ آدمی کہاں سے ہے یا کون سے لوگوں میں سے تو کہا جاتا ہے من العرب عرب سے ہے۔ پھر یوں کہا جاتا ہے کہ من اتی العرب کون سی قوموں سے ہے جواب دیا جاتا ہے کہ میں ”قریش قریشی ہوں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

۱۳۹۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن بکر نے ان کو عبد الغفار بن قاسم نے ان کو حقیق بن محمد نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن الله تعالى أخرجني من النكاح، ولم يخرجني من السفاح
اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے نتیجے میں پیدا کیا ہے اور مجھے بدکاری کے نتیجے میں پیدا نہیں کیا۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی

۱۳۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جابر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

میرے پانچ نام ہیں:

①..... میں محمد ہوں۔

②..... میں ابی احمد ہوں۔

③..... میں ماجی (مٹانے والا ہوں) وہ جس کے ساتھ اللہ نے میرے ساتھ کفر کو یا کفار کو مٹاتا ہے۔

④..... میں حاشر ہوں۔ (اکٹھا کرنے والا) تمام لوگ میرے قدموں میں جمع ہوں گے۔

⑤..... اور میں ابی عاقب ہوں (پیچھے والا یعنی آخر والا) یا یعنی جن کے سوا کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابو الیمان سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے عبد بن محمد سے اس نے ابو الیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے حدیث معمر سے تو زہری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ ما العاقب۔ یہ عاقب کیا ہوتا ہے۔ زہری نے کہا:

الذي ليس بعده نبى

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۳۹۶)..... أخرجه المصنف عن محمد بن علي مرسلًا (كذا بالكنز ۳۱۸۶۹)

(۱۳۹۷)..... أخرجه البخاري (۸/۶۳۰ و ۶۳۱. فتح) ومسلم (۳/۱۸۲۸)

۱۳۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفر نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ اس کے کہ اس نے لفظ کفر کا ذکر کیا ہے اور اس کو یونس بن یزید نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف اور رحیم کے نام سے بھی موسوم کیا، اور مناسب ہے کہ یہ الفاظ زہری کا قول ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

اور اس کو روایت کیا ہے عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم نے کہ وہ عبد الملک بن مروان کے پاس گئے اور عبد الملک نے ان سے کہا کیا آپ کو رسول اللہ کے اسماء گرامی یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم شمار کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں وہ چھ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حاشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ماجی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بہر حال حاشر اس لئے کہ آپ بھیجے گئے قیامت کے ساتھ۔ تمہارے لئے ڈرانے والے عذاب شدید سے پہلے۔ عاقب اس لئے ہیں کہ وہ تمام انبیاء کے آخر میں آئے ہیں۔ اور ماجی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی کے گناہ مٹا دیئے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

۱۳۹۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمود بن محمد نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوبلال نے، ان کو عقبہ بن مسلم نے پھر اس کو مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ ۱۴۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو نصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو عمر بن مرہ۔ ح۔ ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی فقیہ نے ان کو ابو حسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو ابو موسیٰ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے کئی نام بتایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حاشر اور مقفی، اور بنی التوبہ۔ اور بنی المصنعة ہوں۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ مسعودی کی روایت میں ہے۔ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کئی نام ذکر فرمائے ان میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے جریر سے۔

(۱۳۹۸)۔ أخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

(۱)..... دلائل النبوة (۱۵۶/۱)

(۱۳۹۹)..... أخرجه المصنف في الدلائل (۱۵۶/۱) عن طريق الليث بن سعد. به.

(۱۴۰۰)..... دلائل النبوة (۱۵۷/۱)

وأخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

دس اسماء رسول

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ دس اسماء گرامی ہیں جو کہ احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں اسماء اعلام بن (اسم ذات ہیں) جس کے ساتھ دوسرے اشخاص سے ممتاز و منفرد کرنا مقصود ہوتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ جو شخص ذرا سا بھی غور و فکر کرتا ہے وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ لوگوں کے جتنے بھی نام ہیں ان میں سے کوئی ایک نام بھی ایسا نہیں ہے جو حسن و خوبی اور فضل کو اس قدر جامع ہو جس قدر یہ دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور فضل کے جامع ہیں۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے جو اپنی تعریف کی انتہاء تک پہنچ جائے، اور احمد اسی موقع پر مدح کے مفہوم میں ہے۔ اور احمد وہ ہے جو حمد کا زیادہ حقدار ہو اور یہ بھی مدح ہے۔

و محمد هو المبالغ فی حمده

واحمد هو لا حق بالحمد

۱۴۰۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بکیر نے ان کو مغیرہ بن عبد الرحمن نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو دیکھو تو سہی کہ اللہ قریش کے سب شتم اور لعنت کرنے کو مجھ سے کس طرح پھیرتے ہیں اور ہٹا دیتے ہیں؟ وہ لوگ گالیاں دیتے ہیں مذمم کو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ لعنت بھی کرتے ہیں تو مذمم کو جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۴۰۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو یعقوب بن غیلان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے پھر مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کیا آپ لوگ تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیوں اور برائی کرنے کو کس طرح مجھ سے ہٹا دیتے ہیں وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن عبد اللہ سے انہوں نے سفیان سے۔

بعض اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر و تشریح

حاشر کی تشریح:..... اس کا مطلب ہے پہلا وہ شخص جو قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، اس کے بعد باقی لوگ جو آپ کے ماسوا ہیں وہ آپ کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، اور آپ پہلے انسان ہوں گے جو میدان حشر کی طرف جن کو لے جایا جائے گا۔ پھر لوگ آپ کے بعد آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

ماحی کی تشریح:..... اس کی تفسیر بھی حدیث میں گزر چکی ہے (حاشر کا لفظی معنی ہے اکٹھا کرنے والا۔ اور ماحی کا معنی ہے مٹانے والا) اور یہ بات تو معلوم ہے کہ حاشر و ماحی جمع کرنے والا گناہوں کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا کفر کو باطل کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات مجازاً ہیں حقیقتاً تو یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے دیئے ہیں کہ آپ کے

(۱۴۰۱)۔ أخرجه ابن حبان (۱۳۹/۸) رقم ۶۳۶۹. الإحسان) من طريق عطاء بن مينا عن أبي هريرة.

(۱۴۰۲)۔ أخرجه البخاری (۵۵۵، ۵۵۳/۶) فتح) عن علی بن عبد اللہ عن سفیان

حشر کو یعنی جمع کرنے کے لئے لے جانے کو سبب بنا دیا ہے آپ کے ماسوا کے اکٹھے کرنے کا اور آپ کی نبوت کو سبب بنا دیا ہے باطل کے بھاگنے کا خواہ وہ کفر ہو یا کفر کے سوا کچھ اور ہو، تو تقدیری طور پر ایسے ہوا جیسے کہ وہی حاشر ہیں اور وہی ماحی ہیں۔
مقفی کی تشریح: مقفی کا معنی ہے قبیح (اتباع کرنے والا)۔

ایک دوسرا احتمال: احتمال ہے کہ مقفی سے مراد مقفی لا ابراہیم ہو یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنے والا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا تھا کہ:

ان اتبع ابراہیم حنیفاً (النحل ۱۲۳)

آپ کیسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کیجئے۔

دوسرا احتمال: یہ بھی احتمال ہے کہ مقفی اور قبیح سے مراد موسیٰ اور عیسیٰ اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء بنی اسرائیل کا قبیح مراد ہو اس لئے کہ آپ نے ان کی قوم کو ان کی اتباع کرنے سے اپنی اتباع کی طرف پھیر دیا۔ یا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیت اور نصرانیت سے لوگوں کو حقیقہ سمجھانے کی طرف پھیر دیا۔

عاقب کی تشریح: بہر حال عاقب اور خاتم کی تفسیر حدیث میں گزر چکی ہے۔

نبی الرحمة کی تشریح: یہ ہے کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا:

انا رحمة مہداة

میں بطور تحفہ دی ہوئی رحمت ہوں۔

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

۱۴۰۳: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن ثنی نے اور تمام نے دونوں کو خبر دی یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ بزاری نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے آپ نے فرمایا:

انما بعثت رحمة ولم ابعث عذاباً

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔

یہ شاید اس لئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی امید رکھتے تھے۔

۱۴۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يا ايها الناس انما انا رحمة مہداة

اے لوگو میں ہدایہ دی ہوئی رحمت ہوں۔ یعنی میں تم لوگوں کو ہدایہ و تحفہ کے طور اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔ (تابعی نے صحابی کا واسطہ ترک کر دیا ہے) اور اس کو زیادہ بن یحییٰ حسانی نے روایت کیا ہے۔ مالک بن سعیر سے انہوں نے اعمش سے موصولاً بیان کیا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ بھی مذکور ہے) اس میں ابو ہریرہ کا ذکر ہے۔

۱۳۰۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر محمد بن جعفر ترکی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس کے آخر میں یہ نہیں کہا۔ یعنی میں تمہیں بطور تحفہ دیا گیا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بعثت اس لئے فرمائی کہ آپ کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور آپ کی زبان کے ذریعے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے جب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا جب ان پر احسان فرمایا۔

واذکرو انعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالق بین قلوبکم فاصبحنم بنعمتہ اخوانا

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها (آل عمران ۱۰۳)

یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے ہی تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پھر تم اس کے محض

احسان سے باہم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم لوگ جہنم کے کنارے پر تھے پھر اللہ ہی نے تم کو اس سے بچالیا۔

نبی التوبۃ کی تشریح:..... یہ اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں جب وہ توبہ کرتے ہیں خواہ ان کے گناہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں۔ شاید پہلی شریعتوں کا معاملہ اس سہولت کا نہیں تھا اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

انا نبی التوبۃ

میں توبہ کی قبولیت اور سہولت کی بشارت دینے والا نبی ہوں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۳۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر ان نے ان کو اسماعیل بن محمد فار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی ہوتا تھا میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں جب وہ گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس گناہ کا کفارہ فلاں فلاں عمل ہے شاید کہ وہ گناہ زیادہ کرے یا وہ کفارے پر عمل کرے ابن مسعود فرماتے ہیں۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہی بات بنی اسرائیل والی اس قرآنی آیت کے بدلے میں عنایت کرے (بلکہ مجھے یہ آیت زیادہ محبوب ہے)

ومن یعمل سوء او یظلم نفسه ثم یتستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً (النساء ۱۱۰)

جو شخص کسی برائی کا عمل کرتا ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بخشے والا مہربان پائے گا۔

نبی المکرمۃ نبی الملاحم (جنگوں والا نبی)

”جنگ والا نبی“

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نبی المکرمۃ اس لئے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے اوپر کفار کے ساتھ جہاد کرنا فرض کر دیا تھا۔ اور پھر اس جہاد کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک باقی رہنے والی شریعت بنا دیا۔ تمام شہر یا تو تلوار کی دھار سے یا تلوار کے خوف فتح ہوئے تھے۔ سوائے

مدینہ منورہ کے وہ فتح ہوا تھا قرآن کے ساتھ۔

(نوٹ)..... یہ کہنا کہ تمام تلوار کی دھاریا خوف سے فتح ہوئے، یہ غلط ہے۔ بلکہ اسلام پوری دنیا میں اخلاق سے پھیلا ہے۔ البتہ تلوار اس لئے استعمال کی گئی تاکہ کفاروں کی شان و شوکت کو توڑے اور ان کی حکومتوں کا خاتمہ ہو۔ وہ مسلمانوں کی زیرنگین ہو کر رہیں۔ (از ابن شائق عفا اللہ عنہ)

۱۴۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمر بن عبد العزیز بصری نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ اور ابو ذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم اور عطاء نے اور ابو محمد عبد اللہ بن محمد حسن مہر جان نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ اور بن یعقوب حافظ نے دونوں کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو محمد بن حسن بن زبالہ نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام بستیاں تلوار کے ساتھ فتح ہوئی تھیں جب کہ مدینہ قرآن کے ساتھ فتح ہوا تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے۔ اس میں محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی کا فرد ہے۔
اور وہ اسی کے ساتھ معروف بھی ہے۔ اور حدیث ابو غریبہ انصاری سے بھی مروی ہے جو کہ مدینے کے قاضی ہیں وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنی سند کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور یہ مذکورہ لفظ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور اسی طرح کہا ہے لفظیہ نے بصری سے اور یہ واقع ہوا ہے ابو ذر اور مہر جانی کی روایت میں۔ یعنی یہ الفاظ آئے ہیں کہ مکہ فتح ہوا تھا تلوار کے ذریعہ اور مدینہ فتح ہوا تھا قرآن کے ذریعے۔
دونوں نے اس کو اکٹھے املاء پر محمول کیا ہے۔ اور محفوظ ابو عبد اللہ کی روایت ہے۔

۱۴۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے اور حسن بن سہل نے دونوں نے کہا۔
ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ میرے نام اور میری کنیت کو جمع نہ کیا کرو۔ میں ابو القاسم ہوں۔ اللہ تعالیٰ عطاء فرماتے ہیں اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ یہ الفاظ ابو مسلم کی حدیث کے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت رکھنا ممنوع ہے

۱۴۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو عثمان بن یثیم نے ان کو عوف نے ان کو ابن میرین نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میری کنیت کے ساتھ کوئی

کنیت رکھے اور نہ ہی میرے نام کے ساتھ نام رکھا جائے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم کنیت رکھنے کی نہیں مطلقاً اکثر ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

احتمال ہے کہ منہی اس شخص کی طرف راجع ہو جو شخص دونوں کا یعنی نام اور کنیت کے درمیان جمع کرنا چاہے۔ (یعنی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا نام رکھنا منع ہے۔)

فصل:..... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے

آپ کے ذکر کی اشاعت و تشہیر فرمائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۱)..... ورحمتی وسعت کل شئی فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بایاتنا یؤمنون الذین

یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل (الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے میں لکھ رکھوں گا ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ لوگ جو ہماری

آیات کے ساتھ ایمان لائیں گے۔ جو لوگ نبی امی کی اتباع کریں گے جس کے بارے میں وہ توراة اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اس آیت میں واضح طور پر مذکور ہے کہ رسول نبی امی کے بارے میں اہل کتاب نے لکھا ہوا پایا ہے۔

(۲)..... واذا قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصداقاً

لما بین یدی من التوراة ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (القہف ۶)

(وہ وقت یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو مجھ سے پہلے جو کتاب تورات اتری

میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں اس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت میں ہر سابق رسول کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اعلان ہے۔

(۳)..... ورفعلنا لک ذکرک (انشراح ۳)

ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

بعض تفاسیر میں یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی شہرت عطا کی اور آپ کے تذکرے کو پہلے

لوگوں میں اونچا فرمایا۔ اس سے پہلے کہ آپ کو پچھلے لوگوں میں رسول بنا کر بھیجا جاتا۔

توراة میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات

۱۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے اور ان کو خبر دی ہے ابوہل بن زیاد قطان نے ان کو قاسم بن نصر بزاز نے ان کو سرج بن

نعمان نے۔ ان کو فلیح نے ان کو ہلال نے ان کو علی نے، ان کو عطاء بن یسار نے وہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے ملا اور میں نے

ان سے کہا کہ آپ مجھے توراة میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے بارے میں بتائیے انہوں نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم بے شک آپ کی

تعریف توراة میں موجود ہے بعض وہ صفات جو قرآن میں ہیں۔ وہ اس طرح ہے۔ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا،

بھیجا تھا۔ نبوت ملنے کے بعد آپ دس سال مکے میں رہے، اور مدینے میں دس سال رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اس وقت آپ کے سہرا و داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بخاری و مسلم نے ان کو اپنی اپنی صحیح میں حضرت مالک کی روایت سے نقل کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے زبیر بن عدی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم کی جب روح قبض کی گئی تو وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی عمر میں مماثلت

۱۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو میرے دادا ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو محمد بن عمرو زنجی نے ان کو حکام بن سلم نے ان کو عثمان بن زائدہ نے زبیر بن عدی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔ اور حضرت عمر جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے زنجی سے اور زہری نے بھی اسی طرح کہا ہے حضرت عروہ سے حضرت عائشہ سے اور عمرو بن دینار سے اور ابو حمزہ سے ان کو ابن عباس سے حضرت ابن عباس نے دونوں روایتوں میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے۔ اور عمار بن ابن ابی عمار نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے ہے کہ پندرہ سال رہے۔

مگر ابو حمزہ کی روایت اور عمرو کی روایت سے زیادہ بہتر ہے محفوظ ہونے کے اعتبار سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک

۱۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو عثمان بن عبد اللہ ہرمز نے ان کو نافع بن جبیر نے ان کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد تھے، آپ کا سر بڑا تھا داڑھی گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فرہ تھے اور گوشت سے پر تھے رنگ آپ کا سرخ و سفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی یا دھاری تھی آپ جب چلتے تو آگے کی جانب جھکے جھکے چلتے۔ جیسے آپ اوپر سے نیچے کی طرف چل رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۳۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمرو بن عبد اللہ مولیٰ عفرہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن محمد نے اور وہ اولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف بیان کرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۳۱۳)..... أخرجه مسلم (۱۸۲۵/۳) عن محمد بن عمرو

(۱۳۱۳)..... الحديث بنسب الإسناد في الدلائل (۲۵۱/۱) وأخرجه الترمذی (۳۶۳۷) وأحمد (۹۶/۱ و ۱۲۷) من طريق المسعودی

وقال الترمذی: حسن صحيح

نہ تو زیاد لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے بلکہ لوگوں میں متوسط قامت کے تھے نہ بہت زیادہ گھونگھریا لے بالوں والے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ کچھ بل کھائے ہوئے تھے۔ آپ نہ تو بہت موٹے تھے۔ اور نہ ہی بالکل سوکھے دبلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس گول تھا۔ سفید سرخی لئے ہوئے، آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ کی پلکیں لمبی تھیں۔ ہڈیوں کے بیسرے یعنی جوڑ موٹے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے۔ ہاں صرف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک موٹی دھاری تھی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم گوشت کے بھر ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تو (یوں آگے کو جھکتے ہوئے چلتے) جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب آپ ادھر ادھر متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ گھوم جاتے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ سب لوگوں میں کشادہ کف یعنی نخی تھی۔ اور زبان کے نہایت سچے تھے۔ اور سب لوگوں میں نرم لہجہ والے تھے۔ اور اپنی قوم کے اعتبار سے سب سے باعزت تھے۔ اور سب سے زیادہ عہد داری کا پاس رکھنے والے تھے آپ کو جو شخص اچانک دیکھتا آپ کی وجاہت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ اور جو شخص آپ کو جان کر میل جول کرتا وہ آپ سے محبت کرتا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد دیکھوں گا۔

۱۴۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو ابو جعفر نے ابن حسن اور علی بن محمد اور احمد بن عبدہ نے تینوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن یونس نے پھر انہوں نے اس کو اسناد کے ساتھ ڈرایا۔ مذکور کی مثل مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

لم یکن با لطویل المفط وبالقصیر المترية والکند اجرو ذومسربة.

ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی سے سنا وہ صفت ہی کی تفسیر میں کہتے تھے۔ المعط الذاهب سولا ممعط کا مطلب ہے لمبا ہونے میں زیادتی۔ اور قصیر المترية کا بعض میں داخل ہونا چھوٹا ہونے کی وجہ سے مقصد ہے ٹھکنا ہونا بہت چھوٹا ہونا جو برا لگے۔ اور قسط وہ جس کے بال میں سخت گھونگھریا لے پن ہو۔ اور وہ آدمی جس کے بال میں تھوڑا سا بل ہو۔ اور مطھر اور باذن زیادہ گوشت والا۔ اور مکشوم، گول چہرے والا اور مشذب جس کی پیشانی پر سرخی ہو۔ اور دنج آنکھوں کی شدید سیاہی والا۔ اور الاھذب لمبی بھنوں والا۔ اور الکند۔ مجتمع کندھوں والا۔ اور منصرۃ باریک بال یعنی بالوں کی باریک لکیر جیسے کوئی باریک اسٹک ہے چمک ہے، سینے سے ناف تک۔ اور ثشن ہاتھوں پیروں کی موٹی انگلیوں والا اور قلع کا مطلب قوت کے ساتھ چلنے والا اور المصیب کا مطلب ہے جھکتے ہوئے چلنے والا۔

کہتے ہیں مائل ہوا ہے جھکنے یا لڑھکنے کی طرف جلیل المشاش اس سے مراد ہے کندھوں یا جوڑوں کے سرے اور اعشیرہ صحبۃ۔ صحبت اور دوستانہ تعلق، اور البدھ کا مطلب ہے اچانک اور کہتے ہیں۔ بدھتہ بامر۔ ای ملجأت۔ بدھت کے ساتھ میں نے فلاں کام کیا ہے یعنی اس کو اچانک کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور

۱۴۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو زہیر نے ان کو ابو اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت براء سے کہا گیا تھا کیا رسول اللہ کا چہرہ تلواری کی مثل تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ سورج کی مثل تھا۔

(۱۴۱۵)..... أخرجه الترمذی (۳۶۳۸) من طریق عیسیٰ بن یونس۔ یہ۔

(۱) فی شمائل الرسول۔ ابن کثیر: أجرد ذومسربة ص ۵۱ ط الأذیة العربیة.

(۲)..... المصدر السابق: "فی" ص ۵۱.

(۱)..... فی الشمائل لابن کثیر (معرفة) ص ۵۱.

(۱۴۱۶)..... أخرجه الترمذی (۳۶۳۸) من طریق عیسیٰ بن یونس۔ به وقال الترمذی: حسن غریب لیس بإسناده بم متصل.

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں ابو نعیم سے انہوں نے زہیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث سے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے، نہیں بلکہ مثل سورج کے اور چاند کے گول تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے ایک دوسری روایت میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ نے سرخ پوشاک یا سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرما رکھی تھی میں آپ کی طرف دیکھنے لگا کبھی میں آپ کو دیکھوں اور کبھی میں چاند کو دیکھوں لہذا وہ میری نگاہ میں چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۳۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل حمسی نے ان کو محارب بن ان کو اشعث نے ان کو ابو اسحق نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے اس آخری حدیث کو ذکر فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ و سفید تھے

۱۳۱۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو علی اور روزباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابومصرۃ نے ان کو خلاد بن بل یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے سماک بن حرب انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے سامنے کے بال سفید سیاہ ملے ہوئے تھے آپ جب تیل لگاتے تو ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

آپ کے بال جب خشک ہو کر نکھرتے تو ظاہر ہوتے تھے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔

ایک آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔

جابر نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چاند سورج کی مثل گول تھا۔

جابر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے کندھا کے پاس آپ کی مہر نبوت کو دیکھا کبوتری کے انڈے کی مثل۔ آپ کے جسم کی مثل تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریقے سے اسرائیل سے۔

۱۳۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوسعید حمسی نے ان کو حسن بن حمید نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ بن

ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میرے لئے آپ رسول اللہ کی صفت بیان فرمائیے انہوں نے فرمایا۔

اے بیٹے اگر آپ ان کو دیکھتے تو بس آپ سورج طلوع ہوتا دیکھتے (جیسے سورج طلوع ہو رہا ہے۔)

(۱۳۱۷)..... أخرجه البخاری (۵۶۵/۶) فتح عن ابی نعیم. بہ.

(۱۳۱۸)..... أخرجه الترمذی (۲۸۱۱) من طریق أشعث. بہ.

وقال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه إلا من حدیث الأشعث.

(۱۳۱۹)..... أخرجه مسلم (۱۸۲۳/۳) من طریق عبید اللہ عن اسرائیل. بہ.

(۱۳۲۰)..... أخرجه المصنف فی الدلائل (۲۰۰/۱) من طریق عبد اللہ بن موسیٰ التیمی. بہ.

وقال الہیثمی فی المجمع (۲۸۰/۸) رواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط ورجاله وثقوا.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مطہر کی خوشبو

۱۳۲۱: ہمیں خبر دی ہے، ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن خثویہ نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
گلاب کے رنگ والے تھے۔ آپ کا پنینہ موتیوں کی مانند ہوتا تھا۔ آپ جب چلتے تو آگے کو جھک جھک کر چلتے اور میں نے کوئی موٹایا باریک ریشم آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور میں سے آپ کے جسم مطہر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ کستوری نہ ہی کوئی اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حماد کی حدیث سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۳۲۲: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو ربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک حضور کی خدمت کی ہے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اف تک نہیں کہا۔ اور مجھے کسی ایسے کام میں جو خادم کرتے ہیں اس پر یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا۔ یا ایسا کیوں نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابو ربیع سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت، سخی اور بہادر تھے

۱۳۲۳: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور سعید نے دونوں کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی ہے حماد نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔
حضور سب لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا سلیمان سے اور مسلم نے سعید بن منصور سے اور ہم نے ان کو روایت کیا ہے۔
ابو انس سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۳۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو الحنفی بن ابراہیم نے اور ہناد بن سری نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضور نے کبھی کسی خادم کو مارا ہو یا کسی بھی شئی کو کبھی کچھ مارا ہو مگر یہ کہ جہاد فی سبیل میں مارا ہوگا اور کسی سے کچھ تکلیف آپ کو پہنچی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ اللہ کے لئے ہو جب اللہ کو کوئی کچھ کہتا تو اس سے انتقام لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی امر درپیش آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان میں سے آسان امر کو اختیار کرتے تھے مگر یہ کہ وہ گناہ کو نہیں لیتے تھے جب کوئی امر گناہ ہوتا تو اس سے سب سے زیادہ دور جاتے تھے اس کو مسلم نے صحیح میں ابو بکر سے اس نے ابو معاویہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۳۲۱)..... أخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) من طريق حماد، به.

(۱)..... فی الصحيح ولا شمتت مسكة ولا عبرة اطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم. الشعب ص ۱۷۳ ح ۵.

(۱۳۲۲)..... أخرجه مسلم (۱۸۰۳/۴) عن سعيد بن منصور وأبي الربيع عن حماد بن زيد، به.

(۱۳۲۳)..... أخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) عن أبي كريب عن ابن معاوية، به.

(١٢٢٤).....أخرجه الحاكم (٣٩٢/٢) والمصنف في الدلائل (٣٠٩/١) من طريق يزيد بن ياثوس. به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمانے لگے۔ اے ام سلیم آپ یہ کیا کر رہی تھیں، بولی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں شامل کریں گے اور وہ سب سے بہتر خوشبو ہوگی۔

ثابت نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ عنبر کی اور نہ کسی مشک کی۔ اور میں نے کوئی باریک یا موٹا ریشم رسول اللہ کے جسم سے زیادہ نرم کبھی نہیں چھوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک مدینہ میں خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔ کسی بھی کام کے کرنے پر مجھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف نہیں کہا۔ اور یہ بھی نہیں کہا یہ کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں کہا کہ کیوں نہیں کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ خدام برتن لے کر آ جاتے ان میں پانی ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے تھے۔ بسا اوقات صبح سردی میں برتن لے کر آتے تھے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے تھے۔

یہ احادیث صحیحہ میں صحیح بخاری میں نقل ہوئی ہیں علاوہ ازیں ہم نے ان کو اس جگہ کے سوا بھی ذکر کیا ہے۔

ابو ہالہ تیمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۳۳۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن عمرو حمسی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو حسین بن حمید بن ربیع خمی نے ان کو ابو غسان نے مالک بن اسماعیل نہدی نے جن کو جمیع بن عمر بن عبد الرحمن عجلی نے ان کو ایک آدمی نے مکہ میں ابن ابو ہلہ تیمی سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بہت کثرت کے ساتھ بیان کیا کرتا تھا میں چاہتا تھا کہ مجھے بھی اس میں سے کچھ بیان کرے تاکہ میں اس کو محفوظ کروں چنانچہ اس نے فرمایا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بزرگ تھے صحت مند تھے آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے درمیانے قد سے بڑے اور بہت لمبے سے چھوٹے تھے۔ سر مبارک بڑا تھا، ہلکے گھونگھریا لے بالوں والے تھے، اگر بالوں کی کوئی لٹ بکھرتی تو الگ ہو جاتے ورنہ آپ کے بال آپ کے دونوں کانوں کی دونوں لو سے تجاوز نہیں کرتے تھے اس وقت آپ کے بال وفرہ کہلاتے تھے۔ آپ گلاب کے رنگ والے تھے، کشادہ ماتھے والے تھے، خوبصورت بھنوں والے تھے بھنوں مکمل تھیں بٹی ہوئی یا سر کی ہڈی تک پہنچی ہوئی نہیں تھیں۔ دونوں کے درمیان پسینہ ہوتا جس سے غصہ پہچانا جاتا اونچی ناک والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کے اوپر رہتا تھا۔ اونچی گردن والے۔ گھنی داڑھی والے، نرم رخسار والے۔ مضبوط منہ والے، خوبصورت چمکیلے، کشادہ دانتوں والے، آپ سینے کے بالوں کی باریک دھاری والے تھے، آپ کی گردن خوبصورت لمبی تیلی خون کی سرخی اور چاندی کی صفائی لئے ہوئے تھی۔

مناسب صحت مند جسم والے خوبیوں والے تھے، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے، روشن اور منفرد تھے۔ پسلیوں سے ناف تک ملے ہوئے بالوں کے خط والے تھے سینہ اور پیٹ صاف تھا۔ بس وہی بال تھے۔ جو دھاری دار تھے۔ کندھے اور کلائیوں بالوں سے آراستہ تھی اونچے سینے والے تھے (کہنیوں کا اندرونی جوڑ لمبا تھا پہنچے کا جوڑ طویل تھا۔ ہتھیلیاں کشادہ تھیں کلائی اور پنڈلی کی ہڈیاں سیدھی تھیں پورا جسم سیدھا تھا دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گوشت سے پُر تھے۔ انگلیاں کشادہ تھیں تلووں کے خلا کا (جو حصہ زمین سے نہیں لگتے) بھرے ہوئے تھے۔ دونوں قدم پورے

زمین پر لگتے تھے۔ ان سے پانی کے چشمے پھوٹتے (جب پانی میں رکھتے تو برکت ہو جاتی) جب آپ اپنی جگہ سے مڑتے تو پورے پورے ہٹتے تھے۔ قوت اور اعتدال سے چلتے تھے، نرمی اور وقار سے چلتے تھے جب چلتے تو تیز تیز چلتے ایسے لگتا جیسے اونچائی سے نیچے آرہے ہوں۔ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے جسم سمیت متوجہ ہوتے۔ نگاہیں نیچی رکھتے تھے آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔ کسی کو دیکھتے تو بنظر توجہ دیکھتے۔ جو سامنے ملتا اس کے ساتھ سلام کرنے میں آپ خود پہل فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اطلاق بیان کیجئے؟ انہوں نے جواباً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دکھوں اور غموں والے ہمیشہ سوچ فکر کرنے والے تھے (آپ کی زندگی محنت و مشقت سے عبارت تھی) وہاں راحت و آرام نام کی کوئی شئی نہیں تھی۔ بغیر ضرورت کے کلام نہیں فرماتے تھے۔ طویل خاموشی رکھتے تھے۔ کلام کا آغاز اور اختتام دونوں فصاحت کے ساتھ کرتے تھے۔ اور جامع کلمات اور جدا جدا کلمات ارشاد فرماتے تھے۔ نہ زیادہ گوئی کرتے نہ کم الفاظ بولتے تھے۔ آپ نرم خوتھے۔ نہ مولے تھے نہ ہی پتلے تھے اللہ کی نعمت کو بڑا قرار دیتے خواہ وہ چھوٹی بھی ہوتی۔ اور اللہ کی نعمتوں میں سے کسی شئی کو برا نہیں کہتے تھے۔ اور ذائقہ والی چیزوں کے ذائقہ کو برا نہیں کہتے تھے۔ اور نہ ہی بد ذائقہ کی توہین کرتے اور اس کے علاوہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ذائقوں کے دلدادہ نہیں تھے۔ اور نہ ہی ان کے مداح تھے۔ دنیا اور اور دنیاوی مفاد کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔ جب اس کا حق ادا کیا جائے۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پر غصہ آیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بدلہ لیا ہو۔ اپنی ذات کے لئے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ اپنے لئے کبھی انتقام لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے۔ جب بات کرتے تو ہاتھ بھی ساتھ استعمال کرتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی اپنے بائیں انگوٹھے کے اندر والے حصے پر مارتے تھے۔ جب کسی سے ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور یوں اس کو ہوشیار کر دیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم پر ظاہر اور واضح ہو جاتا۔ غیر ضروری امور کے درپے ہونے سے رک جاتے تھے کہتے ہیں حسین نے اس تفصیل کو ایک زمانے تک بیان نہ کیا چھپائے رکھا فقیر کو بیان کیا پھر میں نے ان کو یہ حاجت بیان کی اور میں نے اس کو اس کی طرف اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت کرنے والا پایا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ان کو کس سے پوچھا تھا تو میں نے ان کو یہ بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بارے میں آپ کے بیٹھنے اور نکلنے کے بارے میں آپ کی شکل و صورت کے بارے میں سب کچھ بیان کیا اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ حسین نے کہا میں نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور داخل ہونے کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے جواباً کہا کہ آپ کے دخول کی تو حضور کو اپنے نفس کے لئے اجازت تھی آپ جب اپنے گھر آ جاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اوقات چار حصوں میں منقسم تھے

آپ کے اوقات چار حصوں میں تقسیم تھے:

(۱)..... ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

(۲)..... ایک حصہ آپ کے اہل و عیال کے لئے۔

(۳)..... ایک حصہ آپ کی اپنی ذات کے لئے۔

(۴)..... اس کے بعد آپ اپنے حصہ وقت کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے۔

پھر بھی وقت کو سب لوگوں پر عام ہوں یا خاص ہوں سب پر خرچ دیتے تھے ان سے ٹائم کچھ بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔ اور آپ کی معیشت اس طرح تھی کہ وقت کا جو حصہ آپ کے اپنے لئے ہوتا اس میں اہل فضل کے لئے ایثار کا ہونا آپ کی اجازت کے ساتھ۔ پھر آپ اس وقت کو دین میں ان کے فضل کے مطابق تقسیم کرتے تھے ان میں سے بعض کی ایک حاجت ہوتی بعض کی دو حاجات ہوتیں بعض کی بہت ساری حاجت ہوتیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مشغول و مصروف رہتے اور ان کو بھی مصروف رکھتے۔ ان امور میں ان لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے اور وقت کی اصلاح فرماتے اور ان کے مسائل ان سے پوچھتے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے جو ان کے حق میں مناسب ہوتی۔ اور ان سب سے یہ فرماتے جاتے کہ موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک بات پہنچائیں۔ جو انسان اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا وہ آپ لوگ مجھ تک پہنچاؤ۔ اس لئے کہ جو شخص کسی کی حاجت بادشاہ تک پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ثابت قدم رکھے گا۔ صرف اسی کو جو صرف اللہ کو یاد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بات قابل قبول نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ بھوکے اور پیاسے آتے اور سیراب ہو کر چلے جاتے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے اور چلے جانے کی بابت پوچھا کہ اس میں آپ کیا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو (غیر ضروری بات سے) محفوظ کر کے رکھتے تھے صرف بامقصد بات میں استعمال کرتے آپ لوگوں کو جوڑتے تھے ان کو جدا نہیں کرتے تھے ان میں تفریق نہیں کرتے تھے۔ یا یوں کہا تھا کہ ان میں تفریق نہیں ڈالتے تھے ابو غسان کو شک ہوا ہے۔ اور آپ ہر قوم کے با عزت کی عزت کرتے تھے اور اسی کو ان کا والی اور ذمہ دار بناتے تھے۔

اور لوگوں کو انتباہ فرماتے تھے اور خود بھی ان سے بچتے اور محفوظ رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایسا بھی نہیں کرتے تھے کہ (سزا دے کر) کسی کی کھال ادھیڑ دیں۔ اور آپ اپنے ساتھیوں کے حالات معلوم کرتے۔ اور لوگوں سے ان کے معاملات پوچھتے پھر آپ اچھے کو اچھا کہتے اور اس کی تائید کرنے اور برے کی برائی کرتے یا بری بات کو برا قرار دیتے اور اس کی تائید نہ فرماتے آپ معاملے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتے۔ اور لوگوں کو غافل نہ رہنے دیتے اس خوف سے کہ وہ بالکل ہی غافل نہ ہو جائیں یا اکتانہ جائیں۔ ہر حال کے لئے آپ کے پاس تیاری ہوتی تھی۔ آپ حق و سچ سے کچھ کوتاہی نہیں کرتے تھے اور حق سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ آپ کے ارد گرد تھے یعنی صحابہ کرام وہ بہترین لوگ تھے۔ حضور کے نزدیک افضل تھے اور ان کے لئے نصیحت عام تھی اور حضور کے نزدیک ان کا مرتبہ عظیم تھا۔ غم خواری کے اعتبار سے سب سے اور ایک دوسرے کی تائید کے اعتبار سے وہ سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ حضور جب مجلس میں بیٹھتے یا مجلس برخواست کرتے تو دونوں باتیں اللہ کے ذکر پر ہوتیں اور کئی کئی جگہ وطن بنانے سے منع فرماتے تھے اور خود بھی نہیں بناتے تھے۔ اور اہل مجلس کے ہر فرد کو اس کا حق دیتے تھے (یعنی سب کو بات کرنے کا موقع دیتے یا تو خود سب سے بات کرتے۔) آپ کی محفل میں بیٹھنے والا کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ آپ کی نظر میں میری عزت کم اور فلاں کی زیادہ ہے۔ جو شخص آپ کے ساتھ ہم نشینی کرتا یا کسی حاجت میں آپ سے ملتا تو آپ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ خود چلا جائے (کبھی اس کو منع نہیں کرتے تھے) جو شخص آپ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرتا اس کو خالی نہیں لوٹاتے تھے یا تو وہ چیز

دے کر یا نرم بات کہہ کر لوٹاتے۔ آپ کی فراخ قلبی لوگوں پر حاوی تھی اخلاق میں ہو یا عطاء میں لہذا اسی وجہ سے آپ کی حیثیت لوگوں کے لئے ان کے باپ کی طرح ہو گئی تھی۔ اور حق میں سب برابر ہو گئے تھے۔ آپ کی محفل بردباری، حیا، صبر اور امانت کی محفل بن گئی تھی تقویٰ میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی کرتے بڑے کی تعظیم کرتے آپ کی محفل میں چھوٹے پر شفقت کرتے اور ضرورت مذکور سے سب ایثار کرتے تھے اور اس کی ضرورت پوری کرتے تھے یا حسین نے یوں کہاں کہ آپ کی محفل میں مسافر کی حفاظت ہوتی تھی۔

جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

تو حسین نے جواب میں فرمایا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی سے رہتے تھے۔ نرم خلق والے تھے لوگوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور نرم پہلو والے تھے۔ لوگوں کو توڑنے والے سخت دل اور بے رحم نہیں تھے۔ آپ شور و غل کرنے والے نہیں تھے۔ بے حیائی کی گالیاں بکنے والے نہیں تھے۔ (یعنی آپ گالی نہیں دیتے تھے) نہ ہی عیب گیری یا عیب جوئی کرنے والے تھے۔ نہ ہی کسی کی بلا و جہ تعریف کرنے والے تھے۔ ایسے کام سے قصداً غفلت و لاپرواہی کرتے تھے۔ جس کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ نہ ہی اس کا خیال کرتے اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی لیتے تین چیزوں کو انہوں نے اپنے دل سے نکال دیا تھا۔ کسی کو ملامت نہیں کرتے تھے منہ پر بھی کسی کو عیب نہ لگاتے (یعنی کسی کی برائی نہ کرتے) نہ ہی کسی کی غیبت یا کمزوری تلاش کرتے۔ بات صرف وہی کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے۔ آپ جب کلام کرتے۔ اہل مجلس خاموش ہو جاتے اور نگاہیں نیچی کر لیتے تھے ایسے محسوس ہوتا جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ جب بول کر خاموش ہوتے صحابہ پھر بولتے اور کسی شئی کے بارے آپ کے سامنے اس میں اختلاف و تنازعہ نہیں کرتے تھے۔ جو شخص بھی ان میں سے بولتا سب خاموش ہو کر اس کی بات سنتے یہاں تک کہ وہ ان سے بات کر کے خاموش ہو جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ہنستے جس پر لوگ ہنستے اور آپ اس پر تعجب اور حیرانی کا اظہار کرتے جس پر سب لوگ حیران ہوتے اور اس کے سوال پر بھی یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام ان کو بلا لیتے یا روک دیتے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت کی چیز مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو کسی احسان لینے والے سے تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ کسی کی بات کو بیچ میں نہیں کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ پوری کر لے پھر ان کو کاٹتے نہیں کے ساتھ یا تائید کے ساتھ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حسین نے جواب دیا کہ رسول اللہ کی خاموشی چار وجہ سے ہوتی تھی:

(۱)..... بردباری سے حذر و احتیاط کی وجہ سے۔

(۲)..... تقدیر و اندازہ کے لئے۔

(۳)..... سوچ اور فکر کے لئے بہر تقدیر و اندازہ۔

(۴)..... لوگوں میں تسویہ اور برابر نظری اور لوگوں کے مابین اجتماع کے لئے ہوتی تھی۔

بہر حال آپ کا تذکرہ یا فکر کرنا ان چیزوں میں ہوتا جو فنا ہو گئیں یا باقی ہیں۔ یہ سب وجہ آپ کا صبر اور حلم ہوتا۔ آپ کو کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی

تھی، نہ ہی کوئی چیز آپ کو گھبراہٹ دلاتی تھی آپ کا ذکر چار باتوں میں جمع ہو گیا تھا:

(۱)..... اچھائیوں کو آپ کا اخذ کرنا تاکہ ان میں آپ کی اطاعت کی جائے۔

(۲)..... بری باتوں سے آپ کا اجتناب کرنا تاکہ اس سے بچا جائے۔

(۳)..... ایسی رائے میں آپ کا اجتہاد اور پوری کوشش کرنا جو امت کی بہتر اصلاح کا باعث ہو۔

(۴)..... لوگوں کے لئے وہ کام کرنا اور اس کا انتظام کرنا جو ان کے دنیوی اور اخروی فائدے کو جمع کر دے۔

فصل:..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور آپ کے بیان فصاحت کا معاملہ سب سے زیادہ مشہور ہے اور سب سے زیادہ واضح ہے اس قدر ہمیں اس کی تعریف کرنے کی ضرورت و احتیاج نہیں ہے کیسے مشہور نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب مقدس بیان کرنے کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔ اور اپنی کتاب مقدس میں فرمایا۔

و انزلنا البک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم (النحل ۴۳)

ہم نے آپ کی طرف ذکر اتارا ہے (نفسحت و انجاہ) تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ چیز بیان کریں جو ان کی طرف اتار دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ مذکورہ ارشاد اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کو بیان کرنے اور فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے کہ اگر آپ کو فصاحت و بلاغت کا حق نہ آتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی عظیم کتاب کی تبیین کا فریضہ سپرد نہ فرماتے اور نہ ہی آپ اس کے اعلیٰ درجات کی طرف ترقی فرما سکتے جن کو اللہ نے خود پسند فرمایا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ہونا کتاب اللہ کی تبیین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے خطاب کے معانی کے کشف کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فصیحانہ سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کر یہ بات آئی ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نہایت فصیحانہ انداز میں آسمان پر رواں دواں بادلوں کے بارے میں سوال فرمایا وہ حدیث جو کہ مذکور ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم بن احمد فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار نے صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبادہ عوام نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث نے یعنی تمیمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے اس دن جس دن آسمان پر سیاہ دلدار بادل چھائے ہوئے تھے ان کے بارے میں اپنے اصحاب سے سوال فرمایا۔ تم اس آسمان میں پھیلی ہوئی شاخوں کو کیسا دیکھتے ہو؟

لوگوں نے جواب دیا حضور یہ کتنی خوبصورت ہیں اور کتنی سخت دلدار ہیں اور تہہ جہہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کی بنیاد اور اصل کو کیسا دیکھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور کتنی ہی خوبصورت بادلوں کی اصل اور بنیاد سے اور کس قدر جماؤ اور مضبوطی ہے۔ آپ نے پوچھا تم ان کی سیاہی کو کیسا پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ کس قدر خوبصورت ہے ان کی سیاہی۔ اور کس قدر شدید ہے ان کی سیاہی۔ آپ نے فرمایا کیسا پاتے ہو تم ان کی چکی اور گردش کو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کس قدر خوبصورتی ہے۔ اور کس قدر شدید ان کی گردش ہے آپ نے فرمایا تم ان کی بجلی کو کیسا پاتے

ہو، اور ان کی چمک کو۔ یا ہلکی چمک کو یا زوردار چمک کو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور چیرتی ہے چیرتا یعنی سخت چمک ہے۔ آپ نے فرمایا پھر حیا یعنی بارش کا کیا خیال ہے؟ چنانچہ اس کے بعد ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس قدر فصیح ہیں، ہم نے آپ سے بڑا فصیح اور کلام کو درست کرنے والا کبھی نہیں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مرا حق ہے اور میرے لئے ضرور ہی ایسا ہونا چاہئے مجھے۔ اس لئے کہ قرآن اتارا گیا ہے فصیح ترین عربی میں، (یعنی اس لئے مجھے بھی فصاحت کا علم رکھنا ضروری ہے۔)

ابو عبید نے مذکورہ بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح ترین الفاظ کا عربی میں مفہوم بیان کیا ابو عبید نے فرمایا:

قواعد:..... یعنی سحاب کی بنیادیں قواعد السحاب اور اصول معترضہ۔ آسمان کے کنارے پر۔
بواسطہ:..... ان کی فروع مستطیلہ۔ آسمان میں وسط سماء تک اور دوسرے کنارے تک۔
جون:..... سخت سیاہ۔

رحاھا۔ استدارت السحاب بادلوں کی گردش۔ آسمان پر۔
الخفق۔ اعتراض من البرق فی نواحي اطراف وکناروں پر بجلی کا چمکنا۔
الوميض۔ ان يلمع قليلا ثم يسكن۔ تھوڑا سا چمک کر خاموش ہو جانا ساکن ہو جانا۔
يشق شقا۔ استطارة فی الجوالی وسط السماء۔ فضاء میں آسمان کے وسط تک چمک پھیلنا۔
الحيا۔ المطر الواسع العزيز۔ شدید اور موسلا دھار بارش۔

۱۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے۔ ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبیدہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

عربی زبان سے محبت کا بیان

۱۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کو فے میں ان کو محمد بن حسن شیبانی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحییٰ بن بریدہ نے اور محمد بن فضل خراسانی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ عربی زبان سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں، اور قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت ان بڑے اور عظیم الفاظ کی تلاش کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ کے

(۱۳۳۱)..... أخرجه ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير (۱/۲۷۲) من طريق عباد بن عباد المهلي عن موسى بن محمد. به.

(۱۳۳۳)..... أخرجه الحاكم (۸/۴) والعقيلي في الضعفاء (۳/۳۳۸) من طريق العلاء بن عمرو الحنفی. به.

وقال العقيلي :

منكر لا أصل له وقال الحاكم تابعه محمد بن الفضل عن ابن جريج.

قال اللهبي : أظن الحديث موضوعاً

(۱)..... المنهاج للحليمي (۲/۷۷ و ۷۸)

محاورات میں ہیں تو وہ کثرت سے ملیں گے بعض ان میں سے آپ کا وہ خط ہے جو آپ نے وائل بن حجر حضری کو لکھا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ خط

”من محمد رسول اللہ الی الاقیال العباہلۃ من اهل حضر موت باقامة الصلوة وایتاء الزکاة

على التبعة شاة، والنمة لصاحبها وفي السبوب الخمس لاخلاط ولا وراط ولا ساق

ولا شغار ومن اجبی فقد اربی وکل مسکر حرام“

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے یمن کے بادشاہ کی طرف (شہر حضر موت کی طرف) کہ نماز کی پابند کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں چالیس بکریوں میں سے ایک بکری۔ چالیس سے اوپر اور پچاس کے درمیان چھتی بکریاں ہوں وہ بغیر زکوٰۃ کے ان کے مالک کی ہیں۔ غنیمت میں پانچواں حصہ ہے۔ آمیزش نہ کی جائے، دھوکہ نہ کیا جائے۔ صاب مولشی کو سارے مولشی ہانک کر نہیں لانا ہوگا ان میں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے۔ اور نہ ہی نکاح شغار ہوگا۔ (یعنی ایک آدمی اپنی لونڈی یا بہن کا نکاح دوسرے آدمی کو اس شرط پر دے کہ دونوں میں سے کوئی بھی الگ سے مہر نہیں لے گا) (بلکہ وہ بھی اپنی بہن اس کے بدلے میں دے گا)

جس نے کچے کھیت کی بیج کی اس نے سود کمایا۔ اور ہرنشہ آور شئی حرام ہے۔

۱۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ابو عبیدہ سے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو ابن ابولہبیہ نے ان کو ان کے شیوخ نے شہر حضر موت سے اس کو وہ مرفوع کرتے ہیں اور ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بقیہ بن ولید سے اپنی سند کے ساتھ کہ ابو عبیدہ نے کہا تھا۔

اقیال۔ یمن کے بادشاہوں کو کہتے ہیں ملک الاعظم کے سوا۔ اور عباہلہ۔

اور تبعة۔ چالیس بکریاں۔

اور نمة۔ چالیس کے عدد سے زائد بکری یہاں تک کہ نصاب کی اگلی حد کو پہنچ جائے۔

اور یہ بھی کہا گیا کہ نمة سے وہ بکری مراد ہے جو مالک نے دودھ نکالنے کے لئے گھر میں رکھ لی ہو اور چرنے کے لئے نہ بھیجے اور۔

لا خلاط۔ ولا وراط۔ متفرق میں جمع نہ کرے اور مجتمع میں تفریق نہ کرے اور۔

والوراط۔ کا معنی یہ بھی ہے کہ دھوکہ نہ کرے (دھوکہ اور فتنہ) اور یہ قول

لا شغار۔ (یعنی نہ بیاہ کر کے دے کوئی آدمی اپنی لونڈی، اپنی بہن کسی آدمی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ دوسرا آدمی بھی اس پہلے شخص کو بیاہ دے گا اپنی لونڈی اپنی بہن اس شرط کے ساتھ کہ دونوں میں سے ہر شخص اپنی لڑکی کو دوسرے کی لڑکی کا عوض ٹھہرائے گا۔) (اور الگ سے مہر مقرر نہیں کرے گا۔)

۱۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن حجر حضری نے ان کو سعد

بن عبد الجبار نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک نامہ لکھا کہ:

لا جنب ولا راط ولا شغار فی الاسلام وکل مسکر حرام۔

اسلام میں جب نہیں ہے ورط نہیں ہے شغار نہیں ہے اور ہرنشہ آور شئی حرام ہے۔

وراط۔ اور شغار کا معنی اوپر گزر چکا ہے۔ اور جنب کا معنی یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا نماز نہ وہ اپنی سہولت کے مطابق بیٹھ جائے اور

مویشتی مالکان کو بلائے کہ تمام مویشتی ہانکے اس کچا پس لائے جائیں تاکہ وہ ان میں سے زکوٰۃ کے مویشتی چھانٹ لے۔ فرمایا یہ منع ہے، وراط دھوکہ دینا فریب کرنا۔

شیخ حلیمی کا ارشاد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی فصیح خطوط اور تحریریں موجود ہیں فقہاء کے ہاں اور اہل کتب کے ہاں جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کے بارے علم میں اضافہ کرے اور ان کی بلاغت کے بارے تو وہ ان میں نظر ڈالے اور غور کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات کرنا انتہائی مختصر کر دیا ہے۔

۱۴۳۶ھ..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اخنف بن قیس نے ان کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں جامع ترین کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

۱۳۷۷ھ..... ہم نے ابن مسیب سے ثابت شدہ حدیث میں روایت کیا ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم سے مروی ہے:

بعثت بجوامع الکلم

میں جامع ترین کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے

امام بیہقی ”بعثت بجوامع الکلم“ سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد قرآن لیا ہے۔ اور اسی پر اس حدیث کا سیاق بھی دلالت کرتا ہے جو اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور شیخ حلیمی نے جوامع الکلم کو کلام نبی پر محمول کیا ہے۔ جب کہ دونوں کا احتمال موجود ہے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

۱۴۳۸ھ..... ہمیں خبر دی ابو علی روڈ باری نے اور ابو عبید اللہ بن برہان نے اور ابو الحسن بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہشیم بن بشر نے ان کو عبد الرحمن بن اسحق قریشی نے ان کو ابو فروہ نے ان کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں کلام کے آغاز اور اس کے اختتام عطا کیا گیا ہوں اور اس کے جوامع عطا کیا گیا ہوں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں وہ سکھلائیے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں پڑھنے کے لئے تشہد والتحیات سکھلایا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد وہ الفاظ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو سکھلائے تھے جس نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ مجھے وہ کلمات سکھلائیں جس سے میں دعا کیا کروں۔ لہذا آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا۔

سل ربک الیقین والعافۃ

تم اپنے رب سے یقین اور عافیت مانگو۔

یہ اس لئے فرمایا تھا کہ ایسا کوئی عمل نہیں جو آخرت کے لئے کیا جائے اور بغیر یقین کے قبول ہو جائے اور امور دنیا میں سے کوئی ایسا امر نہیں ہے جو اپنے کرنے والے کو فائدہ دے سکے۔ مگر امن کے ساتھ۔ اور صحت کے ساتھ۔ اور فراغت قلبی کے ساتھ۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اخروی امور میں کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے یقین اور تمام دنیاوی امور کی کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے عافیت۔

اللهم اعطنا يقينا كاملا بفضلك وعافية تامة يرحمك (مترجم)

۱۳۳۹: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد صباح نے عفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن حعدہ نے فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا موسم گرما میں پہلے سال اور عہد قریب تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ:

اللہ سے یقین اور عافیت طلب کرو۔

۱۳۴۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق تميمی فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی ابو یحییٰ عبد اللہ بن احمد بن زکریا بن ابویسرة نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوة بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الملک بن حارث سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق سے سنا وہ فرماتے تھے منبر رسول پر بیٹھ کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اسی دن پہلے سال، ابو بکر صدیق نے بیان کیا اور روپڑے پھر فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ وہ فرماتے تھے۔ تم لوگ کلمہ اخلاص کے بعد عافیت کی مثل نہیں دے گئے ہو لہذا اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کیا کرو۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ۔ وہ چیز جو حسن جواب میں شمار ہو اور مختصر کلام میں بھی داخل ہو۔ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جواب ہے جو آپ نے مسلمہ کذاب مدعی نبوت کے خط کے جواب میں لکھا تھا۔ مسلمہ نے یہ لکھا تھا کہ اما بعد میں نبوت کے معاملے میں آپ کے ساتھ شریک ہوں لہذا آدھی زمین میری ہوگی اور آدھی آپ کی رہے گی لیکن قریش زیادتی کریں گے۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى مسلمة الكذاب سلام على من اتبع الهدى

اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده. والعاقبة للمتقين.

اللہ کے نام کے ساتھ تحریر کا آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

سے بہت بڑے جھوٹے مسلمہ کی طرف، سلام ہو اس پر جو ہدایت یعنی قرآن کا پیروکار ہے اما بعد بے شک ساری زمین اللہ کی ملکیت

ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وارث بناتا ہے اور حسن انجام اہل تقویٰ کے لئے ہے۔

۱۳۴۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابوالفتح نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے مگر اس نے یوں کہا ہے کہ (مسلمہ نے کہا) بہر حال بے شک میں معاملے میں مشترک ہوں، م

(۱۳۳۹) یحییٰ بن جعدہ ہو: ابن ہبيرة بن أبي وهب المخزومي ثقة (تقریب)

(۱۳۴۰) عبد الله بن أحمد بن زكريا بن الحارث المكي أبو يحيى بن أبي مسرة له ترجمة في الجرح والتعديل (۶/۵) والحديث أخرجه

أحمد (۳/۱) عن عبد الله بن يزيد المقرئ. به.

(۱۳۴۱) أخرجه المصنف في الدلائل (۵/۳۳۰، ۳۳۱) بنفس الإسناد مطولاً.

لوگوں کے لئے آدھا معاملہ ہوگا۔ اور قریش کے لئے آدھا ہوگا۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کریں گے۔ پھر اس کے بعد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر کیا ہے آپ نے جو کچھ لکھا۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات میں سے یہ عبارت بھی ہے۔

جامع کلام

مسلمان اپنے خون کے بدلے دیئے جائیں۔ اور ان کی ذمہ داریوں کے لئے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کرے گا۔ مسلمان اپنے ماسوا پر بھاری قوت میں۔ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور کوئی صاحب عہد اپنے عہد میں نہیں مارا جائے گا۔

ان مذکورہ کلمات کی اگر علیحدہ علیحدہ شرح و تفسیر لکھی جائے تو یہ اپنی جگہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بڑے بامعنی کلام اور بامعنی تشریح کو تقاضا کرتے ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس روایت کی اسناد کتاب الخراج میں کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جنس سے کثیر الفاظ ہیں مگر یہ مقام اس سے زیادہ کا متحمل نہیں ہے۔

۱۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید خلیل بن احمد بن محمد قاضی بستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابی خيثمه نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عثیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص بغیر قتل یا چوٹ کے (بستر کی موت) مر جائے اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے۔ (اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق اللہ) کی موت کا لفظ استعمال فرمایا تھا جب کہ یہ ایسا کلمہ تھا کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کلمے کو حضور سے قبل کسی عرب کو استعمال کرتے نہیں سنا تھا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوعیت کے بہت سے الفاظ ہیں جن کی طرف آپ سے قبل کسی نے سبقت نہیں تھی۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مہربان ہونا اور شفیق ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف الرحيم (التوبہ ۱۲۸)
(لوگوں) تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں۔ اور مؤمنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

۱۳۳۳:..... ان روایات میں سے ہے جن کی ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے کہتے ہیں کہ حضرت فارسی نے فرمایا دیکھئے کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کسی ایک بندے کی شفقت اور رحمت کے بارے میں اس طرح تعریف فرمائی ہے جس طرح اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قیامت میں جب سب لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات چھوڑ کر امتی امتی پکار رہے ہوں گے یہ بات امت پر آپ کی شفقت کی دلیل ہے۔ اور آپ اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کریں گے کہ

(۱۳۳۲)..... أخرجه الحاكم (۸۸/۲) من طريق محمد بن إسحاق . به .

تنبیہ:۔۔۔ فی المستدرک: محمد بن عبد اللہ بن عثیم (أخی بنی سلمة) بدلاً من (أخبرنی) انظر السنن الکبری (۱۶۶/۹)

میں نے تو اپنے نفس کو آپ کے حوالے کر دیا ہے جو چاہیں آپ میرے ساتھ سلوک کریں لیکن اے میرے رب میری امت کے بارے میں میری سفارش رد نہ کرنا جو کہ تیرے ہی بندے ہیں۔

اور یہ حدیث جو قیامت میں آپ کی شفاعت کے بارے میں وارد ہوئی ہے تحقیق اس کا ذکر اس کتاب میں گذر چکا ہے۔
 ۱۳۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبد اللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے آپ کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔ ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی تھی قبولیت کے لئے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا اپنی امت کے حق میں شفاعت کے لئے جو قیامت کے دن ہوگی چھپا کر رکھوں۔ (تا کہ میں اپنی امت کے لئے سفارش کر کے ان کی مغفرت کر سکوں یہ امت پر آپ کے شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے، ابو الیمان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریقے سے زہری سے۔
 ۱۳۴۵:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن زید نے ان کو ابن سوید نے ان کو سلام بن سلمان نے یعنی ابو العباس دمشقی نے ان کو شریک نے ان کو سالم افطس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولسوف يعطيك ربك فترضى

عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

فرمایا کہ آپ کا ارضاء یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پوری امت کو جنت میں داخل کر دے۔

۱۳۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے ان کو عبد اللہ بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول کے رباعی دانت شہید ہو گئے اور آپ کی پیشانی مبارک پر گہرا زخم لگا اور خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ ان کے خلاف بدعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا اس نے تو مجھے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے بے شک وہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۳۴۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو ابو منصور یحییٰ بن احمد بن زیاد دہروی نے ان کو ابراہیم بن منذر خرامی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان کو ہبل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون

اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے وہ مجھے بحیثیت نبی جانتے نہیں۔

(۱۳۴۴)..... أخرجه البخاری (۹/۱۷۰) عن أبي الیمان عن شعیب. به.

وأخرجه مسلم (۱/۱۸۸) من طریق مالک بن أنس عن الزہری. به.

(۱۳۴۵)..... عزاه السيوطی فی الدر (۶/۳۶۱) إلى المصنف.

(۱۳۴۸)..... دلالت النبوة (۳/۲۱۵).

شیخ حلیمی کا قول

①..... شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے دو مینڈھے قربانی کئے تھے اور پہلے کی قربانی کرتے ہوئے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد وال محمد
اے اللہ اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور محمد کی ال کی طرف۔

اور دوسرے کو ذبح کر کے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد ومن لم يضح من امة محمد

اے اللہ یہ قبول فرما محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت پر شفیق ہونے اور محسن ہونے کے بارے میں زیادہ بلیغ ہے۔

②..... ایک دوسری روایت:..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف میں ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے اور نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (اس حدیث میں بھی آپ کے اپنی امت پر شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

③..... اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ۔ آپ رمضان المبارک کی تیسری شب تراویح پڑھانے تشریف نہیں لائے تھے جب مسجد میں لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ اگلے دن فرمایا کہ میں نے دیکھا تھا تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ یعنی کثرت سے تراویح کے لئے جمع ہوئے تھے مگر میرے آنے میں میرے لئے کوئی چیز اور مانع نہیں تھی سوائے اس بات کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے اوپر تراویح بھی فرض کر دی جائے گی۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے جو فرمایا کہ میں نے اندیشہ کیا کہ کہیں تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فرض ہو گئی تو تم لوگ اس کی فرضیت کے حق کی رعایت نہیں کر سکو گے، فرض کے تارک ہو کر اپنے سے پہلے کی امتوں کی طرح تم بھی برائی کے قابل اور برائی کا اسوۂ قرار پاؤ گے۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت ہے امت پر۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے آپ کو افضل ترین جزاء عطا فرمائے بحیثیت نبی اور رسول ہونے کے پوری امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کو سراج منیر کا لقب عطا فرمایا ہے (آپ اپنی امت کے لئے روشنی اور ہدایت کا چراغ ہیں جیسے چراغ کے بغیر اندھیرا ہوتا ہے آپ کے بغیر بھی امت کے لئے اندھیرا ہے ہدایت کی روشنی فقط آپ کے ذریعے سے مل سکتی ہے۔ اس لئے آپ سراجا منیر ہیں۔ مترجم)

سراجاً منیراً (احزاب ۴۶)

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ذریعے سے لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے ہدایت اور قرآن کی روشنی کی طرف نکالا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱)..... سنن ابن ماجہ باب ۱، سنن الترمذی باب ۱۰، ۲۰

(۲)..... البحاری المواقیت باب ۲۴، ابن ماجہ الصلاة باب ۸

(۳)..... انظر المنهاج ص ۷۶ ج ۲

کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور (ابراہیم)

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بھی عقل مند انسان خیرات اور بھلائیوں میں غور و فکر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنے نبی کے توسط سے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہیں اور ان نعمتوں کے جو قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور ان کی شفاعت کے ذریعہ عطا کرے گا۔ تو وہ یہ بات اچھی طرح جان لینا ہے کہ اللہ کے حقوق کے بعد سب زیادہ ضروری بندوں پر اللہ کے نبی کا حق لازم اور ضروری ہے اور کسی کا حق ضروری نہیں ہے۔ اور شیخ نے اس بارے میں بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی اور دنیا کی سختیوں پر آپ کا صبر کرنا

یہ اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اسی بات کی آپ کو وصیت بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تمدن عینیک الی مامتعا بہ ازواجہم زہرۃ الحیاۃ الدنیا لفتنہم فیہ و رزق ربک خیر و ابقى (طہ ۱۳۱)

نہ دراز کر تو اپنی نگاہوں کو ان دنیاوی امور و اسباب کی طرف جس کا ہم نے ان لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے جو راجوڑا ان کو دنیا کی تازگی کی طرف تاکہ ہم فتنہ میں واقع کریں ان کو اس میں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا۔

۱۳۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابو زمیل سماک حنفی نے ان کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے گھر والیوں سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا آپ نے اوپر اڑھنے کی چادر قریب کی اس چادر کے علاوہ آپ کے اوپر اس وقت کرتہ وغیرہ نہیں تھا چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر نمایاں تھے۔ میں نے رسول اللہ کے خزانے میں (وہ سانچہ جس میں کھانے پینے کا سامان دھرا رہتا تھا) نظر ماری تو اس میں میٹھی بھر جو پڑے ہوئے تھے یعنی ایک صاع کے برابر ہوں گے اور اسی کی مثل کھجور جو کمرے کے کونے میں پڑی تھیں اور دیکھا تو ایک چمڑا بھی لٹکا ہوا تھا میں نے جلدی سے اپنی نگاہوں کو گھمایا یعنی (یہ نادہری سرکار دو جہاں کے گھر میں دیکھ کر مجھے بے ساختہ رونا آ گیا۔) آپ نے فرمایا ابن خطاب تمہیں کس چیز نے روایا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیسے نہ روؤں اس چٹائی نے آپ کے پہلو مقدس پر نشان ڈال دیئے ہیں۔ اور یہ رہا آپ کا خزانہ اس میں کیا کچھ جمع ہے وہ بھی میرے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف دیکھتا ہوں تو یہ قیصر و کسری ہیں جو پھلوں اور نہروں میں پڑے ہیں (یعنی ان کے پاس تمام سامان دنیا کی فراوانی ہے۔)

آپ کا یہ حال ہے جب کہ آپ اللہ۔ کہ رسول ہیں آپ اس کے برگزیدہ ہیں (اور یہ آپ کے گھر کا حال ہے) حضور نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا میں نے کہا بالکل بالکل راضی ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۳۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدینا نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ جمعی

نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال نے یعنی ابن حباب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے آپ چٹائی پر آرام فرما رہے تھے چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر پڑ چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کوئی بستر بچھا لیتے تو یہ نشان نہ پڑتے۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ اور کیا ہے دنیا کے لئے اور کیا ہے میرے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا نسبت؟ اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال اس کے سوا کچھ نہیں جیسے کوئی ایک سوار جو سخت گرمی کے دن سفر کر رہا ہو۔ لہذا وہ کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے دن کا ایک لمحہ ٹھہر جائے یا کچھ دیر آرام کر لے پھر اس سائے کو اور اس درخت کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

۱۳۵۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل بن سالم اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے مابین اختیار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو پسند کر لیا اور دنیا کی خواہش نہیں کی۔

۱۳۵۲: ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ آپ اللہ کے بندے اور نبی بنیں یا بادشاہ اور نبی بنیں۔ جبرائیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ عاجزی کیجئے لہذا رسول اللہ نے فرمایا بلکہ بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

۱۳۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمن بن ماتی سمیعی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان لیشی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللھم احببنا مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یوم القیمة۔

اے اللہ مجھے بحالت مسکین زندہ رکھ اور مجھ بحالت مسکین موت دے اور قیامت میں مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ ملا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ایسا کیوں یا رسول اللہ؟

فرمایا اس لئے کہ وہ جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اے عائشہ یتیم مسکین سے محبت رکھنا انہیں قریب کرنا اللہ تعالیٰ قیامت میں تجھے قریب کریں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ اسناد سے زیادہ صحیح وہ اسناد ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

۱۳۵۴: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن عفان یعنی حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابوالاسماء نے اعمش سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابو زرہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے:

اللہ اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا رزق بقدر روزی بنا (یعنی بقدر قوت الایموت بنا)

(۱۳۵۰) أخرجه الحاكم (۳/۳۰۹ و ۳۱۰) من طريق موسى بن إسماعيل عن ثابت بن يزيد. به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۳۵۳) أخرجه الترمذی (۲۳۵۲) من طريق ثابت بن محمد العابد الكوفي. به.

وقال الترمذی: حديث غريب.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

(۱۳۵۷)..... أخرجه البخاري (۲۷۳/۱۱) فتح) عن ابن عمر . به .

اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ فوت ہو گئے اور نہ ہی روٹی گوشت کے شورے سے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں الخ معمر سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کو بھی دینے کی رقم نہ تھی

۱۳۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حرنی نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون حرنی نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبد الرحمن نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی گئی جو کی روٹی اور پکھلائی ہوئی چربی سے۔ ایک صبح میں سے سنا آپ فرما رہے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آل محمد پر ایسی صبح نہیں آئی کہ گھر میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور رکھی ہوں مگر اس وقت بھی رسول اللہ کے گھر میں نو بیویاں موجود تھیں۔ آپ کی ایک ذرہ تھی جو آپ نے مدینے میں کسی یہودی کے پاس رہن رکھوائی اور اس سے ایک صاع گندم یا جو لئے مگر اس کو چھڑانے کے لئے بھی رقم نہ تھی جس سے اس کو چھڑالائیں۔

۱۳۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نصر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کے چھال بھرے ہوئے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احنق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابو بردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا آپ نے ہم لوگوں کے لئے ایک موٹی چادر اور ایک عدد اوپر اوڑھنے کی چادر خوشبو لگی ہوئی نکالی اور فرمایا:

فی هذا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس چادر میں رسول اللہ کی روح مبارک نکالی گئی تھی۔ (یعنی حضور ان کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے ان کو عبد الرزاق نے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا

۱۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابو زہریرہ نے ان کو جابر بن نفیر نے ان کو ابو الجہیر نے اور وہ اصحاب رسول میں تھے

(۱۳۵۸) أخرجه أحمد (۳/۱۳۲ و ۲۳۸) من طريق قتادة. به.

وأخرجه ابن ماجه (۴/۱۳۷) من طريق الحسن بن موسى. به المرفوع منه فقط.

وفي الزوائد هذا إسناده صحيح رجاله ثقات ورواه ابن حبان في صحيحه من طريق أبان العطار عن قتادة به.

وأصل الحديث رواه البخاري في صحيحه في كتاب البيع.

وختلف شراحه في أنه موقوف أو مرفوع لكن رواية المصنف ترد على من قال بوقفه على أنس

(۲) في مسند أحمد (۲/۲۳۸): أخذ منه طعاماً فما وجد لها ما يفتكها به.

(۱۳۵۹) أخرجه البخاري (۱۱/۲۸۲. فتح) عن أحمد بن رجاء عن النضر. به.

(۱۳۶۰) أخرجه مسلم (۳/۱۶۳۹) عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق. به.

فرماتے ہیں۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا پھر دعا کی اے رب ایک نفس کھانے والا دنیا میں آرام اور نعمت سے رہنے والا ہے قیامت کے دن بھوکا ہوگا اے رب نفس بھوکا ننگا دنیا میں کھانے پینے والا اور نعمتوں والا ہوگا قیامت میں۔ اے رب انسان اپنے نفس کا اکرام کرتا ہے اور وہ اس کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اے رب بعض انسان نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ اس کو عزت دینے والا ہوتا ہے۔ اے رب یہ نفس زبردستی دنیا میں گھستا ہے اور زبردستی آسائشیں چاہتا ہے ان چیزوں میں جو اللہ اور اس کے رسول نے بطور مال فتنے دی ہیں۔ (یعنی مفت دی ہیں) ایسے نفس کے لئے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے خبردار جنت کا عمل سخت ہے سخت ہے اونچی جگہ کے ساتھ خبردار جہنم کا عمل آسان ہے نرمی کے ساتھ۔ خبردار اے رب ایک لمحہ کی شہوۃ و خواہش طویل حزن و غم کا وارث بناتی ہے۔ فرمایا کہ السہوۃ نرم زمین کو کہتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ جہنم کا ہر کام آسان اور جنت کا ہر کام مشکل ہے)۔

۱۳۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ اللہ کے نبی پر کوئی عشا اور صبح جمع نہیں ہوئی کہ آپ نے دونوں وقت کا کھانا گوشت روٹی کھایا ہو مگر جماعت کے ساتھ۔

امام بیہقی فرماتے ہیں

حدیث میں میں نے اسی طرح کی وضاحت پائی ہے مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ وضاحت کس نے کہی تھی اور ابو عبید نے کہا وہ کہتے ہیں۔ آپ نے اکیلے نہیں کھایا مگر لوگوں کے ساتھ۔

احمد بن یحییٰ کی وضاحت

احمد بن یحییٰ نے کہا ضفف یہ ہے کہ لقمہ مقدار طعام سے زیادہ ہو اور حفف یہ ہے کہ وہ کھانے کی مقدار کے مطابق ہو۔ اور یہ کہا گیا کہ ضفف تنگی اور سختی کو کہتے ہیں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام اس کے لئے ممکن نہیں ہوا مگر تنگی اور سختی کے ساتھ۔ ۱۳۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان نے ان کو ابو سعید نے ان کو ابن ابو مسرہ نے ان کو حمیدی نے دونوں کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے اور معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو مالک بن انس بن حدثان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

قبیلہ بنو نضیر کے اموال رسول اللہ پر اللہ کی طرف سے فتنے کئے گئے تھے جن پر مسلمانوں نے پیدل اور گھڑ سوار دستوں کے ساتھ حملہ نہیں کیا تھا اور وہ مال خالص رسول اللہ کے لئے تھا، آپ اس میں سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے لہذا اس میں سے تقریباً سال بھر کا خرچہ رکھ لیتے تھے

(۱۳۶۱)..... أخرجه ابن سعد في الطبقات (۴۲۲/۷) عن ابن بقیة عن سعید بن سنان . به .

(۱۳۶۲)..... قال ابن الأثیر فی النهاية (۹۵/۳) :

الضفف : الضیق والشدة : أى لم يشبع منهما إلا عن ضیق وقلة .

وقيل إن الضفف اجتماع الناس يقال ضفف القوم على الماء يصفون ضففاً أى لم يأكل خبزاً ولحمأ وحده ولكن يأكل مع الناس .

وقيل الضفف أن تكون الأكلة أكثر من مقدار الطعام والحفف أن تكون بمقداره .

(۱۳۶۳)..... أخرجه البخاری (۶۲۹/۸) . فتح) ومسلم (۱۳۷۶/۳ و ۱۳۷۷) من طریق سفیان . به .

(۱)..... یعنی یحیی بن ابی مسرة .

اور باقی جو کچھ بچ جاتا اس کو مسلمانوں کی جہادی تیاری اسلحہ وغیرہ ساز و سامان میں خرچ کرتے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے

۱۳۶۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صغار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی اور جعفر بن محمد نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صبح کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے تھے۔

۱۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید عبد الرحمن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سويد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ حضور کی خدمت میں یہ تین پرندے ہدیہ کئے گئے ایک آپ کے خادم نے آپ کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو باقی دو بھی لا کر پیش کئے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ کل صبح کے لئے کوئی شئی چھپا کر نہ رکھنا اللہ تعالیٰ ہر دن کا رزق خود لاتا ہے۔

۱۳۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن ہلال بزار نے ان کو محمد بن اسماعیل حمسی نے ان کو فضل بن صالح اسری نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلال ہمیں کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کھجور کی ایک تھیلی کے سوا کچھ نہیں ہے وہی میں نے اپنے لئے چھپا کر رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلال کیا آپ کو ذرا نہیں لگتا کہ اللہ اس کو جہنم کی آگ میں دھنسا دے اے ہلال خرچ کیجئے اور صاحب عرش سے رزق کی تنگی کا خوف نہ کیجئے۔

۱۳۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو سلیمان بن محمد بن ناجیہ مدنی نے ان کو ابو عمرو احمد بن مبارک مستملی نے ان کو ابو خالد فراء نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے رب نے پیش کیا ہے کہ وہ بطحاء مکہ کو سونا بنا دے میں نے عرض کی نہیں اے میرے رب مگر میں تو پیٹ بھروں گا ایک دن اور بھوکا رہوں گا دوسرے دن جب میں بھوکا رہوں گا عاجزی کروں گا گڑ گڑاؤں گا اور جب پیٹ بھروں گا میں تیری حمد کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔

۱۳۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے نوائد میں اور ان کو ابو علی اسماعیل بن صفار نے اس طرح کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث کو

(۱۳۶۳)..... أخرجه الترمذی (۲۳۶۲) عن قتیبہ. به.

وقال الترمذی: هذا حديث غريب وقد روى هذا الحديث عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً.

(۱۳۶۵)..... أخرجه ابن حبان في المجروحين (۸۶/۳) عن أحمد بن الحسن عن عبد الجبار عن يحيى بن معين. به.

والحديث ضعيف لأن في إسناده هلال بن سويد الأزدي أبو ظلال القسملی قال ابن حبان: كان شيخاً مغفلاً يروى عن أنس مألوس من حديثه لا يجوز الاحتجاج به بحال.

(۱۳۶۶)..... أخرجه الحكيم الترمذی والطبرانی في الكبير عن عائشة (كنز العمال ۱۶۱۸۸).

(۱۳۶۷)..... أخرجه الترمذی (۲۳۴۷) عن سويد بن نصر عن عبد الله بن المبارك. به.

وقال الترمذی: هذا حديث حسن.

وعلى بن يزيد ضعيف الحديث ويكنى أبا عبد الملك.

(۱۳۶۸)..... أخرجه المصنف في الدلائل (۳۴۵/۱) بنفس الإسناد.

پڑھا کر سنا شوال ۳۳۹ء میں ان کو خبر دی حسن بن عروہ بن یزید نے ان کو عباد بن عباد مہلکی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شععی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاریوں کی ایک عورت ملنے آئی اس نے گھر میں پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ چمڑے کا ٹکڑا تھا ہر اکھا ہوا جب وہ واپس چلی گئی تو اس نے میرے پاس ایک بستر یعنی بچھونا بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ کیسا بچھونا ہے اے عائشہ؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تو اور اس نے آپ کا بچھونا دیکھ لیا لہذا اس نے جا کر یہ بچھونا بھیج دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ واپس کر دیجئے اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔

نبوی ایثار

۱۳۶۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن مدبہ نے کہا تھا کہ بشر سے سنا کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر ہم لوگ چاہتے کہ ہم پیٹ بھریں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے اور دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۳۷۰..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے۔ اور ہمیں خبر دی جامع بن احمد ابو الخیر وکیل نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید داری نے ان کو ابراہیم بن منذر حرامی نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابو طوالہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر تو تیار رہ فاقہ کرنے کے لئے۔)

۱۳۷۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املا کے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو شداد بن سعید نے ابو الوزاع سے اس نے عبد اللہ بن مغفل سے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا دیکھئے اگر آپ سچ کہتے ہیں تو پھر فقر کے لئے تیار ہو جائیے فوراً بس فقر اس آدمی کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے جتنی کہ سیلاب اپنے مقام انتہاء کو پہنچتا ہے۔

حضرت ابو سعید کی مرسل روایت ہے

۱۳۷۲..... امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اسی کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شداد بن ابی طلحہ راہی سے اور وہ اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔

۱۳۷۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد الرحمن سلمی نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ابو سعید سے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی کسی حاجت کی شکایت کی تو حضور نے فرمایا صبر کر اے ابو سعید! بے شک فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرے بہت تیزی سے آتا ہے اس سیلاب

(۱۳۷۰)..... أخرجه الشَّجَرِيُّ (۲۰۲/۲) من طريق محمد بن عبد الله بن رسته عن إبراهيم بن المنذر الحزامي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۲۷۳/۱۰) رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير بكر بن سليم وهو ثقة.

(۱۳۷۱)..... أخرجه أحمد (۴۱/۳) عن هارون بن معروف عن ابن وهب. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۲۷۳/۱۰) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح إلا أنه شبه المرسل.

سے بھی جو وادی کے اوپر سے نیچے کی طرف یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۳۷۴:..... اور اسی معنی میں روایت کی گئی ہے حضرت ابوذر سے کہ وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور فرمایا کہ بے شک میں محبت کرتا ہوں تم سے اے اہل بیت۔

۱۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو محمد حاجب طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابی وردی نے ان کو محمد بن فضل نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے۔

ایک آدمی انصار میں سے آیا اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں (یہاں پر اصل میں غیر واضح عبارت ہے۔) پھر انصاری اپنے سامان کی طرف چلا گیا وہاں جا کر دیکھا تو کچھ بھی موجود نہیں تھا، یکا یک اس کی نگاہ ایک یہودی پر پڑی، جو اپنی کھجوروں کو پانی لگا رہا تھا لہذا انصاری نے یہودی سے پوچھا کیا میں تیری کھجوروں کو پانی لگاؤں؟ یہودی نے کہا ہاں لگاؤ ہر ڈول کا یعنی ہر دفعہ پانی لگانے کا اتنا اتنا پھل تجھے ملے گا۔ اور انصاری نے اس پر شرط رکھی کہ اس سے حررہ بادی اور حشفہ کھجوریں نہیں لے گا اور ان میں سے اچھی والی لے لے گا چنانچہ انصاری نے یہودی کی کھجوروں کو پانی لگایا۔ تقریباً دو صاع کھجوروں پر لہذا جب اسے مزدوری میں کھجوریں ملیں تو وہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں سے لائے ہو اس لئے کہ آپ کسی بھی شے کے بارے میں پوچھتے تھے جو لائی جاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ کی ان کھجوروں میں سے ایک صاع اپنی بیویوں کے پاس گھر میں بھیج دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا صاع کھجوروں کا خود بھی کھایا اور صحابہ کرام نے بھی مل کر کھایا۔ انصاری سے آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر آزمائش کے لئے تیار ہو جاؤ فوری طور پر۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آزمائش اس آدمی کی طرف اس پانی سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے جو بہتا ہوا پہاڑ کی بلندی سے دھرتی کے نشیب کی طرف آتا ہے۔ اس بندے کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے بعد دعا فرمائی اے اللہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا تو اس کو ایسا رزق دے جس سے وہ کسی سے سوال کا محتاج نہ رہے اور ایسا رزق دے جو اس کو کافی ہو جائے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے۔ عبد اللہ بن سعید اس روایت میں قوی نہیں ہے۔

۱۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن بشر بن یوسف نے اور عبد اللہ بن عبد اللہ دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واند نے ان کو ابو حفص نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلیس نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان لایا اور مجھے سچا مانا اور اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں حق لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے بس تو کم دے اس کے مال کو اس کی اولاد کو اور جلدی کر اس کی موت کو اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان نہ لائے اور مجھے سچا نہ مانے اور وہ اس بات کی گواہی نہ دے کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیری طرف سے پس زیادہ کر تو اس کے مال کو اور اس کی اولاد کو اور لمبا کر اس کی عمر کو۔ عمرو بن واند اس کی اسناد میں متفرد ہے۔

۱۳۷۷:..... روایت کیا گیا ہے اس کی مثل عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

امام بیہقیؒ کا ارشاد

ان احادیث میں سے اگر کوئی شئی صحیح ہے تو (ان سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے) وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زاہد من الدنیا اور تارک الدنیا ہونے اور دنیا سے بے رغبت ہونے کی دلیل ہے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کی دلیل ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں دنیا کے عیوب میں آپ نے اس کو اپنے لئے بھی پسند نہیں فرمایا اور ان کے لئے بھی پسند نہیں فرمایا جو حضور سے محبت کرتا ہو آپ کی امت میں سے۔^(۱) ہمیں پچائے دنیا کے فتنے سے اور آخرت کے عذاب سے اپنی رحمت کے ساتھ۔

استاذ ابوہلؒ کا ارشاد

۱۳۷۸ھ..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امام ابوہل محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق سراج نے ان کو تہیہ بن سعید نے ان کو ابو رجاء ثقفی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی کو کل کے لئے جمع کر کے اور ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے ابو نصر نے کہا امام ابوہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجوع فرماتے تھے (یہاں سے اصل مسودہ کتاب میں عبارت غیر واضح ہے۔) آپ جس چیز کو جمع کرتے سب کے لئے کرتے آپ کے پاس زرہ تھی تلوار تھی۔ کمان تھی۔ گھوڑا تھا، خچر تھا، گدھا تھا۔ شام کو آپ کے لئے انگور، انجور، جاتے تو صبح پی لیتے اور صبح کو انجور تے تو شام کو پی لیتے اور آگے اپنی ازواج مطہرات کے لئے سال بھر کی روزی بھی رکھ لیتے تھے یہ اس مال میں سے ہوتا جو اللہ نے آپ کو بطور فئے کے عطا کیا تھا (استاذ ابوہل فرماتے ہیں کہ یہ) سب کا سب ذخیرہ کرنا ہی ہے اور جمع کر کے رکھنا ہی ہے۔ لہذا ہم یہ بات کیسے تسلیم کر لیں مذکورہ اخبار کی وجہ سے ان حقائق کے ہوتے ہوئے اور استاذ ابوہل نے یہ بھی فرمایا۔

مذکورہ روایات کی توجیہات

استاذ ابوہل فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو صحیح ہے اور روایت کے حکم کے مطابق بھی درست ہے باقی رہی منافات اس روایت میں تو اس کی توجیہ کی گئی ہے۔ اور اس کی توجیہ اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اپنے مولیٰ کے درمیان حسن ظن کا معاملہ فرماتے تھے اور مولیٰ کی طرف سے ملنے اور آنے کا انتظار فرماتے تھے سوائے روک کر رکھنے کے یا جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے۔ آپ اپنے لئے صبح سے شام یا شام سے صبح کے لئے بھی روک کر نہیں رکھتے تھے۔ باقی جو چیزیں آپ نے تیار کر کے رکھی تھی وہ اپنے دین کے لئے تھیں گن گن کر رکھنے کے لئے نہیں تھیں یہی حال آپ کے آلات حرب کا بھی ہے آپ نے ان کو محفوظ رکھا تو اپنے اولیاء و احباب مسلمانوں کی نصرت کے لئے اور اعداء کے مقابلے کے لئے بایں وجہ کہ ان کے استعمال کا حکم ہے جن جن چیزوں کی آپ کی حیات میں موجود ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے اسی لئے آپ نے فرمایا ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے بلکہ جو کچھ ترکہ ہوتا ہے وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کے لئے صبح سے شام اور شام سے صبح پیپر رکھا جاتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے لئے اپنے ملک میں پیپر بناتیں اس لئے کہ آپ انہیں مالک بنا چکے ہوتے تھے اور ان کے لئے شفقت کرتے ہوئے مگر آپ کسی شئی کو اپنے لئے کوئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی شے آپ کے ہاں رک گئی ہو تو وہ آئندہ کل کی نیت سے نہیں ہوتی تھی لیکن (خالی ہے) آپ کا تصرف کرنا کسی نہ کسی آزمائش میں ہوتا تھا دین کی آزمائشوں میں سے۔ اور توجیہ کرتے

ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے بطور مالک رہنے کے آپ کوئی شئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مالک بنانے کے لئے اور دوسروں کو دینے کے لئے۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا کہ آپ کا ذخیرہ کرنا کل تک بقا کی آرزو کرنے کی وجہ سے نہیں تھا۔

فصل:..... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی پاکیزگی اور عالمگیر ہونا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول الثقلین تھے۔ یعنی جنوں اور انسانوں کے بلکہ تمام جنوں اور تمام انسانوں کے رسول تھے۔ تمام انسانوں کے رسول ہونے کے بارے میں یہ نص صریح موجود ہے۔

(۱)..... ارشاد فرمایا۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (الاعراف ۱۵۸)

فرمادیتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ آپ یہ فرمادیں۔

(۲)..... واوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ (الانعام ۱۹)

اور وحی کیا گیا میری طرف یہ قرآن تاکہ میں تم سب کو اس کے ذریعے ڈراؤں اور ان کو جن کے پاس پیغام پہنچ چکا ہے (یعنی تمام اہل کتاب کو بھی)۔

ان آیات میں تمام انسانوں کے لئے رسول ہونا ثابت ہے (خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا نہ ہوں)۔

اور جنات کی طرف آپ کے رسول ہونے کے بارے میں بھی واضح نص قرآنی موجود ہے۔ ارشاد فرمایا:

(۳)..... واذا صرفنا الیک نفر من الجن یستمعون القرآن فلما حضروہ قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومہم

منذرین قالوا یا قومنا اجیبوا داعی اللہ وامنوا به یغفر لکم من ذنوبکم۔ ویجرکم من عذاب الیم (الاحقاف ۲۹)

(وہ وقت یاد کرو) جب ہم تیری طرف جنوں کی ایک جماعت کو پھیر کر متوجہ کر دیا تھا وہ قرآن سن رہے تھے جب وہ اس کی تلاوت پر

حاضر ہوئے تو ایک دوسرے سے کہا چپ کر جاؤ جب تلاوت قرآن ختم ہو گئی تو وہ لوگ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن گئے۔

بولے اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس کے ساتھ ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا

اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔

نیز ارشاد ہوا:

(۴)..... قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قران عجباً یہدی الی الرشدا فامنا به ولن نشرک

بربنا احد و انہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا و انہ کان یقول سفیہنا علی اللہ شططاً (سورۃ جن ۳)

فرمادیتے میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن مجید کو توجہ سے سنا پھر وہ بولے

ہم نے بہترین قرآن سنا جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں

اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جب جنات نے یہ کہا، اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو۔ تو انہوں نے یہ سمجھ

لیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی طرف بھیجے گئے ہیں اور انہوں نے یہ سوچ سمجھ کر حضور کی دعوت کو سنا تھا اور انہیں یہ بھی یقین ہو گیا تھا باقی

تمام جنات جو حاضر نہیں ہو سکے آپ ان سب کے بھی رسول ہیں اسی لئے تو انہوں نے یہ کہا تھا اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس

کے ساتھ ایمان بھی لے آؤ لہذا جب انہوں نے پیغام سنا تو بول اٹھے۔ ہم بھی اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پانچ خصوصیات جو کسی دوسرے نبی کو نہیں ملی

۱۳۷۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو یزید فقیر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی رسول نہیں دیا گیا تھا۔

۱۔ ہر نبی اپنی امت کی طرف خاص طور پر بھیجا جاتا تھا جب کہ میں ہر کالے اور گورے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

۲۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئی تھی۔

۳۔ اور میرے لئے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے یا فرمایا مسجد بنا دی گئی ہے جب آدمی کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہ وہی نماز پڑھ سکتا ہے جہاں ہو۔

۴۔ اور میں رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں مہینے بھر کی مسافت تک۔

۵۔ اور میں شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہوں۔

۱۳۸۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے پھر اسی مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کو بخاری نے صحیح میں محمد بن سنان سے انہوں نے ہشیم سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے مجاہد سے، انہوں نے فرمایا کہ اسود و احمر سے مراد جن وانس ہیں۔

۱۳۸۲: ہم نے اس کو روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں جنوں اور انسانوں (دونوں) کی طرف۔

آپ کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے آپ خاتم النبیین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں مذکورہ دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب: ۴۰)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ خاتم وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو جیسے کسی بھی امر کے اختتام کے بعد کوئی شئی نہیں ہوتی۔ جیسے کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد آگے پھیلنا نہیں ہوتا جیسے تھیلے کو مہر لگا دینے کے بعد اس میں سے کسی چیز کا اخراج نہیں ہو سکتا۔

۱۳۸۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان

کو ہمام بن حنفیہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ

حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو خوبصورت گھربنائے اور اس

کی تزئین و آرائش کرے ہر طرح مکمل کرے اور خوبصورت بنائے مگر مکان کے کونوں میں سے کسی ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ

دے تاکہ لوگ اسے دیکھیں۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسالتوں میں اعلیٰ اور اشرف رسالت کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہیں جبھی تو اس اعلیٰ و اشرف رسالت نے ماسبق کی تمام رسالتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس اعلیٰ و اشرف رسالت کے بعد اور کوئی اس سے زیادہ اعلیٰ و اشرف رسالت بھی نہیں آئے گی جو اس کو منسوخ کر دے۔ چنانچہ اسی عظیم مفہوم کی طرف ہمارے رب عزوجل نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے جس آیت میں اپنی کتاب کی تعریف و توصیف فرمائی ہے۔ جب ارشاد فرمایا:

و انه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد.

قرآن ایسی کتاب غالب ہے کہ باطل اس کے پاس نہیں آتا نہ آگے اس کے نہ پیچھے اس کے حکمت والی اور حمد والی ذات کا اتارا ہوا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اتری جو اس کی تکذیب کرتی اور قرآن کے بعد بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اترے گی جو اس کے احکام کو موقوف کر دے یا منسوخ کر دے۔ لہذا اس آیت میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ یہ رسالت عظمیٰ جس پر یہ کتاب عزیز اتری ہے وہ تمام سابقہ رسالتوں سے افضل ہے جب رسالت محمدی تمام رسالتوں سے افضل ہے تو یہ بات بالبداهت ثابت ہوگئی کہ اس منصب پر فائز رسول بھی تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی دوسری دلیل کتاب اللہ سے

دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور زندگی کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون.

تیری بقاء کی قسم تیری زندگی کی قسم (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کفار و مشرکین اپنی مدہوشی میں حیران و سرگردان ہیں۔ یہ بات عقل کے عین مطابق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھاتا ہے اور کسی بھی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی قسم کھانے کے لئے اللہ نے صرف آپ کی زندگی کو مخصوص کیا ہے تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات طیبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام زندگیوں سے زیادہ محترم اور زیادہ عزت والی ہے اور یہ بدیہی بات ہے کہ یہ زندگی تمام زندگیوں سے اس لئے افضل ہے اور اس لئے زیادہ محترم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہے اور آپ سب سے افضل ہیں اور اکرم ہیں اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تو انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سنین کی قسمیں بھی کھائی ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ وہ قسمیں بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ چیزیں اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے افضل ہیں۔ اسی طرح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی قسم خداوندی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ حیات بھی اپنے زمرے اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے سب حیاتوں سے افضل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی تیسری دلیل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو دواہ جمع فرمائے ہیں۔

۱..... مثلاً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر فرشتے کو اتارا اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرشتوں کے مسکنوں تک اوپر لے گیا۔ یہ انزال ملک

اور ابعاد الی ساکن الملائکہ صرف حضور کی خصوصیت رہی۔

۲..... ایک فرشتوں کا کلام سنایا۔ اور آپ کو ان کی وہ اصلی صورت بھی دکھائی جس پر اللہ نے ان کو تخلیق فرمایا ہے یہ اسماع کلام الملک کے

ساتھ ارلئے الملک بصورتہ کو جمع کر دینا ہوا۔

③..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کے بارے میں خبریں عطا فرمائیں۔ اور جنت و جہنم پر مطلع پر فرمایا یعنی معائنہ و مشاہدہ بھی کرایا۔ تو گویا اس طرح آپ کا علم دونوں جہاں کے بارے میں یعنی دارالعمل ہو یا دارالجزاء دونوں کے بارے میں مشاہداتی ہوا۔ لہذا ثابت ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔

شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑی تفصیلی بات کی ہے۔ انہوں نے یہاں پر وہ احادیث بھی درج کی ہیں جنہیں ہم معراج النبی کے سلسلے میں اپنی کتاب دلائل المذنبۃ میں گیارہویں اور بارہویں کتاب میں درج کی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی چوتھی دلیل

وہ ہستی جس کے اکرام میں اس پر فرشتہ نازل ہوتا تھا جب وہ ان سب سے افضل ہو سکتا ہے جن پر فرشتہ نہیں اترتا تو پھر کیا خیال ہے اس ذات گرامی کا جس پر صرف فرشتہ نازل نہیں ہوتا تھا بلکہ فرشتے اترنے اور کلام کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کے ساتھ آپ کے ساتھ مل کر قتال بھی کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ مل کر قتال کرنے سے مشرکین پر اللہ ان کو کامیابی بھی عطا فرمائی تو یقیناً وہ ذات گرامی ان سے افضل ہے جن کے پاس فرشتہ صرف اسی کو پیغام رسالت پہنچانے کے لئے آتا تھا اور پیغام دے کر ہٹ جاتا تھا اور یہ معلوم ہے اور بدیہی بات ہے کہ یہ تمام اعزاز صرف اور صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا لہذا مناسب ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ اور مشرکین کے ساتھ قتال کرنے کے لئے بدر کے دن فرشتوں کے اترنے کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب دلائل المذنبۃ میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

اگر اس بات کا آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ حقیقت ہے کہ سجدہ جو ملائکہ نے کیا تھا وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اسی پر حدیث شریف میں دلالت موجود ہے جب کہ یہاں فرشتوں کا قتال کرنا آپ کے ساتھ نصرت کے لئے تھا۔

۱۳۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابی ہاشم علوی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو کعب نے ان کو عیسیٰ نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے یا ابوسعید نے اعمش کو شک ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے، اے اس کی ہلاکت ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا اس نے سجدہ کر لیا ہے اب تو جنت اس کے لئے ہو گئی مجھے سجدے کا حکم ملا تھا میں نے نافرمانی کی تھی اور سو میرے لئے جہنم ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر سے انہوں نے وکیع سے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ابن آدم کو اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ملا تھا غیر اللہ کے لئے نہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ سجدہ شیطان کو جس کا حکم ملا تھا وہ بھی اسی جنس کا تھا جس کا حکم ابن آدم کو ہوا۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ مگر اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے وقت اپنی قدرت کی عظمت کے لئے جس قدرت کا اظہار ان کے لئے آدم کی تخلیق کی صورت میں کیا تھا فرشتوں کو جھک جانے کا حکم دیا تھا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔ اگرچہ آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا اس بات کا احتمال بھی رکھتا ہے کہ وہ اس قول کی سزا کے طور پر ہو جو انہوں نے کہا تھا۔

گیا آپ اس کو پیدا کریں گے جو زمین پر فساد پھیلائے گا اور دھرتی پر خون بہائے گا۔

تاہم اس میں آدم علیہ السلام کی عزت و شرف بھی ہے لیکن ان کی عقوبت سے خالی نہیں اور صرف آدم کے شرف کے ساتھ خاص نہیں۔ لیکن فرشتوں کا نبی کریم کے ساتھ مل کر قتال کرنا کسی کی عقوبت و سزا کے طور پر نہیں بلکہ وہ خالص عزت و شرف ہی ہے جسے اللہ نے ان کے لئے پیش فرمایا ہے محض اپنے فضل سے جو کہ آپ کے عظیم مرتبے پر اور آپ کے نفیس مقام پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ افضل وہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کو فضیلت دے گا اور وہ اکرام دے گا جس کے ساتھ کسی اور کو اکرام نہیں دیا ہوگا اور ہمارے نبی صادق سے حدیث میں وارد ہوا ہے جس کو ہم نے کتاب البعث میں ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن آپ کا شفاعت کرنا پہلے اجتماعی شفاعت کرنا جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں اس کے بعد صرف اپنی امت کے لئے شفاعت کرنا جس کو شفاعت صغریٰ کہتے ہیں۔ یہ سب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تمام اولاد آدم سے افضل ہونے کی دلیل ہے۔

۱۳۸۸: انہیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد ابن عبد اللہ بن ابراہیم بزار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ان کو ہد بہ بن خالد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو نصر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن عباس سے آپ بصرے کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر نبی کی لازمی طور پر ایک دعا ہوا کرتی تھی جسے وہ دنیا میں پوری کرواتے تھے اور میں نے اپنی دعا قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پہلے پھٹے گی (پا ہر آنے کے لئے) اور کوئی فخر نہیں ہے، اور میرے ہاتھ میں حمد والا جھنڈا ہوگا حضرت آدم اور ان کے ماسوا سب لوگ میرے جھنڈے نیچے ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۳۸۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابو عمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بے شک میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سر کی جانب سے پہلے پھٹے گی قیامت کے دن اور کوئی فخر نہیں ہے اور لو، الحمد دیا جاؤں گا کوئی بڑا کی نہیں ہے اور قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوگا کوئی تکبر کی بات نہیں ہے، اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے۔ پھر آگے لمبی حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور کا یہ فرمانا کہ لا فخر کوئی فخر نہیں۔ کامطلب یہ ہے کہ یہ باتیں میں بطور تعالیٰ یا بطور مقابلہ نہیں کہہ رہا ہوں اور نہ ہی میں زبردستی کسی پر اپنی تعریف اور بڑائی جتانے یا تکبر کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں کوئی فخر و افتخار و عظمت نہیں ہے۔ بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب سے بڑا افتخار اور سب سے بڑا مقام اور سب سے بڑی عظمت ہے۔

(۱۳۸۷)۔ أخرجه مسلم (۸۸/۱) عن زهير بن حبيب عن وكيع.

(۱۳۸۸)۔ أخرجه أحمد (۲۸۱/۱) عن عثمان بن حماد بن سلمة. به.

(۱۳۸۹)۔ أخرجه المصنف في الدلائل (۴/۹/۵) بنفس الإسناد.

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اولاد آدم کے سردار ہیں

کہ آپ کے آثار و نشان اور کارنامے سب سے زیادہ ہیں

آپ کے اولاد آدم کے سردار ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ تمام نبیاء سے اپنے آثار و علامات اور نشانات اور کارناموں کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہیں۔

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ وہ انسان جس کے کارنامے جس کی خوبیاں کم ہوں یقیناً وہ بھی صاحب فضیلت ہوتا ہے تو کیا خیال ہے اس ذات مقدس کے بارے میں کہ جس کے کمالات جس کی خوبیاں جس کی عظمت کے نشانات کثیر التعداد ہوں وہ صاحب فضیلت کیوں نہیں ہوگا بلکہ وہ تو افضل ہوگا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام اور آپ کی عظمت کے نشانات اور آپ کی سچائی کے دلائل و آیات کی بابت اخبار و احادیث کثیرہ ذکر کی ہیں ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے ان کو اپنی کتاب دلائل النبوة میں ذکر کر دیا ہے جو شخص ان پر مطلع ہونے کا ارادہ کرے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

ہمارے نبی کریم کی افضلیت کی ایک دلیل

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ جو چیز ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کو آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں کیا بالکل۔ بلکہ یا تو نبی یا رسول کے لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ یا محمد یا احمد کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

یا ایہا النبی۔ یا ایہا الرسول۔

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو ان کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

یا ادم اسکن انت و زوجک الجنة (البقرہ ۳۵)

اے آدم ٹھہرے رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔

یا ادم انبئہم باسمائہم (البقرہ ۳۳)

اے آدم بتادے ان لوگوں کو ان چیزوں کے نام۔

یا نوح انه لیس من اہلک (صود ۲۶)

اے نوح بے شک وہ (تیرا بیٹا) تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔۔

یا ابراہیم اعرض عن ہذا (صود ۷۶)

اے ابراہیم اعراض کر تو اس سے۔

یوسف اعرض عن ہذا (یوسف ۲۹)

اے یوسف منہ پھیر تو ان سے۔

یا موسیٰ انی انا اللہ (قصص ۳۰)

اے موسیٰ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔

یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ (المائدہ ۱۱۶)

اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری امی کو اللہ کے سوا اپنا معبود ٹھہرائیں۔
شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑا تفصیلی کلام کیا ہے۔

افضیت کی ایک اور دلیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر ایک اور چیز دلالت کرتی ہے وہ ہے جس کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد استعمال کی جائے گی جنت کے اندر اگر آپ افضل الانبیاء نہ ہوتے تو دیگر انبیاء کے سوا صرف ہمارے پیارے نبی کریم کے نام سے کنیت استعمال نہ کی جاتی۔ آپ کے نام کے ساتھ تخصیص دلیل ہے اس بات کی کہ آپ دیگر تمام سے افضل ہیں کہ آپ کے باپ آدم آپ کے نام کے ساتھ پکارے جائیں گے۔

۱۳۹۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو ابو اسامہ حسین بن ربیع نے ان کو ابو اخطاف زاری نے ان کو عبید طول نے ان کو انس بن مالک نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

فاما نذهب بک فانہ منہم منتقمون او نری نک الذی وعدناہم فانا علیہم مقتدون (الزخوف ۳۱-۳۲)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام فرمایا کہ کہیں وہ اپنی امت میں بے احترام ہو

لہذا اسے اپنی طرف اٹھالیا اور نعمت باقی رہ گئی۔

۱۳۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو حسین بن محمد زیاد بن محمود بن حداثہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو نصر بن عری نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں اس امت میں دو امانتیں اور پناہیں تھیں رسول اللہ اور استغفار ایک امان چلی گئی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک امان باقی رہ گئی ہے۔ یعنی استغفار۔

امام بیہقی کا قول

ایک سوال اور اس کا جواب

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

تلك الرسل فضلا بعضهم على بعض (البقرہ ۵۳)

یہ جماعت رسل ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

یہ آیت بعض انبیاء کی بعض پر فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

لا تفضلوا بین انبیاء اللہ

اللہ کے نبیوں کے مابین کسی کی فضیلت قائم نہ کرو۔

اور اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے۔

لا تحیروا بین انبیاء اللہ

اللہ کے نبیوں کے درمیان ترجیح دینے کا کام نہ کرو۔

تو ان تمام مذکورہ نصوص کا جواب یہ ہے کہ یہ اہل کتاب کے مقابلے میں اور ان کے رد میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ از خود اپنی مرضی سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے اور بعض کو گھٹاتے بڑھاتے رہتے تھے یہاں تک کہ بسا اوقات یہ بات ان میں فساد اعتقاد تک پہنچا دیتی تھی۔ اور بعض دفعہ ان کے واجب اور ضروری حقوق کی کمی اور ضیاع تک نوبت پہنچتی تھی۔

بہر حال جب یہ تجنیر و ترجیح کا عمل ایک مسلم کی طرف سے ہو جو ان میں سے افضل پر واقفیت چاہتا ہو تو یہ ممنوع نہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

کسی ایک کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر ہوں یونس بن متی سے۔
اس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے صاف منع فرمایا ہے کہ مجھے کسی پر فضیلت نہ دی جائے پھر افضل الانبیاء اور افضل الرسل کہنا چہ معنی وارد۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی یا تو یہ توجیہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ماسواہ کو مراد لیا ہے یعنی انا، میں، کی ضمیر حضور کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کس کے لئے ہو یعنی کوئی بھی شخص اپنے آپ کو یونس بن متی پر بھی فوقیت نہ دے۔
دوسرا جواب یہ ہے ان کی ضمیر اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے تو پھر یہ توجیہ کی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنے لئے تواضع اور اپنے رب کے لئے عاجزی کی راہ اختیار کی ہے اور اپنے نفس کو توڑ دینے کی اور کسر نفسی کی راہ اپنائی ہے۔ اس طرح کی ایک مثال آپ کے فرمان میں ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ سے کہا گیا تھا یا خیر البریہ۔ اے ساری مخلوق سے بہتر ہستی تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تواضع و عاجزی کرنے کے لئے اپنے رب کے آگے اپنے سامنے اپنی تعریف میں زیادتی اور مبالغہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور اس لئے آپ یہ فرماتے تھے:

لَا تَطْرُونِي كَمَا وَطَرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ۔

مجھے یوں بڑھا کر نہ گھٹانا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا کر گھٹایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

ہم نے اس موضوع پر کلام کیا ہے اپنی کتاب دلائل النبوة کی جزائس میں۔

ایک اور سوال اور اس کا جواب

پھر سوال ہوتا ہے کہ اگر حضور افضل الانبیاء ہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضرت ابراہیم کے بارے میں ہے کہ:

وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنالیا تھا۔

جب کہ یہ منصب خلیہ حضور کو حاصل نہ تھا تو حضرت ابراہیم ہی افضل ٹھہرے۔ تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنالیا تھا ان لوگوں کے مقابلے میں جو ان کے زمانے میں اعداء اللہ تھے۔ ان کے سوا تمام نبیوں پر نہیں۔ اور وہ خلیہ اس طرح تھی کہ اللہ نے ان کو اپنی معرفت کی ہدایت دی تھی اور اس وقت ان کو اپنی توحید کی اطلاع اور واقفیت عطا کی تھی جب کفر و دھرتی پر چھا چکا تھا۔

اور دنیا میں اس وقت کوئی امام ایسا نہ تھا جو اللہ کو پہچانتا اور اس کی پہچان کرواتا۔ لہذا اس وقت اللہ نے ان کو اپنا خلیل بائیں صورت بنایا کہ آپ کو ہدایت کا اہل ٹھہرایا پہلے پہل۔ اس کے بعد ان کو امر فرمایا اور نہی فرمائی لہذا ان کی اطاعت ہی ظاہر ہے۔

اور دوسرے نمبر پر ان کو آزمایا تو ان کی طرف سے صبر کو پایا۔ تیسرے نمبر پر اس وقت اور اس زمانے میں وہ اللہ کے خلیل تھے اور اہل زمین پورے کے پورے اللہ کے دشمن تھے اس لئے کہ اللہ کے اطاعت گزار دھرتی پر صرف اور صرف وہی تھے اور ان کے سوا سارے لوگ عاصی اور نافرمان تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضور کو اللہ نے خلیل نہیں بنایا تھا تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا تھا قرآن مجید اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (آل عمران ۳۱)

فرمادیتے ہیں کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیں گے جب حضور کی اتباع تبع کو اللہ کی محبت کا فائدہ دیتی ہے تو کیا خیال ہے اس سستی کا جس کی اتباع کی جائے وہ تو بطریق اولیٰ اللہ کے محبوب ہوئے جب وہ محبوب ٹھہرے تو محبت کا درجہ خلۃ سے بڑا ہے تحقیق اہل علم نے حبیب اور خلیل کے مابین کلام کثیر کے ساتھ فرق کیا ہے اور وہ اہل وعظ و تذکیر کی کتب میں موجود ہے۔ اور مذکورہ ہے۔

۱۳۹۲:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا منصور بن عبد اللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو القاسم الاسکندرانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو جعفر ملتطی سے وہ کہتے تھے انہوں نے بتایا علی بن موسیٰ رضا سے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

واتخذ الله ابراهيم خلیلاً (النساء ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھہرایا تھا۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہونے کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ ملک معنی میں ظاہر ہے۔ اور اللہ نے محبت کا نام محمد علیہ السلام کے لئے باقی رکھا اس کے تمام حال کی وجہ سے اس لئے کہ حبیب اپنے حبیب کے حال کے اظہار کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کے اخفا اور ستر کو پسند کرتا ہے تاکہ اس کے سوا اس پر کوئی ایک بھی مطلع نہ ہو سکے اور حبیب اور محبت کے درمیان کوئی دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس طرح فرمایا جب اس کے لئے محبت کا حال ظاہر کیا کہ:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (آل عمران ۳۱)

یعنی اللہ کی محبت کی طرف کوئی طریقہ اور راستہ نہیں ہے سوائے اس کے حبیب کی اتباع اور پیروی کرنے کے۔

یعنی اللہ کے حبیب کی اطاعت بغیر اللہ کی محبت کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے اور اور نہیں واصل ہو سکتا حبیب کی طرف کسی بھی شئی کے ساتھ جو اس کے حبیب کی متابعت سے زیادہ حسن ہو یہی اس کی رضا ہے۔

۱۳۹۳:..... ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے کہا۔ محبوب کی اتباع لازم ہوتی ہے۔ محبت کا نام اس لئے نہیں واقع حبیب پر اس لئے کہ اس کا حال اس سے کہیں عظیم تر ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں محبت کے لفظ سے تعبیر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی اتباع کرنے والے اسی اتباع کی بدولت اس نام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (آل عمران ۳۱)

فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

جب کہ خلیل کی اتباع لازم نہیں ہوتی یا خلیل ہونا اتباع کو لازم نہیں کرتا اس لئے ان کے لئے خلتہ کا اطلاق کیا گیا ہے اور حضور کے لئے خلتہ کا اطلاق نہیں کیا گیا۔

حبیب اور خلیل کے مابین موازنہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حبیب کی قسم کھائی ارشاد ہوا:

لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون (الحجر ۷۲)

اور خلیل نے خود اللہ کی قسم کھائی ہے۔

قالا لا كيدن اصنامكم (الانبياء ۵۷)

حبیب کے لئے بغیر مانگے عطاء کرنے میں پہل کی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

الم نشرح لك صدرك (الانشراح ۱)

اور خلیل نے مانگا اور سوال کیا۔

ارشاد ہوا:

رب اجعلني مقيم الصلوة ومن ذريتي (ابراہیم ۴۰)

حبیب کی مراد قبول کی گئی ہے۔

ارشاد ہوا:

قد نرى قلب وجھك فی السماء فلنولينك قبلة ترضها (بقرہ)

اور خلیل کی مراد پوری نہیں کی گئی۔ کیا آپ دیکھتے نہیں۔

ارشاد ہے:

ومن ذريتي قال لابنال عهدي الظالمين (بقرہ ۱۲۳)

حبیب شافع ہے (سفارش کنندہ) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے رہے ہیں۔ جب فرمائیں گے ان سے:

ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع

آپ سر اٹھائیے مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اور خلیل مشفوع فیہ ہے یعنی ان کے حق میں سفارش کی جائے گی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قیامت کے دن جب ارے مخلوق ان کی طرف جا کر

التجا کرے گی وہ کیسے جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

اور حبیب سے مشہد اعلیٰ اور قیامت کی بڑی پیشی کا ذکر خاص کرم کی وجہ سے زائل کر دیا گیا ہے، معراج سے اس لئے کہ آپ مقام شفاعت پر

جلوہ گر ہوں گے۔ آپ کو کوئی شئی نہیں ڈراتی اس لئے کہ پہلے سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔ لہذا آپ اجتماعی شفاعت کے لئے تیار ہو چکے ہیں پھر

خصوصاً اپنی امت کی شفاعت کے لئے، لہذا آپ یہی التجا کریں گے میری امت۔ میری امت (کو اللہ بخش دے) (یہ تو مقام حبیب تھا) اور

خلیل علیہ السلام سے یہ رزائل نہیں ہوا اسی وجہ سے جہنم کے تنفس اور اس کے چلانے کے وقت سے رجوع کیا اپنے اس قول کی طرف نفسی نفسی۔

۱۳۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین حسینی نے ان کو ابو محمد حسن بن حماد عدل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن خثویہ نے دونوں کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو مسلمہ بن علی خثی نے ان کو زید بن واقد نے قاسم بن خیمہ سے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجیب بنایا اور مجھے حبیب بنایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے تم لوگ میرے حبیب کو میرے خلیل پر ترجیح نہ دینا اور میرے نجیب پر ترجیح نہ دینا اور مسلمہ بن علی یہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۳۹۵: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمدی نے ان کو عبد الرحمن بن محمد مجاری نے ان کو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے کہا گیا یا رسول اللہ آپ اتنی زحمت کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہاں سے یہ فرمان آچکا ہے کہ اس نے آپ کی تمام اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۹۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ الحلاب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن عبد اللہ بن اسماعیل ہاشمی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو نصر بن حریش صامت نے ان کو شمعل بن ملحان طائی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

انا فتحنا لک فتحا مینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تأخر (الفج۱)

ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے۔ اور خوب عبادت کی یہاں تک کہ آپ سوکھی ٹہنی کی طرح ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسے کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں حضور نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ اور عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے کیا پس میں نہ ہوں شکر گزار بندہ۔

۱۳۹۶: یہ روایت اصل میں دو بار درج ہے صرف فرق ایک نام کا ہے پہلی میں نصر بن حریش ہے اور دوسری میں نصر بن حریش ہے باقی مکمل سند اور متن ایک ہی جیسا اس لئے ہم نے دوبارہ اس کو نہیں لکھا۔

۱۳۹۷: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو ابو مسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن زیادہ سکری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی جب آپ کے اوپر نازل ہوئی تو آپ اپنے قدموں کے اگلے حصے پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی (طہ ۲۱)

ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا تیرے اوپر کہ آپ پریشان ہوں۔

(۱۳۹۴)..... تنزیہ الشریعة (۳۳۳/۱) قال ابن عراق: قال ابن الجوزی لا یصح تفردہ مسلمة بن علی الخثنی وهو متروک. ۱. و تعقب بأن البیهقی أخرجه فی الشعب وضعفه والخثنی وان ضعف قلم یجرح بکذب وهو من رجال ابن ماجہ.

(۱۳۹۵)..... عزاء السیوطی فی الدر (۷۰/۶) إلی المصنف وابن عساکر.

(۱۳۹۷)..... أبو یحییٰ بن ابی مسرة هو: عبد اللہ بن أحمد بن ابی مسرة المکی.

۱۳۹۸..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے کہا کہ اگر عبادت آپ رسول اللہ سے اخذ کریں بالکل آپ کے مطابق حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت میں مشابہت نہیں ہوگی مگر پرانے مشکیزے کی طرح ہو کر۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ رسول اللہ کی محبت ایمان ہے، اور ہم نے یہ بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا کیا خوبیاں اور محاسن عطا فرمائے تھے جو کہ درحقیقت آپ کی محبت کی طرف متقاضی تھے اور محبت کے دواعی تھے آپ کے فضائل سے محبت کرنا اور اس کے مدائح کا اعتقاد کرنا اور ان کا اعتراف کرنا۔ اور ان کے ذکر کرنے میں منہمک رہنا اور آپ کے اوپر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا، اور آپ کی اطاعت کو لازم رکھنا اور آپ کی دعوت کو غالب کرنے کے لئے ابھارنا اور شریعت کو قائم کرنا۔ اور آپ کی شفاعت کا مستحق بننے کے لئے سبب تلاش کرنا اور آپ کی امت میں سے ہونے پر خوش ہونا اور آپ کی دعوت پسند کرنے والا ہونا اور دائمی طور پر تلاوت قرآن کرنا جو ان کے بارے میں حجت ناطق ہے یہ تمام آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کے ساتھ محبت کرنے کے تقاضے میں جو شخص وہ تمام کام کرے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کے امثال یعنی ان سے ملتے جلتے دیگر اعمال کا خوگر بنے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔

درود پڑھنے کا بیان

۱۳۹۹..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو القاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیسہ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احسین علی بن عبد الرحمن من عیسیٰ سبعی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم بن ابو عرزہ نے ان کو قبیسہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ابو الطفیل بن ابی بن کعب سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی ایک چوتھائی گزر چکی آپ کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا۔ لوگو اللہ کو یاد کرو آگئی ہے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ چنانچہ انس بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کثرت کے ساتھ آپ کے اوپر رحمت کی دعا کرتا ہوں (درود پڑھتا ہوں) میں وہ کتنی آپ کے اوپر پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر آپ چاہیں اس نے کہا کہ ایک چوتھائی اور فرمایا جو کچھ تو چاہے اور تو اس سے بھی زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے پوچھا کہ آدھا وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا کہ جس قدر تو چاہے اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا پھر دو تہائی وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر پورا وقت تیرے لئے رحمت مانگنے (درود پڑھنے میں) صرف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیری ہر فکر و ضرورت خود بخود چری ہوگی اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ یہ لفظ ابو عبد اللہ کی حدیث کے ہیں اور ابن عبدان نے اپنی روایت میں چوتھائی اور دو تہائی کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ اور اس نے حدیث کے آخر میں یہ کہا ہے کہ میں نے کہا کہ میں اپنی ساری دعا آپ کے اوپر (درود پڑھنے) رحمت مانگنے کو بناؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرے گا جو کچھ بھی ارادہ ہوگا اور تجھے بخش دے گا۔

شکر عظیم کا ادا کرنا

۱۵۰۰..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور مجھے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے عظیم شکر ادا کیا ہے۔ الحمد للہ الذی ہدانی وجعلنی من امة احمد۔ اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے وہ یہ کہہ رہا تھا۔ یا ارحم الراحمین۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی طرف توجہ کیجئے اور اپنے لئے سوال کیجئے (یعنی اللہ کی تعریف تو کر لی اور اب اپنے لئے دعا بھی مانگو)

امام بیہقی فرماتے ہیں

آپ کی مجموعی محبت کے اندر آپ کی آل کی محبت بھی داخل ہے اور وہ آپ کے اقرباء میں جن پر صدقہ حرام ہو چکا ہے اور ان کے لئے نفیس واجب کر دیا ہے یہ ان کے ساتھ محبت کرنا رسول اللہ کے ساتھ ان کی قرابت و مرتبہ کی وجہ سے ہے۔

۱۵۰۱..... ہم نے کتاب الفصائل میں حضرت عباس کے قصے میں ذکر کر دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے محبت کرے اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے۔

اہل بیت کی تحقیق قرآن کی روشنی میں

۱۵۰۲..... اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔ اور اس لفظ اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ (الاحزاب ۳۳)

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں تم کسی عام عورت جیسی نہیں ہو۔

اس لئے کہ وہ فضیلت میں تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہاں تک کہ ارشاد ہوا:

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا

یعنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت رسول (کفر و شرک اور معاشرے کی ہر برائی کو) دور رکھے اور تمہیں پاک صاف رکھے۔ ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ازواج مطہرات کا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ باقی عنکم کی ضمیر مذکر لاکر مردوں کو خاص کیا اس لئے کہ اللہ نے ازواج مطہرات کے ساتھ دیگر کو بھی داخل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیوت کی اضافت ازواج کی طرف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

واذكرونا ما ينطلي في بيوتكن من آيات الله والحكمة (الاحزاب ۳۳)

یاد کرو اس کو جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور فراست کو۔

اور اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین بنا دیا ہے۔ چنانچہ۔ ارشاد باری ہے۔

النبي اولیٰ بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم (الاحزاب ۶)

نبی مؤمنوں کے ساتھ ان کے نفوس سے بھی زیادہ اہم ہیں اور ان کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ماؤں والی حرمت زوجیت کو رسول اللہ کی وفات کے بعد بھی برقرار رکھا۔ جب تک وہ بقید حیات رہیں۔ چنانچہ
ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَذُوبُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكَحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا (الزَّاب ۵۳)

تمہیں اس بات کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ تم رسول کی ایذا رسائی کرو اور نہ یہ کہ تم ان کی وفات کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو کبھی بھی۔
لہذا ہمارے اوپر لازم ہے ان کے حقوق کی حفاظت کرنا، ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی، ان پر درود اور رحمت بھیجنے کے ساتھ اور ان
کے لئے استغفار کرنا اور ان کی مدحتوں اور ان کی حسن ثنا کا ذکر کرنا اس بنا پر کہ اولاد پر اپنی ماؤں کی جنہوں نے ان کو جنم دیا ہوتا ہے حقوق ہوتے ہیں
جب کہ ان ماؤں کے حقوق ان سے زیادہ ہیں اس مرتبہ کی وجہ سے اور اس مقام کی وجہ سے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل
ہے۔ اور اس زہد و تقویٰ و عظمت کی بنا پر جو انہیں اس امت کی تمام عورتوں پر حاصل ہے۔

۱۵۰۳..... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابو حمید ساعدی سے کہ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوات پڑھیں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما

باركك على ابراهيم انك حميد مجيد.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر بے شک
آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔

۱۵۰۴..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم سے روایت ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ پورے پیانے کے ساتھ تولا جائے یا ناپا
جائے جب وہ ہم لوگوں اہل بیت پر رحمت کی دعا کرے تو اسے چاہئے۔ یوں پڑھے۔

اللهم صل على محمد بن النبی وازواجه امهات المؤمنین وذريته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو کہ مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے
رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک آپ تعریف اور بزرگی والے ہیں۔
تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس کی دیگر فضائل کے ساتھ کتاب الفضائل میں۔

۱۵۰۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے۔ ج۔ اور ہمیں خبر دی احمد بن
ابو العباس زوزنی نے ان کو ابو بکر بن حب نے ان کو ابو بکر محمد بن سلیمان باغندی نے دونوں کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو سعید بن عمرو سکونی
نے ابن ابی لیلیٰ سے ان کو حکم نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے ان کو ابو لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی بندہ مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں
تک کہ میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اس
کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اس کے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔

(۱۵۰۵)..... قال الهیثمی فی المجمع (۸۸/۱) رواہ الطبرانی فی الأوسط والكبیر وفيہ محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ وهو سیء

الحفظ لا یحتج بہ.

فی الجملہ حب رسول میں حب صحابہ بھی داخل ہے

اور مجموعی طور پر جب نبی میں حب اصحاب رسول بھی داخل ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی مدح کی ہے۔
(۱)..... ارشاد فرمایا:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (الفتح ۲۹)
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ترین ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔
(۲)..... اور ارشاد فرمایا:

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبايعونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبہم
فانزل السکينة علیہم واثابہم فتخا قریباً (الفتح ۱۸)
البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہو چکا جب وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا تھا جو
کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ نازل فرمایا اور انہیں فتح قریبی کا اجر عطا فرمایا۔
(۳)..... اور ارشاد فرمایا:

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (التوبہ ۱۰۰)
ایمان کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والے خواہ مهاجرین میں سے ہوں یا انصار میں سے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی احسان
کے ساتھ اور نیکی کے ساتھ اتباع کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔
(۴)..... اور ارشاد فرمایا:

والذین امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک ہم المؤمنون
حقاً لہم مغفرة ودرزق کریم (الانفال ۷۴)

اور وہ لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ لوگ ہی مؤمن ہونے میں
سچے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت و ارزق ہے۔

جب صحابہ کرام اس عظیم مقام پر فائز کئے گئے ہیں تو پھر مسلمانوں کی جماعت سے وہ اس بات کا استحقاق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان سے محبت
کریں اور ان کی محبت کی ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کو اپنا پیارا اور
محبوب بنالیتا ہے۔ اور بندے کے ذمے لازم ہے کہ وہ اس سے محبت کرے جس کو اس کا آقا و مالک محبوب رکھتا ہے۔

۱۵۰۶..... ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

اکرموا اصحابی
میرے صحابہ کی عزت کرو۔

۱۵۰۷..... اور ایک دوسری روایت میں ہے:

احفظونی فی اصحابی

میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو۔

میرے صحابہ کو گالی نہ دینا

۱۵۰۸..... اور ابوسعید خدری کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دینا اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو ان کے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے پاؤ بھر جو کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کے نصف کے برابر ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ انصاری صحابہ کے ساتھ بغض نہیں رکھتا؛ ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعلیٰ رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمود بن عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلاسی نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے۔ ج۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور حدیث کے الفاظ رولہ آدم کے ہیں۔ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۹..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلیٰ رودباری نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شاذب مرقی نے مقام واسط میں۔ ان کو احمد بن سنان نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے براء بن عازب سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ ان کے ساتھ مؤمن ہی محبت کرتا ہے۔ اور ان کے ساتھ منافق ہی بغض رکھتا ہے، جو شخص انصار سے محبت کرتا اس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں شعبہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

۱۵۱۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو نصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے۔ ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالولید سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

میرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ڈرو

۱۵۱۱..... ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو عبیدہ بن ابورائطہ کوفی نے ان کو عبد الرحمن بن زیادہ نے ان کو عبد اللہ بن معقل مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بناؤ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ میری محبت کی وجہ سے

(۱۵۰۹)..... أخرجه البخاری (۳۹/۵ و ۴۰) ومسلم (۸۵/۱) من حدیث شعبہ.

(۱۵۱۰)..... أخرجه البخاری (۱۱/۱) عن أبی الولید. به. ومسلم (۸۵/۱) من طریق عبد الرحمن بن مہدی عن شعبہ به.

ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ ہی سے ان سے بغض رکھے گا۔ اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے درحقیقت اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی درحقیقت اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی قریب ہے کہ وہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔

ہم نے اس حدیث کے کئی شواہد کتاب الفہماکل میں ذکر کئے ہیں۔

۱۵۱۲: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ابوالریح نے اور محمد بن ابوبکر نے۔ اور یہ الفاظ ابوالریح کے ہیں۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنا میں حضور کے اس فرمان سے خوش ہوا کہ بے شک تو اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اور اس کے سوال سے اور ابوبکر سے اور عمر سے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کر سکوں گا۔

اور محمد نے اپنی حدیث میں فرمایا۔ اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا مگر اس لئے ان کے ساتھ ہوں گا کہ میں خصوصاً ان کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ اس کو مسلم صحیح میں ابوالریح سے اور بخاری نے سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے اس کو روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کا ارشاد

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ صحابہ کی محبت ایمان میں سے ہے؟ تو ان کی محبت یہ ہے کہ ان کے فضائل کا عقیدہ رکھا جائے اور ان کا اعتراف کیا جائے اور ان سے ہر شخص صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے (یعنی جو جس کا مقام پر ہے وہ اس کو دیا جائے) اور اسلام میں ان میں سے ہر صاحب غنی کے لئے اس کا غنا ہے اور ہر صاحب مرتبہ کے لئے رسول کے نزدیک مرتبہ اور مقام ہے۔ (اور محبت ہی کا تقاضا ہے کہ) ان کے محاسن کو پھیلایا جائے اور عام کیا جائے اور ان کے حق میں خیر کی دعا کی جائے اور اس کی اقتداء کی جائے جو کچھ دین کے ابواب ان سے منقول ہو کر آیا ہے اور اگر (تاریخ وغیرہ میں کوئی بات) نامناسب ملے تو اس کی اتباع نہ کی جائے اور اپنی بات سے کسی کو ان میں سے ترجیح نہ دی جائے اور ان میں جو باہم مشاجرات باہم رنجش واقع ہوئی ہو اس میں گھسنے کی بجائے اس سے سکوت کیا جائے۔

اہل سنت والجماعت کے اوصاف

۱۵۱۳: ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو ابوسعید ثعالبی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے کہ اہل السنۃ والجماعت کے اوصاف میں سے ہے جو شخص رک جائے باز آ جائے ان امور سے جن میں اصحاب رسول نے اختلاف کیا ہے ہر ایک کو ان میں سے خیر کے سوا یاد نہ کرے۔ یعنی صحابہ کے مشاجرات اور اختلاف و اندورنی معاملات سے صرف نظر کرنا سکوت اختیار کرنا اور سب کو خیر کے ساتھ یاد کرنا اہل السنۃ کے اوصاف میں سے ہے۔ (مترجم)

(۱۵۱۱) - أخرجه الترمذی (۳۸۶۲) عن محمد بن یحیی عن یعقوب بن ابراہیم بن سعد. بہ.

وفی الترمذی: هذا حدیث غریب (وفی شرح السنۃ ۱/۱۴ حسن) لانعرفہ إلا من هذا الوجه.

(۱۵۱۲) - أخرجه مسلم (۳۲/۳) فتح) عن سلیمان بن حرب عن حماد بن زید. بہ.

ایمان کا پندرھواں شعبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر و اکرام

یہ مرتبہ اور مقام محبت کے مقام سے اونچا ہے، اس لئے کہ ہر محبت کرنے والا تعظیم کرنے والا نہیں ہوتا، یہ دیکھئے کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے لیکن باپ کی بیٹے سے محبت بیٹے کے اکرام کا تقاضا کرتی ہے اس کی تعظیم کی نہیں، اور دیکھئے کہ ایک بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی محبت باپ کی تعظیم اور اس کے اکرام کی جامع ہوتی ہے۔ یعنی اس میں اکرام بھی ہے اور تعظیم بھی۔ اور کبھی آقا بھی اپنے غلاموں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کی تعظیم نہیں کرتا، اور غلام بھی اپنے آقاؤں سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں لہذا ہم نے اس تمہید سے یہ بات سمجھ لی کہ تعظیم کا مرتبہ محبت سے اونچا ہے۔

محبت کا داعی اور سبب وہ ہے جو محبت کرنے والے سے محبت کرنے والے پر خیرات اور بھلائیاں بہادے اور تعظیم کا داعی و سبب وہ ہے جو تعظیم کرنے والا فی ذاتہ اعلیٰ صفات سے محبت کرتا ہے جو کہ قابل تعظیم ہوتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ تعظیم کرنے والے کی حاجات متعلق ہوتے ہیں جن کا پورا ہونا صرف اسی ذات اور ہستی سے وابستہ ہوتا ہے جس کی تعظیم ہو رہی ہے۔ اور تعظیم کرنے والے کے ذمے تعظیم کے قابل ذات کی سنت اور طریقہ لازم ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا قیام و بقا نہیں ہوتا بسبب اس کے نایاب ہونے کے اگرچہ کوشش کرے اور سخت جدوجہد کرے، شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ پس معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جلیل ہیں بہت بڑے ہیں، زیادہ عزت والے ہیں، ہمارے اوپر زیادہ لازم ہیں اور زیادہ ضروری ہیں۔ انہوں نے ہی ہمیں غلاموں پر ان کے آقاؤں کے حقوق سکھائے ماں باپ کے اولاد پر حقوق کی تعلیم دی، اور رسول اللہ کے ہم پر اس لئے بھی حقوق ہیں کہ انہوں نے ہمیں آخرت میں جہنم سے بچایا اور انہیں کی بدولت اور انہیں کی برکت سے ہماری روئیں ہمارے بدن ہماری عزتیں ہمارے مال ہمارا گھر ہماری اولادیں دنیا میں محفوظ ہوئیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں اس بات کی رہنمائی فرمائی، ہم نے ان کی اطاعت کی اور آپ نے ہمیں نعمتوں والے باغات میں جگہ دی، کون سی ایسی نعمت ہے جو ان نعمتوں کے برابر ہو سکے؟ اور کون سا احسان اور رہنمائی ہے جو اس طرف رہنمائی کرے؟ پھر اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر ان کی اطاعت کو لازم کر دیا اور ان کی نافرمانی کرنے پر ہمیں جہنم کی وعید سنائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر ہمیں جنت کا وعدہ دیا۔ پھر کون سا مرتبہ ہے جو اس مرتبہ کے مشابہ ہو؟ اور کون سا درجہ ہے جو عمل میں اس درجے کے مساوی ہو پھر ایسی صورت میں ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں، اور آپ کی جلالت شان کا اقرار کریں، اور آپ کی تعظیم کریں اور آپ کے مرتبے اور مقام کی جلالت کے پیش نظر آپ کا ڈر اور لحاظ کریں اس سے بڑھ کر جتنی کہ ہر غلام اپنے آقا کا خوف اور لحاظ کرتا ہے، اور ہر بیٹا اپنے والد کا لحاظ کرتا ہے۔ اور اسی کی مثل کے ساتھ کتاب اللہ ناطق ہے اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کے اوامر وارد ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ...فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (اعراف ۱۵۷)

پس وہ لوگ جو رسول اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور آپ کی مدد کی اور اس نور و روشنی کی اتباع کی

جو آپ کے پاس نازل کی گئی ہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فلاح اور کامیابی آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کی تعظیم کے ساتھ جوڑی گئی ہے (گویا کہ فلاح آپ کے ساتھ ایمان اور ان کی تعظیم کے ساتھ وابستہ ہے) اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تعزیر سے اس مقام پر تعظیم ہی مراد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۲) انا ارسلناک شاهد او مبشراً ونذیراً لتؤمنوا باللہ ورسوله وتعزروه وتوقروه (الفتح ۸-۹)
 بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر تاکہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر
 اور اس کے رسول پر اور اس کی تعظیم و توقیر کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رسول اللہ کا اپنی امت پر یہ حق ہے کہ آپ ان کے نزدیک معزز ہو وہ آپ کی تعظیم و توقیر کریں آپ کے مرتبے کی عظمت کا لحاظ اور خوف رکھیں یونہی چھوڑنا اور لا پرواہی کرنا نہ کریں جیسے ہمسفر برابر کے لوگ ایک دوسرے کا لحاظ کئے بغیر معاملہ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

(۳) لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً (النور ۷۳)

نہ کرو رسول اللہ کو پکارنا اپنے مابین جیسے بعض تم میں۔ بعض کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے۔ کہ حضور جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلائے کو تم ایک دوسرے کے بلائے جیسا نہ سمجھو کہ ان کی اجابت و فرمانبرداری میں بعض عذر اور بہانے کر کے تاخیر کر بیٹھو جو عذر بہانے تم ایک دوسرے کے لئے کرتے ہو۔ بلکہ حضور کی تعظیم کرو یعنی فوری بات مانو اور جلدی اطاعت کرو۔ اس لئے کہ صحابہ کرام کے لئے ان کی نماز بھی حضور کی بات اور بلائے کا جواب تاخیر سے دینے کے لئے عذر اور جواز قرار نہیں دئی گئی تھی جس وقت آپ نے ان میں سے ایک کو بلایا تھا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا ان کو یہ جتلانے کے لئے کہ جب نماز صحابہ کے لئے ایسا عذر نہیں بن سکی جس کی وجہ سے حضور کی اجابت میں تاخیر جائز ہو سکے جب نماز اس چیز کا عذر نہ بن سکی تو اس کے عذر یا اس سے کمتر چیز کیلئے کیسے عذر بن سکے گی شیخ نے اس سلسلے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۵۱۴۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے ان کو فضل بن محمد شعمرانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن ابی بکر نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی حالانکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے حضور کی آواز کا جواب نہ دیا۔ (نماز کے بعد جب آئے تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا چیز رکاوٹ تھی آپ نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟

استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال ۲۴)

اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں بلائیں اس لئے کہ انہوں نے زندہ کیا تم کو۔

پھر فرمایا کہ اچھا تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں ایک سورۃ سکھلاؤں گا اس جیسی کوئی سورۃ اللہ نے نازل نہیں فرمائی نہ تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں ابی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے میرے ہاتھ کا سہارا لیا جب مسجد کے آخر میں پہنچے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے ایسے فرمایا تھا حضور نے فرمایا ہاں یہ ام القرآن ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ نے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور میں نہیں اتاری وہ سات لمبی سورتیں ہیں جو دیا گیا وہ اور بے شک وہ قرآن عظیم ہے اور تحقیق حدیث روایت کی گئی ہے ابو سعید بن معلی کی حدیث میں۔ (یا مراد ہے کہ سات آیات میں جو سورۃ فاتحہ مرا ہوگی۔)

شیخ حلیمی نے ذیل کی آیات کا مطلب بیان کیا ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یعنی۔ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضاً یہ ہے کہ اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ پکارتے تھے اور آپ سے کہتے یا محمد، اے محمد۔ اے ابوالقاسم چنانچہ انہیں اس بات سے منع کر دیا گیا ہے اس آیت کے ذریعے۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں اور یوں کہیں یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ اور ہر ایک میں دونوں امور میں آپ کی جلالت شان ہے اور تعظیم ہے۔

۱۵۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو حسن بن رشیق نے بطور اجازت کے۔ کہتے ہیں کہ ذکر یا ساجی نے ذکر کیا کہا کہ حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے مکروہ ہے کسی آدمی کے لئے کہ وہ یوں کہے رسول کہتا ہے بلکہ آپ کی تعظیم کرتے ہوئے یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ آیات ذکر کی ہیں جو حضور اطاعت کے لازم ہونے کے بارے میں آئی ہیں۔ اس کے بعد وہ آیات ذکر کی ہیں۔ جو حضور کے بعد حضور کی بیبیوں سے نکاح کرنے کی حرمت کے بارے میں آئی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ذکر کیا ہے۔

یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم (الحجرات ۱)

اور اس کے بعد والی آیات تھیں۔ اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے والا ہے۔

۱۵۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین سے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابوشحہب نے ان کو مجاہد نے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (الحجرات ۱)

اللہ رسول سے پیش قدمی نہ کرو کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے آگے کسی بات کا فتویٰ نہ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کوئی فیصلہ فرمائے۔

اور اس قول کے بارے میں کہ ولا تجھروا لہ بالقول کہا یعنی آپ کے سامنے زور سے بات نہ کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ آواز نہ دو بلکہ نرم بات کہو۔ یوں کہو یا رسول اللہ اور اس قول کے بارے میں کہا۔ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ یہ وہ لوگ ہیں اللہ نے تقویٰ کے لئے جن کے دلوں کو آزمایا ہے۔ مراد ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو خالص کر دیا ہے یا اخلاص عطا کر دیا ہے اور اس قول کے بارے میں کہا: ان الذین ینادوک من وراء الحجرات۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں۔ یعنی بنو تمیم کے دیہاتی مراد ہیں۔

۱۵۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد کعمی نے ان کو اسماعیل بن قتیہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (الحجرات ۱)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو۔

اس سے قتال کی حالت مراد لی ہے اور وہ مراد لی ہے جو ان کے دین کے احکامات ہیں، فرماتے ہیں کہ اس مذکور میں کسی بھی شئی میں کسی چیز کا

فیصلہ نہ کرو مگر رسول اللہ کے حکم کے ساتھ۔ اور اس کا پس منظر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر منذر بن عمرو انصاری کو امیر مقرر کیا اور آپ نے مجاہدین کے اس لشکر کے لئے بنی عامر کے قتل کا قصہ ذکر فرمایا۔ اور وہ اصحاب بیر معونہ تھے۔ اور تین کا مدینے میں واپس رجوع کا۔ اور یہ کہ وہ بنی سلیم کے دو آدمیوں سے ملے جو رسول اللہ کی خدمت سے آرہے تھے انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ ان دونوں نے بنی عامر کے بارے میں اظہار کیا اور کہا۔ وہ ہمارے بھائی ہیں ان لوگوں نے ان دنوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور حضور کو اس واقعہ کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو برا سمجھا لہذا یہ آیت نازل ہوئی فرماتے ہیں کہ نہ طے کرو اور کوئی امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سوا اور نہ ہی حضور کے فرمان سے قبل عجلت کرو۔

اور یہ فرمان الہی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات)

کہ ایمان والوں! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو۔

نہ نازل ہوئی تھی ثابت بن قیس بن شماس انصاری کے بارے میں کہ جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتا تو اس کی آواز اونچی ہو جاتی جب وہ کلام کرتا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ غمگین ہو کر چلا گیا اور جا کر اپنے گھر میں شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا کئی دن گزر گئے وہ یہ خوف کر رہا تھا کہ اس کے اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پڑوسی تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کے بارے میں خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جا کر ثابت کو خبر دو کہ اس آیت سے تو مراد نہیں ہے اور تو اہل جہنم سے نہیں ہے بلکہ تو اہل جنت سے ہے۔ تم جاؤ اسے ہمارے پاس لے کر آؤ ہم اس سے کچھ بات طے کرتے ہیں چنانچہ حضرت ثابت بن قیس یہ بات سن کر بہت خوش ہو گئے اس کے بعد وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے اسے جب دیکھا تو فرمایا۔ مرحبا اس جوان کو جو یہ سوچ بیٹھا تھا کہ وہ اہل جہنم سے ہے تم نہیں ہو اہل جہنم تمہارے ماسوا ہے آپ تو اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت ثابت بن قیس جب بھی حضور کے پاس بیٹھتا تو اس کی آواز پست ہو جاتی یہاں تک کہ برابر بیٹھا ہوا آدمی بھی نہ سن سکتا چنانچہ اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ يَغْضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ

قُلُوبَهُمْ لَلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (الحجرات ۳)

بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ کے پاس رہ کر اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کے دلوں کو تقویٰ کے لئے

آزمایا ہے انہیں کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

ان میں عیینہ بن حصن فزاری بھی تھے۔

۱۵۱۸..... ہم نے اس تفسیر کو مقاتل بن سلیمان سے اس سے زیادہ مفصل نقل کیا ہے۔

۱۵۱۹..... اس مفہوم میں اس کو کلبی نے بھی ذکر کیا ہے اس روایت میں جو انہوں نے ابوصالح سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے جو کہ اس سے زیادہ تمام راوی ہے۔

۱۵۲۰..... اور ہم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جب یہ آیت

نازل ہوئی یہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے اوپر قرآن نازل فرمایا رسول اللہ میں نہیں کلام کروں گا آپ کے سامنے مگر جیسے ایک بھائی سرگوشی کرتا ہے یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔

۱۵۲۱:..... ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن محشر نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

نہ او نجا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے۔ (الحجرات ۲)

تو ابوبکر صدیق نے کہا میں آپ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔

۱۵۲۲:..... ہم نے روایت کیا زبیر سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر اس آیت کے اترنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو اسے ایک راز کی بات کہنے والے بھائی کی طرح سنائی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ عباہ پوچھنا پڑتا تھا۔

۱۵۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے جامع منصور میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو عبد اللہ بن بکر نے ان کو حاتم بن ابی صغیرہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن ہلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے رات میں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور وضو کیا اور آپ کے پیچھے میں نماز پڑھنے لگا کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر لیا چنانچہ میں پیچھے سرک گیا اور پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اس کے بعد حضور نے پلٹ کر فرمایا کیا ہو گیا جب بھی میں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں تو تم پیچھے سرک جاتے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کسی کو بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس لئے کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں اللہ سے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم اور میرے علم کو زیادہ کرے۔

یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں۔ اور اس کو صوفی نے اسی کے مفہوم میں روایت کیا ہے فرق یہ ہے کہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ کہا ہے۔ کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر میں نماز پڑھے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کو اللہ نے عطا فرمایا ہے، میری یہ بات آپ نے پسند فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے زیادتی فہم و علم کی دعا فرمائی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ذکر فرمایا ہے:

إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله وإذا كانوا معه على أمر جامع لم يذهبوا حتى يستأذنوه (النور ۶۲)

آیت کے آخر تک۔

کچھ بات ہے مؤمن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جب وہ حضور کے ساتھ کسی طے شدہ معاملے میں ساتھ ہوتے ہیں تو اجازت لے کر ہی جاتے ہیں۔

شیخ نے اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے بارے میں دلیل پکڑنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے۔

(۱۵۲۱)..... أخرجه الحاكم (۴/۲۲۲) من طريق محمد بن عمرو بن أبي سلمة عن أبي هريرة وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم

يخرجاه ووافقه الذهبي

(۱)..... سقط من الأصل وأثبتاه من المستدرک.

(۱۵۲۳)..... أخرجه الحاكم (۵۳۴/۳) من طريق يحيى بن سعيد عن حاتم بن أبي صغيرة. به.

واذا ردت تجارة اولهوا انفضوا اليها وتركوك قائماً (الجمعة ۱۱)

اور وہ جب دیکھتے ہیں کسی تجارت کو یا الغوبات کچھ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

اور شیخ نے وہ زبرد توخیج اور تنبیہ بھی ذکر کی ہے جو اس آیت میں ان لوگوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ کر دوسری طرف متوجہ ہونے اور چلے جانے کی بابت ان کو کی گئی ہے اس آیت کے اندر۔

پھر یہ بھی کہ اس آیت کے مخاطب صحابہ میں سے کچھ لوگ جو تھے وہ آئندہ اس عمل سے باز آ گئے اور رک گئے صرف رک ہی نہیں گئے تھے بلکہ نبی کریم کی تعظیم کرنے میں انہوں نے خوب اضافہ اور مبالغہ کر لیا اس لئے کہ انہوں نے اس آیت کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پہچان لیا تھا۔

اور شیخ نے اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۱۵۲۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن وھیم نے ان کو حازم نے ان کو ابو بکر اور عثمان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ جب بدری معرکہ ہوا۔ پھر بدر کے قیدیوں کے بارے میں انہوں نے حدیث ذکر کی ہے اور قیدیوں کے قتل کے بارے میں حضرت عمر کا قول ذکر کیا ہے تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ مگر سہیل بن بیضاء کو (یعنی ان کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا جائے) اس لئے کہ میں نے اس سے سنا تھا کہ وہ اسلام کا ذکر اچھائی کے ساتھ کرتا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ یوم بدر کے معاملے میں مجھے خوف آیا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برس پڑیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا۔ الا سہیل بن بیضاء۔ مگر سہیل بن بیضاء اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

اور شیخ نے حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کی حدیث بھی ذکر کی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و چاہت کا بیان

۱۵۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو ادیت نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبد الرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ عمر نے کہا کہ زہری کہتے ہیں۔ مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے۔ پھر انہوں نے حدیبیہ کا قصہ ذکر کیا۔ اور اس کا ذکر کیا جو کچھ عروہ بن مسعود سے ہوا۔ دونوں فرماتے ہیں کہ:

پھر حضرت عروہ صحابہ کرام کی نبی کریم سے چاہت و محبت کی انتہاء بیان کرنے لگے فرمایا اللہ کی قسم حضور جب بھی کھنکار کر پھینکتے تو ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا وہ اسے اپنے چہرے پر اور اپنی جلد پر مل لیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے۔ آپ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایسے لپکتے کہ ایسے لگتا کہ اس پانی کو لینے کے لئے لوگ لڑ پڑیں گے۔ صحابہ جب حضور کے سامنے آپس میں بات چیت کرتے تو اپنی آوازوں کو پست کر لیتے تھے اور ازراہ تعظیم ان کی طرف تغیر نظروں سے نہیں دیکھتے اور گھورتے نہیں تھے راوی

(۱۵۲۴)..... أخرجه الترمذی (۳۰۸۳) عن هناد عن أبي معاوية. به.

وقال الترمذی حدیث حسن، وأبو عبیدة لم یسمع من أبیه.

وأخرجه الحاكم (۳/۲۱ و ۲۲) من طریق الأعمش. به.

وأخرجه المصنف فی الدلائل (۳/۱۳۸ و ۱۳۹) والسنن (۶/۳۲۱).

کہتے ہیں کہ حضرت عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے بولے اے قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ کے پاس گیا ہوں، نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے حواری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے اصحاب محمد آپ کی تعظیم کرتے تھے کہ حضور اگر کھنکار بھی کرتے تو لوگ اسے ہاتھوں پر لے لیتے اور اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، جب حضور صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو صحابہ حکم کی بجا آواری کے لئے ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو قریب ہوتا کہ آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے جب حضور کے سامنے گفتگو کرتے تو آوازیں پست کر لیتے اور گھور کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

۱۵۲۶:..... ہم نے حدیث بریدہ میں روایت کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو ہم تعظیم کی وجہ سے اپنے سر اوپر کوٹھیں اٹھاتے تھے۔

۱۵۲۷:..... ہم نے روایت کی ہے حضرت براء بن عازب کی روایت میں جنازے کے قصے کہیں حضور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

ہم نے ان دونوں حدیثوں کی اسناد کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمر و عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن سماک نے ان کو عبد الرحمن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو سعید بن عامر نے۔ ان کو شعبہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام بیٹھے تھے ایسے (لاب کی وجہ سے) پرسکون جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا کچھ دیہاتی آگئے اور بولے یا رسول اللہ ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں چیزوں میں جن میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کر دیا ہے مگر وہ آدمی دوسرے مسلمان کو ناحق قرضدار بنائے یا تکلیف پہنچائے یہی ہے وہ جو دراصل حرج میں واقع ہوا اور ہلاک ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خیر کیا ہے جو انسان عطا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا یا اچھے اخلاق، لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم دوا و علاج کریں؟ آپ نے فرمایا علاج کرو اللہ تعالیٰ نے زمین پر کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ شیخ فرمایا کرتے تھے کیا تم میرے لئے کوئی دوا جانتے ہو؟ اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بوسے دینے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اپنے چہرے پر رکھ لیا میں نے محسوس کیا کہ یہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے اور ٹھنڈے سے زیادہ ٹھنڈے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے کا انداز

۱۵۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ بن عبد اللہ حنفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اخطاب نے کہتے ہیں کہ ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ زیاد بن علاقہ سے ان کو اسامہ بن شریک نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے تھے (گویا کہ) ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۲۸) ... أخرجه أبو داود (۳۸۵۵) والترمذی (۲۰۳۹) وابن ماجہ (۳۲۳۶) والحاکم (۳۹۹/۴) من طریق زیاد بن علاقہ، به

وقال الترمذی: حسن صحيح.

(۱) ... مسند أحمد ص ۲۷۸ ج ۴ "فسلمت عليه"

(۲) ... السابق الناس بدلاً من الإنسان

ارشاد فرمایا۔ لوگو! دوا علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔ اس دوا کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سوائے بڑھاپے کے۔ کہا گیا یا رسول اللہ لوگوں کی دی ہوئی چیزوں میں سے بہتر کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق۔

۱۵۳۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالفتح مزکی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن عبد اللہ اصفہانی نے محمد بن مالک بن مغضر سے اس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکھٹائے جاتے تھے۔

۱۵۳۱..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو علی بن احمد مجزی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبد المالك بن عمیر نے ایاد بن لقیط سے ابو رمثہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا جب کہ میں نے اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا حضور ہماری طرف باہر تشریف لائے اور آپ کے اوپر دو ہرے کپڑے تھے۔ چنانچہ میں نے اپنے والد سے کہا اللہ کی قسم یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا میرے والد صاحب رسول اللہ کی بیعت اور رعب سے کاٹنے لگے۔

ابن سیرین کا فرمان

۱۵۳۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے کئی بار کہ ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابو علی صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی کے دن سر کے بال منڈوائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال انہوں نے لے لئے ابو طلحہ نے ان میں سے بالوں کا ایک حصہ یا ایک گچھا لے لیا۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی ہو تو مجھے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے بخاری نے صحیح میں ابو یحییٰ سے انہوں نے سعید بن سلیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

۱۵۳۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر انصاری نے ان کو حارث بن فضل نے یا ابن الفضیل نے ان کو عبد الرحمن بن ابوقراد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو لے کر جسم پر ملنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اکسایا انہوں نے ہا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو محبوب رکھے یا اللہ اور اللہ کا رسول اس کو محبوب رکھے اسے چاہئے کہ حضور کی بات کو سچا مانے جب وہ بات کریں اور جب امانت رکھوایا جائے تو اپنی امانت ادا کر دے اور اسے چاہئے کہ جو شخص اس کا پڑوسی بنے اس کے ساتھ پڑوس اچھا نبھائے۔

۱۵۳۴..... ہم نے روایت کی ہے زہری سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی ہے جس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے یا کھنکارتے تھے تو لوگ اسے (نیچے نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ) وہ اسے اپنے

(۱۵۳۰) أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان (۱۱۰/۲) من طريق أبي غسان مالك بن إسماعيل. به و (۳۶۵/۲) من طريق

المطلب بن زياد. به.

(۱۵۳۲) أخرجه البخاري (۲۴۳/۱) فتح عن محمد بن عبد الرحيم عن سعيد بن سليمان. به.

چہرے پر اور جسموں پر مل لیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا کیوں کرتے تھے تو وہ بولے کہ ہم یہ برکت حاصل کرنے کے لئے کرتے تھے۔ اس کے بعد اس نے وہ مفہوم ذکر کیا جو اس حدیث میں ہے۔

۱۵۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے یہ کہ ابو سلمہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن زید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کا والد نبی کریم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ قربانی کر رہے تھے اور وہ انصاری آدمی تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضور نے سر منڈا دیا اپنے کپڑے میں پھر اس کو دیا اس نے اس میں سے لوگوں میں بال تقسیم کئے۔ اور حضور نے اپنے ناخن تراشے اور وہ بھی اپنے اسی صحابی کو دیئے بے شک وہ ہمارے پاس مہندی اور کتم کے ساتھ (بال) خضاب اور رنگ کئے ہوئے تھے۔

اس کو حبان بن ہلال نے ابان سے مرسل روایت کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو کتاب التاریخ میں موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے اور آخر میں یہ کہا ہے خضاب کے بعد ہم نے اس کو خضاب اور رنگ کیا تا کہ سب متغیر نہ ہوں۔ اور ناخن کا منٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے یعنی ابن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے آپ کے سامنے ایک لڑکا بیٹھا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں پانی لے کر کلی کی تو لڑکے نے جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی کو فوراً منہ میں لے لیا اور پی گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ تیری رضا تلاش کر رہا تھا تو اس سے راضی ہو جا۔

۱۵۳۷:..... اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ثابت بنانی نے کہتے ہیں کہ نبی کریم جب بیٹھتے تھے باتیں کرتے تو موزے یا جوتے اتار دیتے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت جوتے اتارے اور بیٹھے باتیں کرنے لگے جب اپنی بات پوری کر کے فارغ ہوئے تو انصاری کے ایک لڑکے سے کہا اے بیٹے میرے جوتے مجھے پکڑو ایسے۔ انصاری لڑکے نے کہا۔ آپ چھوڑیے میں آپ کو جوتے پہنا دیتا ہوں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جیسے تیرا دل کرے کر لیجئے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ بیشک تیرا یہ بندہ تیری بارگاہ میں محبوب بننا چاہتا ہے تو اس کو محبوب بنا لے۔

۱۵۳۸:..... امام بیہقی فرماتے ہیں۔ کہ جوتے پہنانے والی حدیث کو عمرو بن خلیفہ نے ابو یزید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ان کو مسند کیا ہے ہم نے اس کو تو قیر کبیر کے باب میں ذکر کیا ہے۔

شیخ حلیمیؒ فرماتے ہیں

شیخ حلیمیؒ فرماتے ہیں۔ یہ جو کچھ پیچھے مذکور ہوا یہ تعظیم تو ان لوگوں کی طرف سے تھی جن کو رسول اللہ کی زیارت اور مشاہدات کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ بہر حال اس دور میں آپ کی تعظیم آپ کی زیارت اور آپ کی تعظیم میں آپ کے حرم کی تعظیم بھی داخل ہے یعنی مدینہ کے حرم کی تعظیم

(۱۵۳۵)..... حبان بن ہلال هو ابو حبيب البصري (تقریب) و ابان بن یزید هو العطار أبو یزید البصري.

(۱۵۳۸)..... أخرجه الطبرانی فی الصغير (۲/۱۲۳) من طریق أبي جابر محمد بن عبد الملك عن الحسن بن أبي جعفر عن ثابت عن أنس مرفوعاً.

وقال الطبرانی :

لم يروه عن ثابت إلا الحسن بن أبي جعفر تفرد به أبو جابر.

وقال الهیثمی فی المجمع (۸/۲۶۸) فیہ الحسن بن أبي جعفر متروک.

کرنے اور اہل مدینہ کی تعظیم و اکرام کرنا۔

اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے کہ جب آپ کا ذکر آئے تو کلام پر یقین کیا جائے یا بعض مرویات احادیث کا ذکر ہنوتو کان اور دل کو اسی طرف متوجہ کرنا اس کے بعد یقین اور اذعان پیدا کرنا اور اس کو قبول کرنا۔ اور اس کے معارضے اور مخالفت سے بچنا اور آپ کے بارے میں ضرب الامثال بیان کرنے سے بچنا (یہ سب آپ کی تعظیم میں شامل ہے) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی معنی اور اسی مفہوم میں ہم نے ابن عمرو بن مغفل کی حدیث اور ان دونوں کے علاوہ کی حدیث کتاب المدخل میں ذکر کر دی ہے۔

۱۵۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایوب نے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن مغفل کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کے پاس ان کی قوم کے ایک آدمی نے (پتھر وغیرہ) پھینک کر مارا۔ انہوں نے فرمایا مت پھینک۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس سے شکار نہیں ہوتا اور اس سے دشمن قتل نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے یا ان کو نکال دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ آدمی باز نہ آیا انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اور آپ باز نہیں آ رہے ہیں کبھی بھی آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۱۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن عمر حذاف نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ابن عمر سے اس نے رسول اللہ سے کہ عورتوں کو مسجد کی طرف جانے کی رات کو اجازت دو لہذا ان کے بعض بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے وہ مساجد کو خیانت گاہ بنادیں گی۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ وہ سلوک کرے (جس کے تم مستحق ہو) میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ سے۔

حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبد العزیز بن ابورجاء نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے۔ ح۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو ابو نعمان محمد بن فضل نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے ان کو ابو ہریرہ سلمیٰ نے یہ کہ جلیب نامی انصاری جو ان تھا وہ عورتوں کے پاس جاتا تھا اور ان سے باتیں کیا کرتا تھا ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم لوگ اللہ سے ڈرا کرو تم لوگوں کے پاس جلیب نہ آیا کرے (یا تم لوگ اس کو اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔)

اور لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جس کے ہاں بیوہ (یا بے شوہر) عورت ہوتی وہ اس کا رشتہ نہیں کرتے تھے (شاید کہ رسول اللہ کو اس کی حاجت ہو اپنے لئے یا دیگر کسی بھی مسلمان کے لئے) یہاں تک وہ جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصار کے آدمی سے کہا اے فلا نے آپ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے کر دیجئے۔ اس شخص نے فوراً کہا بالکل آپ کا حکم میری آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے اپنی ذات کے لئے نہیں مانگ رہا ہوں اس نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے؟ وہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۵۳۹)..... أخرجه البخاری (۶۰۷/۹) فتح من طریق عبد اللہ بن بريدة عن عبد اللہ بن مغفل.

(۱۵۴۰)..... أخرجه مسلم (۳۲۷/۱) عن علی بن خشرم عن عیسیٰ بن یونس . به.

نے فرمایا۔۔۔ جلیب کے لئے۔ اس شخص نے کہا پھر میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کر لوں۔ چنانچہ اس نے گھر میں آ کر اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے (اس نے بھی سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے رشتہ مانگ رہے ہیں) اس نے جواب دیا بالکل حاضر ہے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ کو اس کا رشتہ دے دیا ہے۔ شوہر نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے اس کا رشتہ نہیں مانگ رہے ہیں ماں نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے مانگ رہے ہیں۔

اس نے بتایا کہ جلیب کے لئے مانگ رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہیں دیں گے۔ سخت انکار کیا جب لڑکی کا والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کرنے کے لئے جانے لگا تو لڑکی نے (جو کہ سن چکی تھی) اپنے پردے سے یا محلہ عروسی سے آواز دے کر کہا کہ کون ہے جس نے تم لوگوں سے میرا رشتہ مانگا ہے والدین نے لڑکی سے کہا رسول اللہ نے مانگا ہے۔ لڑکی بولی کیا تم لوگ میرے بارے میں رسول اللہ کے حکم کو رد کرو گے بس مجھے تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دو۔ وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے چنانچہ اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور جا کر کہا کہ حضور آپ جو چاہیں ہماری بیٹی کے بارے میں فیصلہ کریں وہ آپ کے حوالے ہے لہذا اس کے بعد رسول اللہ نے اس لڑکی کو جلیب کے ساتھ بیاہ دیا۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے ثابت سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے لئے اس لڑکے ساتھ بیاہنے پر کیا دعا کی تھی؟ اس نے پوچھا کہ کیا دعا کی تھی؟ اسحاق نے کہا کہ حضور نے دعا کی تھی۔ اے اللہ اس لڑکی پر خیر کو انڈیل دے بار بار انڈیل دے اور اس کی زندگی کو مشقت کی زندگی نہ بنا۔

ثابت کہتے ہیں کہ حضور نے اس لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دیا کہتے ہیں کہ اچانک رسول اللہ ایک غزوے میں گئے اللہ نے آپ کو بہت سارا مال فئے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کسی کو گم پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں گم ہے فلاں گم (آپ نے پوچھا کہ اور کوئی غائب ہے لوگوں نے کہا کہ اب کوئی نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری نظر میں اب بھی ایک غائب ہے اور وہ جلیب ہے، اسے مقتولین میں تلاش کرو انہوں نے اس کو مقتولین میں تلاش کیا اور اسے سات مقتولین کے پہلو میں پڑا ہوا پایا پہلے اس نے سات کو قتل کیا پھر ان کے کسی آدمی نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سات کافروں کو قتل کیا پھر یہ خود بھی قتل ہو گیا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے پھر رسول اللہ نے اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا کیونکہ اس کے لئے کوئی تختہ یا چارپائی نہیں تھی سوائے رسول اللہ کی ہاتھوں کے یہاں تک کہ حضور نے اس کو خود قبر میں رکھ دیا۔ ثابت کہتے ہیں کہ انصار میں سے کوئی بیوہ زیادہ نفقہ خرچہ والی اس سے نہیں تھی۔ مسلم نے اس حدیث کا آخر نقل کیا ہے اسحاق بن عمر بن سلیط سے اس نے معاذ سے اور سب صحیح ہیں ان کی شرط پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کے لئے پیغام نکاح بھیجنا

۱۵۴۲:..... ہم نے روایت کیا ہے یہ حدیث ثابت صحیح میں فاطمہ بنت قیس سے جب رسول اللہ نے اس کو پیغام نکاح بھیجا تھا اسامہ بن زید کے لئے اس نے اسے ناپسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اللہ کے رسول کی فرما برداری تیرے لئے بہتر تھی وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس سے نکاح کر لیا تو اللہ نے اس میں خیر پیدا فرمادی تھی اور میں اسامہ پر رشک کیا کرتی تھی۔

(۱۵۴۱)..... أخرجه أحمد (۴۲۲/۴) عن عفان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۶۸/۹) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۶۸/۹) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

(۱)..... إنه لفظة تستعملها العرب في الإنكار (نهاية)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ فاطمہ بولیں کہ اللہ نے مجھے ابن زید کے ساتھ شرف اور عزت عطا کی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میرے لئے اس نکاح میں برکت دی گئی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے میرے لئے اسامہ کے نکاح میں برکت دی ہے۔

۱۵۴۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو عبد اللہ علی بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے یہ کہ مصعب بن زبیر نے انصار کے نمائندے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ ان پر انس بن مالک داخل ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وصیت قبول کرو انصار کے بارے میں خیر کی یا کہا تھا معروف کی ان کے نیکو کار سے عذر قبول کرو اور ان کے غلطی کرنے والے سے درگزر کرو چنانچہ یہ سن کر مصعب اپنی چار پائی سے نیچے اترے اپنے بچھاؤ نے پر پھر اس چمڑے کو بھی ملا لیا اور بیٹھ گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سر آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر اور اس کو چھوڑ دیا۔

۱۵۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید بن ابراہیم الحافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن ذریل نے ان کو اسحاق بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے کہتے تھے ہم لوگ ایوب بن ابومیمہ سختیانی کے پاس جاتے تھے ان کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے لئے رسول اللہ کی حدیث بیان ہوتی تو اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

۱۵۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ذر کریا عنبری سے کہتے تھے میں نے سنا ابو بکر محمد بن اسحق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو الولید سے وہ کہتے تھے۔ اللہ کی قسم بے شک وہ اللہ کے نزدیک البتہ بہت عظیم ہے۔ یہ کہ اس بابت نبی کریم سے کوئی حدیث پھر ہوا اس کے بعد بعض تابعین سے اس کے خلاف۔

کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید سے انہوں نے مرفوع حدیث بیان کی نبی کریم سے کہ میں نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کے ساتھ میری کوئی رائے نہیں ہے۔

اس نے کہا کہ اسی سے ہے یہ کہ کیا تم ان کی قبر کے پاس آوازیں اونچی نہیں کرتے ہو آپ کے پاس حاضر ہوا جا رہا کسی لہو یا لغو میں اور نہ کسی باطل میں اور نہ کسی شئی میں امر دنیا میں سے جو چیز آپ کی جلالت شان و جلالت قدر اور مرتبہ و مقام کے خلاف ہے اللہ عز و جل سے۔

۱۵۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو سلیمان بن حرب نے کہتے ہیں کہ حماد بن زید حدیث بیان کرتے تھے ایک دن اور ایک آدمی نے کسی شئی کی بات کی جس سے حماد ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات ۲)

اور میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تم کلام کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو ان پر رحمت اور سلامتی کی درخواست کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور سلامتیاں بھیجنے کی التجا کریں ان کو یہ خبر دینے کے بعد کہ اللہ کے فرشتے رسول اللہ پر رحمتیں بھیجتے ہیں لوگوں کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مرتبہ ہے کہ فرشتے بھی ان پر باوجود یہ کہ وہ شریعت کی تکلیف سے الگ ہیں، وہ اللہ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ تقرب حاصل کرتے ہیں تو امت تو زیادہ بہتر ہے اور زیادہ حق دار ہے۔

۱۵۴۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عباس محمد بن یعقوب نے سنا۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبد السلام وراق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے سنا کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نعیم بن عبد اللہ انجم سے یہ کہ محمد بن عبد اللہ بن زید انصاری وہ ہی عبد اللہ بن زید ہے یہ وہ ہے جو نماز کی نداد لگاتا تھا۔ اس نے خبر دی ابو مسعود انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے اور ہم لوگ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بشیر بن سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کیسے آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجیں جو اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے؟ حضور خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش یہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: کہو:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم وبارك على محمد وعلى
آل محمد كما باركت على آل إبراهيم في العالمين انك حميد مجيد. (و السلام كما قد علمتم)
اور سلام ویسے ہے جیسے کہ تم جانتے ہو۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔
۱۵۴۸: اس کو روایت کیا ہے کعب بن شیبہ بن عجرہ نے نبی کریم سے اور وہ صحیحین میں منقول ہے۔

۱۵۴۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے۔
ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بو شیبہ نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک بن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو حمید ساعدی نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوٰۃ بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہو:

اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد
واذواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم انك حميد مجيد.

۱۵۵۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے حسن بن علی بن عفان سے ان کو زید بن حباب نے ان کو مسعودی نے عون بن عبد اللہ سے ان کو ابو فاختہ نے جو کہ مولیٰ جعدہ بن حسیرہ مخزومی ہیں، ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجو تو ان پر صلوٰۃ بھیجنے کو بہت اچھا کرو بے شک تم لوگ نہیں جانتے ہو شاید کہ یہ ان پر پیش کیا جائے، ہم نے کہا اے ابو عبد الرحمن پس ہمیں آپ بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على سيد المرسلين و امام المتقين و حاتم النبیین محمد عبدك

(۱۵۴۷) أخرجه مسلم (۳۰۵/۱) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۱۵۴۹) أخرجه البخاري (۱۶۹/۱) فتح عن عبد الله بن مسلمة عن مالك.

(۱۵۵۰) أخرجه الديلمي عن ابن مسعود مرفوعاً وقال الحافظ ابن حجر: المعروف أنه موقوف عليه (كنز العمال ۲۱۹۳)

و رسولک امام الخیر و تائد الخیر و رسول الرحمة اللهم ابعة مقاماً محموداً الذی یغبطه به الاولون
والاخرین اللهم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید۔
۱۵۵۱:.....تحقیق ہم نے روایت کیا ہے صحیح طریق سے کعب بن عجرہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم پر درود شریف بھیجنے
کی کیفیت کے بارے میں۔ اس کی مثل۔

۱۵۵۲:.....ہم نے روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا یہ قول: اللهم صل علی محمد۔ آخر تک اور اسی میں
ابراہیم اور آل ابراہیم کو ذکر کیا ہے۔ وہ اگرچہ ان احادیث کے بعض طرق میں ذکر نہیں کیا لیکن وہ اس میں داخل ہے بوجہ اللہ۔ اس قول کے:
ادخلوا ال فرعون اشد العذاب (غافر ۴۶)
اس میں فرعون ال فرعون سمیت داخل ہے۔

محمد اور آل محمد پر صلوٰۃ اور برکت قرآن مجید سے ثابت ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی و مفہوم میں تشبیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے یہ کہ ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے
گھرانے کی بابت نبی نبی سارہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا:

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد
اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکت ہو تم پر اے اہل بیت (ابراہیم علیہ السلام کے گھر والو) بے شک اللہ تعالیٰ حمید اور مجید ہے
(حمد والا اور بزرگی والا ہے)۔

اور یہ بات تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہیں، اور اسی طرح حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری آل بھی، (ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے ہے) (لہذا اس تناظر میں) ہمارے اس قول کا مفہوم و مطلب:
اللهم صل علی محمد یا اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم۔
یا کما بارکت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم۔

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر جیسے آپ نے رحمت نازل
فرمائی ابراہیم پر۔ یا جیسے کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔
(مطلب یہ ہے کہ) ابراہیم علیہ السلام نے کہا، یعنی اے اللہ تو اپنے فرشتوں کی دعا قبول فرما جنہوں نے آل ابراہیم کے لئے دعا کی ہے اور
ان الفاظ میں کی ہے:

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت
اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں تم پر اہل بیت ابراہیم۔

اور ان کی دعا قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کے حق میں جیسے کہ آپ نے اسی دعا کو قبول فرمایا ہے ان لوگوں کے حق میں جو موجود ہیں
جو اس وقت اہل بیت ابراہیم علیہ السلام سے تھے بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل بھی اہل بیت ابراہیم میں ہیں اسی لئے اس دعا کو ان
الفاظ کے ساتھ ختم کیا انک حمید مجید بیشک فرشتوں نے بھی اپنی دعا کو انہیں الفاظ پر ختم کیا تھا انک حمید مجید۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں اور الفاظ ہم نے ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کی فضیلت کے بارگاہ کتاب الدعوات اور سنن میں ذکر کر دیا ہے جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔ اور ہم بطور ترغیب اس جگہ ان میں سے کچھ حصے کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۵۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو بکر بن داسر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو سلیمان بن داؤد عتکی نے ان کو اسماعیل بن زہر نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ رحمۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

۱۵۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجاد نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یونس بن ابوالحق نے ان کو یزید بن ابومریم نے انہوں نے سنائیں بن مالک سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

۱۵۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی محمد بن اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن سعید بن یزید بن یزید بن یزید نے ان کو ابن ابوسند نے اسلمی ان کو مولیٰ عبد الرحمن بن عوف نے کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن نے کہا کہ میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دروازے سے نکلتے دیکھا جو قبرستان کے متصل تھا۔ کہتے ہیں کہ میں کافی دیر کا۔ اس کے بعد میں پھر آپ کے پیچھے پیچھے چلا میں نے حضور کو دیکھا کہ وہ بازاروں کی ایک حویلی میں داخل ہو گئے آپ نے وضو کیا اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے بڑا لمبا سجدہ کیا اس میں۔ جب رسول اللہ نے التحیات پڑھ لی تو میں آگے آیا اور آکر میں نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے جب لمبا سجدہ کیا تو میں ڈر گیا تھا کہ کہیں اللہ نے آپ کو وفات تو نہیں دے دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرائیل نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے گا اللہ اس پر درود بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔

(۱۵۵۳)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۵۳۰)

وأخرجه مسلم (۳۰۶/۱) من طريق إسماعيل. به.

(۱۵۵۴)..... وقال ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ۲۹) قال النسائي ثناء إسحاق بن إبراهيم حدثنا يحيى بن آدم حدثنا يونس بن أبي إسحاق. به. ورواه أحمد في المسند عن أبي نعيم عن يونس.

ورواه ابن حبان في صحيحه عن الحسن بن الخليل عن أبي كريب عن محمد بن بشر العبدي عن يونس. وعلته ما أشار إليه النسائي في كتابه الكبير أن مخلص بن يزيد ما أشار إليه النسائي في كتابه الكبير أن مخلص بن يزيد رواه عن يونس بن أبي إسحاق عن يزيد بن أبي مریم عن الحسن بن أنس.

وهذه العلة لا تقدر فيه شيئاً لأن الحسن لا شك في سماعه من أنس.

وقد صح سماع يزيد بن أبي مریم أيضاً هذا الحديث فرواه ابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرک من حديث يونس بن أبي إسحاق عن يزيد بن أبي مریم قال: سمعت أنس بن مالك فذكره.

ولعل يزيد سمعه من الحسن ثم سمعه من أنس فحدث به علي الوجهين فإنه قال كانت أراهم الحسن في محمد فقال: حدثنا أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره ثم انه حدثه به أنس فرواه عنه.

۱۵۵۶:..... ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے محمد بن جبیر سے انہوں نے عبد الرحمن سے اور دوسرے طریق سے عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے عبد الرحمن سے روایت کیا ہے مگر اس میں رکعتیں کا ذکر نہیں ہیں بلکہ بخود کا فقط ذکر ہے اور عبد الواحد نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ شکر ادا کر لیا۔

۱۵۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو ظاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو ابو عبد الرحمن مروزی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عبد الرحمن بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو عاصم بن عبد اللہ بن عاصم نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر صلوٰۃ پڑے گا (اللہ سے میرے لئے رحمت طلب کرے گا) اس کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے جب تک وہ میرے لئے رحمت مانگتا ہے اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس عمل کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت اتارے گا اب انسان کو چاہئے کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجنے میں کثرت سے کام لے۔

۱۵۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید نے ان کو شعبہ نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں دس رحمتیں

۱۵۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو ہبل بن زیاد قحطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قروی نے ان کو ابو طلحہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس کام کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

۱۵۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول تلاوت کیا:

ان الله وملتكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمتوں اور سلامتیوں کی دعا کرو۔ حضرت ثابت کہتے ہیں کہ سلیمان مولیٰ حسن بن علی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبد اللہ بن ابو طلحہ انصاری سے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی نمایاں تھی ہم نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا ہے اس نے کہا ہے اے محمد

بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ اگر تیری امت کا ایک آدمی آپ کے اوپر رحمت بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت کر دوں اور کوئی اگر ایک بارے تیرے لئے سلامتی مانگے تو میں دس بار اس کو سلامتی عطا کروں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں جی ہاں میں راضی ہوں۔

۱۵۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابو بھل بن زیاد قحطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابو طلحہ انصاری نے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے لوگوں نے کہا حضور ہم آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے فرشتہ آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص بھی میری امت میں سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی مثل دس رحمتیں اس پر اتارے گا۔

۱۵۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سخیو نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ فرمایا۔ بیشک اس وقت ہم آپ کے چہرے پر خوشی محسوس کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔

۱۵۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یعقوب بن محمد نے ان کو ابو القاسم بن ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میرے ساتھ قریب رہنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجتا ہوگا۔

۔ اسی طرح فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے عباس بن ابوشملہ نے موسیٰ سے انہوں نے عبد بن کیسان سے انہوں نے عتبہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۶۴:..... ہم نے اس کو روایت کیا ہے خالد قطوانی نے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عبد اللہ بن کیسان سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے ان کے باپ سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مہج نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد بن ہاد نے۔ پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عثمان نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انہوں نے یہ نہیں کہا من ابیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود نہ بھیجنے والے کو بخیل قرار دیا ہے

۱۵۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن عمرو نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عبد اللہ بن علی بن حسین نے کہ انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک بخیل اور سب سے انتہائی بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر صلوٰات اور رحمت نہ بھیجے۔

(۱۵۶۱)..... عزاء ابن القیم فی جلاء الأفہام (ص ۳۰) ابی اسماعیل بن اسحاق القاضی عن اسماعیل بن ابی اویس، بہ۔

(۱۵۶۳)..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۹۰۶/۳)

۱۵۶۶: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو بکر محمد بن عثمان بن ثابت صید لانی نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابو الجماھر نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اس نے عبد اللہ بن علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ انسان ہے جس کے آگے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر رحمت کی دعا نہ کرے۔

۱۵۶۷: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے۔ ان کو عثمان بن ابوشبیہ نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک بخیل وہ ہے کہ میں جس کے آگے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۱۵۶۸: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عمارہ بن غزیہ انصاری نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو نقل کیا ہے عالی سند کے ساتھ کتاب الدعوات میں۔

۱۵۶۹: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر حشمی نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو صالح مولیٰ توامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بیٹھیں اور لمبی لمبی مجلسیں کریں پھر وہ اٹھ جائیں اس سے قبل کہ وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور اس کے نبی پر رحمت نہ بھیجیں مگر اللہ کی طرف سے ان پر ہلاکت و نحوست ہوتی ہے اگر چاہے تو ان کو عذاب دے اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے۔

۱۵۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یزید بن ابراہیم اسدی نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ جمع ہوتے ہیں پھر وہ جدا ہو جاتے بغیر اللہ کے ذکر کے اور نبی علیہ السلام پر درود کے وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ وہ بدبودار مردار کے اوپر سے اٹھ کر چلا جائے۔

(۱۵۶۶)..... أخرجه الترمذی (۳۵۴۶) من طریق سليمان بن بلال عن عمارة بن غزيرة، به.

وقال الترمذی حسن صحيح غريب.

وقال ابن القيم في جلاء الافهام (ص ۱۳) ورواه النسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرک.

(۱۵۶۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی في الكامل (۹۰۶/۳)

(۱۵۶۸)..... انظر رقم (۱۵۶۶)

(۱۵۶۹)..... أخرجه الحاكم في المستدرک (۴۹۶/۱) من طريق مسدد عن بشر بن الحنفی، به.

وقال الحاكم صحيح الإسناد ولم يخرجاه وصالح ليس بالساقط.

وقال الذهبي: صالح ضعيف.

(۱۵۷۰)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسی (۱۷۵۶)

مجلس قابل حسرت اور افسوس بن جاتی ہے

۱۵۷۱: ہمیں خبر دی احمد بن ابوالعباس روزنی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے ان کو ان سے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں مگر اس محفل میں وہ رسول اللہ پر درود نہیں بھیجتے وہ محفل ان پر حسرت اور افسوس بن جاتی ہے۔ اگرچہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں تب بھی انہیں افسوس رہے گا جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔

حضرت جبرائیل کی بددعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین

۱۵۷۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب بن عجرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر حاضر کرو ہم لوگوں نے منبر لا کے رکھا جب حضور اس کے ایک درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب آپ دوسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین، جب تیسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین جب آپ وعظ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آج ہم نے آپ سے ایسے الفاظ سنے ہیں جو پہلے نہیں سنے تھے آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا مگر اس کی مغفرت نہ ہو سکی لہذا اس پر میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو وہ کہہ رہے تھے اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے تیرا ذکر ہو اور وہ تجھ پر درود نہ پڑھے لہذا اس پر میں نے کہا آمین اور جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے وہ شخص جو بوڑھے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ بھیجنے پر جنت سے محرومی

۱۵۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالقاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کے سامنے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس نے جنت والے راستے سے خطا کی۔ یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے اس سے جنت کا راستہ بھولا دیا جائے گا۔

۱۵۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو اہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۱۵۷۱)..... عزاء السیوطی فی الدر (۲۱۸/۵) إلى النسانی وابن أبی عاصم وأبو بکر فی الغیلانیات والبغوی فی الجعدیات والبیہقی فی الشعب والضیاء فی المختارة عن أبی سعید.

(۱۵۷۲)..... أخرجه الحاكم (۱۵۳/۴ و ۱۵۴) من طریق سعید بن أبی مریم. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

بغیر درود دعا قبول نہیں ہوتی

۱۵۷۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو الفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن زرعہ حیر لائی نے ان کو عامر بن سیال نے ان کو عبد الکریم نے ابو اسحاق ہمدانی سے انہوں نے حارث سے اور عاصم بن ضمیرہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ ہر دعا اوپر جانے سے روک دی جاتی ہے یہاں تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت بھیجی جائے۔ میں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف پایا ہے۔

۱۵۷۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوئی عدل نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو ہبل بن عثمان عسکری نے ان کو نوفل بن سلیمان نے عبد الکریم جزری سے انہوں نے ابن اخطی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی المرتضیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے سے (یعنی قبولیت سے) روک لی جاتی ہے یہاں تک کہ محمد اور آل محمد پر درود بھیجی جائے۔

۱۵۷۷..... اور ہم نے ایک دوسرے طریق سے اس کو روایت کیا ہے حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۵۷۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابراہیم تمیمی نے اور ان کا دادا مہاجر بن اولین میں سے تھا وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ کہ سوار اپنے پیالے کو بھری لیتا ہے۔ پھر اس کو اس کی قاتلوں میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوتا ہے اپنے پیالے کے پاس آتا ہے اگر اسے پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پیتا ہے اگر اسے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی تو وضو کرتا ہے اگر اسے وضو کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس پانی کو ضائع کر دیتا ہے اول تم لوگ مجھے اپنی دعا کے لیکن میں اور آخر میں شامل کیا کرو۔

درود سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۱۵۷۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے عقیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں آپ کے لئے کتنی درود پڑھا کروں آپ نے فرمایا تم جس قدر بھی چاہو، عرض کیا کہ ایک تہائی تو آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا اس نے عرض کی کہ آدھا وقت آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا۔ لہذا

(۱) غیر واضح فی الأصل.

(۱۵۷۱)..... أخرجه أبو الشيخ عن علي (کنز ۳۲۱۵)

(۱۵۷۸)..... أخرجه البزار (۳۱۵۶. كشف الاستار) من طريق موسى بن عبيدة. به.

وقال الهيثمي (۱۵۵/۱۰) موسى بن عبيدة ضعيف.

انہوں نے عرض کیا کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ تیرے ہر فکر و غم میں تجھے کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔
 ۱۵۸۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی کل صلوٰۃ (یعنی رحمت بھیجتا ہوں ہر وقت) آپ کے لئے کر دوں (یعنی ہر وقت درود پر صلوٰۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تیری دنیا اور تیری آخرت کے ہر معاملے میں تجھے کفایت کریں گے۔
 یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے اور یہ حدیث ما قبل والی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں

۱۵۸۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقش نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو حیوۃ بن سرتح نے ان کو ابوصغرہ نے ان کو یزید بن عبد اللہ قسیط نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔
 ۱۵۸۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شقیق نے ان کو عبد اللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر گھومنے والے کچھ فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

دُرود شریف پہنچانے کے لئے فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے

۱۵۸۳..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عیسیٰ بن عبد اللہ طالیسی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو اعمش نے۔
 اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین احمد بن عثمان آدمی نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ اصمعی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ من صل علی عند قبری و کل بہما ملک یبلغنی، جو شخص مجھ پر رحمت کی دعا کرے میری قبر کے پاس اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ مجھے وہ درود رحمت پہنچا دیتا ہے اور دنیا و آخرت کے اس معاملے کی کفایت کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا فرمایا کہ سفارشی ہوں گا۔ یہ الفاظ اصمعی کی حدیث کے ہیں، اور حنفی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے میرے قبر کے پاس میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر درود رحمت اور صلوات بھیجے وہ مجھ تک پہنچا دی جاتی ہے۔

(۱۵۸۰)..... أخرجه أحمد (۵۲۷/۲) عن أبي عبد الرحمن المقرئ. به.

وأخرجه أبو داود (۲۰۳۱) عن محمد بن عوف عن المقرئ. به.

(۱۵۸۲)..... أخرجه النسائي (۴۳/۳) عن عبد الوهاب بن عبد الحكم الوراق عن معاذ بن معاذ عن سفیان بن سعد ح. وعن محمود بن غيلان

عن وكيع وعبد الرزاق عن سفیان عن عبد الله بن السائب. به.

وقال ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ۲۷) ورواه أبو حاتم بن حبان في صحيحه عن أبي يعلى عن أبي خزيمة عن وكيع عن سفیان. به.

(۱۵۸۳)..... أخرجه أبو الشيخ في كتاب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كما في جلاء الأفهام (ص ۲۲) من طريق الأعمش. به بنحوه.

۱۵۸۴: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حنفی نے دونوں نے کہا ہمیں حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ولید نے ان کو احمد زبیری نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جو حضور پر سلام بھیجتا ہے مگر یہ درود اور صلوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور فرشتہ یوں کہتا ہے فلاں شخص آپ کے اوپر ایسے ایسے صلوات بھیجتا ہے۔

۱۵۸۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو محمد بن جحش نے ان کو سفیان نے ان کو ابو ہل عثمان بن حکیم نے ان کو عمرہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی پر رحمت اور درود بھیجے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے) سفیان نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کے لئے صلوات (درود) بھیجنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی ہی روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح فرمایا ہے حضرت سفیان ثوری نے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر یہ صلوات بھیجنا بطور تعظیم اور تکریم کہ ہو متعلقہ ہستی کے ذکر کے وقت (۱) تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ اور جس وقت یہ بطور دعاء کے اور بطور حصول برکت کے ہو تو یہ غیر نبی کے لئے بھی جائز ہے۔

۱۵۸۶: اور ہم نے ابن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا صدقہ لائے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللھم صلی علی ال ابی اوفی
اے اللہ ابی اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات اور برکت و رحمت کا معنی اور مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ رہی بات صلوات فی اللسان کی تو یہ تعظیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلاۃ معبودہ مراد ہے، (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طلب رحمت کے عمل کا) نام صلاۃ رکھا گیا ہے اس لئے اس میں جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا ہوتا ہے اس کو عربی میں حتی کہتے ہیں اور حتی پیٹھ کے وسط اور درمیان کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ہر چھوٹے کا ہر بڑے کے لئے جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا یعنی جب بڑے کو دیکھے تو بطور تعظیم کے پشت کو خم کر دے یہ عادات میں سے شمار ہوتا ہے۔ پھر عام قرأت کو صلاۃ کہا جانے لگا۔ جبکہ اس سے مراد نماز کے اندر کے عام ارکان یعنی قیام، قعود وغیرہ اعمال جو محض رب تعالیٰ کی تعظیم کے لئے بجا لاتے ہیں اسی کو صلوات کا نام دیا گیا۔

پھر اہل زبان نے اس کے استعمال میں توسیع کی اور ہر دعا کو صلاۃ کا نام دے دیا جب دعا بطور تعظیم ہو اس ذات گرامی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کے ساتھ پکاری گئی ہو اور جس ذات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کے لئے ثناء اور تعریف واضح تعظیم ہے۔ اس چیز کو طلب کرنے کے ساتھ جو اس ذات کے لئے مناسب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نظر جمیل۔

کہا گیا ہے کہ صلوات اللہ سے مراد وہ اذکار ہیں جن سے مذکورہ تعظیم کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اعتراف ہوتا ہے۔ اس کی جلالت

(۱۵۸۴)..... ابو احمد الزبیری ہو محمد بن عبد اللہ بن الزبیر روی عن اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق السبعمی ابو یوسف الکوفی۔

(۱)..... کلمۃ غیر واضعہ۔

عبدیت کا اور اس کے رتبے کی بلندی کا یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے یعنی وہی ان کا مستحق ہے۔ اس کے سوا کسی کے لئے یہ صفات لائق نہیں ہیں لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (رحمت) نازل فرما۔ تو ہم ان الفاظ کے ساتھ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں عظمت عطا فرما اس کے ذکر اونچا کرنے اس کی دعوت کو غالب کرنے اس کی شریعت کو باقی رکھنے کے ساتھ۔ اور آخرت میں ان کو عظمت عطا فرما، ان کی امت کے بارے ان کی شفاعت قبول کرنے اور اپنے اجر کو بہت بڑا کرنے اور ان کے ثواب کو بڑا کرنے اور اولین اور آخرین میں ان کی فضیلت کو ظاہر کرنے کے ساتھ مقام محمود کے ساتھ۔ اور قیامت کے دن تمام مقررین پر ان کو تقدیم اور پیشوائی دینے کے ساتھ، یہ تمام امور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم قرار دیئے ہیں تاہم ان میں سے ہر شئی کئی کئی درجات اور مراتب رکھتی ہے لہذا عین ممکن ہے کہ جب آپ کا کوئی بھی امتی حضور پر صلوٰۃ بھیجے اور اس کی دعا قبول کر لی جائے اس بارے میں اور اس کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں ان مراتب میں سے کوئی مرتبہ درجات میں سے کوئی درجہ آپ کا زیادہ ہو جائے ہر شئی میں تو البتہ تحقیق صلات اس قبیل سے ہے کہ جس کے ذریعے اس کا حق پورا کرنا مقصود ہے اور اس کی کثرت کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ تقریر دلالت کرتی ہے کہ ہمارا یہ کہنا۔ اے اللہ محمد علیہ السلام پر صلوٰۃ نازل کرنا۔ یہ ہماری طرف سے ان پر صلوٰۃ ہے اس لئے کہ ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں اور اس بات کے مالک نہیں ہیں کہ ہم وہ چیز وہ رحمت آپ تک پہنچا دیں جو چیز آپ کی عظمت بڑھادے یا جس کے ذریعے آپ کی قدر مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں بلند ہو جائے یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا یہ بات درست ہوئی اور صحیح ہوئی کہ ہمارا حضور پر درود پڑھنا (یعنی آپ کے لئے رحمت طلب کرنا) اسی بات کے ساتھ حضور کے لئے دعا کرنا ہے اور اسی رحمت کو اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے طلب کرنا ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا جائے الصلوٰۃ علی رسول اللہ جیسے یہ کہا جاتا ہے السلام علی رسول اللہ۔ السلام علی فلاں۔ رسول اللہ پر صلوٰۃ جیسے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ پر سلام ہو یا فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ ہیں اور رحمت ہے۔

اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ آپ کے اوپر صلوٰۃ اور رحمت ہونی چاہئے۔ یا یہ کہ رسول اللہ پر صلوٰۃ ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے صلی اللہ علیہ یعنی اللہ کی طرف سے ان پر صلوٰۃ ہے یا یہ کہ اللہ کی طرف سے ان پر صلات ہو، واللہ اعلم اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تمہنی کرنا درحقیقت اللہ سے سوال ہی ہوتا ہے۔ کیا آپ نے یہ دیکھا نہیں؟ کہ یوں کہا جاتا:

غفر اللہ لک ورحمک اللہ

اللہ تجھے معاف فرمائے اور تجھے رحم فرمائے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ عبارت اس کے قائم مقام ہے۔

اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر دے۔

بہر حال سلام بھیجنا۔ تو وہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے:

السلام علی النبی۔ السلام علیک ایہا النبی۔ یا سلام علیک ایہا النبی

سلامتی ہو نبی پر، تجھ پر سلامتی ہو اے نبی سلام ہو تجھ پر اے نبی۔ تجھ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول۔

اگر کوئی شخص یوں کہدے اللھم صل وسلم علی محمد۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام نازل فرما۔ تو یہ الفاظ اور یہ دعا اس کو تشہد اور التحیات میں آپ کے اوپر سلام بھیجنے سے مستغنی کر دے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو

اور السلام علیک کا معنی یہ ہے کہ میں آپ کے اوپر سلام کہتا ہوں۔ اور سلام اسم ہے اسماء الہی میں سے کہا جائے گا کہ اللہ کا نام ہے آپ کے اوپر۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ خیرات سے اور برکات سے خالی نہ ہوں اور ناپسندیدہ امور سے اور مذمتوں سے آپ سلامت رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام اعمال پر ذکر کیا جاتا ہے۔ اس توقع کے ساتھ کہ اس کی برکت سے خیر کے تمام مفہوم حاصل ہوں گے اور اسی میں برکت ہوگی اور خلل و فساد کے عوارض ختم ہو جائیں گے۔

دوسری وجہ:..... وہ سلام کا یہ مفہوم ہے کہ چاہئے کہ اللہ کی قضا اور فیصلہ اس کے اوپر سلام ہو اور اس سے مراد سلامتی ہے جیسے مقام اور مقامت۔ سلام اور سلامت مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مذمتوں، عیبوں اور نقائص سے پاک رکھے۔ لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں اللھم سلم علی محمد۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل کر یا سلام بھیج تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے اللھم اکتب لمحمد فی دعوتہ و امتہ السلامة۔ من کل نقص۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے لئے سلامتی لکھ دے آپ کی دعوت میں آپ کی امت میں ہر نقص سے اور عیب سے لہذا آپ کی دعوت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی گئی اور ان کی امت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ اور آپ کا ذکر اونچا ہوتا رہا۔ آپ کے لئے کوئی ایسا امر عارض نہ آئے جو آپ کے کام کو کسی بھی اعتبار سے کمزور کر دے۔ واللہ اعلم۔

باقی رہی رحمت تو وہ دو معنوں کو شامل ہے ایک ہے علت اور سبب کو دور کرنا۔ اور دوسرا ہے عمل کی وجہ سے ثواب دینا فی الجملہ یہ رحمت صلاۃ کی غیر ہے اور اس سے مختلف ہے کیا اب دیکھتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اولنک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ (بقدرہ: ۱۵۷) صلاۃ اور رحمت کے درمیان واو عاطفہ الکر فرق کیا گیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو دونوں کے جدا ہونے پر دلالت کرتی ہے حضرت عمر کے نزدیک اور وہ درج ذیل ہے۔

۱۵۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو حضرت عمر نے کہ دو بہترین حصے یا بدلے ہیں اور بہتر بلندی اور عظمت ہے۔ (اس آیت میں) الذین اذا اصابہم مصیبة قالوا انا لله وانا الیہ راجعون۔ اولنک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ۔ یہ بہترین حصے اور بدلے ہیں اور بہتر عظمت اولنک ہم المہتدون ہے۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اولنک علیہم صلوات من ربہم (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہیں۔

کہ اس سے مراد ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ثناء و مدح اور ان کا تذکیہ مراد ہے۔ اور ارشاد ہے ورحمۃ اس سے مراد ان کی تکلیف کو

بھلا دینا اور حاجت پوری کرنا مقصود اور مراد ہے۔

اور یہ قول اولئک هم المہتدون (البقرہ ۱۵۷) یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس مراد ہوں وہ لوگ جو حق کی راہ میں مصیبت میں اور درست چلتے ہیں سوائے ان کے جو برعکس ہیں جو ان کی مخالفت کرتے ہیں جو مغضوب پر جزع فزع کرتے ہیں اور معبود پر ناراض ہوتے ہیں۔ اور شیخ حلیمی نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۵۸۸۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے۔ اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے میرے ہاتھ پر۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر۔ ابو بکر بن ابی دارم حافظ نے کوفہ میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کو شمار کیا ہے علی بن احمد عجل نے میرے ہاتھوں پر۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ حرب بن حسن طحان نے ہاتھوں پر اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان کو میرے ہاتھ پر شمار کیا ہے۔ یحییٰ بن مساور حناط نے اور انہوں نے کہا شمار کیا ہے عمرو بن خالد نے ہاتھوں میں اور ان کو امام احمد نے شمار کیا ہے ان کے ہاتھوں میں جس سے انہوں نے سنا وہ کہتے ہیں کہ۔ ج۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے ابو الفضل کے ہاتھوں میں اور وہ محمد بن عبد اللہ شیبانی ہیں کوفہ میں۔ اور ان کو شمار کیا ہے ابو القاسم علی بن محمد بن حسن بن اس کے ہاتھوں مقام رملہ میں اور انہوں نے اس کو شمار کیا ہے جدی ابو سلیمان بن ابراہیم بن عبد اللہ محارب بن سے انہوں نے نصر بن مزاحم منقری سے انہوں نے ابراہیم زبرقان سے انہوں نے ابو خالد سے انہوں نے عمرو بن خالد سے اور انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے ابو علی بن حسین سے انہوں نے ابو الحسین بن علی سے انہوں نے علی ابو طالب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ ان کو جبرائیل نے شمار کیا میرے ہاتھوں میں اور جبرائیل نے کہا کہ رب العزت کی طرف سے اسی طرح اتارا گیا ہے۔

- (۱) اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید۔
 - (۲) اللہم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید۔
 - (۳) اللہم وترحم علی محمد وعلی ال محمد کما وترحمت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید۔
 - (۴) اللہم وتحنن علی محمد وعلی ال محمد کما تحننت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید۔
 - (۵) اللہم وسلم علی محمد وعلی ال محمد کما سلمت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید۔
- اور عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حرب نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا اور احمد بن علی عجل نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا۔ اور ہمارے شیخ ابو بکر نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کر لیا۔

(۱۵۸۸)۔ أخرجه الحاكم في علوم الحديث بنفس الاسناد وقال الحاكم هكذا بلغنا هذا الحديث وهو اسناد ضعيف ۱۔ أخرجه التميمي وابن المفضل وابن مسدي جميعاً في مسلاتهم والقاضي عياض في الشفاء والدیلمی وقال العرافي في شرح الترمذی اسناده ضعيف جداً وعمرو بن خالد الكوفي كذاب وضاع۔ ويحيى بن مساور كذبه الأزدي أيضاً وحرب بن الحسن الطحان أورده الأزدي في الضعفاء وقال ليس حديثه بذاك انتهى۔ وقال الحافظ ابن حجر في أماليه :

اعتقادی أن هذا الحديث موضوع وفي سنده ثلاثة من الضعفاء على الولاء : أحدهم نسب إلى وضع الحديث والآخر انهم بالكذب والثالث متروك انتهى۔

قال السيوطی :

قلت : الأخيران توبعا فقد أخرجه البيهقي عن ابن عبد الرحمن السلمی — وساق إسناده ثم قال السيوطی :

وأبراهيم بن الزبرقان قال في المعنى وثقه ابن معين وقال أبو حاتم لا يحتج به فهو يصلح في المتابعات (كنز العمال ۳۹۹۱)

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو عبد الرحمن نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا اور اس طرح ہماری یہ حدیث انہوں نے پہچانی اور یہ اسناد ضعیف ہے۔

صلوٰۃ - رحمت کے بعد برکت کی بحث

برکت یا مبارکہ بے شک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ برکت دینا مراد ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ یوں کہے۔ اللھم بارک علی محمد۔ برکت اصل میں دوام کو کہتے ہیں۔ برکت ماخوذ ہے برکت الجبر کے محاورے سے ہے جب اونٹ بان اونٹ کو دوزانوں بیٹھاتا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو لازم کر لیتا ہے اسی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے اسے چھوڑتا نہیں ہے۔ کبھی برکت کو بڑھتری اور زیادتی کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا اصل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ شئی کا بڑھنا اور زیادہ ہونا اس کے دوام کا موجب ہوتا ہے اور کبھی برکت تیمن اور برکت ڈھونڈھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے لہذا اس چیز کے بارے میں جس میں برکت دے دی گئی ہوں مبارک کہتے ہیں اور مبارک شئی کے دوام کا موجب ہوتی ہے۔

اور کبھی تیمن اور مبارک کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی مرغوب اور محبوب کے لیا جاتا ہے، اور یہ بات ہمارے مذکورہ قول کے مخالفت نہیں ہے۔ اس لئے کہ برکت سے جب دوام مراد لیا جائے تو یہ مستعمل ہوتا ہے اس چیز کے بارے میں جس کے بقاء کی رغبت کی جائے اور مقصود ہو۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں اللھم بارک علی محمد تو اس کا معنی مطلب یہ ہوتا ہے اللھم ادم ذکر محمد دعوتہ و شریعتہ و کثر اتباعہ۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے ذکر کو ہمیشہ قائم رکھو آپ کی دعوت دائمی کر اس کی شریعت کو برقرار رکھو آپ کے تابعداروں کو زیادہ بنا۔ آپ کی شہرت کو عام بنا اور آپ کی امت کو آپ کی برکت سے اور آپ کی سعادت سے بہرہ مند فرما بایں صورت کی ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور ان کو اپنی جنت میں داخل فرما۔ اور انہیں اپنی رضا مندی کے ٹھکانے پر پہنچا لہذا اس طرح برکت دینا دوام کو اور کثرت و زیادت کو اور سعادت کو جامع ہوگی۔ واللہ اعلم۔

فصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا نماز میں اور تشہد میں واجب ہے اور نماز سے باہر کے لئے تفصیل ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ اخبار و احادیث ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا واجب ہے جیسے ہی آپ کا ذکر جاری ہوا اگرچہ اجماع ثابت کرتا ہے ایسا اجماع جس کے ساتھ حجت لازم ہوتی ہے کہ یہ فرض نہیں ہے ورنہ اگر یہ فرض ہوتا تو حضور کا نام ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی اور پہلی التحیات میں اس کی فرضیت آپ کے نام کے ذکر کے وقت و وجہ پر ہے۔

پہلی وجہ: یہ کہ یہ واجب ہو آپ کے ذکر کی وجہ سے نماز کی وجہ سے نہیں جیسے مسبوق آدمی پر (جس کی کچھ رکعات نکل گئی ہوں) امام کی اقتداء کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جو اس پر اہل صلوٰۃ کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ: یہ کہ یہ کہا جائے کہ نماز کا ایک ہی حال ہے جب نمازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے اوپر صلوٰۃ نہ بھیجے یہاں تک کہ نماز کے آخر میں تشہد پڑھے اور آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجے تو اس سے غرض پوری ہو جائے گی اور آپ کا پہلے جو ذکر ہو چکا اس کا

تقاضا بھی پورا ہو جائے گا۔

شیخ حلیمی نے اس فصل میں کلام خاصا طویل فرمایا ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث یہ ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ وہ واجب نہیں ہے۔

۱۵۸۹:..... میں نے سنا ابو بکر محمد بن بکر طوسی فقیہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ابو الحسن ماسر جسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق

مروزی سے کہ میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ آل نبی پر نماز کے آخری تشہد میں صلوٰۃ واجب ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ احادیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کی بابت مروی ہیں ان میں ابو الحسن کے قول کی

صحت کی دلیل موجود ہے۔

آل نبی کے تعین میں اہل علم کا اختلاف

اہل علم نے آل نبی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۵۹۰:..... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حرمہ کی روایت میں اس طرف گئے ہیں کہ آل نبی بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا

ہے اور ان کے لئے ذالقرنی کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ یعنی مال فتنے کا پانچواں حصہ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔ امام شافعی اس قول کے لئے

اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے ہم نے حضرت ثابت سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ محمد اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔

۱۵۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان (۱) نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ابو

سلمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے؟ تو دو

مینڈھے سینگوں والے سفید و سیاہ خسی ذبح کرتے تھے ایک کو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے دوسرے کو اپنی امت کے اس

فرد کی طرف سے کرتے تھے جس نے توحید کی شہادت دی ہو اور حضور کے پیغام پہنچانے کی شہادت دی ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آل کا اسم قرابت خاصہ کے لئے ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں ہے۔

۱۵۹۲:..... وہ حدیث جو شروع میں روایت کی گئی ہے کہ آل ہرمتی پر ہیز گار ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کو نافع نے ابو ہریرہ سے روایت کیا

ہے اس نے اس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو ہریرہ کی حالت یہ ہے کہ اس کو اہل علم باللحدیث نے ضعیف قرار

دیا ہے اور اس کو ترک کر دیا ہے۔

(۱) فی الأصل (عبید)۔

(۱۵۹۲)..... لفظ الحدیث:

آل محمد کل تقی (إن أولیاءہ إلا المتقون)

قال المساوی فی الجامع الأزهر (۴/۱) رواہ الطبرانی فی الصغیر عن انس قال الہیثمی (۲۶۹/۱۰) فیہ نوح بن ابی مریم ضعیف وقال ابن

حجر سندہ واہ جداً۔

البتہ شیخ عظیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تاویل کی ہے وہ یہ کہ انہوں نے اس سے مراد ہر تقی من القرابت مراد لیا ہے۔ یعنی جو مذکورہ قرابت رسول میں متقی ہو۔

اہل بیت کا لفظ ازواج رسول کے لئے خاص ہے

بہر حال ازواج رسول کی تفصیل یہ ہے کہ اہل بیت کا اسم انہیں کے لئے مختص ہے حقیقتاً اور وہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نسب کی مناسبت کی وجہ سے اہل بیت کہتے ہیں۔

۱۵۹۳: اور ہم سے حدیث ثابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں ہے کہ آل محمد اسی مال سے کھائیں گے۔

۱۵۹۴: اور سیدہ عائشہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ آل محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا جب سے مدینے میں آئے ہیں گندم کی روٹی سے مسلسل تین راتیں یہاں تک کہ حضور فوت ہو گئے۔

۱۵۹۵: اور فرماتی ہیں کہ ہم لوگ آل محمد مہینہ مہینہ رکے رہتے تھے ہم لوگ آگ نہیں جلاتے تھے (یعنی پکانے کے لئے۔)
۱۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تین دن بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہاں آل سے حضور کی ازواج مراد لی ہیں۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ازواج رسول آل کے نام میں داخل ہیں۔

۱۵۹۷: اور ہم نے ابو حمید ساعدی کی حدیث میں روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے وقت آپ کی ازواج کو بھی شامل کیا جائے اور ان کا نام بھی لیا جائے لہذا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ ”آل پر صلوٰۃ“ بھیجتے کے وقت صلوٰۃ کے حکم میں داخل ہیں۔ اور جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے وہ یہ بھی ہے کہ آپ کے کسی قول اور کسی بھی فعل کا کسی ایسے وصف سے یا کسی ایسے حال سے تقابل نہ کیا جائے جس سے آپ کی تحقیر ہوتی ہو یا کسر شان ہوتی ہو، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایسے نام سے موسوم نہ کیا جائے جو لوگوں میں بطور صنعت و حرمت مشہور ہوں یا متعارف ہوں۔

اور مطلقاً یوں بھی نہ کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے۔ یا آپ کی بھوک یا اس کی شدت کا ذکر کر کے یوں بھی نہ کہا جائے کہ آپ مسکین تھے نادار تھے۔ جیسا کہ ایسی حالت میں کسی دوسرے انسان کے لئے ازراہ ترس اور شفقت کے یا ازراہ مہربانی کے یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح یوں بھی نہ کہا جائے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ چیز پسند تھی اور دوسرا اس کے مقابلے میں یوں کہہ رہا ہو کہ بہر حال میں تو اس کو پسند نہیں کرتا۔

۱۵۹۸: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد اور سلیمان بن اشعث نے دونوں کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابو زائدہ نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صراط مستقیم کے ایک سرے پر چھوڑ دیا ہے جب کہ اس کا دوسرا سرا جنت ہے۔

۱۵۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرائی نے ان کو احمد بن حنبل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو مسکین بن بکیر حرانی نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں رسول اللہ کی طرف سے حدیث بیان کی جائے تو اسے محفوظ کر لے ابو العالیہ سے اور شعرائی کی روایت میں خالد حذاء نے ابو العالیہ سے یوں کہا کہ تجھے رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو محفوظ کر لو۔ فضل نے کہا فازدھر کا مطلب ہے احتفظ بہ۔ یعنی یاد کر لو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا کہ اللہ کی تعظیم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے یہ بات بھی ہے کہ قرآن مجید کے اوپر اور حدیث کی کسی کتاب کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے نہ ہی کوئی کتاب اور نہ ہی کوئی دوسری شے۔ گھریلو اسباب و اشیاء میں سے۔ اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ اس سے غبار وغیرہ صاف کیا جائے جب اس پر پڑ جائے۔ اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ کوئی شخص ایسے اوراق کے ساتھ ہاتھ صاف نہ کرے خواہ کھانے والے آلودہ ہاتھ ہوں یا کچھ اور۔ ایسے اوراق جس میں اللہ کا ذکر ہو یا رسول اللہ کا ذکر ہو اور ایسے اوراق کو یونہی بلا وجہ پھاڑا بھی نہ جائے۔ اور اگر ان اوراق کو معطل کرنا چاہئے تو انہیں پانی سے دھو کر صاف کر دے۔ یہاں تک کہ اس کے اوپر سے تحریر مٹ جائے۔ اور اگر ایسے کاغذوں کو آگ میں جلا کر ان کی راکھ محفوظ کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اس کا ثبوت خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ انہوں نے قرآنی آیات اور ٹکڑے اور نقل کر لینے کے بعد منسوخ شدہ قرآن جلا دیئے تھے چنانچہ آپ کے اس عمل پر کسی ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا نہ ہی اختلاف کیا تو گویا یہ بالاتفاق جائز ہوا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اگر اس قرآنی پرچے وغیرہ کو (یا جس میں اللہ رسول کا ذکر ہے) اس کو اگر پانی کے ساتھ دھو ڈالے اور اسے آگ میں نہ جلائے تو یہ زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ اس میں ایک گونہ شاعت و برائی یا بدنامی ہے۔ اور ایک دوسرے سے متفرق ہونا ہے اس چیز میں جس کا حکم حضرت عثمان نے دیا تھا یعنی مصاحف کی تحریق کرنا اور جلانا۔ وہ جس میں ایک دوسرے کے مخالف ہونا ہے اس کا جس پر انہوں نے اجماع کیا تھا۔ بوجہ اس کے اس سے فتنے کا خوف ہے اور اس کا اثبات جس کی رسم اور تحریر پر منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ اس سے فنا کرنے اور ختم کرنے میں جلانے کی صورت میں بہت جلدی ہوتی ہے۔

اسی تعظیم کے باب سے یہ بات بھی ہے کہ:

اسی قبیل سے درہم اور کرنسی کو نہ توڑا جائے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو اور رسول اللہ کا نام ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے اس رائج سکے کو بغیر کسی حرج توڑنے سے منع فرمایا تھا۔

اور حرج سے مراد یہ ہے کہ وہ سکہ کھوٹا ہو جائے پھر اس کو توڑ دیا جائے تاکہ اس سے کوئی مسلمان دھوکہ نہ کھائے اور توڑنے سے نبی کی وجہ یہ کہ وہ توڑنا ورق اور کاغذ کو پھاڑنے کی مانند ہے وہ کاغذ جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو۔

اور حروف منقطع ہوتے ہیں۔ اور کلمات بکھرتے ہیں اور اس میں تحقیر ہے مکتوب کے قدر کے ساتھ۔ اور جب اس کو عذر کی وجہ سے توڑے تو

توڑنے کا گناہ اس کے ضارب پر ہوگا اس لئے کہ اسی نے اس کو تبدیل کیا اور ماوٹ کیا لہذا توڑنے کی ضرورت پیش آئی۔ واللہ اعلم۔

تہہتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا اس حدیث کو محمد بن فضالہ نے روایت کیا ہے مگر وہ قوی نہیں ہے ان کے والد سے علمتہ بن عبد اللہ برقی سے اور ان کے والد سے۔ واللہ اعلم۔

۱۶۰۰: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے اور ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ساجی نے یعنی زکریا بن یحییٰ نے ان کو محمد بن موسیٰ مرثیٰ نے ان کو عمر نے ان کو محمد بن فضالہ نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۶۰۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا ہے ابو بکر رازی سے انہوں نے سنا علی بن موسیٰ (تہہتی) سے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ سے یا عبد الملک بن مروان سے ناپاک یا مقام قذرة کے کنویں میں ایک روپیہ گر گیا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے تیرہ دینار کرایہ خرچ کر دیا اور اسے نکلو الیا ان سے جب پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس روپیے پر اللہ تعالیٰ کا نام نقش تھا اس لئے اس کو ایسی جگہ سے نکلوایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں سے ہے کہ آپ کے اہل بیت کی تعظیم کی جائے اور مہاجرین و انصار کی اولاد کی تعظیم کی جائے

۱۶۰۲: اور نبی کریم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریش کو مقدم کر دو اور خود ان سے آگے نہ بڑھو۔ ظاہر اس کی وجہ اس کے ہوا اور کچھ نہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے تھے۔

۱۶۰۳: اور ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اہل بیت میں راضی کرو۔

۱۶۰۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو محمد بن سلم نے ان کو علی بن زید نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضرت مصعب بن زبیر نے انصار میں سے ایک آدمی کو بطور راہبر اجرت پر لیا مگر اس کے بعد انہوں نے اس کے ساتھ کچھ ناروا درست سلوک کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور رسول اللہ کی وصیت کی خبر دیتا ہوں انصار کے بارے میں مصعب نے پوچھا کہ حضور نے انصار کے بارے میں کیا وصیت کی تھی حضرت انس نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا تھا کہ ہم ان کے دشمن اور نیکوکار کی اچھائی قبول کریں اور ان کے خطا کار سے درگزر کریں کہتے ہیں اس کے بعد حضرت مصعب اپنے بستر سے نیچے اتر آئے اور چٹائی یا بساط پر جھک پڑے اور اپنے رخسار اس کے ساتھ لگا لئے اور فرمانے لگے کہ حکم رسول سر آنکھوں پر ہے اور اس کو چھوڑ دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تمہیں کا مطلب ہے کہ بطور انقیاد و تابعداری عجز کا اظہار کیا اور اس کے حق کا اعتراف کریں۔ اور تمہک کے الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں مگر ہمارے شیخ نے اسے ضبط نہیں کیا۔

۱۶۰۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو مسلم کجی نے ان کو محمد بن عبد اللہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو جمیلہ انس کی پاندی نے انصاری نے کہا کہ میں جمیلہ کو دیکھا کہتی تھیں کہ حضرت ثابت جب آئے تو انس کہتے ہیں (انہوں نے کہا) اے جمیلہ مجھے خوشبو دینے میں اپنے ہاتھ کو لگاؤں۔ بے شک ابن ام ثابت کسی شئی سے راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ میرے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کو چھوا تھا۔

۱۶۰۶..... اسی باب تعظیم کے قریب قریب اہل عرب کی تعظیم بھی ہے اور ان کو عزت دینا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور حضور سے روایت کہ آپ نے فرمایا۔

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی پھر پوری مخلوق میں سے اولاد آدم کو چنا پھر پوری اولاد آدم میں سے عرب کو چنا پھر عرب میں سے مضر کو چنا پھر مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے اولاد ہاشم کو چنا پھر اولاد ہاشم میں سے مجھے چنا۔ لہذا میں چنے ہوؤں میں چنا ہوا ہوں جو شخص عرب سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے کرتا ہے اور جو عرب سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے کرتا ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو عمرو بن نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان نے حماد بن زید بیٹے کے ماموں نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر مذکورہ کو ذکر کیا طویل حدیث بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا کفر ہے

۱۶۰۷..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعد ان بن نصر نے اور محمد بن عبد اللہ بن یزید نے اور عبد اللہ بن روح اور یحییٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بدر نے قابوس بن ظبیان سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ رقی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اسفہانی صفار نے ان کو احمد بن یونس ضعی نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو قابوس بن ابو ظبیان نے اپنے والد سے انہوں نے سلمان فارسی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہ تم دین سے نکل جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت عطا کی ہے فرمایا کہ تم عرب سے بغض رکھو گے تو مجھ سے بغض رکھنا ہوگا۔

۱۶۰۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو داؤد بن محمد بن عباس نے کو نے میں ان کو ابو الحریش احمد بن عیسیٰ نے ان کو مؤمل بن اھاب نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو حضرت براء نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل عرب کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان کے ساتھ بغض نفاق ہے اسی طرح اس کو لائے ہیں اور شعبہ سے عدی بن ثابت سے براء سے یہی مفہوم

(۱) کلمۃ غیر واضحہ۔

(۱۶۰۶) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳۲۰/۶)

(۱۶۰۷) أخرجه أحمد (۳۳۰/۵) والترمذي (۳۹۲/۷) والحاكم في المستدرک (۸۶/۳) من طريق أبي بدر شجاع بن الوليد وصححه

الحاكم وقال الذهبي: قابوس تكلم فيه

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا تعرفه إلا من حديث أبي بدر شجاع بن الوليد.

وسمعت محمد بن إسماعيل يقول: أبو ظبيان لم يدرك سلمان مات سلمان قبل علي.

(۱۶۰۹) أخرجه الحاكم (۸۷/۳) من طريق ثابت عن أنس بن مالك.

انصار کے بارے میں مروی ہے۔

۱۶۰۹: بے شک یہی متن یثیم بن حماد سے حضرت ثابت سے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروف ہے۔

۱۶۱۰: ابو نصر بن قتادہ نے کہا ان کو خبر دی ابو الحسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو علماء بن عمرو حنفی نے ان کو یزید اشعری

نے ابن جریج سے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو:

۱..... اس لئے کہ میں عربی ہوں۔

۲..... اور قرآن عربی میں ہے۔

۳..... اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

اس روایت میں علماء بن عمرو کا یحییٰ بن یزید سے تفرد ہے۔

۱۶۱۱: ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے اور ابو عبد اللہ بن برہان نے اور ابو الحسن بن فضل نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں

خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسین بن عرفہ نے ان کو عیسیٰ بن مرحوم قطان نے، ان کو عبد اہیم بن عباس بن بہل بن سعد ساعدی نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے ساتھ محبت کرو جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔

۱۶۱۲: ہمیں خبر دی ہے ابو بہل محمد بن نصر ویہ مروزی نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم طغامی نے ان کو ابو شہاب معمر بن محمد صوفی نے ان کو یحییٰ

بن ابراہیم نے ان کو مطرف بن معقل نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اہل عرب کو گالی دے وہی لوگ مشرک ہیں۔ اس روایت میں مطرف کا تفرد ہے اور یہ روایت اسی اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۱۶۱۳: ہمیں خبر دی ہے ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو

شیبہ نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے غنیم بن قیس سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اہل عرب کے لئے دعا کی ہے میں نے کہا اے اللہ جو شخص ان میں تجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تیرے ساتھ یقین رکھے اور تیری تصدیق کرے اسے اس کے ایام حساب میں معاف کر دینا اور یہی دعا تھی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی۔

(۱۶۱۰) سبق برقم (۱۳۳۲)

(۱۶۱۱) أخرجه ابن أبي عاصم (۶۳۱/۲) عن يعقوب بن حميد عن عبد المهيمن بن عباس . به .

وأخرجه الطبراني في الكبير (۱۵۰/۶) وقال الهيثمي في المجمع (۲۷/۱۰) عن المهيمن ضعيف .

(۱۶۱۲) الطغامي نسبة إلى طغامي من سواد بخاري والمشهور منها أبو الحسن علي بن إبراهيم بن أحمد بن عثمان الطغامي صاحب الأوقاف (اللباب ۲/۲۸۲)

(۱۶۱۳) قال الهيثمي (۵۲/۱۰) أخرجه الطبراني . وروى البزار منه اللهم من لقيك منهم مصدفا بك وموقنا فاغفر له فقط . ورجالهما ثقات .

أخرجه ابن عدي (۱۰۵۹/۳ و ۱۰۶۰) في ترجمة زيد بن جبير المدني أبو جيرة .

ثنا علي بن العباس ثنا عباد بن يعقوب عن إسماعيل بن عباس . به .

وقال ابن عدي : عامة ما يرويه . زيد بن جبير عن من روى عنهم لا يتابعه عليه أحد .

بے شک مروان کی طرف سے ہے۔ اور بے شک حمد والا جہنم اقیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور مخلوقات میں میرے جہنم کے قریب تر لوگ اس دن اہل عرب ہوں گے۔

۱۶۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عمر بن سنان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو زید بن جبیر نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو ابن ابی رافع نے ان کو علی نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص میری عقیدت کا حق نہ پہچانے اور انصار کا اور عرب کا تو وہ تین میں سے ایک ہے یا منافق ہے یا مزینہ ہے یا بوجہ غیر ہے یا رانی ہے اسے اس کی ماں نے غیر پاکیزگی میں حمل اٹھایا ہے۔ زید بن جبیر اس روایت میں غیر قوی ہے۔

عرب کی فضیلت

اور احادیث عرب کی فضیلت میں اور قریش کی فضیلت میں کثیر ہیں یہ موضوع ان سبب کے لانے کا متحمل نہیں ہے اور وہ قول جس کی طرف بعض لوگ مائل ہوئے ہیں عجمیوں کی عربوں پر فضیلت کے بارے میں وہ اس حقیقت کے خلاف ہے جس پر اس امت کا اولین طبقہ تھا۔ اور وہ احادیث جو اس بارے میں آئی ہیں ان میں سے اکثر باطل ہیں۔ اہل علم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے مذہب کے ساتھ اشتغال رکھے۔ اور فضیلت عرب کی بابت جو روایات آئی ہیں ان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل رسالت عرب سے بھیجے اور آخری کتاب عرب کی زبان میں اتاری لہذا لوگوں پر فرض ہو چکا ہے کہ وہ عرب کی زبان سیکھیں اگرچہ یہ بات فرائض کفایہ میں سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے امر کو اور اس کی نہی کو اور اس کے وعدہ کو اور وعید کو سمجھیں اللہ کے رسول کی طرف سے اس کے بیان کو اس کی تبلیغ کو اور آپ نے حکم فرمایا کہ امام اور خلفاء قریش سے ہوں گے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں ایک طویل فصل ذکر کی ہے جو شخص چاہے اس میں نظر ڈالے۔

۱۶۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو علاء نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن سلیمان نوقلی نے زہری سے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرماتی ہیں۔

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا
البت تحقيق الله فيهم منونوا احسان فرمایا جب ان میں رسول بھیج دیا ہے۔

سیدہ نے فرمایا یہ عرب کے لئے خاص ہے۔

۱۶۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو عمرو بن احمد سمسار نے ان کو ذرق بن علی نے ان کو حبان بن ابراہیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن عائشہ نے ان کو سلیمان نے ان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں وانہ لذكر لك ولقومك، یہ قرآن نصیحت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب کہ یہ قرآن شرف و فضیلت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم۔ ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے۔ اس میں تمہاری نصیحت ہے۔ مراد ہے کہ اس میں تمہارا شرف ہے۔

۱۶۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحییٰ بن ابی مہسرہ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے

ان کو عبد العزیز بن عمران نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن ابوجیبہ نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے عربی زبان بولی تھی اور اس کے بعد اس نے اپنے تلفظ اور اپنی بولی کو تحریر کی شکل دی اس کے بعد اس نے اسے ایک کتاب اور ایک تحریر بنایا جیسے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ملا کر لکھا یہاں تک کہ ان کے مابین فرق کیا علامات سے؟ وہ شخص اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۱۶۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو الحسن اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا ثابت محمد بن عبید اللہ مدنی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو الہام فرمایا اور الہام کی ابتداء عربی زبان کے الہام سے فرمائی۔

۱۶۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمن نسائی نے انہوں نے عبید اللہ بن سعد زہری سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ سے مذکور کی مثل بطور مرسل حدیث روایت کی اور وہی محفوظ ہے۔

۱۶۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق عسلی نے ان کو عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم زہری نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قرانا عربیاً لقوم یعلمون

یہ قرآن عربی ہے اس قوم کے لئے جو جانتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ اسماعیل علیہ السلام کو اس زبان کا الہام کیا گیا تھا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربی زبان الہام کی گئی

۱۶۲۱:..... اس حدیث میں آیا ہے جو ثابت سے معمر سے کثیر بن مطلب سے اور ایوب یزید ہے دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو بیان کی سعید بن جبیر سے اسماعیل علیہ السلام کے قصہ کے بارے میں اور زم زم کے بارے میں اور قوم جرہم کے وادی مکہ میں نزول کے بارے میں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ام اسماعیل کو اس زبان کا القاء کیا گیا تھا۔ یعنی یہ زبان ان کے دل میں ڈالی گئی تھی اور (اکیلی ہونے کی وجہ سے) انس چاہتی تھیں۔ لہذا جرہم کے لوگ اس کے پاس اتر پڑے یہاں تک کہ ان میں اہل بیان پیدا ہو گیا اور لڑکا جو ان ہو گیا۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اس نے ان میں سے عربی کے ساتھ کلام کیا اور بڑا نفیس کلام کیا اور عجیب کلام کیا جب وہ جوان ہو گیا تو

(۱۶۱۸)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۲۳/۲) وقال الحاكم :

هذا حديث غريب صحيح على شرط الشيخين إن كان الفضل بن محمد حفظه متصلاً عن ابن ثابت.

(۱۶۱۹)..... المستدرک (۳۲۳/۲) بنفس الإسناد

(۱۶۲۰)..... أخرجه الحاكم (۳۲۹/۲) بنفس الإسناد

وقال الذهبي : مدار الحديث على إبراهيم بن إسحاق العسلي وكان ممن يسرق الحديث

(۱۶۲۱)..... أخرجه أحمد (۳۲۷/۱) عن عبد الرزاق عن معمر. به.

ان لوگوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے اس کی شادی کر دی۔

۱۶۲۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن حسین قاضی نے بخارا میں ان کو عبد اللہ بن محمود نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ (اس آیت کا مطلب) لسان عربی مبین۔ یہ زبان واضح عربی ہے کہتے ہیں کہ قوم جرہم کی زبان مراد ہے۔

(۱۶۲۲)..... الخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۴۳۹/۲) وفي المستدرک (عبد اللہ بن محمود ابن شقیق) بدلاً من (عبد اللہ بن محمود

عن محمد بن علی بن شقیق)

(۱)..... فی الأصل (وہیب بن وہیب) وما ائبتناه من مختصر الشعب

ایمان کا سولہواں شعبہ

وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دین کے معاملے میں حساس ہو چکا ہو (تیزی نفس کا شکار ہو)

یہاں تک کہ اس کے نزدیک کفر کی طرف لوٹ جانے سے آگ میں گر جانا زیادہ محبوب ہو

اس مقام پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے شُخ المَصرء بدینہ کا جملہ استعمال فرمایا ہے لُشُخ لغت میں بخل اور حرص طمع وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجرت دیار کفار سے اسی طرز کی تھی تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جائیں اور آپ کی صحبت اختیار کر لیں اور آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ پھر یہ ہجرت کا حکم اس شخص کے حق میں باقی ہے آج بھی جس کے لئے اپنی جگہ رہ کر دین کا اظہار ممکن نہ ہو اور ہم نے اس مسئلہ میں کتاب السیر میں کتاب السنن سے کلام کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی کتاب دلائل البدوۃ میں وہ روایت کی ہے اصحاب رسول کو جو شہداء اور مشکلات درپیش تھے کفار کے مقابلے کے لئے یہاں تک کہ وہ ارض حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیئے گئے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف سے عملی نسبت عطا فرمائے ہمارے اسلاف بہترین اسلاف تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث وارد ہوئی ہے۔

لُشُخ بخل اور حرص یا لالچ کو کہتے ہیں۔

قد سخت شُخ شُخ تم نے بخل کیا۔ طمع کیا محاورہ ہے۔

الرجل شُخ بخیل شخص۔

قوم شحاح واشحہ۔ بخیل لوگ۔

تشاح الرجلان علی الاقر لا یرید ان یفویتہما

دو آدمیوں نے ایک دوسرے پر کسی معاملے پر بخل کیا ان میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ فائدہ اٹھا لیا اس سے رہ جائے یا اس کا موقع وہ ضائع کر دے مختار الصحاح ص ۴۶۷۔

شُخ المرء بدینہ۔ آدمی کا اپنے دین کے ساتھ بخل کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے معاملے میں پکا ہو ہوشیار ہو، حساس ہو دین کو ہاتھ سے نہ جانے دے جان جائے مگر ایمان نہ جائے کا مصداق ہو میں نے اپنی سمجھ کے مطابق لفظ بخل کو اس موقع پر ترک کر دیا ہے جس میں ایک گونہ کراہت طمع کا سامان ہے میں نے اس جگہ دین کے معاملے میں تیز ہونا پکا ہونا۔ ہوشیار ہونا اور حساس ہونا تجویز کیا ہے۔ کہ انسان اپنے دین کو بچانے کے لئے پکا ہو تیز ہو۔ ہوشیار ہو حساس ہو۔ اس قدر کہ کفر کی طرف پلٹنے سے آگ میں گر ادیا جانا اس کو زیادہ محبوب ہو۔

۱۶۲۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ابن کوا الو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے اور بشر بن عمر نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

تین صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں وہ ایمان کی طاوت اور مٹھاس پالیتا ہے۔ جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور وہ شخص جو کسی سے محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہو، اور جو شخص آگ میں جل جانا زیادہ محبوب رکھے کفر کی طرف لوٹ

جانے سے اس کے بعد کہ جب اللہ نے اسے آگ سے بچالیا ہے۔
بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ بن حجاج کی حدیث سے۔

ایمان کی حلاوت کا نصیب ہونا

۱۶۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بالویہ نے (رح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد نے دونوں کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصالتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پالیتا ہے۔ جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ان کے تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ وہ شخص جو کسی سے صرف اللہ واسطے کی محبت کرتا ہو وہ شخص جو اسلام سے پھر کر یہودی اور عیسائی بن جانے کو اتنا برا سمجھے کہ اگر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو یہ اس کو زیادہ محبوب ہو مگر اسلام کو چھوڑنا پسند نہ ہو۔
اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے حماد سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے ذریعے واضح فرمادیا ہے کہ دین کے معاملہ میں پکا ہونا تیز اور حساس ہونا ایمان میں سے ہے اس لئے کہ حلاوت کا ذکر ایمان کی مثال ہے، اور آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنے دین کے ساتھ تیزی کرنے اور ہوشیار رہنے والا بیٹھی چیز کھانے اور اس کا مزہ لینے والے کی مانند ہے جیسے کہ ایمان میں رغبت رکھنے والا اس کا مقصود اس سے پورا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھنے والا ہو اس لئے کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھے گا تو اور اس پر پکا ہوگا۔ تو ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرے گا جو اس کے ایمان کو فاسد کر دے اور خراب کر دے جیسے وہ شخص جو بیٹھی چیز کی مٹھاس پالیتا ہے تو وہ ایسا کام نہیں کرتا جس سے اس کا وہ مٹھاس باطل ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

اسی باب میں وہ قصہ بھی داخل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خبر بیان فرمائی ہے جب ان کی قوم نے ان سے کہا تھا:

لنخرجنک یا شعیب والذین امنوا معک من قریبتنا او لنعودن فی ملتنا

اے شعیب ہم تمہیں اپنے اپنی بستی سے نکال دیں گے اور ان کو بھی جو تجھے مان چکے ہیں۔ ورنہ تم لوگ ہمارے دین پر واپس آ جاؤ۔
چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تھا۔

اولو کنا کارہین قد افترینا علی اللہ کذباً ان عدنا فی ملتکم بعد اذنجانا اللہ الخ۔

کیا اگرچہ ہم اس کو ناپسند بھی کرنے والے ہوں، اگر ہم تمہارے دین پر واپس آ جائیں تو اس وقت ہم اللہ پر بہت بڑا جھوٹ اور افتراء باندھیں گے اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے۔

بے شک اس باب میں متعدد مفہوم ہیں ان سب کا مرجع دین کے ساتھ تیز اور ہوشیار ہونا اور پکا ہونا ہے۔

اول:..... یہ کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے متکبرین کی تحقیر و تذلیل کو نجات قرار دیا جب کہ یہ حقیقت معلوم ہے کہ نجات کی مقابل چیز ہلاکت ہے جس انسان کے نزدیک کفر ہلاکت ہو اور ایمان نجات ہو وہ انسان اپنے دین کے معاملے میں ہوشیار اور حساس ہی ہوتا ہے اور دین

پر انتہائی پکا بھی۔

دوم:..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں اشارہ فرمادیا ہے کہ شعیب علیہ السلام نے کہا تھا علی اللہ تو کلنا یہ بتانے کے لئے کہ انہوں نے اپنا مقابلہ مکمل اللہ کے سپرد کر دیا تھا پس اگر اس نے اسے ان کی طرف سے ہونے والی جلا وطنی سے بچالیا تو یہ محض اسی کا فضل تھا۔
او وہ ان کو جلا وطن کر ڈالتے جو کچھ انکا انہیں نکالنے کا ارادہ تھا تو بھی یہ بات انہیں دین کی مفارقت اور دین کی جدائی سے زیادہ محبوب ہوتی یہی چیز شح بال دین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جلا وطنی کو بمنزلہ قتل کے قرار دیا ہے گویا کہ انہوں نے جلا وطن ہونا پسند کیا مگر دین کو چھوڑ پسند نہ کیا۔
سوم:..... یہ کہ شعیب علیہ السلام مکمل اللہ کی طرف فارغ ہو گئے تھے اور اللہ سے مدد مانگتی تھی اور اللہ ہی کو پکارا تھا جیسے دیگر شہداء میں وہ اللہ ہی کو پکارتے تھے جب انہیں کوئی سخت امور پیش آ جائے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تھی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق۔

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین حق اور انصاف کا فیصلہ فرما۔

یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی کمال تعظیم ہے جس کی وجہ سے وہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے التجا کر رہے تھے اور یہ توقع کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کفار کی اذیت کو دفع کریں گے وہ ایسے اس کے دین کے معاملے میں کوئی ایسی بات نہ کر سکے گی جو اس پر شاق گذرے یہ ساری باتیں حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے شح بال دین ہیں دین پر پکارہنے کی ہیں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے (یعنی دین پر پکارہنا) یہ اور اس طرح کی دیگر سیرتیں اور زندگیاں جو ہمارے سامنے اس لئے بیان کی گئی ہیں تاکہ ان سے ہم تادیب حاصل کریں اور ایسے لوگوں کے مذاہب کا بیان ہے جن کے طریقے ہمارے لئے بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ان میں سے بھی احسن وجہ کی اتباع کا حکم ہے فتح سے اجتناب کا۔ چنانچہ قرآن نے یہ ہدایت دی ہے۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

ان بندوں کو بشارت دے دیجئے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس میں سے زیادہ خوبصورت بات کی اتباع کرتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہوئی کہ دین پر پکارہنا (شح بال دین) دین کے ارکان میں سے ہے جو شخص کے دل میں دین پر پکارہنے اور دین کے معاملے میں تیز ہونے اور حساس ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی وہ شخص دین کی حلاوت دین مٹھاس دین کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔
یہ وہ امر ہے جس کی صحت کے بارے میں عقل بھی شہادت دیتا ہے اس لئے کہ جو شخص دین کا اعتقاد رکھے پھر اس کے معاملے میں وہ انتہائی پکا نہ ہو اور اس کے ضیاع کے بارے میں ڈرتا نہ ہو تو یہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اس نے دین کی قدر نہیں پہچانی اور اپنے نفس کے لئے انس میں لذت آشنائی کا مقام بھی نہیں بنایا جس شخص کے نزدیک کوئی حق حقیر ہو وہ حق اس کے سکون قلب کا سامان نہیں کر سکتا۔ اور بچاؤ اللہ کے ہاتھ میں ہے پھر شح بال دین یعنی دین پر پکا ہونا دو قسم کا ہے۔

اول:..... شح اور پکا ہونا تیز ہونا اور حساس ہونا دین کی اصل کے بارے میں تاکہ وہ چلانہ جائے۔

دوم:..... شح اور پکا ہونا تیز اور حساس ہونا دین کے کامل ہونے کے بارے میں تاکہ وہ ناقص نہ ہو جائے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے شعیب علیہ السلام کی مدح اور تعریف فرمائی ہے اس بات پر کہ وہ اپنے دین پر پکے رہے اور ڈٹے رہے اسے چھوڑ انہیں اس کے باوجود کہ ان کی قوم نے انہیں اسے چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی بھی مدح فرمائی ہے بایں طور کہ انہوں نے اللہ سے

گناہ سے بچنے کی دعا کی تھی اور عصمت طلب کی تھی جب عزیز مصر کی عورت نے انہیں اپنے نفس کی بابت بہکایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

رب السجن احب الی مما یدعو نسی الیہ.

اے میرے رب میرے نزدیک قید زیادہ محبوب ہے اس گندے کام سے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔

تو گویا واضح ہو گیا کہ یہاں شیخ اور تیز ہونا حساس ہونا اور بچانا ایمان کے شعبوں کی بابت تھا تا کہ ایمان کم نہ ہوتا قص نہ ہو اور یہ تیزی ایسے ہے جب اصل دین کی بابت ہے تو گویا ثابت ہوا کہ ایمان کے شعبوں پر پکار ہنا ان کی حفاظت کرنا ایسے ضروری ہے جیسے اس کی اصل کی حفاظت لازم اور ضروری ہے تا کہ دین ضائع نہ ہو جائے۔ اور یہی طریقہ ہوتا ہے ہر اس آدمی کا جو فتنے سے ڈرتا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ بخیل بالمال جیسے اپنے پورے مال کے بارے میں بخیل ہوتا ہے وہ اس کے تھوڑے تھوڑے حصے کے بارے میں بھی بخیل ہوتا ہے یعنی جیسے وہ ایک ہزار کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک روپے کے لئے بھی بخل کرتا ہے۔ تا کہ بخل کر کے اس کی حفاظت کر سکے۔ اپنے پورے جسم کے بارے میں بخل کرنے والا اپنے اعضاء کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی اپنے دین کو ضائع کرنے سے بخل کرتا ہے جیسے بخیل انسان کوئی روپیہ پیسہ جانے نہیں دیتا۔ اس کے ایک ایک پیسے کے بارے میں شدت بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی دین کی چھوٹی چھوٹی بات کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے تا کہ دین کا کچھ حصہ بھی ضائع نہ ہونے پائے بلکہ وہ اس کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور دین پر پکار رہے اور دین کی حفاظت میں سے ہے کہ جب کوئی آدمی ایسے لوگوں میں گھرا ہوا ہو جہاں دین کے حقوق اور تقاضے پورے نہ کر کے بلکہ اسے اندیشہ ہو کہ وہ اسے مزید فتنے میں واقع کر دیں گے اور جب ان سے دور ہو جائے گا تو اپنے لئے امن کی جگہ پالے گا اور وہاں اس سے بہتر حال میں ہوگا تو وہ ایسے لوگوں میں نہ رہے بلکہ وہ ایسی جگہ ہجرت کر جائے جہاں سمجھتا ہے کہ وہاں اس کے لئے خیر ہوگی اور وہ زیادہ موافق جگہ ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یدخرج من بیتہ مهاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یورکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ

جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے والا نکلی جائے۔ پھر اس کو اسی اثنا میں موت آدبوچے

تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو جاتا ہے۔

۱۶۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو الضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار آدمی تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا میں اس کے پاس اس کا تقاضا کرنے کے لئے گیا اس نے کہ اللہ کی قسم میں تجھے کچھ بھی نہیں دوں گا جب تک کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کریں گے کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مرجاؤ پھر زندہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا جب میں مرجاؤں گا پھر اٹھایا جاؤں گا تم اس وقت میرے پاس آنا میرے پاس وہاں مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی اس وقت میں تیرا قرضہ دے دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

افرائیت الذی کفر بآیاتنا وقال لأوتین مالا وولدا.

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا اور کہتا ہے مجھے مال بھی دیا جائے گا اور اولاد بھی۔

اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی دین پر استقامت

۱۶۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس تھا میں نے حضرت بلال کا تذکرہ کیا کہ وہ اپنے دین پر پکے تھے اور اللہ کے دین کی بابت عذاب دیئے جاتے رہے اور اللہ کی محبت پر عذاب جھیلے رہے جس وقت مشرک انہیں اذیت پہنچاتے تھے تو وہ کہتے تھے اللہ اللہ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی دین کے لئے قربانی دینا

۱۶۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو منصور محمد بن قاسم صبحی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو صادق بن شہاب نے کہ حضرت خباب مہاجرین میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ پر ایمان کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۸:..... اور اس کی بھی انہوں نے خبر دی ان کو ابو بکر نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ ان کو شععی فرمایا کہ دو ان کو جو مانگیں (یعنی ہر سوال کا جواب دو) مگر خباب لوگ رگڑتے تھے اپنی پیٹھوں کو کنکریوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ چلے گئے جو کچھ اس کو منع کرتا ہے۔
(نوٹ:..... محشی نے ابو ہاجر سعید نے لکھا ہے کہ اس کی مراد واضح نہیں ہے۔)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی احدا حد کی صدا لگانا

۱۶۲۹:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ورقہ بن نوفل حضرت بلال کے پاس سے گذرتے تھے اور اسلام پر سزا دی جا رہی ہوتی تھی اور وہ کہہ رہے ہوتے تھے احدا حد چنانچہ ورقہ بھی یہی کہتے اے بلال احدا حد۔

آل یاسر کی دین کی خاطر قربانی

۱۶۳۰:..... اور اس کی اسناد میں عروہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو آزاد کرایا تھا ان لوگوں میں سے جو دین اسلام پر اللہ کے ساتھ ایمان کی پاداش میں سزا دیئے جاتے تھے۔ مگر اسلام کا کلمہ واضح رہے اور مشرکین نے کہا کہ اس کی نظرات اور عزی نے مار دی ہے خاتون نے کہا نہیں ہرگز نہیں ایسی بات نہیں ہے پھر اللہ نے ان کی بینائی واپس لوٹا دی تھی۔

۱۶۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو احمد نے ان کو یونس نے ان کو ابن اسحاق نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے کئی رجال نے آل عمار بن یاسر سے کہ سمیہ ام عمار کو بنو مغیرہ کے قبیلے نے سزا دی تھی۔ اسلام لانے پر وہ برابر انکار کرتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے۔ وہ ان کو مقام انٹ پر سزا دے رہے تھے۔ مکہ کی چھریلی گرم زمین پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صبر کرو اے آل یاسر تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔

(۱)..... غیر واضح۔

(۲)..... کلمہ غیر واضعہ۔

(۱۶۳۱)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳/۳۸۳)

۱۶۳۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن صفار نے ان کو احمد بن محمد برنی قاضی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے حضرت ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے راستے میں اتنا ڈرایا گیا ہوں جس قدر کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور البتہ تحقیق میں اللہ کی راہ میں اتنی اذیت دیا گیا ہوں کہ جس قدر کوئی دوسرا اذیت نہیں دیا گیا۔ البتہ تحقیق مجھ پر اور بلال پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ ایک ایک مہینے تک ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی زندہ چیز کھالے مگر ایسی چیز جسے بلال کی بغل چھپالے۔ اس مفہوم میں احادیث بہت ہیں ان میں سے بعض کو ہم نے دلائل المتنبوہ میں ذکر کر دیا ہے اور جب بھی نبی کریم کی خدمت میں انہوں نے شکایت کی جو انہیں تکلیف ہوتی تھی شرمندہ ہی ہوا۔ (ایسے اس سے زیادہ خود حضور کو پہنچی ہوتی تھی۔) پھر انہوں نے حضور دعا کی درخواست کی اس تکلیف کو ان سے دور کرنے کے بارے میں۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ

۱۶۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے قیس بن ابو حازم سے انہوں نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چادر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھے کعبہ کے سائے تلے ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا نہیں فرماتے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے نصرت نہیں طلب کرتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا فرمانے لگے اللہ کی قسم تم سے پہلے لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر کے اس کے سر کے اوپر آرا چلا دیا جاتا چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر یہ عذاب اس کو اللہ تعالیٰ کے دین سے نہ پھیر سکتا کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اتار دیا جاتا صرف ہڈیاں رہ جاتیں یہ عذاب اس کو اللہ کے دین سے نہ پھیر سکتا اللہ تعالیٰ اس امر کو ضرور پورا کریں گے یہاں تک کہ ایک سوار تم میں سے صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اسے صرف اللہ کا ڈر ہوگا یا بھیڑے کا اس کی بکریوں پر اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا لیکن تم ایسے لوگ ہو جو جلدی کرتے ہو۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں دوسری جگہ سے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

حضرت صہیب کے زبانی اصحاب الاخدود کا واقعہ

۱۶۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے کہا۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری موت قریب ہے مجھے ایک لڑکا دو تا کہ میں اسے جادو سکھلا دوں بادشاہ نے اسے ایک لڑکا فراہم کر دیا جادوگر اسے جادو سکھلاتا رہا بادشاہ اور جادوگر کے درمیان راستے میں ایک راہب رہتا تھا ایک دن وہ لڑکا اس راہب کے پاس چلا گیا اس کی باتیں سنی تو اسے اچھی لگ گئیں اور اس کی سرگوشی بھی اسے اچھی لگی وہ لڑکا

(۱۶۳۲)..... أخرجه الترمذی (۲۳۶۲) عن عبد الله بن عبد الرحمن عن روح بن أسلم أبو حاتم البصري عن حماد بن سلمة. به.

وقال الترمذی حسن غریب.

(۱۶۳۳)..... أخرجه البخاری (۳۱۶، ۳۱۵/۱۲) فتح عن مسدد عن يحيى عن إسماعيل. به.

والحديث غير موجود في صحيح مسلم وانظر تحفة الاشراف.

(۱۶۳۴)..... أخرجه مسلم (۲۳۰۱، ۲۲۹۹/۳) عن هذاب بن خالد عن حماد. به.

جب ساحر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا کہ اتنی دیر کہاں رہا چنانچہ جب وہ گھر واپس آتا تو راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور گھر میں دیر سے پہنچتا اور گھر والے اسے مارتے کہ دیر سے کیوں آئے۔

چنانچہ لڑکے نے دونوں طرف کی مار کی شکایت راہب سے کر دی راہب نے اسے سکھایا کہ جب جادوگر تجھے مارنے کی ارادہ کرے تو تم کہنا کہ گھر والوں نے دیر کرادی تھی۔ اور جب تیرے گھر والے تجھے مارنے لگیں تو تم یہ کہہ دینا کہ جادوگر نے دیر سے چھٹی دی تھی۔ لہذا وہ لڑکا یہی کرتا رہا کہ اچانک اس نے ایک دن کیا دیکھا کہ کوئی ایک بھیا نک شکل کا جانور بہت بڑا ہے راستے میں آیا ہوا ہے اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لوگوں کو گزرنے نہیں دے رہا چنانچہ لڑکے نے سوچا آج میں راہب کا معاملہ دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ کو پسند ہے یا جادوگر کا معاملہ چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور دعا کرنے لگا اے اللہ اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک بہتر ہے اور پسند ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو مار دے یہاں تک کہ لوگ گزرنے لگ جائیں یہ کہہ کر اسے پتھر مارا اور اس جانور کو مار دیا لوگ گزر گئے اس نے اس بات کی خبر راہب کو کر دی اس نے کہا اے بیٹے تم مجھ سے افضل ہو اور تم عنقریب آزمائے جاؤ گے اگر تم آزمائش میں پڑ جاؤ تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا اب تو وہ لڑکا مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے لگا کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا اور تمام بیماروں کو صحت یاب کرنے لگا۔ اسی دوران بادشاہ کا وزیر اندھا ہوا گیا اس نے اس لڑکے کے بارے میں سنا تو بڑے بڑے ہدایا لے کر اس لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے آپ شفا دے دیں یہاں جو کچھ لایا ہوں وہ تجھے دے دوں گا اس نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ دیتا ہے اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تجھے بھی شفا دے گا۔

چنانچہ اس نے اس کے لئے دعا کی اور اسے شفا ہو گئی اس کے بعد وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھا بادشاہ نے پوچھا کہ اے فلاں تیری بینائی کس نے لوٹادی ہے وزیر نے کہا کہ میرے رب نے اس نے کہا کہ میں نے لوٹادی ہے؟ وزیر نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا بھی تمہارا کوئی رب ہے اس نے کہا کہ ہاں تیرا اور میرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر سزا دی یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا بادشاہ نے اسے طلب کر لیا اور اسے بلا کر کہا۔ اے بیٹے تیرے جادو بلا کی اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ تو مادر زاد اندھوں کو بینا کرتا ہے کوڑھ والوں کو ٹھیک کرتا ہے وغیرہ وغیرہ اس نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا اللہ شفا دیتا ہے اس نے کہا کہ کون اللہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا رب۔ اس نے پوچھا کہ میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ لڑکے نے کہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسے بھی سزائیں ڈال دیا اس کو اتنی سزا دی کہ اس نے راہب کے بارے میں بتا دیا چنانچہ راہب کو گرفتار کر کے لے آئے تو اسے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کے سر کی چوٹی پر آرا رکھا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا اب لڑکے سے کہا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک جماعت اس کو لے کر پہاڑ پر چھوڑنے جائے جب تم چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اس کو وہیں سے پھینک کر مار دیا جائے وہ لوگ اسے لے کر اوپر گئے جب اوپر چڑھ گئے تو اس نے دعا کی اے اللہ تو میری طرف سے ان کو کافی ہو جائیسے تو چاہے لہذا پہاڑ ان کے ساتھ کانپنے لگا چنانچہ وہ سارے گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا چلتا ہوا نیچے آ گیا اور بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ نے میری طرف سے ان کو کفایت کی ہے (اور پوری بات بتادی) بادشاہ نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو کشتی بانوں کی جماعت کے حوالے کیا جائے جب وہ اس کو لے کر بیچ سمندر میں موجوں میں پہنچیں تو اس کو روک کر معلوم کرو اگر اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو غرق کر دو اور اسے سمندر کی موجوں کے سپرد کر دو جب اسے لے کر گئے تو لڑکے نے اللہ سے دعا کی یا اللہ تو ان کو میری طرف سے کافی ہو جائیسے تو چاہے چنانچہ وہ غرق کرنے والے سب کے سب غرق ہو گئے اور لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میری طرف سے اللہ نے ان کو کفایت کی

ہے اس کے بعد لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ میں جو کچھ تجھے کہوں وہ کر لے اگر تم نے وہی کچھ کیا جو میں کہوں گا تو تم مجھے قتل کر سکو گے ورنہ نہیں تم ہرگز مجھے قتل نہیں کر سکتے ہو۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک بڑے میدان میں تم سب لوگوں کو جمع کرو اس کے بعد سب کے سامنے مجھے کھجور کے تنے پر پھانسی دو اور اس کے بعد میری ترکش سے تم تیر نکال کر کہو بسم اللہ رب الغلام اور تیر جلا دو چنانچہ بادشاہ نے ایسے ہی کیا۔ لڑکے نے کہا تم جب ایسے کرو گے تو تم مجھے قتل کر سکو گے ورنہ تم مجھے قتل ہرگز نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ اس نے تیر اس کی کمان پر رکھا پھر مارتے ہوئے یہی کہل بسم اللہ رب الغلام میں لڑکے کے رب کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں چنانچہ تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اور لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور مر گیا لہذا سب لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا مننا رب الغلام ہم لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔ لہذا بادشاہ سے کہا گیا دیکھا آپ نے جس بات سے آپ ڈرتے تھے وہی ہو کر رہا کہ سارے لوگ ایمان لے آئے ہیں، بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے سروں پر پرکھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ سلگائی گئی اس کے بعد لوگوں سے کہا گیا کہ اگر ایمان سے پھر جاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ اس آگ میں چھوڑ دیئے جاؤ گے اور کارندوں کو حکم دیا کہ جو شخص دین چھوڑ دے اسے بچا لو باقی سب کو پکڑ کر آگ میں جھونک دو۔ لہذا وہ کسی کو بچانے کسی کو آگ میں ڈالنے لگے ایک عورت لائی گئی جو اپنے شیر خوار کو دودھ پلا رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ وہ بچے سمیت آگ میں ڈال دی جائے گی چنانچہ اس کے بچے نے اسے کہا اے امی تو صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔ مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ہدیہ بن خالد سے اس نے حماد سے اور دونوں جگہ کہا ہے لڑکا چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ بادشاہ پر داخل ہوا اور کہنے لگا کشتی یوں لوگوں سمیت الٹ گئی ہے اور وہ سب غرق ہو گئے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے ثابت سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس نے آخر میں کہا ہے۔ بس ڈال دیا اس نے ان لوگوں کو کھائیوں میں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔

قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود.

ہلاک ہو گئے آگ کی کھائیوں والے وہ آگ تھی شعلے مارنے والی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو عزیز الحمید تک پڑھتے گئے فرمایا۔ بے شک وہ لڑکا دفن کر دیا گیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا حضرت عمر کے زمانہ حکومت میں نکلا حالانکہ اس کی انگلی بدستور اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جیسے اس نے انگلی رکھی تھی جب قتل کیا گیا تھا۔

۱۶۳۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے حافظ نے ان کو صفائی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں کچھ کم کچھ زیادہ اور کہا ہے کہ کہا عبدالرزاق نے وہ کھائیاں نجران میں ہیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ کا بیان

۱۶۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسلم بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن السائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے سیر کرائی گئی میری ساتھ ایک پاکیزہ خوشبو گذری میں نے پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے؟ فرشتوں نے کہا یہ خوشبو ہے فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی کی ہے اور اس کی اولاد کی ہے وہ اسی کے ساتھ کنگھی کر رہی تھی ایک بار کنگھی اس کے ہاتھ سے گر گئی تو اس نے کہا تھا بسم اللہ۔

چنانچہ فرعون کی بیٹی نے سنا تو پوچھا اللہ سے تیری مراد کون ہے؟ کیا میرا باپ مراد ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں بلکہ وہ جو میرا رب ہے اور تیرا بھی رب ہے اور تیرے والد کا بھی رب ہے۔ فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ کیا میں اس بات کی خبر اپنے والد کو دوں؟ اس نوکرانی نے جواب دیا کہ

بالکل آپ اپنے والد کو بتادیں چنانچہ اس نے یہ بات فرعون کو بتادی۔ لہذا فرعون نے اس خاتون کو اس کے بچوں سمیت بلایا اور کہا کہ کیا میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ نوکرائی نے جواب دیا جی ہاں میرا اور تیرا بھی رب اللہ ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اس کے بعد فرعون نے حکم دیا تانے کا ایک کڑھا گرم کیا گیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو گرم کڑھے میں ڈال دو۔ اس خاتون نے کہا میری ایک ضرورت ہے آپ کی طرف فرعون نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں اکٹھے دفن کرادینا۔

فرعون نے حامی بھر لی کہ ٹھیک ہے ہم یہ کریں گے اس لئے کہ تیرا ہمارے اوپر حق ہے۔ چنانچہ اس کی اولاد لائی گئی ایک ایک کر کے ماں کے سامنے سب کو کڑھے میں گرادیا گیا۔ جب آخری بچہ رہ گیا تو وہ چونکہ شیر خوار تھا وہ بولا اے میری امی تم صبر کرو بے شک تم حق پر ہو اس کے بعد وہ اپنے بچے سمیت ڈال دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار لوگوں نے صغریٰ میں کلام کیا تھا یہ بچہ اور یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دینے والا بچہ۔ اور صاحب جبرج اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

امراۃ فرعون کا قصہ اور اس کو دی گئی سزائیں

۱۶۳۷..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے اور ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے۔ ج۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر حیری نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تہمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی عورت (چونکہ مسلمان تھی) انہیں دھوپ میں سزا دی جاتی تھی جب فرعون نے ان سے ہٹ جاتے فرشتے اس پر سایہ کرتے تھے اپنے پروں سے اور انہیں جنت میں ان کا گھر دکھایا جاتا تھا۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۶۳۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابو عبد اللہ صفانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان کو ثابت نے ان کو ابو رافع نے انہوں نے کہا کہ فرعون نے اپنی بیوی کو چار مٹخیں ٹھونکوا دیں تھیں دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں اس کی بعد اس کے پیٹ پر بہت بڑا بھاری پتھر رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔

عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۶۳۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن فضل قطان نے ان کو ابو ہریر بن زیاد قطعان نے ان کو سعید بن عثمان احوازی نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ نے ججی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو منصور عمر بن عبد العزیز بن قتادہ نے ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابو الفضل احمد بن سلمہ نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ ججی نے ان کو عبد العزیز بن محمد قسملی نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو ابو رافع نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا ان میں ایک آدمی تھے جنہیں عبد اللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اصحاب رسول میں سے تھے رومیوں نے انہیں قید کر لیا اور اسے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے اور جا کر کہا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے اس سرکش نے اسے کہا کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ عیسائی بن جائے۔ چنانچہ میں آپ کو اپنی حکومت میں اور اپنے ملک اور سلطنت میں شریک کروں گا؟

حضرت عبد اللہ بن حذافہ نے اس سے کہا اگر آپ مجھے وہ سب کچھ دے دیں جس کے آپ مالک ہیں اور وہ سب کچھ بھی عرب جس کے

(۱۶۳۶)..... أخرجه الحاكم (۳۹۶/۲) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۶۳۷)..... أخرجه الحاكم (۳۹۶/۲) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۶۳۸)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور إلى عید بن حمید.

(۱۶۳۹)..... انظر حياة الصحابة (۳۰۲/۱) ط / دار القلم.

مالک ہیں۔ اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ ساری مملکت عرب اس شرط پر کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین چھوڑ دوں وہ بھی صرف آنکھ جھپکنے کی دیر تو میں یہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کر دیتا ہوں انہوں نے جواب دیا کہ تم جانو اور تمہارا کام تمہیں اس کا اختیار ہے۔ فرماتے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا انہیں پھانسی پر لٹکایا گیا اور تیر اندازوں سے کہا گیا کہ تیروں سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کو نشانہ بنایا جائے، اور وہ برابر اس پر اس کے عیسائی بننے کی دعوت پیش کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن حذافہ انکار کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا کہ اس کو صلیب سے اتار لو اس کے بعد ایک ہند یا دیگ میں پانی کھولایا گیا اس کے بعد دو مسلمان قیدی بلائے ان میں سے ایک اس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا گیا اور بادشاہ برابر اس کے عیسائیت کی دعوت پیش کرتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو بھی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دو جب انہیں لے جایا جانے لگا تو وہ رونے لگے، چنانچہ بادشاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ رو رہا ہے اس نے سوچا کہ شاید اب یہ شخص اسلام سے رجوع کرنا چاہتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو واپس لاؤ پھر اس نے ان کو عیسائیت پیش کی اس نے انکار کر دیا اس نے کہا پھر تم کیوں روئے تھے؟ اس نے کہا کہ مجھے اس خیال نے رو لایا کہ میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ آپ اسی وقت مجھے گرم پانی میں ڈال دیں گے میں ختم ہو جاؤں گا مگر میری یہ خواہش تھی کہ میرے ہر ہر بال کی جگہ میری روح ہوتی لہذا میرا ہر ہر روح کے ساتھ جس کے ساتھ میں بار بار اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اللہ سے جا کر ملتا چنانچہ اس سرکش بادشاہ نے ان سے کہا اگر تم مجھے میرے سر پر بوسہ دو تو میں تجھے چھوڑ دوں گا؟ حضرت عبداللہ بن حذیفہ نے کہا ایک شرط کے ساتھ دوں گا وہ یہ کہ تم تمام مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دو اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمام مسلمان قیدی چھوڑ دوں گا حضرت عبداللہ قریب ہوئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے تمام قیدی حضرت عبداللہ کے حوالے کر دیئے وہ تمام قیدیوں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر حق بنتا ہے کہ ہر شخص حضرت عبداللہ کے سر کو بوسہ دے اور میں خود سب سے پہلے کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسہ دیا۔

احمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں محمد بن مسلم اور محمد بن ادریس نے پوچھا اور دونوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث کبھی نہیں سنی۔

۱۶۳۰: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الفضل عبدوس بن حسین بن منصور غیسایپوری نے ان کو ابو حاتم رازی انصاری نے ان کو جمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا ایک آدمی آتا تھا آ کر ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتا تھا کسی شئی کے بارے میں دنیا کے امر سے ابھی شام نہیں ہوئی کہ اسلام اس کو دنیا سے محبوب ترین یا عزیز ترین ہو گیا۔

۱۶۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو محمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن نصر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور نے اس کو بکریاں عطا فرمائیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں لہذا وہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑا انعام دیتے ہیں کہ انسان کو فاقہ کا خوف نہیں رہتا اور بیشک ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے۔ ف دنیا کا ارادہ کرتا ہے پس وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے کہ اس کو اس کا دین زیادہ محبوب ہو جاتا ہے دنیا و ما فیہا سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یزید بن ہارون کی حدیث سے حضرت حماد سے۔

۱۶۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبد الوہاب یعنی ابن عطاء نے ان کو ابو سعید نے وہ ابن عربہ ہیں اور ہشام بن سبیر نے وہ دستوائی ہیں ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم ایک مجاہد سے ملے ہم

نے کہا ہمیں وصیت کیجئے اس نے وصیت کرتے ہوئے کہا، میں تمہیں قرآن کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ قرآن اندھیری رات کا نور اور روشنی ہے۔ دن کی ہدایت اور نمونہ ہے۔ قرآن کے ساتھ عمل کرو مشقت کے ساتھ ہو یا فاقہ کے ساتھ اگر کوئی آزمائش آن پڑے تو اسی کو اپنے آگے کر دو اور اگر آزمائش تجھ سے گذر جائے ٹل جائے تو اپنے نفس کو اپنے دین کے آگے کر دو بے شک آزاد وہ ہے جس کا دین آزاد ہو اور لٹا ہوا وہ ہے جس کا دین چھن جائے، اس لئے کہ جنت مل جانے کے بعد کوئی فقیر باقی نہیں ہوگا اور جہنم میں چلے جانے کے بعد غنی ہونا کام نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم کا قیدی چھوٹتا نہیں ہے نہ ہی اس کا فقیر کبھی غنی ہو سکے گا۔

۱۶۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن فضل بن قطان نے ان کو عبد بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ربیع بن کعب نے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ میں فتنہ اور آزمائش کے طرف نکلوں انہوں نے فرمایا میں نے حسن سے کہا تھا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے فرمایا کہ آپ اللہ کے حکم کی نیت کیجئے آپ جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تجھے عزت دے گا۔ اس کو جعفر بن سلیمان ابن سے روایت کیا ہے۔

۱۶۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابو نعمان نے ان کو حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو اس امر کو بندوں کے سپرد کرتے یا کہا تھا لوگوں کے سپرد کرتے پس انہوں نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے کوشش کرے گا میں اسے اس کا بدلہ اور جزا دوں گا لیکن امر فرمایا کسی امر کے ساتھ اور منع فرمایا کسی دوسرے امر سے پھر فرمایا کوشش کرو ان امور میں جن میں میں نے تمہیں حکم دیا۔

مراقبہ کے تین اعمال

۱۶۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے۔

تین اعمال اعمال مراقبہ میں سے ہیں اللہ نے جو کچھ اتارا ہے اس کا ایثار۔ اللہ نے جس کو عظمت دی ہے اس کی تعظیم، اللہ نے جس کو ذلت دی کہ اس کو ذلیل رکھنا۔

اور فرمایا کہ تین چیزیں اللہ سے عزت حاصل کرنے کی نشانیاں ہیں۔ حکمت و دانائی کو کثرت سے ڈھونڈھنا۔ کتبہ قبیلے کی نہیں۔ اللہ سے مدد مانگنا مخلوق سے نہیں۔ اہل دین کے آگے اظہارِ بجز و ذلت اختیار کرنا اہل دنیا کے لئے نہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

۱۶۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی اور ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن ہلال بن فرات نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابو جعفر بکلی نے ان کو قبیسہ نے سفیان سے کہتے ہیں کہ جب یوسف کی بشارت دینے والا یعقوب علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ یوسف کو کسی دین پر چھوڑ کر آئے ہو اس نے کہا کہ اسلام پر یعقوب علیہ السلام نے کہا اب نعمت پوری ہو گئی ہے۔

۱۶۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو علی بن حسین بن شہر یارازی نے ان کو سلیمان بن منصور بن

عمار نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو سفیان ثوری نے انہوں نے کہا کہ جب (طویل جدائی کے بعد) حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام باہم ملے تو دونوں نے باہم معافہ کیا اور یعقوب علیہ السلام رو پڑے۔ یوسف علیہ السلام نے پوچھا ابا جان آپ میرے اوپر روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بینائی چلی گئی کیا آپ یہ نہیں جانتے تھے کہ قیامت میں ہم ضرور اکٹھے ہوں گے یعقوب نے فرمایا بالکل جانتا تھا مگر میں ڈرتا تھا کہ کہیں تجھ سے تیرا دین نہ چھین لیا جائے لہذا میرے اور تیرے درمیان دین کی جدائی مائل نہ ہو جائے۔

۱۶۴۸:..... اور سلیم نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ پہلا شخص جس نے بیت کہا یعنی شعروہ یعقوب علیہ السلام کا شعر تھا جب لوگوں نے ان کو خبر دی۔

فصبر جميل للذي جنتم به..... وحسبي الهی من المهمات كافيا.

میں صبر جمیل کروں گا اس کے لئے جسے تم لے کر گئے ہو اور مجھے میرا معبود تمام مشکلات میں کافی ہے۔

۱۶۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک نے صفانی ان کو محمد بن اسماعیل صفانی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ابو حازم نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان کے لئے حلف بھی اٹھائی البتہ تحقیق میں تم سے راضی ہوں بایں وجہ کہ دین پر باقی ہے جیسے اپنے جوتوں پر باقی ہے (یعنی جس طرح دائیں بائیں جوتے سب کے وہی قائم ہیں کسی کو چھوٹا بڑا نہیں کیا ایسے دین پر قائم ہیں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔)

۱۶۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد بن کثیر نے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید بغدادی سے سنا وہ کہتے تھے۔ لازم پکڑ اپنے دین کو یا اپنے دین کی حفاظت کر اس سے زیادہ سخت جتنی کہ تو اپنی آنکھ کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم کا خط

۱۶۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن علی بن حسین مقری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن غالب تمام سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت سفیان ثوری کی طرف لکھا۔ جو شخص پہچان لے جو کچھ طلب کرتا ہے اس پر آسان ہو جاتا ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ جو شخص اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتا ہے اس کا افسوس طویل ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنی آرزو کو آزاد چھوڑتا ہے اس کا عمل برا ہو جاتا ہے اور جو شخص زبان کو آزاد چھوڑتا ہے اپنے نفس کو خود قتل کرتا ہے (یعنی ہلاک کرتا ہے)۔

۱۶۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو ابو علی حسن بن محمد زاہد نے ان کو احمد بن یونس بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری بن مغلس سے وہ کہتے تھے کہ میں سنا ایک ایسا کلمہ جس کے ساتھ میں پچاس سال سے نفع اندوز ہو رہا ہوں میں مکہ میں طواف کر رہا تھا اچانک دیکھا تو ایک آدمی میزاب رحمت تلے بیٹھا تھا اس کے ارد گرد ایک جماعت تھی میں نے سنا وہ یہ ان سے کہہ رہا تھا۔ اے لوگو جو شخص جان لیتا ہے کہ کیا چیز اس کو خوشی اور پسند ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے اس پر آسان ہوتا ہے۔

۱۶۵۳:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن عمر زاہد سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن حسین اجری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا عبد اللہ بن محمد عطشی سے انہوں نے سنا معمرہ سے وہ کہتے تھے جو شخص عمل کا مٹھاس چکھ لیتا ہے وہ اسے صبر دے دیتا ہے، راستوں کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لینے پر جو شخص کہ اس کا عبرت حاصل کرنا طویل ہو جائے اس کا ذوق لذیذ ہو جاتا ہے وہ نفرت کرتا ہے ان سے جو اسے مشغول کر دیں۔

۱۶۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو عفان نے ان کو سلام بن

مسکین نے ان کو عمر ان بن عبد اللہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب کے نفس کو دیکھا کہ ان پر اللہ کے لئے تکلیف سہنا بھی بیٹھنے سے بھی زیادہ آسان تھا۔

۱۶۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اصفہانی نے زاہد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب کثرت کے یہ دعا کرتے تھے۔ اللھم سلم اللھم سلم اے اللہ بچا اللہ تو بچا۔

۱۶۵۶: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حسین بن حسن غصائری نے اور ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو عمر بن شیبہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حزم بن ابو حزم نے قصعی نے کہتے ہیں کہ میمون بن سیاہ نے کہا اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے جو شخص دنیا کو دین پر فوقیت دیتا ہے ہندامت اس کی طرف لپکتی ہے۔

۱۶۵۷: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ غصائری نے ان کو احمد بن سلمان انجاد نے ان کو محمد بن یثیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قعنبی سے وہ کہتے تھے کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

ایک آدمی سے اے فلا نے کیا تو دل لگی نہیں کرتا فرمایا کہ (ہماری دل لگی اور دلچسپی تو دین ہے۔) آپ بھی اپنے دین کے ساتھ اپنا دل بہلائیے اور دل خوش کیجئے۔

ایمان کا سترھواں شعبہ

علم کی طلب

حب مطلق علم کا ذکر ہو تو مراد علم دین ہوتا ہے اور اس کے کئی اقسام ہیں۔

اول:..... بعض اس میں سے اصل کا علم ہے وہ ہے باری تعالیٰ کی معرفت اس کے بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے۔

دوم:..... بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، چنانچہ علم نبوۃ بھی اسی میں داخل ہے اور وہ علم بھی جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء سے ممتاز ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم اور ان کے فیصلوں کا علم۔

سوم:..... بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت جس میں احکام کا علم طلب کیا جاتا ہے، اور وہ کتاب و سنت ہے اس کے نصوص اور اس کے معانی، اور نصوص کے مراتب کی تمیز، اور ناخ اور منسوخ کا علم اور معانی کے ادراک کے لئے اجتہاد کرنا اور قیاس کی وجوہ میں تمیز و فرق کرنا اور اس کی شرائط کا علم اور سلف کے اقوال کی معرفت حاصل کرنا صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال ہوں یا ان کے ماسوا کے اور اجتماع اور اختلاف کی تمیز و فرق کرنا۔

چہارم:..... بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت حاصل کرنا جس کے ساتھ کتاب و سنت میں سے احکام کی تلاش ممکن ہو سکے اور وہ علم ہے لسان عرب کا اور ان کی عادات کا مخاطبات میں اور احادیث و اخبار کے مراتب کی تمیز و فرق تاکہ ہر خبر اپنے اپنے مرتبے اور مقام پر اتر سکے اور اس لئے اس کا پورا پورا حق دیا جاسکے۔ اس کے بعد شیخ نے بیان کو جاری رکھے ہوئے کلام کو چلا دیا ہے اور فرمایا۔ کہ جو شخص علم کی طلب کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اہل زبان عرب میں سے نہیں ہے اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ پہلے پہلے زبان کو سیکھے اور اس میں خوب مشق پیدا کرے اس کے بعد قرآن کریم کا علم طلب کرے پھر بھی اس کے لئے قرآن پاک کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہوں گے مگر آثار کے ساتھ اور سنن کے ساتھ، آثار اور سنن کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہو سکیں گے مگر اخبار صحابہ کے ساتھ اور اخبار صحابہ واضح نہیں ہوں گے مگر اس تفصیل کے ساتھ جو تابعین سے آئی ہے۔

بے شک علم دین اسی طرح ہم لوگوں تک پہنچا ہے۔ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس میزھی سے اور اسی درجہ سے اس کی طرف درجہ بدرجہ چڑھ جائے۔ اور آنے والا علم کے دروازے پر آئے اور اس کے سامنے آنے کا قصد کرے جب اللہ تعالیٰ اسے مجتہدین کے درجے اور مقام تک پہنچا دے تو اس وقت وہ اختلاف کرنے والوں کے اقوال میں نظر ڈالے اور ان میں سے جس کو چاہے پسند کرے جس کو زیادہ رائج اور زیادہ درست دیکھے، اور اس کو چاہے کہ وہ قیاس بھی کرے جو حدیث بیان کرے اور اس کی بنیاد رکھے مستحکم اصولوں پر اور اولیٰ اور بہتر پر۔

۱۶۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کا ہے۔

اول:..... عام لوگوں کا علم جس میں وسعت نہ ہو وہ عاجز ہوتا ہے اس کے عقل پر نادانی کا غلبہ ہوتا ہے (علم محدود ہوتا ہے) مثلاً یہ کہ نمازیں پانچ ہیں۔

اللہ نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اور بیت اللہ کا حج بھی بشرط استطاعت فرض ہے۔ لوگوں کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے، اللہ نے ان پر زنا کو حرام کر دیا ہے اور قتل چوری شراب یہ سب حرام ہے اور اس طرح کی دیگر باتوں کا عالم جو اسی مفہوم میں ہیں جن کا اللہ

نے بندوں کو مکلف کیا ہے لوگ ان کو کریں اور ان امور کو جانیں اور دل و جان سے اس کی تعظیم کریں اپنے نفسوں سے اور مالوں سے۔

اور یہ کہ رک جائیں ان امور سے جن کو اللہ نے ان پر حرام کیا ہے یہ علم کی وہ قسم ہے جو بطور نص و صراحت کے ساتھ کتاب اللہ میں موجود ہے یا عام موجود و اہل اسلام کے پاس جسے عام مسلمان گذشتہ لوگوں سے عوام سے بھی نقل کرتے آرہے ہیں جسے وہ رسول اللہ سے حکایت اور بیان کرتے ہیں اور اس کے بیان کرنے میں کوئی نزاع اور کوئی اختلاف بھی نہیں ہے اور اس چیز کا وہ ہم ضروری اور لازم ہونے کے بارے میں اس عام علم کے بارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ویسے بھی اس میں غلط ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے قبر میں ہو یا تاویل میں اور اس میں جھگڑا جائز نہیں ہے۔

وجہ ثانی:..... وہ علم جس کو بندے بعض بعض حاصل کرتے ہیں جس کا تعلق فرائض کے فروع سے ہے اور وہ جو مخصوص احکام وغیرہ سے متعلق ہو جس کے بارے میں نہ تو کتاب اللہ کی صراحت ہے اور نہ ہی ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں سنت میں کوئی نص ہے اگرچہ فی نفسہ اس میں سے کسی قدر سنت سے ثابت ہو۔ ایسا علم اخبار خاصہ ہیں اخبار عامہ نہیں ہیں اور جو اس میں سے تاویل کا احتمال رکھے اور جو قیاس سے معلوم ہو سکے ایسا علم علم کا وہ درجہ ہے جس علم تک عام لوگوں کی پہنچ نہیں اور رسائی نہیں ہے اور اس علم کا مکلف پر خاص بھی نہیں ہے اور نہ ہی ہر خاص کی وہاں تک رسائی کا احتمال ہے اور نہ ہی تمام خاص لوگ مجموعی طور پر اس کی اجازت رکھتے ہیں کہ اسے معطل اور بے کار چھوڑ دیں۔ جب ایسے علم کو حاصل کرنے کے لئے کچھ خاص لوگ کمر بستہ ہو کر حاصل کریں تو باقی لوگ اس کے تارک نہیں کہلائیں گے انشاء اللہ تاہم فضیلت و برتری صرف انہیں حاصل ہوگی جو اسے حاصل کریں گے انہیں فضیلت حاصل نہیں ہوگی جو اس سے محروم رہیں گے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ حجت پکڑی گئی ہے۔

وماکان المؤمنون لیسفروا کافة فلولاً نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقہوا فی الدین

ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔

سارے مومن تو دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نہیں جاسکتے۔ کیوں نہیں کہ ہر بڑی جماعت میں سے ایک مختصر جماعت دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نکل جائیں اور وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر کے آئیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں واپس آ کر تاکہ وہ لوگ (جو دین سیکھنے میں رہ گئے تھے) وہ بھی ڈریں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال جہاد فی سبیل اور صلوٰۃ جنازہ۔ اور میت کو دفن کرنے اور سلام کا جواب دینے سے دی ہے۔ ظاہر ہے فضیلت و ثواب جہاد میں شریک ہونے والے مجاہد کو نماز جنازہ میں شریک ہونے والے کو میت دفن کرنے والے پورے گروہ میں سے سلام کا جواب دینے والے کو ملے گا باقی سب لوگ گنہگار ہونے سے بچ جائیں گے اور اگر کوئی بھی یہ اعمال انجام نہیں دے گا تو پورا معاشرہ گنہگار ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۱۶۵۹:..... ہم نے کتاب المدخل میں روایت کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اس سے مراد سرایا ہیں۔ یعنی ایک جماعت دین سیکھنے کے لئے چلی جائے اور ایک جماعت بیٹھ جائے تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے۔ فرماتے ہیں۔ اس کتاب کا علم سیکھو اللہ تعالیٰ نے جسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے، اور جب واپس آئیں ان کو آ کر دین سکھائیں جو سیکھنے کے لئے گئے نہیں تھے تاکہ وہ بھی ڈریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔

رفع علم کے اسباب کا بیان

۱۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید احمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن بشر نے ہشام بن عروہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے اور ابو عبد اللہ حسین بن حسن غصاری نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کریں گے کہ یکا یک وہ اس کو لوگوں سے کھینچ لیں لیکن علماء کو قبض کریں گے جب کوئی عالم نہیں رہے گا۔ اور صفار کی روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہل ترین سرداروں کو پکڑ لیں گے ان سے دین پوچھیں گے (بھلا وہ دین کہاں سے سمجھانے لگے وہ تو خود بڑے جاہل ہوں گے) بس پھر وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وہ خود گمراہ ہوں گے لہذا وہ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۱۶۶۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے انہوں نے ابو اسامہ سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

اور تخریر میں یعنی علم کے اٹھ جانے کا جو ذکر ہوا سنایا گیا ہے اس میں دلیل ہے اس کے طلب کے وجوب پر اور علم سیکھنے پر ابھارنا اور برا بیختہ کرنا ہے۔ (یعنی رفع علم سے ڈرانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگ اس کو سیکھیں اس لئے کہ سیکھنا ضروری ہے۔)

۱۶۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بکر بن مؤمل سے کہتے تھے کہ ان کو بیان کیا فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ہلال بن خیاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کی ہلاکت کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے یہی وقت لوگوں کی ہلاکت کا بھی ہے۔

علم طلب کرنا فرض ہے

۱۶۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے، ان کو محمد بن علی بن عفان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن زیاد نے ان کو جعفر بن عامر عسکری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن عطیہ بن ابوعاتکہ۔

(۱۶۶۰، ۱۶۶۱)..... أخرجه البخاری (۳۶/۱) ومسلم (۲۰۵۸/۳) من طریق هشام. به.

وأخرجه مسلم (۲۰۵۸/۳) عن أبي كريب عن أبي أسامة وغيره. به.

(۱۶۶۱)..... أخرجه البخاری (۳۶/۱) ومسلم (۲۰۵۸/۳) من طریق هشام. به.

(۱۶۶۲)..... النفيلي هو عبد الله بن محمد.

(۱۶۶۳)..... أخرجه ابن عدي (۱۸۲/۱) والعقيلي (۲۳۰/۱) وفيه أبو عاتكة طريف بن سليمان منكر الحديث. وقال ابن حبان حديث

باطل لا أصل له.

وهذا الحديث له طرق كثيرة وانظر تنزيه الشريعة (۲۵۸/۱) جامع بيان العلم (۸۷۰/۱) تاريخ بغداد (۳۱۴۱۹)

نے اور ابو عبد اللہ کی روایت میں ہے ان کو بیان کیا ابو عاتکہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کو تلاش کرو اگرچہ چین میں جانا پڑے۔ بے شک علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

یہ حدیث بطور محاورہ مشہور ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اور تحقیق کئی وجوہ سے مروی ہے مگر تمام وجوہ ضعیف ہیں۔

۱۶۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس رحمہ نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو ابو انظر ہاشم بن قاسم نے ان کو مسلم بن سعید نے زیاد بن عامر سے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ مجبور کی فریادری کرنے کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری سے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حسان بن سیاہ ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۶۶۶: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے ان کو عبد القدوس نے ان کو حماد بن ابی سلیمان نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث کے سوا کچھ نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

۱۶۶۷: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی اسفرائینی نے ان کو ابو بھل بن زیادہ قطان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو (شہر) نے ان کو عطیہ نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

قرآن سیکھنے اور سکھانے کا بیان

۱۶۶۸: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو شعیب بن بکر عطار نے ان کو عوف نے ان کو سلیمان نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ قرآن کو سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور علم سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور فرائض (علم میراث) سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ میں ایک ایسا آدمی ہو جو قبض (فوت ہونے) والا ہوں، اور بے شک علم عنقریب قبض کر لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ فرائض (کا علم نہیں رکھیں گے) اس میں بھی باہم اختلاف کریں گے کوئی ایسا انسان نہیں پائیں گے جو ان کو فرائض کے بارے میں بتلا سکے۔

(۱۶۶۴) أخرجه ابن عبد البر في جامع البيان (۸/۱) من طريق زياد بن ميمون عن انس

(۱۶۶۵) أخرجه ابن عبد البر في جامعه (۸/۱) من طريق حسان بن سیاہ. به وفيه زيادة.

(۱۶۶۶) أخرجه ابن عبد البر (۸/۱) من طريق رواد بن الجراح

(۱۶۶۷) قال الهيثمي في المجمع (۲۰/۱) رواه الطبراني في الأوسط وفيه يحيى بن هاشم السمسار كذاب.

(۱) غير واضح بالأصل.

(۱۶۶۸) قال الهيثمي في المجمع (۲۲۳/۳) رواه أبو يعلى واليزار وفي إسناده من لم أعرفه. وأخرجه الدارقطني في سننه (۸۱/۳-۸۲)

من طريق عمرو بن حمران عن عوف. به

وقال الدارقطني: تابعه جماعة عن عوف ورواه المثنى بن بكر عن عوف عن سليمان بن جابر عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال الفضل بن ولهم عن عوف عن شهر عن أبي هريرة.

سلیمان یہ وہی ابن جابر ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ حضرت عوف سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے حضرت عوف سے اور اس سے حسن نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان سے۔

۱۶۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو خیل بن اسحاق نے ان کو بکار بن محمد نے ان کو عبد اللہ بن عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو اخف بن قیس نے وہ کہتے کہ حضرت عمر نے فرمایا دین کی سمجھ حاصل کرو اس سے قبل کہ تم سردار بنو۔

۱۶۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص سردار بنے میں جلدی کرے وہ بہت سارے علم کا نقصان کرتا ہے۔ اور جو شخص حکمران اور سردار بنے میں جلدی نہیں کرتا لکھتا ہے پھر لکھتا ہے اور پھر لکھتا۔

۱۶۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے کہتے کہ ہمیں خبر دی جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ان کو بکر بن داؤد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں جو شخص اپنی ذات کے لئے حدیث لکھتا ہے وہ سخاوت نہیں کرتا (یعنی کنجی کرتا ہے) اور جو شخص لوگوں کے لئے لکھتا ہے وہ سخاوت کرتا ہے۔

۱۶۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبد الجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ابو سعید و ہاشمی نے ان کو اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت انس نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کو طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

بہترین تحفہ علم و ادب سکھانا ہے

۱۶۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبدوس بن حسین سمار نے ان کو یوسف بن عبد اللہ بن ماہان دینوری نے ان کو محمد بن کثیر نے (ح) اور بھی خبر دی ہے ابو محمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ۔ ان کو اور بن ابراہیم بن محمد ضماک نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو مسلم نے ان کو قواریری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو عامر بن ابی عامر فراز نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سکھانے سے افضل کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔ لفظ حدیث رسول کے ہیں علاوہ اس کے انہوں نے نہیں کہا خزاز اور علوی نے کہا ہے انہی حدیث میں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور قرشی نے بھی نہیں کہا وہ ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

(۱۶۶۹)..... قال العجلونی فی کشف الخفاء (۳۷۰/۱) رواہ البیہقی عن عمر من قوله وعلقہ البخاری جازماً بہ.

(۱۶۷۰)..... کشف الخفاء (۳۷۰/۱)

(۱۶۷۲)..... أخرجه ابن عبد البر (۸/۱) من طریق بقیة عن الأوزاعی عن إسحاق. بہ.

ومن طریق بقیة عن أبي عبد السلام الزحاطی عن إسحاق. بہ.

(۱۶۷۳)..... أخرجه الترمذی (۱۹۵۲) والحاکم (۲۶۳/۳) من طریق عامر. بہ.

وقال الترمذی هذا حدیث غریب لا تعرفہ إلا من حدیث عامر بن أبي عامر الخزاز وهو عام بن صالح بن رستم الخزاز وأیوب بن موسی بن ابن

عمرو بن سعید بن العاص وهذا عندی مرسل

والحدیث صححه الحاکم وتعقبه الذہبی بأن عامر واه.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس مکی نے اس کے بارے میں ان کو ابو عبد اللہ ضحاک نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو محمد بن عبد اللہ ابویحییٰ نے ان کو مروان نے ان کو عاصم احول نے ان کو موز و عجل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا سنت کو سیکھو اور قرآن کو سیکھو۔ جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۱۶۷۵: ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ حرف نے بغداد میں ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبد الوارث بن سعید غیری ان کو ابو مسلم نے پچاس سال سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عربی زبان سیکھو بے شک وہ مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے ان کو ابو عبد اللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابن عمار نے ان کو عصفیہ نے وہ ابن سالم میں عبد الوارث بن سعید نے ان کو ابو مسلم نے وہ اور بصرہ کے ایک آدمی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا عربی زبان سیکھو بے شک وہ عقل کو پکارتی ہے اور مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۷: ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو طلحہ بن عمرو مکی نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے سنا جو فارسی میں کلام کر رہا تھا طواف کے دوران انہوں نے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر کہا عربی زبان کی طرف راستہ تلاش کیجئے۔

زبان کا لہجہ درست ہونا ضروری ہے

۱۶۷۸: اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عمر نے غیر قوی اسناد کے ساتھ کہ وہ ایسی لوگوں پر گذرے جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے انہوں نے فرمایا تم نے غلط تیر اندازی کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ابھی سیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا زبان کے لہجے میں غلطی کرنا میرے نزدیک تمہاری تیر اندازی کی غلطی کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ اور پھر آپ نے ایک حرفی حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو اپنی زبان کو درست کرتا ہے۔

۱۶۷۹: ہم نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے لکھا حضرت عمر کی کہ یہ ابو موسیٰ کی طرف سے پھر ان کی طرف عمر نے لکھا کہ آپ اپنے کاتب کو چابک کرادے۔

(۱۶۷۵)..... أخرجه الخطيب في الجامع لأخلاف الراوى (۱۰۶۷) بنفس الإسناد.

(۱۶۷۶)..... أخرجه أبو القاسم الحرفي في فوائد ابن المرزبان في كتاب المروءة والمصنف والخطيب في الجامع عن أبي مسلم البصري عن عمر.

ورواه ابن الأنباري في الايضاح من طريق مجاهد عن عمر (الكنز ۹۰۳۷)

(۱۶۷۷)..... أخرجه أبو القاسم الحرفي والمصنف (الكنز ۹۰۳۸)

(۱۶۷۸)..... أخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۶۶)

(۱۶۷۹)..... أخرجه ابن الأنباري وابن أبي شبة (الكنز ۲۹۵۵۰)

(۱۶۸۰)..... أخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۸۲) بنفس الإسناد.

(۱)..... في الأصل عمرو بن العاص رضي الله عنهما وما اثبتاه من الجامع الآداب الراوى للخطيب.

- ۱۶۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ حنفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر نے ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع سمان نے ان کو عمرو بن دینار نے یہ کہ ابن عمرو بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اولاد کو مارتے تھے لہجے اور تلفظ کی غلطی پر۔
- ۱۶۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو الحسن کا رزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو شمیم نے ان کو حصین نے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بے شک وہ قرآن کے بارے میں پوچھتے جاتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں شعر سناتے تھے۔ (یعنی کسی بھی جملے کی شہادت کے طور پر کوئی شعر پڑھ کر عرب کا استعمال واضح کرتے تھے۔)
- ۱۶۸۲:..... ابو عبیدہ سے مروی ہے ان کو یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو مجاہد نے ان کو حضرت انس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تھا کہ فاطر السموات کا مفہوم کس طرح ہے حتیٰ کہ میرے پاس دو دیہاتی عربی آئے جو کہ میرے پاس ایک کنویں کا جھگڑالے کر آئے تھے دونوں میں سے ایک بولا انا فطر تھا انا ابتداء تھا میں نے اس کو از سرے بنایا ہے۔ یعنی اسے میں نے کھودا ہے۔ (یعنی مجھے اب عرب کی دیہاتی استعمال سے واضح ہوا کہ اس کا مطلب ہے ابتداء اور پہلی بار بنانے والا۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

- ۱۶۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے ان کو سامہ بن زید نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں تم میں سے کوئی شخص جب قرآن میں سے کوئی شے پڑھے اور وہ نہ جانے کہ اس کی کیا تفسیر ہے اسے چاہئے کہ اسے وہ عرب شعراء کے شعروں میں تلاش کرے بے شک وہ عرب کا دیوان ہے۔
- ۱۶۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے فوائد شیخ۔ میں ان کو مکی بن بندار نے زنجانی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن رجاء حنفی نے مصر میں ان کو ہارون بن محمد بن ابوسفید ام عسقلانی نے ان کو عثمان بن ابوطالوت جندی نے ان کو بشر بن عمرو بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ذیال بن حرمہ نے ان کو صعصعہ بن صوحان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم یا امیر المؤمنین آپ اس حرف کو کیسے پڑھتے ہیں۔ لا یسا کلہ الا السخاطون۔ کل واللہ یخطو۔ یہ سن کر حضرت علی مسکرائے اور فرمایا اے اعرابی لا یسا کلہ الا السخاطون۔ اعرابی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا اس کے بعد ابو الاسود دؤلی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا عجمی لوگ دین میں داخل ہو چکے ہیں زیادہ تر لہذا لوگوں کے لئے کوئی ایسی چیز وضع کریں جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کو اصلاح پر دلیل پکڑ سکیں اور اس کے لئے رفع نصب اور جر کی علامت لگا دی ہے۔ (یہاں تک)

نحوی ترکیب

- ۱۶۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن علی نے بن احمد رثانی نے مروی میں ان کو احمد بن جعفر بن محمد بغدادی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابو امیہ طرطوسی نے ان کو عبد اللہ بن صالح بن مسلم عجمی نے ان کو ابو زید نحوی نے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی حسن بصری کے پاس آئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں اس آدمی کے بارے میں ترک ابیہ و اخیه۔ حضرت حسن بصری نے کہا یوں کہوں ترک اباہ و اخاہ اس آدمی نے کہا اباہ اور اخاہ سے کیا ہوگا۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا ابیہ و اخیه سے کیا فائدہ ہوگا اس آدمی نے کہا دیکھئے جب بھی میں

آپ کی متابعت کرتا ہوں آپ میری مخالفت کر دیتے ہیں (حالانکہ وہ شخص نحوی اعتبار سے عربی غلط بول رہا تھا حضرت حسن اس کی اصلاح کر رہے تھے۔)

۱۶۸۶: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد ان شروطی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبد اللہ بن عبد الوارث نے ان کو حدیث بن سائب نے کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا:

یا ابو سعید کسب الدوانیق سفلک

اور آپ کہتے ہو یا ابوسعید۔

۱۶۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو حبان بن علی نے ان کو ابن شبرمہ نے انہوں نے کہا عربی سے زیادہ بہتر کسی عبارت کے ساتھ لوگوں نے کبھی کسی چیز کو تعبیر نہیں کیا۔

۱۶۸۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بکر بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی مرزبانی نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ریاشی نے ان کو اصمعی نے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ گزرے جو یوں دعا کر رہا تھا یا سفاو الجلال والا کرام۔ چنانچہ اصمعی نے اس سے کہا اے فلا نے! کیا نام ہے آپ کا؟ اس نے کہا تم پھر اصمعی نے کہا..... اپنے رب سے مناجات کرنا غلط الفاظ کے ساتھ (جھوٹے کی مانند) جب اس کو پکارے تو درست تلفظ کرے۔

۱۶۸۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید مؤدب نے ان کو عباس بن فضل محمد اباضی نے ان کو ابو حاتم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا علی بن جعد نے شعبہ سے کہتے ہیں انہوں نے کہا جب کوئی محدث نحو کو نہ جانتا ہو وہ اس گدھے کی مثل ہے جسے کے سر پر خالی تو برا (تھیلا) چڑھا ہوا ہو جس میں جو نہ ہوں۔

۱۶۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں نے سنا ابو احمد محمد بن محمد بن علی فہری بغدادی نے کہتے ہیں میں نے سنا حسن بن سفیان سے انہوں نے سنا حسان بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن مبارک سے کہ کوئی آدمی علم کی کسی قسم میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے علم کو ادب کے ساتھ آراستہ کرے۔

۱۶۹۱: ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو ابو ہبل اسفرائینی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن عتیق وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے یا ابوسعید سے کہا ایک آدمی عربی سیکھتا ہے اس کے ساتھ وہ اچھی بولی چاہتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی قرأت درست کرتا ہے انہوں نے کہا اچھا کر کے اس کا پڑھنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص آیت کو صحیح کر کے پڑھے ارادہ کرتا ہے اس کی رضا کا اور بعض دفعہ ہلاک ہوتا ہے اسی کی وجہ سے۔

۱۶۹۲: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغدادی میں ان کو محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو واقدی نے ان کو ابو الزناد نے ان کو ان کے باپ نے انہوں نے کہا مشرق میں کلام عرب کے ساتھ جاہلوں نے زندیقی اور بے دینی کی تھی ان کے دل کج تھے۔

۱۶۹۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد ان کو محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو غلابی ان کو ربی وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا طلب علم کے ساتھ کون لوگوں میں سے زیادہ حق دار ہے؟ کہئے اے ابو محمد انہوں نے کہا کہ عالم زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ جہل نہیں..... اس سے زیادہ فقیح اس سے عالم کے ساتھ۔

۱۶۹۴:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے غلابی نے ان کو ابوہل مدائنی نے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا جب کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا تھا اے ابو محمد علم افضل ہے یا عمل؟ انہوں نے فرمایا کہ علم افضل ہے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر للذنبک۔

اے پیغمبر آپ جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور اپنی لغزش کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عمل سے قبل علم کے ساتھ ابتداء کی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ علم عمل سے افضل ہے۔)

فصل:..... علم کی فضیلت اور اس کا بلند مرتبہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولو العلم۔

اللہ تعالیٰ نے شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی شہادت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ علماء کے نام کو اپنے فرشتوں کے ساتھ ملا دیا ہے جس طرح اللہ نے ملائکہ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسے ملائکہ کی فضیلت واجب ہے اس اکرام کی وجہ سے جو اللہ نے ان کو عطا کیا ہے اسی طرح علماء کی فضیلت بھی واجب ہے اسی اکرام کی وجہ اللہ نے ان کو جو عطا کیا ہے اسی کی مثل۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما يخشى الله من عباده العلماء

یقینی بات ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرما دیا ہے کہ خشیت الہی علم کے بسبب ہوتی ہے اور ارشاد باری ہے۔

هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون۔

کیا وہ لوگ جو جانتے ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے (یعنی عالم و جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر احسان جتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وانزل الله عليكم الكتاب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيماً

اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ چیز سکھائی ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور تیرے اوپر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ اور ارشاد باری ہے۔

نرفع درجات من نشاء وفوق كل ذي علم عليم۔

ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے اوپر بڑے علم والا ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو ایمان اسلام کے ساتھ علم سے آراستہ ہو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے فرمایا۔

يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بلند کر دیا ہے تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجات میں۔

۱۶۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب ان کو

احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو

شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کر دیں گے۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں آسانی کریں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی معاونت میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس پر وہ علم کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتا ہے۔

اور اللہ گھروں میں سے کسی گھر میں جب کچھ لوگ جمع ہو جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے قرآن سیکھتے ہیں اور باہم سکھاتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور فرشتے ان کو گھرے رہتے ہیں اور رحمت ان کو چھپا لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ ان مقرب فرشتوں کے آگے کرتے ہیں جو اللہ کے پاس ہیں۔ وہ شخص جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے اس نے ابو معاویہ سے نقل کیا ہے۔

طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھا دیتے ہیں

۱۶۹۶: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی، ہمیں املا کروایا ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یعلیٰ نے سیاحی نے ان کو عبد اللہ بن داؤد خربہبی نے ان کو عاصم بن رجا بن حیوہ نے ان کو داؤد بن جمیل نے ان کو کثیر بن قیس نے وہ کہتے کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا اے ابو درداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی طلب میں جس کے بارے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ سے بیان کرتے ہیں حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ تجھے کوئی اور غرض یہاں نہیں لائی؟ اور نہ ہی کوئی تجارت آپ کو یہاں لائی ہے؟ کوئی چیز تمہیں یہاں نہیں لائی مگر یہ حدیث؟ میں نے کہا کہ جی ہاں کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کو تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ طے کر دیتے ہیں اور بے شک فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں طالب علم کی خوشی کے لئے جو عمل وہ کرتا ہے۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک عالم کے لئے استغفار کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کے پیٹ میں۔

اور بے شک علماء انبیاء کے مداح ہیں اور بے شک انبیاء نہیں وارث بناتے دینار اور درہم کا وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے اس وراثت کا حصہ پالیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔

طالب علم کے لئے مغفرت کی دعا

۱۶۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد سوسی نے ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابراہیم بن عرعہ نے ان کو عبد الملک بن عبد الرحمن زماری نے ان کو سفیان نے اوزاعی سے ان کو کثیر بن قیس نے یزید بن سمرہ سے ان کو ابو درداء نے کہتے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم کی

(۱۶۹۵)..... أخرجه مسلم (۳/۲۰۷) عن يحيى بن يحيى التميمي وأبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء الهمداني عن أبي معاوية. به.

(۱۶۹۶)..... أخرجه أبو داود (۳۶۴۱) من طريق عبد الله بن داود الخريسي. به.

وأخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى ۳) من طريق إبراهيم بن مرزوق عن عبد الله بن داود. به.

تلاش کرے اللہ اس کو جنت کا راستہ طے کر دیتے ہیں۔ اور بے شک فرشتے اپنے بازو جھکا دیتے ہیں طالب علم کی رضا کے لئے اس کے سبب سے جو وہ عمل کرتا ہے۔ اور بے شک اس شخص کے لئے خشکی کے تمام جانور دعا مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندر میں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء نہیں چھوڑتے دینار اور درہم کو لیکن وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑا وافر حصہ حاصل کیا۔ اسی طرح کہا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن مبارک انہوں نے اوزاعی سے اور کہا ہے بشر بن بکر نے اوزاعی سے عبدالسلام بن سلیم سے انہوں نے یزید بن سمرہ سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابودرداء سے اور یزید بن زیادہ صحیح ہے بخاری نے اسی کو کہا ہے۔

۱۶۹۸: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابو عمرہ عبدالملک بن حسن یوسف سقطی معدل نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو حمید بن صخر نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص میری اس مسجد میں آئے وہ محض کسی چیز کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے وہ شخص بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور جو شخص اس کے ماسوا کے لئے آئے وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے متاع اور سامان پر نظر رکھتا ہے۔ اور یہ روایت کی گئی ہے عثمان بن ابوسودہ سے اس نے حضرت ابودرداء سے۔

طالب علم جنت کا دروازہ کھلا ہوتا ہے

۱۶۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو صفورک بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو خالد بن یزید بن بن ابی مالک نے ان کو عثمان بن ایمن نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ فرماتے جو شخص اس طرح صبح کرتا ہے کہ علم کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ اسے اللہ کی رضا کے لئے سیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور فرشتے اس کے لئے اس کے اطراف کو سمیٹ دیتے ہیں اور اس پر آسمانوں کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں اور عالم کے لئے عابد پر فضیلت ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء نہیں وارث بناتے دینار یا درہم کا لیکن وہ تو وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم حاصل کیا اس نے انبیاء کا ورثہ حاصل کیا اور موت پہنچنے والی ہے جس کا چیز نقصان نہیں ہے اور ایسا رخنہ ہے جو بند نہیں ہوتا اور ستارہ ہے مٹا ہوا، پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔

۱۷۰۰: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ترمذی نے بغداد میں ان کو حسین بن ابوسری محمد بن ابوسری کے بھائی نے ان کو عبدالقدوس بن حجاج ابوالمغیرہ خولانی نے ان کو محمد بن ولید زہری نے زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بے شک فرشتے اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں طالب علم

(۱۶۹۸)..... أخرجه ابن ماجه (۲۲۷) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن حاتم بن إسماعيل. به.

وقال البوصيري في الروائد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

وأخرجه أبو داود (۳۶۳۲) من طريق عثمان بن أبي سودة. به.

(۱)..... في الأصل سويد.

(۱۶۹۹)..... أخرجه ابن عبالبر في الجامع (۳۷/۱) من طريق الوليد بن مسلم. به.

کے لئے۔

۷۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نصر بن شمیل نے ان کو عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگ کانیں ہیں ان میں سے جو جاہلیت میں اعلیٰ و ارفع تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ و ارفع ہیں بشرط یہ کہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ ابن عون نے ان کی مخالفت کی ہے اور اس روایت کو موقوف بیان کیا ہے۔

۷۰۲:..... اور ہم نے روایت کی ہے اس ثابت کی حدیث میں معاویہ بن ابوسفیان سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں۔

۷۰۳:..... اور حضرت ابن مسعود اور حذیفہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت گذر چکی ہے۔ کہ علم کا فضل مجھے زیادہ محبوب ہے یا یوں فرمایا تھا کہ علم کا زیادہ ہونا میرے نزدیک عبادت کے زیادہ ہونے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا بہتر دین پر ہیزگاری ہے۔

۷۰۴:..... اور ہم نے روایت کیا ہے اس کو باعتبار صحیح کے مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر کے قول سے۔

۷۰۵:..... اور ہم اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے قلیل فقہ بہتر ہے کثیر عبادت سے اور کافی ہے مرد کیلئے فقہ باعتبار عبادت کے۔

۷۰۶:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے قناوہ سے ان کو مطرف نے انہوں نے فرمایا کہ علم کا اضافہ افضل ہے عبادت کے اضافے سے اور تمہارا اچھا دین پر ہیزگاری ہے۔

۷۰۷:..... اور ہم نے روایت کیا ہے مسئلہ شفاعت میں کتاب البعث سے حضرت عثمان بن عفان سے مرفوعاً کہ قیامت کے دن انبیاء شفاعت کریں گے اس کے بعد علماء اس کے بعد شہداء اور احادیث علم کی فضیلت کی بابت اور اہل علم کی فضیلت کی بابت کثیر ہیں ہم نے ان کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے جو شخص ان کی تفصیل چاہے وہاں رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

الدنيا ملعون

۷۰۸:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو ہلال بن عراقی نے ان کو علی بن میمون رقی عطاری نے ان کو ابو خلید مشقی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن قرہ نے ان کو عبد اللہ بن خمرہ سلوٹی نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ دنیا ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ اور عالم اور متعلم۔

۷۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابوعلی سقانی نے ان کو ابو ہبل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو عبید بن جناد نے ان کو عطاء بن مسلم خفاف نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ اس طرح صبح کیجئے کہ یا تو آپ عالم ہوں یا متعلم ہوں یا سننے والے ہوں یا محبت ہوں اور پانچویں نہ ہونا (بلکہ مذکورہ چار میں سے ایک

(۱۰۷۱)..... أخرجه أحمد (۲۶۰/۲ و ۳۹۸) من طريق أبي سلمة و (۳۹۱/۲) من طريق أبي علقمة وعن أبي هريرة.

(۱۷۰۲)..... متفق عليه.

أخرجه البخاری (۲۷۱/۱) و مسلم (۷۱۸/۲)

(۱۷۰۷)..... أخرجه ابن ماجه (۳۳۱۳)

(۱۷۰۸)..... أخرجه الترمذی (۲۳۲۲) و ابن ماجه (۳۱۱۲) من طريق ابن ثوبان عن عطاء بن قرة. وبه.

ہونا ورنہ) آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

عبید بن جناد نے کہا کہ عطا کہتے ہیں کہ مشعر بن کذا م نے کہا اے عطایہ پانچویں چیز ہے اللہ ہمیں زیادہ کرے اس حدیث میں ہمارے ہاتھوں میں نہیں تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ تھا ہمارے ہاتھوں میں صبح کر تو عالم یا معلم یا مستمع چوتھا نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔
اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات میں سے ایک بھی نہیں ہے۔

۱۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن عبد اللہ خسرو جردی نے ان کو ابو بکر اسماعیل نے ان کو حسن بن علی بن سلیمان قطان نے ان کو عبید بن حماد حلبی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ اس کے انہوں نے آخر میں اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جن میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس روایت میں عطاء خفاف مفرد ہے اور یہ مروی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور حضرت ابو درداء سے دونوں کے قول سے اور ابو درداء کی حدیث میں متبعاً کے الفاظ میں مستمعا کی جگہ۔

۱۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد خانے ان کو محمد صالح الشج نے ان کو عیسیٰ بن زیاد دورفی نے ان کو مسلمہ بن قعب نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شے کی عبادت اللہ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ عیسیٰ بن زیاد اس اسناد کے ساتھ مفرد ہے۔ اور ایک دوسرے ضعیف طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور یہی لفظ قول زہری سے محفوظ ہیں۔

۱۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو منصور عبد القاہر بن طاہر امام فقیہ نے ان کو ابو العباس احمد بن محمد نے محمد عمروی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو محمد بن یزید بن حکم نے ان کو یزید بن ہارون نے یزید عیاض سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اس سے سلیمان بن یسار سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شے کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہو سکتی اور البتہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ سخت (اور بھاری) ہے۔ اور ہر دین کا ایک ستون ہوتا ہے دین کا ستون فقیہ ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک لفظ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے بیٹھ جاؤ یہ مجھے رات بھر صبح تک شب بیداری کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۷۳:..... کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسیب بن عقبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابو حاتم ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ روایت۔ مگر یزید بن عیاض ضعیف فی الحدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۰۹)..... أخرجه الطبرانی في الصغير (۹/۲) من طريق عبید بن جناد. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۱۲۲/۱) رواه الطبرانی فی الثلاثة والبرار ورجاله موثقون. اهـ.

وقال الطبرانی:

لم یروہ عن خالد العطاء ولم یروہ أصلاً عن مسعر إلا عطاء نفرد به عبید بن جناد

(۱۷۱۲)..... أخرجه الدارقطنی (۷۹/۳) من طریق یزید بن ہارون. به.

ابلیس کی خوشی عالم کی موت پر

۱۷۱۴:..... ہیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو مروان قاضی نے مدینۃ الرسول میں ان کو سلیمان بن داؤد طوی نے ان کو ابو ہشام رفاعی نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو سعید اسکاف نے ان کو معروف بن خربوذ نے ان کو ابو جعفر نے انہوں نے کہا کہ ایک عالم کی موت ابلیس کے نزدیک ستر عابد کی موت سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

۱۷۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسین نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو عبد الصمد ثقفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید نے ان کو ابو سعد روح بن جنان نے ان کو مجاہد بن سمع بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گزار سے بھاری ہوتا ہے۔
روح بن جناح اس روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۱۷۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن سعید بن مہران نے ان کو شیبان نے ان کو ابو ربیع سمان نے ان کو ابو زناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر چیز کا ایک سہارا یا ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور البتہ ایک فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے ابو ربیع ابو زناد سے اس روایت میں متفرد ہے۔

عالم سے سفارش کا کہا جائے گا

۱۷۱۷:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عنبہ نے ان کو کثیر بن عبید ججی نے ان کو بقیہ نے ان کو مقاتل بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابو زبیر نے اور شریح بن سعید نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم اور عابد دونوں قیامت میں اٹھائے جائیں گے اور عابد سے کہا جائے گا کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیے اور عالم سے کہا جائے گا آپ ٹھہر جائیے پہلے آپ لوگوں کے لئے شفاعت کر لیجئے جن کو آپ نے بہتر ادب سکھایا تھا۔ مقاتل بن سلیمان کا اس حدیث میں تفرد ہے۔

۱۷۱۸:..... ان روایات میں سے ہے جن کے ساتھ مجھے اجازت دی تھی ابو عبد اللہ نے اور اس میں اجازت دی تھی ابو العباس اصم سے ان کو

(۱۷۱۳) ... تذکرۃ الموضوعات للفتنی (ص ۲۱)

(۱۷۱۵) ... أخرجه الترمذی (۲۶۸۱) عن محمد بن إسماعیل عن إبراهيم بن موسى عن الولید بن مسلم. به.

وأخرجه ابن ماجه (۲۲۲) عن هشام بن عمار. به.

وقال الترمذی: هذا حدیث غریب ولا نعرفه إلا من هذا الوجه من حدیث الولید بن مسلم.

(۱۷۱۶) ... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳۶۹/۱)

وقال ابن عدی:

وهذا الحدیث لا اعلم رواه عن أبی الزناد غیر أبی الربیع السمان.

(۱۷۱۷) ... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲۳۳۰/۶) فی ترجمة مقاتل بن سلیمان أبو الحسن الأزدی.

(۱۷۱۸) ... عزاه ابن حجر فی الفتح (۲۱/۱۳) إلی یعقوب بن شبة من طریق الحارث بن حصيرة عن زید بن وهب عن ابن مسعود

ومن طریق أبی إسحاق عن أبی الأحوص عن ابن مسعود

(۱) ... غیر واضح فی الأصل.

یکٹی بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن ولید نے بدر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحاق نے ہمیرہ بن مریم اور ابوالاحوص سے انہوں نے ابن مسعود سے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نہیں آتا کوئی سال مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ پہلے سے برا ہوتا ہے۔

لوگوں نے کہا بے شک ہم ایسے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک سال خوشحالی کا آتا ہے اور کوئی سال قحط کا حضرت ابن مسعود اللہ کی قسم میں نے تمہارے قحط اور خوشحال سال کو مراد نہیں لیا مگر مراد تو علم اور علماء کا فقد ان ہے تحقیق تمہارے گزشتہ سالوں میں عمر رضی اللہ عنہ تھے اب تم مجھے اس جیسے دکھاؤ۔ یا یہ مراد ہے کہ جو تمہاری گزشتہ سالوں والی زندگی تھی اب وہ کہاں ہے مجھے وہ دکھاؤ ذرا؟

۱۷۱۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن سلیمان منصور نے ان کو زکریا بن یکٹی بن حارث نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو حجاج بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ہشام بن حسان نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: کہ عالم کی موت ایک ایسا فتنہ ہے جسے کوئی شئی نہیں روک سکتی۔ دوسری تعبیر یہ ہے کہ عالم کی موت ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو پر نہیں کیا جاسکتا جب تک اختلاف شب و روز باقی ہے (یعنی قیامت تک خلا پر نہیں ہو سکتا) حجاج بن مسلم وہ ابو مسلم صاحب صحیح ہیں۔

بہترین عالم کون ہے؟

۱۷۲۰: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو رجاء بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن بحر نے مقام جبلہ میں ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو مروان بن جراح نے انہوں نے اس کو حدیث بیان کی میسرہ بن حلبس سے یہ کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ تم لوگ علم سیکھو اس وقت سے پہلے کہ تمہاری طرف لوگوں کو (علم کے لئے) احتیاجی ہو بے شک سب لوگوں میں سے عابد ترین شخص وہ عالم ہے جس کی طرف لوگوں کو احتیاجی ہو اور وہ لوگوں کو اپنے علم کے ساتھ نفع دے اور اگر لوگوں کو اس کی ضرورت نہ پڑے تو علم کے ساتھ اپنے نفس کو نفع دے جو اللہ نے اس کو علم عطا کیا ہے۔ کیا حال ہوگا تمہارے علماء ختم ہو جا رہے ہیں۔ اور تمہارے عالم علم حاصل نہیں کر رہے، اگر عالم اپنے علم کو بڑھانا چاہے تو علم کو بڑھا سکتا ہے۔ علم کسی شئی کو کم نہیں کرتا۔ اگر بے علم انسان علم حاصل کرنا چاہے تو وہ علم حاصل کر سکتا ہے۔

۱۷۲۱: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن محمد موسیٰ نے ان کو ابو العباس رحم نے ان کو یوسف بن عبید خوارزمی نے ان کو محمد بن روح نے ان کو ایوب بن سلیمان ثقفی نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر میں علم کی طلب میں کسی قدر نکل جاؤں جس سے میں اپنے اصلاح کا ارادہ کروں اور ان کی اصلاح کا جن کی طرف میں واپس لوٹ کر آؤں تو میرے نزدیک یہ چیز سال بھر روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور سال بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ شیطان نے ابن آدم سے کہا کاش کہ تو عمل کرتا پس تم نے نہ جانا چنانچہ اس نے اسے حصول علم سے روک دیا۔

اگر کسی کو اس کا علم پورا ہوتا تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو پورا ہوتا۔ حالانکہ ان کے پاس علم کی الواح اور تختیاں تھیں ان میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ مگر انہوں نے (حضرت خضر سے حصول علم کے لئے کہا تھا۔)

هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشداً

کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے اس شرط کے ساتھ چلوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھلائیں جو رشدد و ہدایت آپ سکھائے گئے ہیں۔

۱۷۲۲: ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر مستملی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن مطر نے ان کو فضل بن حباب نے جمحی نے بطور املا کے ان کو سلیمان

بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو اوس بن خالد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو حکمت کو سنتا ہے اور اس سے شریٰ حاصل کرتا ہے مثل اس شخص کے ہے جو کسی چرواہے کے پاس آئے اور کہے اے چرواہے میاں! مجھے ایک بکری بکریوں میں سے دے دو۔ وہ یہ کہے کہ جاؤ کسی بکری کو کان سے پکڑ کر لے جاؤ وہ جائے اور جا کر بکریوں کے کتے کو کان سے پکڑ لے۔

۱۷۲۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے جعفر مستملی نے ان کو محمد بن احمد بن سنان نحوی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ابن لہیعہ نے ان کو عطاء نے کہتے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ناموں کو اس قدر جانو جن کے ساتھ تم اپنے رشتوں کو ملا سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

یا تم لوگ اس قدر عربی زبان سیکھو جس کے ساتھ کتاب اللہ کو سمجھ سکو اس کے بعد رک جاؤ اور ستاروں کے بارے میں اس قدر سیکھو جس کے ساتھ تم بروبحر کی تاریکیوں میں راستہ ڈھونڈ سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

۱۷۲۴:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن خلف مروزی نے ان کو احمد یونس نے ان کو ابو بکر عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اکثر حدیث رسول نزدیک (فلاں شخص کے) انصار میں سے پائی میں ان میں سے ایک شخص کے پاس آتا تھا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ وہ سور ہے ہیں اگر میں چاہوں تو میرے لئے انہیں بیدار کر لیا جائے۔ میرے لئے بیدار کر لیا جاتا میں بیٹھتا حتیٰ کہ وہ شخص نکلتا البتہ استنباط کرتا اس کے ساتھ اپنی حدیث۔

چہل حدیث کی فضیلت

۱۷۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو ابن علاش نے ان کو خسیف بن مجاہد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے گا جو انہیں ان کے دین میں فائدہ دیں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء میں سے اٹھائیں گے اور عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۱۷۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو میرے چچا احمد بن حبیش نے ان کو ہارون بن عمرہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل سیوطی نے ان کو عمرو بن محمد صاحب یعلیٰ بن اشدق نے ان کو عبد الملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے کہ جس وقت آدمی حفاظت کرے گو وہ فقیہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اٹھائیں گے اور میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

۱۷۲۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر عطار نے ان کو ہاشم بن ولید ابو طالب ہروی نے ان کو

(۱)..... غیر واضح فی الأصل

(۱۷۲۵)..... أخرجه ابن عدی (۱۷۹۹/۵) عن أحمد بن علی بن المثنیٰ أبو یعلیٰ۔ بہ۔

(۱۷۲۶)..... أخرجه الشیرازی فی الألقاب وابن حبان فی الضعفاء وأبو بکر فی الغیلابیات والبیہقی والسلفی وابن النجار (الکنز ۲۹۱۴)

(۱۷۲۷)..... أخرجه ابن حبان فی الضعفاء (۱۲۳/۲) عن إبراہیم بن أبی امیۃ بطرسوس عن أبی طالب ہاشم بن الولید الہروی۔ بہ۔ =

عبدالملک بن ہارون بن عسٹر نے پھر اس نے مذکورہ کوشل حدیث ذکر کی علاوہ اس کے کہ اس نے کہا کہ میں نے سوال کیا انہوں نے فرمایا اور میں اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ یہ لوگوں کے مابین مشہور ہے مگر اس کی اسناد نہیں ہے۔

۱۷۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابونصر احمد بن بہل فقیہ نے بطور املا کے بخاری میں ان کو جعفر بن شعیب شاشی نے ان کو ابوطالب ہروی نے ان کو عمرو بن ہارون بن ضحاک نے ان کو عثمان اسدی نے عوف بن عبداللہ سے ان کو عقبہ نے کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا بے شک لوگوں کی ہدایت اس کے عالم پڑوس میں ہے اور اس کے اپنے اہل بیت میں ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ عالم کی مثال اس کے پڑوس اور اس کے اہل بیت میں ان کے درمیان ایک کنویں جیسی ہے جب انہیں ضرورت پڑتی ہے اس سے پانی پی لیتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ اچانک جب وہ صبح کرتے ہیں اور اس کا پانی خشک ہو چکا ہو۔

۱۷۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ جر جانی ان کو ابو العباس شیبانی نے ان کو ابو نعیم عبید بن ہشام حلیمی نے ان کو اصبع بن محمد اقی نے ان کو کلثوم بن جوشن قشیری نے ان کو عبداللہ بن ابی عیزار نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی جوان کو دیکھتے جو علم طلب کر رہے ہوتے تو فرماتے تمہیں خوش آمدید ہو حکمت کے چشموں اور اندھیروں کے چراغوں پرانے لباسوں اور جدید قلوب والوں کو۔

۱۷۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عبوری حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا معتمر بن سلیمان سے کہتے تھے میرے والد نے مجھے اس وقت لکھا جب میں کوفہ میں تھا اے بیٹے صحیفوں میں دیکھو اور علم کو لکھو بے شک مال فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہے گا۔

علم کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں

۱۷۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن علی بن بکر عدل سے کیا آپ نے ابراہیم بن محمد بن ہانی کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبدان بن عثمان کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن مبارک نے کہا تھا۔ علم چار چیزوں کے بغیر طلب نہیں کیا جاتا۔

۱۷۳۲:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن احمد ماسر جیسی نے ان کو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ہانی نے ان کو ابو محمد بن ہانی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے کہ علم کی طلب چار چیزوں کے بغیر تمام نہیں ہوتی (۱) فرصت ہو۔ (۲) مال ہو (۳) یاد کرنا (۴) پرہیزگاری۔

۱۷۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ بن زکریا شاشی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یاسین سے انہوں نے سنا محمد بن طالب سے وہ حکایت کرتے تھے حرمہ بن یحییٰ سے انہوں نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے۔ وہ فرماتے تھے کہ اس علم دین کو کوئی شخص (چاپلوسی کے ساتھ) تحکم اور سینہ زوری زبردستی کے ساتھ اور نفس کے غلبے کے ساتھ طلب نہ کرے کہ کامیاب نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس کو طلب کرے اپنے نفس کو ذلیل کرنے، گذران اور زندگی کی تنگی اور علماء کی خدمت کرنے کے ساتھ وہ شخص علم دین حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

۱۷۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوطیب محمد بن احمد ذہلی سے انہوں نے سنا مسدد بن قطن سے انہوں نے سنا

علی بن حشرم سے کہتے تھے کہ میں نے حضرت وکیع کی خدمت میں حافظہ کی کمی کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا۔ حافظہ کے لئے آپ مدد طلب کیجئے گناہوں کی کمی کرنے کے ساتھ۔

۱۷۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے۔ محمد بن عبداللہ فارسی نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسن بن ابراہیم بن قدامہ جندقرجی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن رافع سے وہ کہتے تھے کہ حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ آپ نے حافظہ کیسے اچھا اور بہتر کیا؟ فرمایا کہ ترک معاصی کے ذریعے۔ دوسری روایت میں حافظہ کیسے تازہ کروں؟ فرمایا ترک معاصی کے ساتھ۔

ایمان کا اٹھارھواں شعبہ

علم کا پھیلانا، صاحب علم کے اہل خانہ کو اس سے منع نہیں کرنا چاہئے
کوئی شخص جب عالم کے پاس آئے (تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟)

جو شخص کسی ایسے صاحب علم سے سوال کرے جس کے پاس اس چیز کا علم موجود ہو اور وہ سائل رہنمائی طلب کرے اور استفادہ کرنا چاہے تو صاحب علم پر واجب ہے کہ اس کو اس چیز کے بارے میں بتلائے، صاحب علم کو اس کے چھپانے کا اختیار نہیں ہے۔ استنباط کرنے کے امور میں کتمان سے نصوص میں کتمان کرنا زیادہ سخت گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)..... ما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا

فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم۔

تمام اہل ایمان کے لئے تو ممکن نہیں ہے ہو سکتا کہ وہ سارے جا کر (علم دین میں مہارت پیدا کریں) (پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ) کہ ہر بڑی جماعت سے ایک مختصر جماعت جائیں اور جا کر دین میں خوب سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی پوری قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ بھی اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جا کر دین کی تعلیم حاصل کر کے آنے والے جب واپس آئیں تو جو کچھ دین کا علم سیکھ کر آئے ہیں وہ ان لوگوں کو بتلائیں جو کچھ ان سے غائب رہ کر انہوں نے حاصل کیا ہے تاکہ دونوں فریق جو علم سیکھنے گئے اور جو نہیں جا سکے علم رکھنے اور جاننے میں شریک ہو سکیں (اس سے معلوم ہوا بتانا ان پر لازم ہے اور علم لینا ان لوگوں کا حق ہے چھپانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ چھپانا گناہ ہے۔) (مترجم)

(۲)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم۔

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا پکا وعدہ لیا جو کتاب دے گئے ہیں کہ تم احکام کتاب کو ضرور بیان کرنا لوگوں کے

لئے اور اسے تم مت چھپانا مگر انہوں نے (لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی بجائے) اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی پر شرط رکھی تھی جس کو اس نے کتاب عطا کی تھی کہ وہ اس کو لوگوں کے لئے بیان کر دے اور بالکل نہ چھپائے تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم دین علم دین رکھنے والوں پر محمول ہے اور لدا ہوا ہے اس شرط کے ساتھ جو ان کے آگے آئے اس تک اس کو پہنچائیں اس شرط پر نہیں ہے کہ اس علم کا حاصل اس کے ساتھ منفر د رہے اور دوسروں سے الگ تھلگ رہ کر اس میں اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

(۳)..... فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔

اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو نہیں جانتے کہ وہ جاننے والے سے پوچھیں یعنی بے علم عالم سے پوچھیں تو گویا اسی طرح

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے وہ درست جواب دے اور بتلائے۔

۱۷۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان دونوں کے ماسوائے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو امیہ نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے۔

عمر بن سلیمان نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبد الرحمن سے وہ ابن ابان بن عثمان ہیں وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ مروان ابو الحکم نے زید بن ثابت کے پاس دوپہر کے وقت پیغام بھیجا۔ ہم نے کہا کہ اس وقت انہوں نے پیغام ایسے نہیں بھیجا کچھ پوچھا ہے جب وہ چلا گیا تو ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہم نے اس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے رسول اللہ سے سنا تھا میں نے سنا آپ فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس کو آدمی کو تروتازہ رکھے (خوش رکھے) جس نے ہم سے حدیث سنی پھر اس کو یاد کر لیا تا کہ اس کو آگے پہنچائے بہت سے فقہ کے حامل (دین کی فہم رکھنے والے) اس فقہ کو ایسی آدمی تک پہنچاتے ہیں جو پہنچانے والے سے زیادہ فقیہ ثابت ہوتا ہے (یعنی وہ اس فہم سے بہتر سے بہتر مسائل استنباط کر سکتا اور کرتا ہے) اور بہت سے حامل فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔

تین چیزیں چوری نہیں ہوتی

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کمی اور چوری نہیں ہو سکتی۔

(۱)..... دائمی طور پر قلب مسلم۔

(۲)..... اخلاص عمل اللہ کے لئے۔

(۳)..... حکمرانوں کو نصیحت اور خیر خواہی۔

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لزوم۔ بے شک ان کی دعا احاطہ کرتی ہے ان سب کو جو ان کے ماسوائے ہیں۔

اور وہ شخص جس کی نیت آخرت کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے معاملے کو مریط فرماتے ہیں۔ اور غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتے ہیں۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر جھک آتی ہے۔ اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں تفریق و امتیاز ڈال دیتے ہیں۔ اور فقر و محتاجی کو اس کے ماتھے کا نشان بنا دیتے ہیں۔ اور اس کے پاس وہی کچھ دنیا آتی ہے جو اس کے لئے لاکھی گئی ہے۔

۱۷۳۷:..... فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو امیہ نے ان کو عمر بن یونس یمامی نے ان کو جہنم نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن ربان بن عثمان نے اپنے والد سے ان کو زید بن ثابت نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

۱۷۳۸:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عبد الرحمن نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تروتازہ رکھے (خوش رکھے) اس آدمی کو جو ہم سے کوئی کلمہ سنتا ہے پھر اس کو آگے پہنچاتا ہے جیسے اس کو سنتا ہے (یعنی کسی کمی بیشی کے بغیر) بے شک بہت سے لوگ جن کے پاس دین کی بات پہنچتی ہے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۷۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو یوسف نے ان کو محمد بن ابن بکر نے ان کو عبد الوہاب ثقفی نے ان کو

(۱۷۳۶)..... أخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى رقم ۱) من طريق أبي داود الطيالسي. به.

وأخرجه أبو داود (۳۶۶۰) والترمذي (۲۶۵۶) مختصراً.

(۱۷۳۸)..... أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۵۴۰/۶) بنفس الإسناد.

(۱۷۳۹)..... أخرجه البخاري (۲۶/۱) ومسلم (۱۳۰۵/۲، ۱۳۰۶) من طريق محمد سيرين.

ایوب نے ان کو محمد بن ابن ابی بکرؓ نے ان کو انکے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اپنے منیٰ کے خطبے میں ارشاد فرمایا: خبردار تم میں سے جو موجود ہیں وہ ان تک اس پیغام کو ضرور بالضرور پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید کہ وہ جن کو یہ پہنچائیں وہ اس پیغام کے لئے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوں ان بعض سے جنہوں نے اس کو سنا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۱۷۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عباس نے اعمش سے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سنو اور تم سے ہر وہ شخص سنے گا جو تم سے سنے گا۔

دوسری تعبیر۔ تم سن رہے ہو (ہم سے) اور جو تم سے سنے گا ان میں سے بھی بعض کوئی سنے گا۔

۱۷۴۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو ہریرہ بن احمد بن محمد بن زیاد قحطان نخوی نے ان کو محمد بن جسم سمری نے ان کو لہثیم بن خالد مقری نے ان کو یحییٰ بن متوکل باہلی نے ان کو محمد بن ذکوان ازدی نے ان کو ابو ہارون عبدی نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے تھے خوش آمدید ہو مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے ساتھ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تمہارے لئے مجلس میں وسعت کریں۔ اور ہم تمہیں حدیث سمجھائیں بے شک تم لوگ ہمارے خلیفہ ہو بعد میں پیچھے رہنے والے ہو۔ اور حدیث والے ہمارے بعد ہوں گے اور نو جوان کا بوسہ لیتے اور اسے کہتے تھے اے بھتیجے جب تم کسی چیز کے بارے میں شک کرو تو مجھ سے پوچھ لو یہاں تک تم یقین کر لو اگر آپ یقین کے ساتھ لوٹیں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ شک پر لوٹیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

علم سیکھو اور سکھاؤ

۱۷۴۲:..... سعید بن ابی بن کعب بصری کی حدیث میں راشد حمانی سے یعنی ابو محمد سے ان کو عبد الرحمن بن ابی بکر سے ان کو ان کے والد نے خبر دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو علم سکھاؤ۔

ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے فرماتے ہیں یہ حدیث مجھ سے محمد بن عقبہ سدوس نے کہی یعنی سعید بن ابی بن کعب نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۷۴۳:..... خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ شخص علم کی بات کو چھپالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام چڑھائیں گے۔

۱۷۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو علی بن حمزہ نے دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبد الوارث نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۱۷۴۰)..... أخرجه أبو داود (۳۶۵۹) من طريق الأعمش. به.

(۱۷۴۱)..... أخرجه المصنف في المدخل (۶۲۳) من طريق محمد بن الجهم السمری. به.

(۱۷۴۳)..... أخرجه أبو داود (۳۶۵۸) عن موسى بن إسماعيل. به.

وأخرجه الترمذی وابن ماجه (۲۶۱) وقال الترمذی حسن.

(۱)..... هكذا في الأصل وباقي في الإسناد في المستدرک (۱۰۱/۱): عبد الوارث ثنا علي بن الحكم عن عطاء عن رجل عن أبي هريرة مرفوعاً.

کتمان علم پر وعیدیں

۱۷۴۵:..... خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے علی بن حمزہ نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں یہ اعمش تشریف لائے عطاء کے پاس اور اس سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا چنانچہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس کو حدیث بیان کر رہے ہیں حالانکہ یہ تو عراقی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص علم کے بارے میں دریافت کیا جائے وہ اس کو چھپالے قیامت کے دن اس کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ آگ کی لگام چڑھایا ہوا ہوگا۔

۱۷۴۶:..... ہم نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن طہمان کی حدیث کو سماک سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے مذکور کی مثل منصور فر فرغ روایت کے۔ حمید اس روایت میں منفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۷۵۷:..... اور اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے عطاء سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۷۴۸:..... ہم نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمرو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ سب بطرق مذکور میں کتاب المدخل میں۔

۱۷۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسباط نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو حمید بن ابوسوید نے عطاء بن ابی رباح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سکھلاؤ اور شدت نہ کرو بیشک معلم بہتر ہے شدت کرنے والے سے۔ دوسری تعبیر یہ ہے علم سکھلاؤ اور مغرور نہ بنو بے شک معلم مغرور سے بہتر ہے۔

۱۷۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعد بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی فتول عنہم فما انت بملوم۔ پس منہ پھیر لے تو ان سے اعراض کر لے پس آپ کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس آیت میں ہمیں بڑا غمگین اور فکر مند کر دیا اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ کو حکم مل گیا ہے آپ ہم سے منہ پھیر لیں اور ہم سے اعراض برتیں۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين

آپ نصیحت کیجئے بے شک نصیحت فائدہ دے گی مؤمنوں کو۔

۱۷۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عثمان بن احمد حافظ نے انہوں نے سنا ابو الفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ از دی انہوں نے سنا محمد بن احمد بن زہیر سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو علی بن عبد اللہ نے ان کو ایوب بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ خلیل بن احمد جب کسی شخص سے کسی شئی کا فائدہ طلب کرتے یا حاصل کرتے تو اس کا تذکرہ کرتے اور کسی انسان کو فائدہ پہنچاتے تو اس کا تذکرہ نہیں کرتے تھے کہ میں نے ان کو فائدہ دیا۔

(۱۷۴۵)..... أخرجه الحاكم (۱۰۱/۱) من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس . به .

وصححه الحاكم وقال الحاكم : ذكرت شيخنا أبا علي الحافظ بهذا الباب ثم سأله هل يصح شيء من هذه الأسانيد عن عطاء فقال لا قلت لم قال لأن عطاء لم يسمعه من أبي هريرة .

(۱۷۴۹)..... أخرجه المصنف في المدخل (۶۲۷) من طريق إسماعيل بن عياش

خلیل بن احمد کی وضاحت

۱۷۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن فضل ادیب نے ہمدان میں ان کو صولی نے ان کو ابوالعباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابو عثمان مازنی سے ان کو ابوالحسین اخفش نے خلیل بن احمد سے انہوں نے کہا کہ میں کئی طرح کے لوگوں سے ملتا ہوں:

①..... وہ آدمی جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو کہ وہ مجھے فائدہ دے گا۔

②..... وہ آدمی جو میری مثل ہو وہ مجھ سے مذاکرہ کرے گا۔

③..... وہ آدمی جو متعلم ہو یعنی مجھ سے کچھ سیکھے وہ میرے اجر و ثواب میں اضافے کا باعث بنے گا۔

④..... وہ انسان جو مجھ سے دور ہے یا وہ یہ سوچتا ہے وہ مجھ سے اونچا ہے میں ایسے انسان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

۱۷۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی محمود بن محمد حلبی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابن مبارک نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے والد کو حدیث بیان کرتے تھے اور میرے والد اس حدیث کو زیادہ حفظ کرنے والے تھے اس بیان کرنے والے آدمی سے۔ چنانچہ میرے والد اس کی طرف کان لگائے ہوئے بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں نے اس آدمی سے کہا کہ میرے والد کو یہ حدیث اچھی طرح یاد ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے چیخ کر مجھ سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ بیٹا۔ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا اے بیٹے! تم نے اپنے باپ کو اس کے ہم نشین کے آگے ناکام کر دیا۔ البتہ تحقیق میں یہ حدیث اس وقت سے سن چکا تھا جب اس کا باپ بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ البتہ تحقیق وہ اپنے بھائی کو حدیث بیان کرتا تھا۔ اور یہ جس کو حدیث بیان کرتا ہے وہ بیان کرنے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہے یہ حدیث بیان کر کے میرے علم میں کوئی اضافہ نہیں کر رہا بلکہ صرف اس قدر کہ وہ بیان کر کے خوش ہو رہا ہے کہ اس نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں

۱۷۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد نے ان کو عدی بن فضل نے ان کو حبیب اعور نے ان کو ابورجاء نے ان کو سلیمان نے انہوں نے فرمایا لوگ تین طرح کے ہیں ایک وہ جو سنتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں دوسرے وہ جو سنتے نہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں تیسرے وہ جو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں بعض لوگ حامل داء اور بیماری ہیں بعض حامل شفاء ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ جب تم ان کے آگے اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرو تو آپ کی اعانت کرتے ہیں اور اگر آپ بھول جائیں تو وہ آپ کو یاد دہانی کراتے ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ اگر ان کے آگے اللہ کا ذکر کرو آپ کی اعانت نہیں کرتے اگر آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد دہانی نہیں کرائے لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کیجئے اور خشوع اور اظہار ذلت و عجز کیجئے اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ تجھے بلند کر دیں گے۔ اور قریب اور بعید کے لئے سلام کہئے بے شک اللہ کی سلامتی کو ظالم نہیں پہنچتے۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو علم عطا کرے تو اس کی اتباع کیجئے تاکہ آپ وہ جان لیں جو کچھ اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے۔

بے شک اس عالم کی مثال جو علم رکھتا ہے اس آدمی جیسی ہے جو چراغ راستے میں لئے کھڑا ہے جو بھی راستے پر گزرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور خیر کی۔ اور اس علم کی مثال جو اس کے ساتھ نصیحت نہ کی جائے خاموش بت جیسی ہے جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور اس حکمت و دانائی کی مثال جو بلند ہو جائے اس خزانے جیسی ہے جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

۱۷۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو بتایا ابو العباس رحم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے انہوں نے کہا بے شک حکمت کی باتوں میں لکھا ہے اس عالم کے لئے مبارک بادی ہے جو علم کے ساتھ بولتا ہے اور اس سننے والے کے لئے مبارک باد ہے جو باب محفوظ کرتا ہے۔

۱۷۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے دھرتی پر کوئی ایسا سامان نہیں ہے جو اس کے مالک پر روشنی پھیلائے علم سے زیادہ۔

علم کے لئے آفت جھوٹ ہے

۱۷۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا ابو بکر اسماعیل بن محمد ضریر سے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا بشر بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں ان کو بتایا علماء بن اسلم نے ان کو ابو بہ بن عجاج نے وہ کہتے ہیں میں نساہ بکری کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا ابو بہ بن عجاج۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے تو مختصر بتایا مگر میں سمجھ گیا کس کام سے آئے ہو؟ میں نے کہا علم کی طلب مجھے لے آئی ہے۔ انہوں نے کہا شاید تم ایسی قوم سے میرے پاس آئے، ہوا اگر میں ان کو حدیث بیان کروں تو وہ مجھ سے اس کو محفوظ نہیں کریں گے اور اگر میں عرض سے رک جاؤں تو وہ مجھ سے پوچھیں گے نہیں کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوتا۔ اس نے مجھے کہا کہ مروہ کے دشمن کیا کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے بتائیے اس نے کہا کہ بنو عمر برائی، اگر دیکھیں اچھائی کو اس کو دفن کر دیتی اور دیکھیں برائی ان کو پھیلا دیں پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک علم کے لئے ایک مصیبت ہے اور علم کی بربادی ہے اور قدرنا شناسی ہے۔ علم کی آفت و ہلاکت جھوٹ ہے اس کی ناقدری نسیان ہے اور اس کی بربادی اس کو ان لوگوں میں عام کرنا ہے جو اس کے اہل نہیں۔

۱۷۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے عبد الحلق بن علی نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد طفاچی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ جان لوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی ایک اس علم دین کو محض اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ میں اس کے گھر جا کر حدیث بتاؤں۔

۱۷۵۹:..... اور میں نے سنا ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسین احمد بن محمد فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو العباس بن عطا سے وہ کہتے ہیں موعظہ اور نصیحت عوام کے لئے ہوتی ہے تذکرہ اور یاد دہانی ہوتی ہے خواص کے لئے اور نصیحت و خیر خواہی بھائیوں کے لئے فرض ہے اللہ نے اس کو فرض کیا ہے عقلمند مومنوں پر اور اگر یہ چیز نہ ہوتی تو سنت باطل ہو جاتی اور شریعت معطل ہو جاتی۔ (اگر یہ چیز ہمیشہ

(۱)..... فی الأصل (الی) بدلاً من (به)

(۲)..... فی جامع البیان (اسماعیل)

(۳)..... سقط من المخطوطة واثبتاه من الجامع.

(۴)..... فافته نسيانه وهجته ان تضعه عند غير اهله ونكره الكذب فيه كذا في جامع بيان العلم ص ۱۳۲ ج ۱

جاری نہ ہو تو سنت باطل ہو جائے اور شریعت معطل ہو جائے۔)

۱۷۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کو خبر دی ابو علی سامی نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں میں نے سناسری بن مغلس عابد سے وہ کہتے تھے بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کے دلوں سے اسباب کی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ اور ان کے سیاست کے والی ہونے کی اور ان کے درست کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ محض اللہ کی عطا کردہ توفیق کے ساتھ سیدھے اور درست چلتے ہیں۔ اللہ کے سوا انہوں نے کوئی اپنا دوست بنایا ہے اور نہ ہی کوئی مرشد اور رہنما بنایا ہے بلکہ انہوں نے اپنا معاملہ اسباب کے قائم کرنے پر دیا ہے چنانچہ انہوں نے علم کو طلب کیا ہے اور اسی کا اقتباس کیا ہے لہذا وہ لوگ بمنزلہ اس چراغ کے ہو گئے جو راستے کے بیچ میں ہوں جس سے لوگ روشنی حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اس کی روشنی کم نہیں ہوتی۔

۱۷۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو فتح بن سحون عابد نے ان کو عباس بن یزید نے ان کو حباب بن موسیٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک کو سرزنش اس بارے میں کی گئی تھی کہ وہ اپنا مال شہروں میں تقسیم کراتے تھے اور اپنے شہر والوں میں تقسیم نہیں کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں جہاں خرچ کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ زیادہ ضرورت مند ہیں اور وہ حدیث طلب کرتے ہیں اور طلب حدیث کو اچھے طریقے سے کرتے ہیں۔ لوگوں کو اس مال کی حاجت شدید ہوتی ہے۔ وہ محتاج ہیں اگر کوئی بھی ان کی سرپرستی نہیں کریں گے تو ان کا علم ضائع ہو جائے گا بے شک ان کے اغنیاء نے امت محمدیہ کے لئے علم کو پھیلا دیا ہے۔ میں نبوت کے بعد علم پھیلانے سے کسی شئی کا افضل درجہ نہیں جانتا۔

۱۷۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد جریر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا سہل سے وہ کہتے تھے۔ علم کا شکر تعلیم ہے اور عمل کا شکر معرفت کی زیادتی ہے۔

کلمہ خیر مال سے بہتر ہے

۱۷۶۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن محمد بن ظفر بن محمد علوی نے آپ کو ابو الحسن علی بن عمرو بن سہل بغدادی نے ان کو عبد الغافر بن سلمہ حمصی نے ابو حمید نے ان کو ابو حیون نے ان کو ابو ساء عتبہ بن تمیم تنوخی نے ان کو ابو عبید صوری نے انہوں نے کہا تیرے لئے تیرے بھائی کی طرف خیر کا کلمہ اس مال سے بہتر ہے جو وہ تجھے عطا کرے کیونکہ ایک کلمہ خیر تجھے نجات دلا سکتا ہے اور مال تجھے گمراہ کر سکتا ہے۔ اور میرے لئے یہی مفہوم آنے والی روایت سے مروی ہے۔

۱۷۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن حمیرویہ ہروی نے۔ ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن عزیر نے ان کو عبد اللہ بن ابو جعفر نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے یہ رسول اللہ نے فرمایا ایک مسلمان کوئی خیر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے نہیں ہدیہ کرتا ہے جو حکمت و دانائی کے کلمے سے بہتر و افضل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہدایت کو زیادہ کرتے ہیں یا اس کے ذریعے اس سے کسی نقصان وہ کو دور کرتے ہیں۔

یحییٰ بن یحییٰ نے اس کے متابع کو بیان کیا ہے۔ اسماعیل بن عیاش سے اور اس حدیث کی اسناد میں عبید اللہ اور عبد اللہ کے درمیان ارسال ہے روایت مرسل ہے۔

کثیر بن مرہ حضرمی کی نصیحت

۱۷۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصفہانی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان بن مسھر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کثیر بن مرہ حضرمی سے وہ کہتے ہیں۔ آپ حکمت و دانائی کی باتیں بیوقوفوں کے سامنے نہ کیا کریں اس لئے کہ وہ ایک جھوٹا سمجھیں گے۔ اور جھوٹی باتیں حکماء کے سامنے نہ کریں اس لئے کہ وہ تم پر سخت ناراض ہوں گے۔ اور علم کے مستحق سے علم کو نہ روکنے آپ گنہگار ہو جائیں گے۔ اور نا اہل کے آگے علم کو بیان نہ کیجئے ورنہ آپ خود جاہل بن جائیں گے۔ بے شک تیرے اوپر تیرے علم کے بارے میں حق ہے، بے شک تیرے اوپر تیرے مال میں بھی حق ہے۔

۱۷۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح خمیری نے ان کو عبد اللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو بقیہ نے ولید بن کامل بجلی سے ان کو نصر بن علقمہ نے عبد الرحمن بن عائد سے مقدم بن معدیکرب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

جب تم لوگ لوگوں کو کچھ بیان کرنے لگے تو ان کو ایسی بات بیان کرو جو غائب ہو اور ان پر مشقت ہو۔

متعلم اور معلم سخی ہوتے ہیں

۱۷۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابی عمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو بکر احمد بن عاصم نبیل قاضی اصفہانی نے ان کو بیان کیا حوٹلی عبد الوہاب بن نجدہ نے ان کو سوید بن عبد العزیز نے نوح بن ذکوان سے ان کو ان کے بھائی نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ سخی ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سخاوت کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر میں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بندوں میں زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم سیکھے گا پھر اس کو پھیلانے کا قیامت کے دن آئے گا کہ وہ اکیلا امیر ہوگا فرمایا۔ وہ اکیلا ایک امت یعنی ایک جماعت ہوگا۔

۱۷۶۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو محمد بن مصفا نے ان کو بقیہ نے ان کو جریر نے زہری سے اس نے سائب بن یزید سے کہ انہوں نے عہد رسول عہد بدر میں کوئی قصہ بیان نہیں کیا تھا اور وہ بیمار تھے جنہوں نے تمیم داری سے قصہ بیان کیا انہوں نے حضرت عمر سے اجازت طلب کی کہ وہ لوگوں کے سامنے قصہ بیان کریں۔ حضرت عمر نے ان کو اجازت دی۔ اور ہم نے علم نشر کرنے کی کیفیت اور اس کی فضیلت میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو اسی بارے میں آثار آئے ہیں کتاب المدخل میں جو شخص اس کا ارادہ کرے اس کی طرف رجوع کرے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا

طالب علم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم حاصل کرنا اور عالم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم دینا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔ طالب علم یہ ارادہ نہ

کرے کہ جو کچھ وہ تعلیم کر رہا ہے اس کے ساتھ مال کمائے گا یا لوگوں میں اپنی شہرت میں اضافہ کرے گا یا اپنے ہم عصروں پر اپنی فوقیت و برتری جتلائے گا، یا اپنے مخالفین کو نیچا دیکھائے گا یا ان کا مقابلہ کرے گا اور عالم اپنے پڑھانے اور تعلیم دینے سے یہ ارادہ نہ کرے کہ اس سے پڑھنے والے شاگرد بہت ہوں گے اور جب شمار کئے جائیں گے تو اس کے علاوہ لوگوں کے مقابلے میں اس سے علم حاصل کرنے والے زیادہ تعداد میں ہوں گے، اور یہ بھی ارادہ نہ ہو کہ اس کا علم دوسروں کے علم کے مقابلے میں لوگوں میں غالب ہوگا۔ بلکہ عالم امانت کو پہنچانے کا ارادہ کرے کہ اس سے جس نے علم حاصل کیا ہے اس طرح اس نے اس امانت کو پھیلایا ہے جو اس کے سینے میں محفوظ اور دفن تھی اور معالم دین کے جیسا نیت کرے اور ان کے مٹنے اور سے اپنے درس کے ساتھ حفاظت کرنے کی نیت کرے۔

۶۹:۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ اتری ہوتی تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَإِذَا خِذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ.

(یاد کرو اس وقت کو) جب اللہ نے ان لوگوں سے پکا عہد لیا تھا جو کتاب دیئے گئے ہیں

کہ تم اس کو لوگوں کے لئے ضرور بیان کرو گے اور اسے بالکل نہیں چھپاؤ گے۔

تبصرہ:..... شاگرد اللہ کی عبادت کا تصور اور ارادہ کرے اور علم دین اس لئے سیکھے کہ اس کا علم اسے عمل تک پہنچائے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور علماء میں اضافہ ہو یہ بات علم کے لئے زیادہ احتیاط کی بات ہوگی۔ اور علم کی بقاء کے لئے زیادہ انسب ہوگی۔

علم اگر دنیا کے حصول کے لئے ہو تو جنت سے محروم کر دے گا

۷۰:۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے اور ابو محمد بن حکم نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابو المہجہ نے ان کو سعید بن منصور مکی نے ان کو فلیح نے ان کو ابو طوار نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرتا جاتا ہے اس سے دینی اسباب و مال یا جاہ کے لئے طلب کرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ فلیح نے کہا کہ عرفہا سے مراد اس کی خوشبو ہے۔

علماء پر فخر کرنے کے لئے علم حاصل مت کرو

۷۱:۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمیٰ ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ابن جریج سے اس نے ابو زبیر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ تم اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو (انہیں حقیر دیکھو) یا بے وقوفوں کے آگے بڑھاؤ ان پر رعب جھاڑو اس لئے بھی نہیں کہ اس کے ذریعے تم مجالس میں اور محافل کی زیئت بنو جس نے ایسا کیا بس آگ ہے اس کے لئے آگ۔

۷۲:۱..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو

(۱۷۷۰)..... أخرجه أبو داود (۳۶۶۳) وابن ماجه (۲۵۲) والحاكم (۸۵/۱) من طريق فليح. به.

(۱۷۷۱)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۸۶/۱)

(۱۷۷۲)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۸۶/۱)

ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے ان کو ائحق بن یحییٰ بن طلحہ نے ان کو عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جس نے علم حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے ان پر فخر کرے بڑائی کرے یا اس کے ذریعے کم عقلوں سے کج بخشی کرے یا اس کے ذریعے لوگوں سے مالی مفاد حاصل کرے بس وہ جہنم کی طرف چلا گیا۔

بے عمل خطیب کی سزا

۱۷۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو حسن بن جعفر نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن دینار نے ان کو عمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج ایسے لوگوں پر گذرا جن کے ہونٹ کانٹے جارہے تھے جہنم کی آگ کی قینچیوں کے ساتھ جب بھی کانٹے جاتے وہ تڑپتے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا کہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

۱۷۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمود بن محمود فقیہ نے مقام مرو میں۔ ان کو ابو امامہ نے ان کو احمد بن عبد اللہ فریانی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔ ح۔

اور خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے۔ ان کو محمد بن عبد اللہ بن تمیر و یہ ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم لوگ علم حاصل نہیں کرو گے لیکن یہ دیکھو کہ تم عمل کیسے کرتے ہو اس پر جس کا علم سیکھتے ہو۔ (یعنی ڈر عمل نہ کرنے کا ہے۔)

مجھے ڈر لگتا ہے منافق عالم سے

۱۷۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبد الکریم بن یثیم نے ان کو عبید اللہ بن معاذ غبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن معلم نے ان کو ابن بریدہ نے عمر بن حصین سے فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس چیز کا میں تم لوگوں پر خوف کرتا ہوں اس میں سے زیادہ خوف جس چیز کا ہے وہ میرے بعد منافق ہونے کا ہے جس کی زبان پر خالی علم ہوگا۔

۱۷۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبید بن حسان ان کو حماد بن زید نے ان کو میمون کردی نے انہوں نے سنا ابو عثمان نحدی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے اور منبر پر فرما رہے تھے بچاؤ

(۱۷۷۳)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۳۲/۸) من طريق فضيل بن عياض . به .

(۱۷۷۵)..... قال الهيثمي في المجمع (۱/۱۷۷) إلى الطبرانی في الكبير والبخاري ورجال رجال الصحيح .

أخرجه البزار (۱/۹۷) . كشف الأستار من طريق حسن المعلم . به بلفظ .

حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كل منافق عليم اللسان .

وقال البزار لا تحفظه إلا عن عمر . ابن الخطاب . وإسناده عن عمران لحسن إسناده عمران .

(۱)..... في المخطوطة "مسجد الحرام"

بچاؤ تم اپنے آپ کو منافق عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ منافق عالم کیسے ہوتا ہے فرمایا کہ جو حق کی بات کرے اور عمل برا کرے۔

۱۷۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو محمد بن احمد بن ہامان مؤذن سید الحرم نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو عارم نے ان کو دہلم بن عزوان نے ان کو میمون کردی نے ان کو ابو عثمان نحدی نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

میں اس امت پر ڈرتا ہوں ہر منافق سے جو حکمت کی اور دانائی کی باتیں کرے گا اور عمل گناہ اور ظلم کے ساتھ کرے گا اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے دہلم سے اور حدیث میں کہا ہے۔ زیادہ خوفناک جس کا مجھے خوف ہے اس امت پر وہ منافق ہے جس کی زبان عالم ہوگی۔

جس کا علم اس کو فائدہ نہ دے

۱۷۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو جعفر صالح نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عثمان بن مقیم نے (ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو مر اس اسحاق بن ابراہیم مالکی نے مکہ ان کو عبد العزیز بن ابورجاء نے ان کو یونس بن عبد الاعلی نے ان کو ابن رھب نے ان کو جریر یحییٰ بن سلمان نے ان کو عثمان بن مقیم نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عذاب دیئے جانے کے اعتبار سے شدید عذاب میں قیامت کے دن وہ عالم ہوگا اللہ تعالیٰ جس کے علم سے اس کو فائدہ نہ دے (یعنی علم سے فائدہ نہ اٹھائے) اور ابو زکریا کی ایک روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شدید ترین عذاب (اسی عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے یعنی اس پر عمل نہ کرے۔)

بے عمل عالم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا

۱۷۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبد ان نیساپوری نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن کاوزی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی زید صالح نے ان کو سعید بن منصور نے۔ (ح)

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حشاذ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حفص بن اخی انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے یہ دعا تھی۔ اے اللہ میں تیرا پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل اور نفس سے جو سیر نہ ہو سکے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو سکے۔ اور دعا کے آخر میں یہ کہتے تھے اللہ میں ان مذکورہ چار چیزوں سے تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں۔

۱۷۸۰:..... اور اس کو زید بن ارقم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہوں اور اسی طریق سے اس کو امام مسلم نے روایت کیا۔

۱۷۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق مالکی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابوسرۃ نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے اسامہ بن زید سے انہوں نے محمد بن منکر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ منبر پر

(۱۷۷۷)..... أخرجه عبد بن حميد والمصنف (الكنز ۲۹۰۴۳)

(۱۷۷۷)..... أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (الكنز ۲۹۰۹۹)

(۱۷۸۰)..... أخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴) عن زيد بن أرقم مرفوعاً أثناء حديث.

(۱۷۸۱)..... أخرجه ابن ماجه (۳۸۴۳) من طريق أسامة بن زيد الليثي. به وقال البوصيري في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات.

تشریف فرما تھے کہ اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۱۷۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابوعمر و سے اور دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث شعبہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس نے مولیٰ ام سلمہ سے اس نے سیدہ ام سلمہ سے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کا سلام پھیرتے تو یوں کہتے تھے اے اللہ میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور عمل مقبول کا۔

حضرت عویمیر کا بیان

۱۷۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابو زہریہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ کل قیامت کے دن مجھے یہ کہا جائے گا کہ اے عویمیر جس چیز کو تو نہیں جانتا تھا اس کا تم نے کتنی علم حاصل کیا تھا مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے یہ نہ کہا جائے کہ جو کچھ تجھے علم تھا اس میں سے کس قدر تم نے عمل کیا۔

قیامت کے دن کے پانچ سوال

۱۷۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعدی مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو محمد بن عقبہ نے ان کو ابو محض حصین بن نمیر ہمدانی نے ان کو حسین بن قیس ابوعلی رجبی نے اور ابو محض کا خیال ہے کہ وہ شیخ صدوق ہیں انہوں نے عطاء بن عمر سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کے قدم اس وقت تک اپنے رب کے آگے سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ پانچ خصلتوں کے بارے جواب دینا پڑے گا:

۱..... جوانی کے بارے میں کہاں کہاں بڑھاپے تک خرچ کی تھی۔

۲..... عمر کے بارے میں کہ کہاں اس کو فنا کیا تھا۔

۳..... مال کے بارے میں کہاں سے کمایا تھا۔

۴..... اور کس چیز میں خرچ کیا تھا۔

۵..... اور جو علم رکھتے تھے اس پر کتنی عمل کیا تھا؟ محمد بن عقبہ نے کہا کہ میں حشان اور نھر کے پاس گیاؤنوں نے اسی حدیث کے بارے میں

سوال کیا۔

۱۷۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن یعقوب بن احمد فقیہ نے مقام طاہران میں ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد نے ان کو عثمان واسطی نے ان کو مفضل بن محمد جزری نے مکہ مکرمہ میں ان کو صامت بن معاذ جزری نے ان کو عبد المجید بن عبد العزیز بن ابودرداء نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عدی بن عدی صنابچی نے ان کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بندے کے قدم اس وقت تک قیامت میں اللہ کی بارگاہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ وہ چار چیزوں کے بارے میں حساب نہ دے دے عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گنایا تھا اور جوانی کے بارے میں کہ اس کو کہاں خرچ کیا تھا اور مال کے بارے میں کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا تھا اور

(۱۷۸۲)..... أخرجه أحمد (۳۰۵/۶) عن روح عن شعبه. به.

(۱۷۸۳)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۷۶۳/۲).

(۱۷۸۵)..... أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۳۴۱/۱۱ و ۳۴۲) من طريق المفضل بن محمد. به.

کہاں خرچ کیا تھا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا تھا۔

اس کو بھی یحییٰ بن راشد نے ایک آدمی سے اس نے حضرت معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۸۶:..... ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابو بردہ اسلمی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مالک بن دینار کی عادت

۱۷۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد کا ذی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن ضبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو خطیب بھی خطبہ دیکھا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے اس کے بارے میں سوال کریں گے اس کے ساتھ اس کا کیا ارادہ تھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ حضرت مالک بن دینار کی عادت تھی کہ وہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے تھے یہاں تک بیہوش ہو جاتے پھر وہ یہ فرماتے کہ لوگ یہ سمجھتے؟ ہیں کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے میرے کلام و خطاب سے جو میں تمہارے سامنے کرتا ہوں حالانکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں عنقریب مجھ سے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے بارے میں سوال فرمائیں گے۔

۱۷۸۸:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج اور سلیمان بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے اوس بن خالد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنتا ہے اور سنانے والے سے اس بات کو آگے نقل نہیں کرتا اس کی مثال ایسی بدتر ہے جیسے کوئی شخص بکریوں کے چرواہے کہ پاس آ کر کہے کہ ہمارے چرواہے ہمیں بکری کا بچہ دے دیجئے وہ یہ جواب دے کہ آپ جائے اور جا کر ان میں سے اچھا والا پکڑ کر لے جائے چنانچہ وہ گیا اور جا کر بکریوں کے ساتھ پھرنے والے حفاظتی کتے کے بچے کو کان سے اس نے پکڑ لیا۔ یہ الفاظ حجاج بن منہال کی حدیث کے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۷۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے مجھے خبر دی ہے یونس بن یزید نے عمران بن مسلم سے یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا۔ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ اور اس کے لئے وقار اور بردباری سیکھو اور جو شخص تمہیں تعلیم دے رہا ہے اس کے لئے عاجزی کرو علم سیکھتے وقت اور اس کے لئے بھی عاجزی کرو جس کو تم علم سکھلا رہے ہو تم

(۱۷۸۶)..... أخرجه الترمذی (۲۴۱۷) عن أبي بركة الأسلمی وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأبو بركة اسمه نضلة بن عبيد.

(۱۷۸۷)..... أخرجه المصنف من طريق أحمد بن حنبل في الزهد (۱۸۹۳) ط / دار الكتاب العربي.

(۱۷۸۹)..... سبق برقم (۱۷۲۲)

(۱۷۸۹)..... أخرجه أحمد في الزهد و آدم بن أبي إياس في العلم والدينوري في المجالسة وابن منده في غرائب شعبة والإجری من أخلاق

حملة القرآن والمصنف وابن عبد البر في العلم وابن أبي شيبة (الكنز ۲۹۳۳۸)

أخرجه ابن عبد البر (۱۳۵/۱) من طريق يونس بن يزيد. به

سرکش علماء نہ ہو ورنہ تمہارا علم تمہارے جہل کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

۱۷۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمن بن ماتی کوئی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی عرزہ نے ان کو ہشیم بن محمد خشاب نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ سے انہوں نے فرمایا۔
عالم کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو ایسے دھو ڈالے جیسے کپڑا نجاست سے دھو دیا جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۷۹۱: اسی کی اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔
خاموشی سیکھو۔ اس کے بعد حوصلہ سیکھو اس کے بعد علم سیکھو اس کے بعد عمل سیکھو اس کے بعد تم پھیل جاؤ (یعنی علم پھیلانے میں لگ جاؤ۔)

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں

۱۷۹۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصور نے انوک ابراہیم بن بشار نے کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے کہتے تھے۔

جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے علم سیکھتا ہے وہ اس کے ساتھ خلق خدا کو نفع پہنچاتا ہے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے نزدیک عاجزی تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہوتی ہے یہی وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس کو بڑھ کر ذلیل کرتا ہے اور عبادت میں اجتہاد و سخت کوشش سے کام لیتا ہے اور اللہ سے ڈرنے میں سخت فکر کرتا ہے اور اللہ کی ملاقات کا سخت مشتاق ہوتا ہے اور لوگوں کی سخت تواضع کرتا ہے اپنے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کس حال میں اس نے صبح کی ہے اور کس حال میں وہ شام کرے گا اسی دنیا میں۔

۱۷۹۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور انہوں نے سنا ابوالحسن سری سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید سے وہ فرماتے ہیں کہ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک کثرت کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ اب زیادہ تر اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہتے ہیں کیا آپ کو وحشت نہیں ہوتی بولے کہ مجھے کیونکر وحشت ہو سکتی ہے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کے ساتھ اور تابعین کے ساتھ ہوتا ہوں۔

عالم کی تین نشانیاں

۱۷۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابواسامہ محمد بن امر مرقی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن احمد بن عبد اللہ بن نصر قاضی نے ان کو احمد بن مستم نے ان کو عصمتہ بن فضل نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبید بن عمر نے ابو حازم سے انہوں نے فرمایا آپ اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک کہ تیرے اندر تین خصلتیں نہ آجائیں:

①..... جو تم سے اوپر ہے اس تک پہنچنے کی طلب نہ کرو۔

②..... اور جو تم سے کمتر ہے اس کو حقیر نہ سمجھو۔

③..... اور اپنے علم کے ساتھ دنیا حاصل نہ کرو۔

۱۷۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو یعقوب مروزی

نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے۔ کہ عالم جھگڑا اور جدال نہیں کرتا۔ اور کسی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ کی حکمت کو پھیلاتا ہے اگر قبول ہو جائے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور اگر رد ہو جائے تو بھی اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۷۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو جہم عبد القدوس بن بکر بن خنیس نے ان کو محمد بن نصر حارثی نے وہ کہتے ہیں۔ پہلے دور میں یوں کہا جاتا تھا کہ پہلی تعلیم خاموش رہنے کی ہوتی تھی اس کے بعد توجہ سے سننے کی اس کے بعد اس کو یاد کرنے کی اس کے بعد اس پر عمل کرنے کی اس کے، بعد اس کو پھیلانے کی۔

طالب علم کا کام

۱۷۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا پہلا علم توجہ سے بات کو سننا اس کے بعد سمجھنا اس کے بعد اس کو یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر اس کو آگے پھیلاتا ہے۔

۱۷۹۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبد اللہ بن محمد سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیث کو یاد کرنے کے لئے حدیث کے ساتھ عمل کرنے سے مدد لیتے تھے۔

کائنات کا عظیم انسان

۱۷۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو عبد العزیز بن ظبیان نے وہ کہتے ہیں کہ شیخ نے فرمایا۔ جو شخص علم سیکھے اور عمل کرے اور دوسروں کو علم سکھائے ایسا شخص کائنات سماوی میں عظیم انسان ہوتا ہے۔

حسن سے احسن تک

۱۸۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے سعید بن محمد شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن نصر^(۱) بن فقیہ سے انہوں نے ابو یعقوب اسماعیل بن حسن قروی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی وہ کہتے ہیں کہ کلام حسن ہوتا ہے اور کلام سے احسن اس کا معنی ہوتا ہے اور اس کے معنی سے احسن اس پر عمل ہوتا ہے اور اس پر عمل سے احسن اس کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے ثواب سے احسن اس ذات کی رضا ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے عمل کیا ہے۔

۱۸۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن حسین بن داؤد حسنی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عیسیٰ خیاط نے انہوں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ وہ انسان تلاش کیا جاتا اور پسند کیا جاتا تھا جس میں دو

(۱۷۹۶)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۸) من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، به.

(۱۷۹۷)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۴) من طريق محمد بن بشر الحارثي عن ابن عيينة.

(۱)..... كلمة غير واضحة ورسمها هكذا (انتليب)

خصالتیں جمع ہو جاتیں عقل اور پرہیزگاری جو شخص عاقل ہوتا اور پرہیزگار نہ ہوتا تو لوگ کہتے تھے یہ ایسا امر ہے جس کو پرہیزگاری پا سکتا ہے اور اگر پرہیزگار ہوتا مگر عاقل نہ ہوتا تو لوگ یہی کہتے تھے کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کو عقلاء ہی پاسکتے ہیں۔ پھر تم نے کیوں طلب کیا؟
امام شعبی نے فرمایا تحقیق مجھے خوف ہے کہ آج ایسے ایسے انسان کو ہی نہ طلب کیا جائے جس میں دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو نہ عقل نہ پرہیزگاری۔

۱۸۰۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہتے تھے جس وقت انسان ابتدا کرے عبادت و پرہیزگاری کی۔ اس کے بعد حدیث کی کتابت کرے فقیر رہتا ہے اور جب اولاً حدیث لکھے اس کے بعد عبادت و ریاضت کرے آگے نکل جاتا ہے۔

فقہ نصف علم ہے باعتبار انجام

۱۸۰۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبد الرحمن بن احمد قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زنجویہ بن محمد سے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ فقہ انجام کے اعتبار سے نصف علم ہے اور معرفت رجال و مذاہب نصف علم ہے۔

۱۸۰۴: ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان داری نے ان کو زکریا بن نافع فلسطینی نے ان کو عباد بن عباد نے وہ خواص ربلی ہیں ان کو ابن شاذب نے انہوں نے مطر سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین علم وہ ہے جو نفع دے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نفع دیتا ہے علم سے اس شخص کو جو علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اس شخص کو اللہ اس کے علم سے فائدہ نہیں دیتا جو علم حاصل کر کے اس کو چھوڑ دے۔

علم حدیث کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی

۱۸۰۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زرہ رازی نے ان کو حسین بن اسماعیل نے ان کو عبید بن محمد وراق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں اے اصحاب الحدیث اس علم حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کی زکوٰۃ کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر ایک سو حدیث میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرے۔

۱۸۰۶: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد بن سعید حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوئینی نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ وہ شخص جس کا علم اس کی خواہش پر غالب وہی زبردست عالم ہے۔

۱۸۰۷: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو بکر عبد اللہ بن یحییٰ اطلحی نے کوفہ میں ان کو ابو عمر عثمان نے ایک آدمی سے اس نے مسیب بن رافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حامل قرآن (حافظ قاری عالم قرآن کا علم رکھنے والے) کو چاہئے کہ وہ رات میں قرآن کی خوشبو بکھیرے جب لوگ سو رہے ہوں اور دن میں جب لوگ (اس کو) چھوڑ رہے ہوں اور اس کے غم کے ساتھ جب لوگ خوش ہو رہے ہوں اور اس کے رونے کے ساتھ جب لوگ غم و رور اور تکبر کر رہے ہوں۔

۱۸۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابو حسین حسن بن عمرو سہمی مروزی نے وہ کہتے کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ جبکہ ان کے پاس ایک دن اصحاب حدیث آئے ہوئے تھے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ چنانچہ بشر نے ان سے کہا یہ کیا چیز ہے جو میں تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں جسے تم نے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا اے ابونصر ہم یہ علوم طلب کرتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے کسی دن فائدہ دے فرمایا اگر تم لوگ یہ سمجھو کہ تمہارے اوپر اس میں زکوٰۃ ہے جیسے تمہارے ایک انسان پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب وہ دو سو درہم کا مالک بن جاتا ہے تو پانچ درہم بطور زکوٰۃ دینا لازم ہوتے ہیں تم لوگوں پر اسی طرح اس وقت یہ لازم ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی شخص دو سو احادیث سن لیتا ہے کہ وہ ان میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرے ورنہ نظر ڈالو کہ تمہارے اوپر کل کتنا بڑا بوجھ ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس فرمان کا اصل مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد ان احادیث کے بارے میں تھی جو ترغیب کے بارے میں آئی ہیں نوافل کے سلسلے میں ہیں۔ رہے واحباب تو ان میں سے تو تمام احادیث پر عمل لازمی ہے۔

طالب علم کی پہچان

۱۸۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عبد الملک بن عبد الحمید رقی نے ان کو روح نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔

ایک آدمی طالب علم ہوتا تھا (ہر وقت علم کی طلب میں لگا رہتا تھا) یہاں تک کہ یہ بات اس کی عاجزی سے اور اس کی عادت سے اور اس کی زبان سے اور اس کی نیکی سے واضح طور پر دیکھی جاتی تھی۔

۱۸۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سعید بن خنس نے ان کو سلیمان اعمش نے انہوں نے فرمایا۔

ایک آدمی ایک حدیث سنتا تھا تو اس کے علم سے اس کی خوشبو آتی تھی۔

۱۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے امام ابو طاہر نے ان کو محمد بن عمر بن حفص نے ان کو یزید بن ہشیم ابو خالد نے ان کو ابراہیم بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ جس شخص کو ایسا علم ملے کہ جس سے اس کے خوف خدا میں اور حزن و بکاء میں اضافہ نہ ہو وہ اسی قابل ہے کہ اس کو علم غیر نافع ملے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون.

کیا اس بات سے (قرآن سے) تعجب کرتے ہو اور تم اس پر ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔

۱۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو الفضل عباس بن حمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصریٰ سے: پہلے اہل میں سے کوئی آدمی ہوتا تھا تو اس کے علم کی وجہ سے دنیا سے اس کے بغض میں اضافہ ہو جاتا تھا اور ترک دنیا میں بھی اور آج ایسا دور ہے کہ انسان کی علم کی وجہ سے دنیا کی محبت اور دنیا کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے پہلے تو صاحب علم کے ظاہر و باطن میں نکھار آ جاتا تھا اور آج کل اکثر اہل علم میں ظاہر اور باطن کا فساد دیکھنے میں آتا ہے۔

۱۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفراکینی نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصریٰ سے کہتے تھے کہ۔ حکیم اور دانا کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی حکمت و دانائی کے ذریعے دنیاوی عزت و مقام طلب نہ کرے حکیم جب

ریاست و سرداری کو پسند کرتا ہے تو اس کے دل سے اللہ کی محبت زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس پر اس بات کی پسند کا غلبہ آ جاتا ہے کہ مسلمان ابھی اس کی تعریف کریں۔ لہذا اس کی کیفیت کچھ ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک بھی لفظ نہیں بولتا جس سے لوگوں کا نفع ہو کیونکہ اس کے دل پر لوگوں سے اپنی تعریف و تعظیم کی باتیں سننے کے جذبے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

شقاوت اور بد بختی کی علامات

۱۸۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد رفا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ ابو عثمان نے محمد بن فضل کو خط لکھا اور ان سے پوچھا کہ شقاوت کی اور بد بختی کی علامات کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اسے عمل کی توفیق تو میسر ہو جائے عمل خوب کرے مگر اخلاص سے محروم ہو دوسری یہ کہ صالحین کی صحبت تو ظاہر کرے یعنی بظاہر نیکوں میں نشست و برخاست رکھے مگر ان کا احترام نہ کرے۔

۱۸۱۵:..... میں نے سنا ہے ابو عبد الرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عبد المطلب سے انہوں نے سنا عبد اللہ بن محمد بن عبید تمیمی سے وہ کہتے ہیں (اس دور میں) تین چیزیں غائب ہیں اور تین چیزیں موجود ہیں۔
علم موجود ہے اور علم پر عمل مفقود ہے۔
عمل موجود ہے اور اس میں اخلاص مفقود ہے۔
محبت موجود ہے اور اس میں سچائی مفقود ہے۔

چار چیزیں کمیاب ہیں

۱۸۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عباس بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن حسین قریشی سے وہ کہتے ہیں چار چیزیں لوگوں میں کمیاب ہیں یعنی تقریباً مفقود ہیں۔
عالم جو اپنے علم کو استعمال کرے حکیم جو اپنے دل سے بولے اور تارک الدنیا زاہد جسے طمع نہ ہو اور پناہ لینے والا جس کا کوئی تعلق نہ ہو۔
۱۸۱۷:..... میں نے سنا محمد بن حسین بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ:

اسلام کا مٹنا چار چیزوں سے ہے۔ پہلی بات لوگ اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے۔ دوسری بات جو بات نہ جانتے ہوں گے اس پر عمل کریں گے (یعنی عمل بغیر علم و مسئلہ کے) تیسری بات وہ چیزیں سیکھیں گے جو نہیں چاہئیں گے۔ چوتھی بات لوگوں کو تعلیم سے روکیں گے۔

علماء، امراء اور فقراء

۱۸۱۸:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن محمد بن شاذان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن یعقوب ترمذی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو بکر وراق سے وہ کہتے تھے لوگ تین طرح کے ہیں۔ علماء، امراء اور فقراء۔ جب امراء میں فساد اور خرابی آ جائے تو معاش اور اجتماعی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور علماء میں فساد اور خرابی پیدا ہو جائے تو طاعات و عبادات کے نظام میں فساد آ جاتا ہے اور جب فقراء میں فساد آ جائے تو اخلاق و عادات میں فساد آ جاتا ہے۔

۱۸۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن محمد بن حمش نے ان کو ابو بکر فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل میں نہ گردانے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص علم کے بغیر عمل کرے وہ اصلاح کم اور فساد زیادہ کرے گا۔

۱۸۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو عبد اللہ بن حارث صنعانی حمیری نے خسرو جردی میں ان کو عبد الصمد بن حسان مروزی نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ علم عمل کی دلیل ہے۔

۱۸۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا حسین بن یحییٰ^(۱) سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے سنا ابو عثمان بلدی سے وہ کہتے تھے حارث کہتے ہیں کہ علم خشیت الہی کو پیدا کرتا ہے اور زہد راحت کو اور مغفرت اناہت کو۔

جس نے علم روایت پر عمل کیا

۱۸۲۲:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو بکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی سعدان سے وہ کہتے تھے۔ جس نے روایت پر عمل کیا وہ علم درایت کا وارث بنا جس نے علم درایت پر عمل کیا وہ علم رعایہ کا وارث ہوا اور جس نے علم رعایہ پر عمل کیا اس نے حق کی داہ پالی۔

انسان عالم کیسے بنتا ہے؟

۱۸۲۳:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے ابو بکر رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص س، سے وہ کہتے تھے کہ عالم کثرت روایت کے ساتھ نہیں ہوتا، عالم وہ ہوتا ہے جو علم کے تابع ہوتا ہے اور اس علم کو استعمال کرتا ہے اور سنتوں کی اقتدا کرتا اگرچہ قلیل العلم ہو۔

۱۸۲۴:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے سنا ابو نصر محمد بن احمد مزکی سے انہوں نے سنا عبد اللہ رازی سے وہ کہتے تھے کہ دلائل معرفت علم ہے اور عمل بالعلم اور خوف علی العلم ہے۔

۱۸۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی بن حکیم اودی سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے کہا۔

علم دو طرح کے ہیں۔ علم باللسان۔ اور علم بالقلب۔ رہا علم بالقلب یہی علم نافع ہے اور رہا علم باللسان تو یہ اللہ کی حجت ہے اس کی مخلوق پر۔

۱۸۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن محمد نے ان کو احمد بن محمد یعقوب بغدادی نے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن منذر تمیمی سے انہوں نے سہل بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں۔^(۲)

کوئی شخص علم سے بڑھ کر کوئی شخص دوسری افضل شئی عطا نہیں کیا گیا جس کے ساتھ رشد و ہدایت حاصل کی جائے اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہونے کے اعتبار سے۔

(۱۸۲۱)..... أخرجه السلمی (ص ۵۸) من طریق الخلدی عن أبي عثمان البلدی. به.

(۱)..... فی الهامش: سقط من أصل السماع ما بین العلامین.

(۱۸۲۲)..... أخرجه السلمی (ص ۲۸۵) عن أبي بكر الرازی. به.

(۲)..... فی الهامش مانصه: سقط من أصل السماع.

علم بالعمل کس نفسی کو پیدا کرتا ہے

۱۸۲۷: ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے ان کو ابو بکر محمد بن مہر و یہ رازی نے ان کو محمد بن ہاشم حرمی نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو احمد بن یسع نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے کہ اس پر عمل کرے اس کا علم اس کو توڑ دیتا ہے (یعنی کس نفس اور عاجزی سکھا دیتا ہے) اور جب کوئی شخص علم طلب کرے غیر عمل کے لئے علم اس کے تکبر کو بڑھا دیتا ہے۔

۱۸۲۸: ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم مجالد بجلی نے کوفہ میں ان کو ابو الجحیم مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تمیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید بن عمر اشعثی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ قلب جب تک محفوظ نہ ہو ایسے ہے جیسے گھر میں جب رہائش نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے۔

۱۸۲۹: اور فرمایا کہ جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے تاکہ اس کے پر عمل کرے تو علم اس کو توڑ دیتا ہے اور جب بے عملی کے لئے اس کو طلب کرتا ہے تو وہ علم فخر و غرور میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۸۳۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو جریر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا جو شخص ایک بار ہنستا ہے تو وہ علم کی کلی کرتا ہے۔

۱۸۳۱: ہمیں خبر دی ہے محمد بن حسین نے انہوں نے سنا علی حشا واصابع سے اس نے سنا عبد اللہ رازی نے ان سے سوال کیا کیا میں نے سوال کیا ان سے کہ کیا بات ہے لوگ اپنے اپنے عیبوں کو پہچانتے ہیں اور عیبوں میں جو قباحات ہے اس کو بھی وہ جانتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ ان عیبوں کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی راہ صواب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا۔ اس لئے کہ وہ علم کے ساتھ فکر و غرور میں مبتلا ہیں اور علم کو استعمال کرنے میں مصروف نہیں ہیں۔ ظاہر کے آداب میں مشغول ہیں، اور باطن کے سنوارنے کو چھوڑ چکے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو راہ صواب سے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اعضاء کو عبادات میں لگا رکھا ہے۔

۱۸۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عبد اللہ بن عثمان بن جعفر نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن سلیمان نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو کا بن خبیب نے وہ کہتے ہیں کہ۔

انہوں نے سنا ابراہیم بکا، رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ہے حضرت معروف کرخی سے وہ کہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور اس پر جدل اور جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ اور جس وقت کسی بندے کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور اس پر جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

ابو بکر و راق کہتے ہیں

۱۸۳۳: میں نے سنا سلمیٰ نے انہوں نے سنا ابو بکر رازی سے انہوں نے سنا۔ غیلان سمرقندی سے انہوں نے سنا ابو بکر و راق سے وہ کہتے

(۱۸۳۰)..... أخرجه أبو نعیم (۱۳۳/۳) من طریق جریر۔ یہ۔

(۱)..... فی الأصل (عبد اللہ)

(۱۸۳۲)..... أخرجه السلمی (ص ۸۷) بنفس الإسناد۔

تھے۔ کہ جو شخص علم میں سے علم کلام پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور تقویٰ کے بغیر تو وہ بے دین ہو جاتا ہے اور جو شخص زہد پر اکتفاء کرتا ہے علم فقہ اور کلام کے بغیر تو وہ بدعتی بن جاتا ہے اور جو شخص فقہ پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور پرہیزگاری اختیار نہیں کرتا تو وہ فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام امور مذکور میں مہارت حاصل کرتا ہے وہ چھکارا پالیتا ہے۔

فقیہ کی پہچان

۱۸۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نسیا پوری نے ان کو عبد اللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابو حمزہ نے ہشام بن حسان سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس سے گزرے لوگوں نے کہا کہ یہ فقیہ ہے چنانچہ ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ فقیہ کون ہوتا ہے فقیہ وہ ہوتا ہے جو اپنے دین کا عالم ہوتا ہے اپنی دنیا سے بے غرض ہوتا ہے اپنے رب کی عبادت پر پکا ہوتا ہے۔

۱۸۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے انہوں نے کہا کہ محمد بن نصر حارثی نے کہا۔ اب اہل علم میں سے کب ہوں گے جبکہ آپ کا رجوع آخرت کی طرف ہو جائے حالانکہ آپ کام دنیا میں کر رہے ہوں۔

۱۸۳۶:..... اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ عالم پکڑ کیا ہے؟

فرمایا اس کا دنیا سے محبت کرنا جو بھرجائے اور اس کے دل کو بند کر دے۔

۱۸۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس صفار نے ان کو عبد اللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبد اللہ بن مبارک ان کو مالک بن دینار نے انہوں نے پوچھا حسن سے کہ عالم کی پکڑ اور سزا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ قلب کی موت۔ میں نے پوچھا کہ قلب کی موت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ آخرت کے عمل کے بدلے میں دینا کو طلب کرنا۔

۱۸۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔

کہ تمہارے زاہد تارک الدنیا دنیا میں رغبت کرنے لگے ہیں تمہارے عالم جاہل ہیں اور تمہارے جاہل مغرور ہیں۔ (یا جاہل دھوکہ خورہ ہیں)

علم کو دنیا کے لئے حاصل کرنا رسوائی ہے

۱۸۳۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد الملک بن ابی عثمان زاہد نیاں کو علی بن یوسف نصیبی نے مکہ میں ان کو عبد اللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن شنیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے کہتے تھے کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کہیں کسی ایسی حاجت کے موقع پر حوائج دنیا میں سے کسی حدیث کا ذکر کرے جس کی طرف قریب ہونے کا ارادہ کرے۔ اور دنیا کے ذکر کے کسی موقع پر علم کا ذکر و بیان نہ کرے۔ میں نے کئی مشائخ کو دیکھا ہے جنہوں نے علم حاصل کیا دنیا کے لئے تو وہ رسوا ہو گئے۔ کچھ اور مشائخ نے علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کو بر محل استعمال کیا اور اس کو اس کا مقام دیا اور اس پر عمل کیا اور اس کو قائم کیا وہی لوگ بچ گئے اور اور انہیں اللہ نے علم سے نفع بھی دیا۔

(۱۸۳۳)..... أخرجه السلمي (ص ۲۲۳) بنسب الإسناد.

(۱۸۳۸)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۵/۲۲۵) من طریق عباس بن الولید. بہ.

(۱۸۳۹)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۸/۳۲۹) من طریق محمد بن المثنی. بہ.

۱۸۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر رازی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اشعث بیکندی سے وہ کہتے ہیں کہ۔

جو شخص زہد کے بارے میں کلام کرے اور لوگوں کو وعظ کرے اور اس کے بعد خود اسی شئی کی رغبت کرے جو چیز ان لوگوں کی پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی دل سے آخرت کی محبت اٹھا لیتے ہیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں

۱۸۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی نے ان کو فقیہ ابو الولید حسان بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن حکم بن ابوزیاد قطرانی نے ان کو سنا ان کو جعفر بن سلیمان انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے تھے۔

میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے اس کی وعظ و نصیحت دلوں سے ایسے مٹ جاتی ہے جیسے صاف پتھر کے اوپر سے قطر زائل ہو جاتا ہے۔

سلف کے کلام اور ہمارے کلام میں فرق کیوں ہے؟

۱۸۳۲:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے سنا محمد بن احمد فراء سے وہ کہتے ہیں۔
حمدون دھوبی سے کہا گیا کیا بات ہے کہ سلف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ نفع مند ہے انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ وہ کلام کرتے تھے اسلام کی عزت اور غلبے کے لئے اور نفوس کی نجات کے لئے اور رحمن کی رضا کے لئے۔ اور ہم کلام کرتے ہیں عزت نفس کے لئے طلب دنیا کے لئے اور مخلوق کی بات کرتے ہیں۔

تین قسم کے فتنے

۱۸۳۳:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نصر عبد اللہ بن علی سے انہوں نے سنا دقتی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر فرغانی سے کہتے تھے حکایت کرتے تھے ہبل بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں فتنے تین قسم ہیں عام فتنے یعنی علم کو ضائع کرنا اور خاص فتنے یعنی رخصتوں سے اور تاویلات سے کام لینا۔ اور اہل معرفت کا فتنہ ان کو کوئی حق لازم ہو پھر اس کو وہ مؤخر کر دیں دوسرے وقت کی طرف۔

۱۸۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زید مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ آخرت سوال اور جواب داری سے بچا رہے اور نڈر بن رہا ہے اسے چاہئے کہ رخصتوں کو لازم پکڑے۔

۱۸۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زہد نے ان کو علی بن عبد اللہ بن جہضم نے مکہ میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ۔ ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں ان کے اقوال کیسے ان کے افعال کی خلاف ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو وہ صدیقین کی منزلوں و مرتبوں کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ آخرت میں مجرموں کے مقام کھڑے ہوں گے۔

(۱۸۳۳)..... أخرجه السلمی (ص ۲۱۰) بنفس الإسناد.

(۱۸۳۴)..... أخرجه السلمی (ص ۲۰۳) بنفس الإسناد.

(۱)..... کلمة غیر واصحة وهی فی الأصل هکذا (بستارهم)

۱۸۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائینی نے ان کو عثمانی حناط نے انہوں نے سناسری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حکماء سے سنا وہ کہتے تھے ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل پیرا ہیں باتیں حسنت کی کرتے ہیں اور عمل سینات کے کرتے ہیں کیسے ہیں ان کے اقوال (یعنی ان کی کیا حیثیت ہے جب کہ وہ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے اور وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرمین کے مقام پر اتر چکے ہیں۔

علماء سوء کا بیان

۱۸۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے انہوں نے سناسن بن عیسیٰ سے جو حضرت ابن مبارک کے مولیٰ ہیں انہوں نے حضرت ابن مبارک سے سنا فرماتے تھے بہر حال لوگوں میں علماء ہیں، بادشاہ ہیں، تارک الدنیا ہیں اور عاجز اور حقیر لوگ بھی ہیں جو اپنے دین کی وجہ سے باطل طریقے پر لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرٌ مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرَّهْبَانِ لِيَآكُلُوا أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ .

اے ایمان والو بے شک بہت سارے لوگ علماء میں سے اور پیروں میں سے ایسے ہیں جو ناحق لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور فرمایا کہ دین کے بدلے میں دنیا کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض رو پڑے اور سخت روئے۔ پھر کہنے لگے کہ جھوٹ کہتا ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے دین کے ذریعے نہیں کھاتا اللہ کی قسم میں اپنے دین کے ذریعے ہی کھاتا ہوں۔

۱۸۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد بن ابی حواری نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اسحاق بن خلف سے وہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں میں سے تھے۔ احمد بن سلم نے کہا ہم علم کا مذاکرہ صرف عبادت سے غفلت کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو عبد اللہ بشر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے حدیث بیان کی ان کو ابو العباس عبد السلام بن ولید سے ان کو احمد بن عبد اللہ بن ابو الحواری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی محمد نے کہتے ہیں کہ علی بن فضیل نے اپنے والد سے کہا ہے ابا جان کس قدر میٹھا ہے اصحاب محمد کا کلام انہوں نے جواب دیا اے بیٹے کیا تمہیں معلوم ہے یہ میٹھا کیوں ہے؟ اس نے کہا نہیں اے ابا جان۔ فرمایا کہ یہ اس لئے میٹھا ہے کہ انہوں نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو چاہا ہے۔

۱۸۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو حسین بن حسن طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو عبد الرحمن بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ

اہل جنت میں سے ایک جماعت اہل جہنم کی طرف جھانکے گی اور کہے گی کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی، ہم تو جنت میں اس لئے آگئے ہیں کہ ہم تمہارے ادب سکھانے کی وجہ سے اور تمہاری اچھی تعلیم دینے کی وجہ سے آئے ہیں۔ جہنمی جواب دیں گے کہ ہم تم لوگوں کو خیر کا حکم دیتے تھے مگر ہم اس کو نہیں کرتے تھے (اس لئے ہم جہنم میں داخل کر دیئے گئے ہیں)۔

۱۸۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابو العباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا أَرِيدُ أَنْ أَخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَكُم عَنْهُ .

میں تمہیں اس سے روکنے کے لئے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا۔

فرمایا کہ۔ قیامت میں مجھے نام دیا جائے گا (معلوم نہیں) مالک صادق یا مالک کاذب؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ فرماتے ہیں

۱۸۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن حبیب نے اصل سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو جعفر محمد بن صالح نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو لقمان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء فرماتے تھے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنے رب سے کہ کل قیامت کے دن وہ مجھے تمام لوگوں کو رو برو بلا کر یہ نہ کہہ دے اے عویمیر میں کہوں حاضر ہوں اے میرے رب اور وہ مجھے کہہ دے جس قدر تیرا علم تھا اس میں سے کتنے پر آپ نے عمل کیا تھا؟

۱۸۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہلال بن سعد سے وہ کہتے تھے کہ اللہ کے بند و اگر تمہارے گزشتہ گناہ معاف بھی کر دیئے جائیں تو تمہارے ذمے ہوگا کہ تم اپنی بقیہ اور مستقبل کی زندگی کی معافی طلب کرنے کے لئے مصروف عمل ہو جاؤ اور تم اس پر علم پر عمل پیرا ہو جاؤں جو تم علم رکھتے ہو تو تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ گے۔

۱۸۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد بن عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا بے شک بردباری علم کا لباس ہے اس کو لباس سے خالی نہ کرنا۔

۱۸۵۵:..... فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے ان کو حسن بن رافع نے ان کو ضمیرہ نے انہوں نے کہا بردباری عقل سے بہت بلند ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حلیم اپنا نام رکھا ہے۔

۱۸۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن شعیب نے ان کو فضل بن عطاء نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہنوار بانین۔ ہو جاؤ تم رب والے۔ فضیل نے کہا کہ حلم اور فقہ کے اعتبار سے رب کے ہو جاؤ۔

۱۸۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین اجری نے مکہ میں ان کو علی بن اسحاق بن زاطیا نے ان کو عبید اللہ بن عمرو اریری نے ان کو حمار بن زید نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں۔ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اپنے سر پر رکھ ڈال لے (یہ محاورہ انتہائی تواضع اور عاجزی کے لئے حقیقت پر محمول نہیں ہے۔)

۱۸۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ عالم کو تلاش کیا جائے تو پتہ چلے کہ امیر یا بادشاہ کے دروازے پر ہے۔

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں

۱۸۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید شعبی نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو جعفر محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابو بکر اثرم نے ان کو عبد الصمد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے کہتے تھے۔ قرأ کی تباہی تکبر ہے اور بیج کر رہا بادشاہوں کے دروازوں سے یہ بات

(۱)..... کتب "إننا لنا" و الصحيح ما لبثناه.

(۱۸۵۲)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۱۳/۱) من طريق الفرج بن فضالة. به.

(۱۸۵۳)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۳۱/۵) من طريق العباس بن الوليد بن مزيد. به.

(۱۸۵۵)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۹۲/۶) من طريق ضمرة عن رجاء بن أبي سلمة. به.

نعمتوں کو زائل کرتی ہے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابوعلی نعمتیں کیسے زائل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ۔ ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے اس کو مخلوق کی حاجت نہیں ہوتی جب وہ ان بادشاہوں کے پاس جاتا ہے اور جا کر بادشاہوں، امیروں کے پاس دیکھتا ہے اللہ نے انہیں جو فراوانی عطا کی ہوتی ہے محلات، نوکر چاکر، دولت وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں دیکھ کر وہ ان نعمتوں کو حقیر اور کمتر سمجھنے لگتا ہے جو اس کو خود کو حاصل تھیں پس اس سے نعمتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

لوگوں کی کرامات سے دھوکہ مت کھانا

۱۸۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طیفور بسطامی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا تھا کہ ابو زید نے کہا تھا۔ اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جسے بڑی بڑی کرامات حاصل ہوں یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہو اس سے تم دھوکہ نہ کھانا یہاں تک کہ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اس کو دیکھو کہ تم ان کو کیسا پاتے ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کے بارے میں اور حدود کی حفاظت کرنے میں اور شریعت کے احکام کو ادا کرنے میں۔

۱۸۶۱: اور کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا وہ یہ کہتے تھے۔

جس وقت تو اللہ کے آگے کھڑا ہوا کرے تو اپنے آپ کو ایسے سمجھ جیسے تم مجوسی ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا مقصد اپنے سامنے زنا توڑنا ہو۔
۱۸۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابو سعید محمد بن حمش سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں جو شخص پسند کرے جو کچھ میرے پاس پہنچا ہے ابو زید بسطامی سے وہ یہ کہتے تھے۔
جو شخص علم کو طلب کرنا چھوڑ دے، قرآن کی قرأت چھوڑ دے، فقراء کی صورت اختیار کرنا چھوڑ دے، عبادات کو لازم رکھنا چھوڑ دے۔ جنازوں میں جانا چھوڑ دے اور اس سب کچھ کو وہ خالی قرار دے وہ شخص مدعی محض ہے۔

۱۸۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو القاسم ابراہیم بن محمد صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن فضل سمرقندی واعظ سے وہ کہتے تھے۔

کتنے جاہل لوگ ہوتے ہیں جب ان کو علم مل جاتا ہے تو ان کی جہالت کو گم کر دیتا ہے۔ اور کتنے عبادت گزار ہوتے ہیں جو جاہلیت والا عمل کرتے ہیں تو وہ عمل ان کی جہالت کو پکا کر دیتا ہے آپ علم کے پاس آئیں، اگرچہ تیری نیت حاضر نہ ہو کیونکہ نیت علم کے ساتھ طلب کی جاتی ہے۔ اور پہلی چیز جس پر بندے کی پرہیزگاری ظاہر ہوتی ہے وہ اس کی زبان ہے اور پہلی چیز جس سے انسان کی عقل ظاہر ہوتی ہے وہ اس کا حوصلہ ہے۔

۱۸۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابو عمران ہروی سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا محمد بن داؤد سے دمشق میں (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو العباس احمد بن منصور نے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن داؤد سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابو بکر دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے میدان تہ سے گذر رہا تھا۔ میرے دل میں کچھ کھٹکا ہوا ابن یوسف نے کہا میرے دل میں ایک بات آئی کہ علم حقیقت شریعت سے مختلف چیز ہے چنانچہ مجھے کسی غائب نے غائبانہ آواز دے کر کہا درخت کے نیچے: اے ابو بکر ہر حقیقت جو شریعت کے تابع نہ ہو وہ کفر ہے۔

۱۸۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن نے انہوں نے سنا ابو الحسین بن محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے

ہیں کہ ابو حفص کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے افعال اور اپنے احوال کو ہر وقت کتاب و سنت سے نہ پہنچانے اور خیالات کو ہی ہر وقت صحیح تصور کرے اسے مردوں کے زمرے میں شمار نہ کیجئے۔

۱۸۶۷:..... میں نے سنا ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے انہوں نے سنا احمد بن ابوعمران سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے فرج بن عبداللہ نصیبی سے انہوں نے سنا ابو جعفر مصعبی سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ سیاہی کو سفیدی پر حاضر کیجئے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ظاہری احوال کو ترک کر کے دوری اختیار کرے۔ یعنی بے دینی اختیار کرے۔

۱۸۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابو محمد حسن بن احمد مؤدب نے مقام تستر میں انہوں نے سنا علی بن حسین بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ بن یونس زاہد نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا اور آخرت کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ حدیث لکھے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کا فائدہ ہے۔

۱۸۶۹:..... میں نے سنا ابوسعید زاہد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن ابی عمران نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو العباس بردعی سے وہ حکایت کرتا ہے دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر بصری نے کہا کہ میں سہل بن عبداللہ کے پاس گیا اور میرے ساتھ ٹھہر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ لکھ سکتے ہیں میں نے جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ لکھئے۔ اگر آپ طاقت رکھتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ملیں اور آپ کے ساتھ قلم و دوات ہو تو یہ کام کیجئے۔

حضرت ابن ام مکتوم کا علم لکھنا

۱۸۷۰:..... میں نے سنا ابوالحسن علی بن احمد بن علی علوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ سراری (۱) سے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ بن حصیف نے ایک دن حضرت ابن مکتوم کو دیکھا اور اصحاب کی ایک جماعت کو کہ کوئی شئی لکھ رہے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ یہ یہ (حدیثیں) لکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ کسی بھی شئی کے سیکھنے کے ساتھ مصروف رہو مگر تمہیں صوفیاء کا کلام دھوکے میں نہ ڈال دے بے شک میں اپنی سیاہی کی دوات اپنی جیب میں لے آتا تھا۔ پھر اور کاغذ میری شلواری کے کمر بند کے ساتھ بندھا ہوتا تھا اور میں اہل علم کے پاس آنے کا زیادہ حق دار تھا جب وہ مجھے جان لیتے تو وہ مجھ سے جھگڑا کرنے لگتے اور کہتے کہ یہ درپست نہیں۔ پھر اس کے بعد وہ خود ہی میری طرف محتاج ہوئے اور میری ضرورت محسوس کرنے لگے۔

۱۸۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعید زاہد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبداللہ بن جہضم سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا محمد بن علی سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابو علی دوز باری سے وہ کہتے ہیں کہ جنید بن محمد نے سماع ترک کر کے علم و عمل کی مشغولیت اپنا لی تھی۔ جب وہ اپنے ورد و وظائف سے فارغ ہو جاتے اپنا سراپے گھٹنوں کے درمیان رکھتے، اور سر نہ اٹھاتے حتیٰ کہ ان کے اصحاب ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے علم اور مسائل دریافت کرتے۔

۱۸۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہہ رہے تھے۔

(۱۸۷۰، ۱۸۷۱)۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۴۰/۱۰) بنقل الإسناد ولكن عنده (تيمور) بدلاً من (طيفور) و (علي بن عبد الله) بدلاً من

(عبد الله بن علي)

(۱)۔ غیر واضح فی الاصل۔

میں طلب علم سے افضل کوئی شئی نہیں جانتا جب اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔

۱۸۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو الطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی غیلان نے انہوں نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سناسری سقطی سے وہ کہتے تھے جس نے عبادت کی راہ اپنائی اور حدیث لکھی مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے اور جس نے پہلے علم لکھا اس کے بعد عبادت کی میں اس کے لئے پر امید ہوں۔

۱۸۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی مدینی سے ایک کلمہ جس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا انہوں نے ہمارے سامنے حدیث غار پڑھی اس کے بعد کہا ہماری طرف یہ احادیث منقول ہوئی ہیں کہ ہم ان کے اوپر عمل پیرا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ ہم ان سے حیرت زدہ ہوں۔

۱۸۷۵: میں نے سنا ابو نصر بن قتادہ سے انہوں نے سنا ابو عمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو خلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو عمر حوضی سے انہوں نے کہا میں نے سنا سعید بن جاج سے وہ کہتے تھے کہ رات میں تم لوگ لکھتے ہو دن میں تم لوگ سماع کرتے ہو پھر تم عمل کب کرتے ہو؟

۱۸۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر خلہ کی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سناسری سقطی بن مفلس سے جب کہ اس کے سامنے کوئی حدیث ذکر کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ یہ قبر کا توشہ نہیں۔

۱۸۷۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسنی عبید اللہ بن حریری نے بغداد میں ان کو سہل بن ابی سہل حافظ واسطی نے ان کو ابو موسیٰ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبد الرحمن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ عبث ہے کھیل ہے جیسے کوئی شخص کتوں یا کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا ہو۔ اس کی مراد اس سے حدیث ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ قول ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے حدیث لکھنے کا مقصد اللہ کے احکام کی معرفت نہ ہو اور وہ احادیث نہ ہوں جن میں مواعظ ہوں پھر ان پر عمل کرنا مقصد نہ ہو اور عمل کے ساتھ متصف ہونا نہ ہو۔ بلکہ اس کا قصد حدیث لکھنے سے محض حدیث لکھنا یا اس کے ذریعے اپنے ہم عصر پر اپنی فضیلت اور فخر کرنا مقصود ہو لہذا یہ ایسا علم ہوا جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ علم درحقیقت اس پر عمل ہوتا ہے تا کہ اس کے ذریعے اللہ سے ڈرا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے نہیں کہ اس کو محض ہنر اور کاموں گری بنائے اور اس کے ذریعے دنیا میں برتری حاصل کی جائے۔

۱۸۷۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انہوں نے سنا ابو نصر اصہبانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو سعید خراز سے۔

علم وہ ہے جو تجھے استعمال کرے اور یقین وہ ہے جو تجھے ابھارے۔

دوسرا علم وہ ہے جو تجھ سے عمل کا تقاضا کرے اور یقین وہ ہے جو اوپر اٹھائے۔

۱۸۷۹: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر احمد بن یوسف سے کہ شبلی ایک بچے کے پاس سے گزرے اس کے آگے سیاہی کی دوات رکھی تھی وہ حدیث لکھ رہا تھا شبلی نے فرمایا تیری یہ مصروفیت تجھے اس کے مقصد سے غافل کر دے گی جو اس سے مقصود ہے۔ بچے نے کہا اے شیخ کیا مطلب ہے آپ کا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہ لکھی جائے؟ شیخ شبلی نے فرمایا جس وقت تم قلم رکھتے ہو یا

اٹھاتے ہو اس وقت اگر تیرا جو حق تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرے تو پھر ضرور لکھ ورنہ یہ لکھنا تیرے اوپر وبال ہوگا۔

شبلی کے تصوف کا آغاز

۱۸۸۰: ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن نصر بن جعفر رویانی صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر شبلی سے وہ کہتے تھے میرے تصوف کی ابتدا یوں تھی کہ مجھے آواز آئی اے ابوبکر ہم نے تجھ سے اس چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا ورنہ ہی اس چیز کا تجھے حکم دیا تھا۔ چنانچہ میں نے خلیفہ معتضد باللہ کی خدمت اور نوکری چھوڑ دی اور میں نے نسخ اور منسوخ میں اور تاویل و تفسیر میں اور تحلیل و تحریم میں غور و فکر کیا۔ اور حدیث اور فقہ کا سماع کیا کتاب المبتداء وغیرہ کتب کا اس کے بعد مجھ پر حقیقت منکشف ہوئی جس نے مجھ سے ہر ماسوا اللہ کو دور کر دیا چنانچہ بس باقی اللہ اللہ رہ گیا۔

۱۸۸۱: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومنصور محمد بن احمد ازہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحاق سعدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں اکثر ابن عیینہ کہا کرتے تھے کہ عمل کی تھوڑی سی توفیق بہت سارے علم سے بہتر ہے۔

۱۸۸۲: ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن ابوتیاح نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آیا تھا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوتا تھا جو دین میں ایک دوسرے سے سبقت کرتا تھا۔ اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوگا جو تاخیر کرنے والا ہو۔

ابواحمد نے کہا کہ میں نے علی بن عثمان سے پوچھا اس حدیث کی تفسیر کے بارے میں انہوں نے فرمایا: لوگ رسول اللہ کے ساتھ اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہوتی تھے۔ جب ان کو کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو اس کی طرف جلدی کرتے اور آج مؤمنوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ خوب تحقیق کریں عمل کرنے کی جسارت اس وقت کریں جب اچھی طرح جان لیں۔

۱۸۸۳: ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے انہوں نے سنا ابن جابر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایک آدمی سے جسے (سعدان) کہا جاتا تھا ابوالحارث چنانچہ انہوں نے پوچھا اس کے بارے میں حسن بن ابوالحسن سے فرمایا کہ اس کی عقل کیسی ہے۔ پھر اس کو خبر دی ابن مغیرہ نے کیا آپ حدیث بیان نہیں کرتے۔ یا یوں کہا کہ۔ کیا آپ کتاب میں نہیں پاتے کہ بے شک جس بندے کو اللہ تعالیٰ علم عطا کرتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں عمل پیرا ہوتا ہے پھر اس کی عقل چھین لیں (ایسا نہیں کرتے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف قبض کر لیں یعنی فوت ہونے تک۔ عباس نے کہا کہ میرے والد نے کہا تھا میں گن نہیں سکتا کہ محمد اوزاعی نے حدیث بصری کے بارے میں کتنے سوال کئے۔ کہتے تھے۔ اے ولید مجھے حدیث بصری ابن مدبہ کی روایت سے حدیث بیان کی۔

۱۸۸۴: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعید زہد نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو عبد اللہ بن محمد منعمی نے ان کو محمود بن غیلان مروزی نے ان کو کوکب نے انہوں نے سنا اسماعیل بن ابراہیم بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیث یاد کرنے کے لئے اس پر عمل

(۱۸۸۲)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۲۰۹/۲) من طریق أبي التیاح. به. دون قوله: قال أبو أحمد سألت علی بن عنام..... الخ.

(۱)..... فی الهامش مانصه: (آخر الجزء الرابع عشر)

(۲)..... غیر واضح فی الأصل.

کرنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۵:..... انہوں نے فرمایا، کہ حسن بن صالح نے فرمایا۔ ہم لوگ حدیث کو طلب کرنے کے لئے روزہ رکھنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۶:..... ہمیں خبر ابو القاسم۔ عبدالعزیز بن محمد بن شبان عطار سے بغداد میں ان کو ابو بکر جعابی حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبد السلام نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن اشعث سے ان کو ابو موسیٰ سہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے انہوں نے فرمایا کہ جب کسی شخص کا علم حجازی ہو اور اس کی حکمت عراقی ہو اور اس کی اطاعت شامی ہو پس کافی ہے تجھ کو۔

۱۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے ان کو ابو یحییٰ زہرانی نے ان کو عبدالقادر بن شعیب بن حجاب نے ان کو ہشام بن حسان نے محسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اللهم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة

اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ دنیا میں علم اور عبادت عطا کر اور آخرت میں جنت عطا کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۸۸۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن شبانہ شاہد نے ہمدان میں ان کو ابو حاتم احمد بن عبداللہ بستی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بستی نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے ان کو عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوئی نے ان کو معاویہ نضری نے ان کو ہشمل نے ضحاک سے اس نے اسود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

اگر اہل علم کی حفاظت کریں اور علم کو سکھائیں جو اس کا اہل ہو تو وہ اس کے ذریعے اپنے اہل زمانہ پر سرداری کریں گے۔ یا فرمایا تھا اہل زمانہ پر لیکن انہوں نے اس کو خرچ ہے اہل دنیا کے لئے تاکہ ان کی دنیا کو وہ حاصل کر سکیں لہذا وہ ان کے آگے بے قدر ہو گئے جو اس کے اہل تھے۔ میں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ جو شخص بہت سارے غموں کو ایک آخرت کا غم بنا دے اللہ تعالیٰ اس کو کفایت کرے گا اس غم سے جو اس کے امر دنیا میں سے ہوگا اور جو اس شخص کے احوال دنیا کے اعتبار سے مختلف ہم غم ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ غموں کی کسی وادی میں ہلاک ہو جائے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنے والد سے۔

۱۸۸۹:..... میں نے سنا ابو عبدالرحمن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن عمار کھڑکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن (۱)..... وہ کہتے

ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مجزاة بن محمد نے ان کو حسن بن عبدالرحمن بغدادی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ:

عالم دین کا طبیب ہوتا ہے اور دراہم (روپیہ پیسہ) دین کی بیماری ہے جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچ لے گا تو وہ دوسروں کا علاج

(۱۸۸۸)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۲/۱۰۵) من طریق عبد اللہ بن نمیر۔ بہ

وقال أبو نعیم:

غریب من حدیث الأسود لم یرفعہ إلا الضحاک ولا عنہ إلا تھشل۔

(۱۸۸۹)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۶/۳۶۱) من طریق یحییٰ بن یمان۔ بہ

(۱)..... کلمۃ غیر واضحہ۔

(۱)..... غیر واضح فی الأصل۔

کب کرے گا۔

۱۸۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی نے انہوں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ابو عبد اللہ مغربی سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ تجھے نصیحت نہیں کرتا اور جو شخص آخرت سے محبت کرتا ہے وہ تیرے ساتھ ہم نشینی نہیں کرتا تو ہمیشہ وہ بن جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

۱۸۹۱: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا۔ مجھے حدیث بیان کی ہے عبد الصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا۔ کہ عالم دین کا طبیب اور دراہم دین کی بیماری ہیں جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچتا ہو وہ اپنے نفس کا علاج کب کرے گا۔ اور فرمایا کہ مخلوق کے شاہد اور گواہ علما ہی شمار ہوتے ہیں۔ ان کو جب دینار رسوا کر دے تو اہل خیر ختم ہو گئے۔

۱۸۹۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو ابو عمرو وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا میں نے سنا عباس غبری سے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے تھے۔

انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی بھلائی پر نظر رکھے کہ کہاں سے اس کا مسکن ملتا ہے جہاں اہل خیر ٹھہرتے ہیں اور کس چیز سے وہ حاصل ہوتی ہے پھر اس کے مطابق کلام کرے۔

۱۸۹۳: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو فضیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔

جب آپ ایسے آدمی کو دیکھیں جس کا مطمع نظر پاکیزہ کھانے اور امراء کے دروازوں پر گردش کرنا ہو اور انہی سے میل جول ہو تو تم اللہ کے لئے ان سے بغض رکھو اور انہیں نظر انداز کر دیجئے چنانچہ ان کے میل جول سے منع کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسے علم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جاسکے اور ایسے عمل سے جو قبول نہ کیا جائے اور ایسے دل سے جو عاجزی نہ کر سکے اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو سکے۔

جاہل عابد کے فتنے سے پناہ مانگو

۱۸۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی۔ اے داؤد میرے اور اپنے درمیان کوئی ایسا عامل نہ بنانا جو فتنہ میں پڑ چکا ہو، اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے شکر یئے کے ساتھ میری محبت کے راستے سے روک دے گا وہی لوگ میرے بندوں کے راستے کے ڈاکو ہیں۔

۱۸۹۵: میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم کرمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ شیرازی صوفی سے، انہوں نے سنا ابو زرہ احمد بن محمد بن فضل طبری سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا جنید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حارث محاسبی سے وہ کہتے ہیں قیامت سب سے زیادہ دو آدمیوں پر (واقع ہونے کے لئے حسرت و بے چینی کا اظہار کرتی ہے) ایک تو وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اور دوسرا وہ زاہد جو اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھاتا ہے۔

۱۸۹۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو قاسم بن عبد اللہ فرغانی نے ان کو قبیسہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ پہلے یہ کہا جاتا تھا۔ جاہل عابد کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اور بدکردار عالم کے فتنے سے بھی۔ اس لئے کہ ان

دونوں کا فتنہ ہر فتنہ زدہ کے لئے فتنہ ہے۔

بے عمل عالم سے جہنمی بھی پناہ مانگتے ہیں

۱۸۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حسن بن علی ابن زیاد سے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو سنان بن ہارون برجی نے ان کو محمد بن بصریا نسر نے یہ شک سعید کی طرف سے ہے۔ کہ امام شعی نے فرمایا کہ بدکردار عالموں سے اور جاہل عبادت گذاروں سے بچ کر رہو اس لئے کہ یہ دونوں طبقے ہر فتنہ زدہ کے لئے ہلاکت و مصیبت ہیں۔

۱۸۹۸:..... ابو عبد الرحمن سلمی نے ہمیں شعر سنایا تھا ان کو عبد اللہ بن حسین فارسی نے ان کو ابوطالب قطان نے ان کو ابو بکر بن داؤد نے اپنا شعر سنایا کہ دوائی سے جس کا گلابد ہو جائے پانی پلا کر میں اس کے گلے کی بندش دور کر دوں مگر وہ شخص کیا کرے خود پانی کے ساتھ جس کا گلابد ہو جائے۔

۱۸۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو ابو سلمہ عثمان نے منصور بن زاذان سے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بعض اہل جہنم ایسے ہوں گے کہ وہ جہنم میں اس لئے ڈالے جائیں گے تاکہ ان کی بدبو سے دیگر اہل جہنم اذیت پائیں۔ پھر ایسے انسان سے کہا جائے گا کہ تو ہلاک ہو جائے تو آخر کون سا برا عمل کرتا تھا؟ کیا ہمارے لئے وہ عذاب کافی نہیں تھا جس میں مبتلا تھے حتیٰ کہ ہم تیری بدبو کے ساتھ بھی مبتلا کئے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ کہے گا۔ کہ میں عالم تھا مگر میں اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔

۱۹۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو معروف کرخی نے انہوں نے کہا کہ بکر بن حنیس نے کہا۔ بے شک جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ جس سے جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اس وادی میں ایک ایسی کھائی ہے جس سے پوری جہنم اور پوری وادی روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اور پھر اس کھائی کے اندر ایک اڑدھا ہے جس سے وہ کھائی اور وہ وادی اور پورا جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتے ہیں، وہ اپنے زہریلے عمل کا آغاز حامل قرآن فاسقوں سے کرے گا چنانچہ وہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے رب بتوں کے پچاریوں کو چھوڑ کر عذاب کا آغاز ہم سے کیا گیا ہے؟ ان سے کہا جائے گا یہ اس لئے ہوا کہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر نہیں ہو سکتے۔

حکماء کا کہنا ہے

۱۹۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق اسفرانی نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنائیں بن مفلح سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بعض حکماء سے کہتے تھے۔

ایسے حق گولوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں۔ جو لوگ باتیں نیکی کی کرتے ہیں اور عمل برائی کا کرتے ہیں۔ کیسے ان کو ان کا قول زیب دیتا ہے جب کہ وہ اللہ کے امر کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لہذا وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرموں کے مقام پر کھڑے ہیں۔

۱۹۰۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابو بکر عثمان بن محمد بغدادی صاحب کنانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو

(۱۸۹۶)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳۶/۷) عن سفیان۔

وفی إسناده القاسم بن محمد بن محمد بن الفرغانی كان يضع الحديث وضعاً فاحشاً. میزان الاعتدال (۳/۲۷۹)

(۱۸۹۹)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵۹/۳) من طريق عبد الوهاب بن عطاء. به۔

عثمان کرنی نے ان کو عبدالرحمن بن عمر دستہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی کہا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھتا تھا لوگ میرے پاس بیٹھتے تھے جب لوگ زیادہ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اور جب کم ہو جاتے میں پریشان ہو جاتا میں نے بشر بن منصور سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ شر کی مجلس ہے یا یہ کہ یہ میری مجلس ہے اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا چنانچہ میں دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹا۔

۱۹۰۳..... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو ہدبہ نے ان کو امیہ بن خالد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی ایک کو جو حدیث طلب کرتا ہو، جس کے بارے میں کہوں کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے مگر ہشام صاحب دستوائی وہ کہا کرتے تھے کہ اے کاش کہ ہم نجات پالیں اس حدیث سے برابر کے حساب سے نہ ہمارا فائدہ ہو اور نہ ہمارے اوپر وبال ہو۔ حضرت شعبہ نے کہا بس اچانک ہشام نے کہا کہ یہ بات ہے، تو پھر ہم کیسے ہیں؟

۱۹۰۴..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو مسعود بن خلف نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو اسحق سے وہ کہتے تھے شععی سے۔ اے شععی میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علم کے بطور برابر حساب کے نجات پا جاؤں۔ (یعنی نہ دینا ہونہ لینا ہو)

۱۹۰۵..... اسی اسناد سے یعقوب نے روایت کیا ہے، انہوں نے ابو زعیم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے صالح سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے شععی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے امید ہے کہ میں بقدر کفایت میں بچ جاؤں گا۔

۱۹۰۶..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضبل بن اسحاق نے ان کو احمد بن ضبل نے ان کو ابوقطن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عون سے وہ کہتے تھے میں خواہش کرتا ہوں کہ میں اس سے برابر کے حساب سے نکل جاؤں یعنی علم سے ابوقطن نے کہا کہ شعبہ نے کہا تھا۔ مجھ پر کوئی دائمی چیز ایسی نہیں آئی جس کی وجہ سے میں خوف کروں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے گی علم کے سوا۔

۱۹۰۷..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن ثنی نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابو الولید نے ان کو ابوالاحوص نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں۔ مجھ پر اجر عظیم کی عنایت کا احسان کیجئے کاش کہ میں حساب برابر ہو جانے کی کیفیت سے نجات پاؤں نہ مجھ پر کچھ وبال ہو اور نہ ہی مجھے کچھ عطا ہو۔

عنقریب اسلام اور قرآن کا صرف نام رہ جائے گا

۱۹۰۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے (۱) ان کو بن عیسیٰ بن ابویاس نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن دکیس نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا تو محض نام ہی باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کا محض خط اور تحریر باقی رہ جائے گی۔

ان لوگوں کی مساجد تو بڑی خوبصورت ہوں گی مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی، ان لوگوں کے علماء آسمان کے تحت ساری مخلوق سے زیادہ شریر اور بدتر ہوں گے انہیں کے ہاں سے فتنے اٹھیں گے۔

(۱۹۰۳)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۷۸) من طريق هذبة بن خالد. به.

(۱۹۰۵)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۳۱۳) من طريق زبيد بن الشعيبي.

(۱)..... كلمة غير واضحة.

۱۹۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان قرشی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو عبد اللہ بن دکین نے۔ پھر اس کو انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے بطور موقوف روایت کے۔ وہ کہتے ہیں ابو احمد نے کہا ہم سے اسی حدیث کو بیان کیا عبد السلام اور یس بن سہیل نے ان کو محمد بن یحییٰ از دی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبد اللہ بن دکین نے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ کچھ بھی باقی نہ رہے مگر صرف اسلام کا نام ہی رہے گا۔

پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا علاوہ ازیں انہوں نے علماء کے لفظ کے بدلے میں فقہاء کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۹۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن (۱)..... ہمیں حدیث بیان کی ہے حفص بن محمد بن نجیح بصری نے ان کو بشر بن مہر ان نے ان کو شریک بن عبد اللہ نخعی نے ان کو اعثم نے ان کو ابو وائل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا میں نے اسے سنا وہ یہ فرما رہے تھے، اے لوگو! جو شخص زبردستی فقیر بننے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقتاً فقیر بن جاتا ہے، اور جو شخص زندگی دیا جاتا ہے آزمائش میں واقع ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو آزمائش کے لئے تیار نہیں کرتا جب آزمائش آن پڑے تو صبر نہیں کر سکتا۔ جو شخص مالک ہوتا ہے وہ ترجیح دیتا ہے جو شخص مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے۔ اور وہ اس کلام کے بعد یہ کلام کرتے تھے۔ قریب ہے کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ جائیں۔ اور وہ یہ بھی فرماتے تھے، خبردار کوئی شخص علم حاصل کرنے سے نہ شرمائے اور جس شخص سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جو وہ نہ جانتا ہو وہ صاف صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا ہوں اس وقت تمہاری مساجد خوبصورت ہوں گی اور تمہارے دل اور تمہارے وجود ہدایت سے ویران ہوں گے اور آسمان کے سائے تلے سب سے زیادہ بدترین ہوں گے تمہارے فقیہ انہیں میں سے ہوں گے ان میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہیں میں لوٹیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کس چیز کے بارے میں اے امیر المؤمنین؟ آپ نے فرمایا کہ جب فقہ تمہارے رزیلوں میں یعنی کمینوں میں ہو اور تمہارے شرفاء میں بدکرداری ہو اور اقتدار تمہارے کمتر لوگوں اور بے عزت لوگوں کے پاس ہو پس اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس کی اسناد شریک تک مجہول ہے اور اول منقطع ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن سفیان نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبد الرحمن نے ان کو عقیل بن عبد اللہ نے ان کو عطاء بن یزید لیشی نے انہوں نے کہا کہ اکثر لوگ (۱)..... فرمایا کہ بے شک تم کثرت سے ریاء کاری کر جاتے ہو جس کا تم اللہ سے ثواب چاہتے ہو اور امید رکھتے ہو۔ تم میں سے کسی کو اس کا علم غرور و تکبر میں مبتلا نہ کر دے اگرچہ وہ زیادہ ہوتا ہم اللہ کی عظمت کو تو نہیں پہنچتا مکھی کی ٹانگوں کے برابر بھی۔

لوگوں کی پانچ قسمیں ہیں

۱۹۱۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ہارون مراغی نے ان کو ابراہیم بن یوسف رازی نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک سے سناروم کے راستے فرما رہے تھے۔ اے مسیب بے شک عوام کا فساد اور

(۱۹۰۹)..... أخرجه ابن عدی (۱۵۳۳/۴) بنفس الإسناد.

(۱)..... غیر واضح فی الأصل.

(۱)..... غیر واضح فی الأصل.

(۱)..... غیر واضح.

خرابی خواص کی جانب سے ہوتی ہے بے شک لوگ پانچ طبقات پر مشتمل ہیں پہلے ان میں سے زاہد اور نیک لوگ ہیں درحقیقت یہ لوگ اس امت کے بادشاہ ہیں۔ اور دوسرے علماء ہیں جو کہ انبیاء کے وارث ہیں تیسرے حکمران ہیں وہ درحقیقت قوم کے راعی اور چرواہے ہیں اور چوتھے تاجر ہیں وہ دھرتی پر اللہ کے امین ہیں۔

پانچویں نمبر پر غازی اور مجاہد ہیں وہ دراصل دھرتی پر اللہ کی تلوار ہیں جس وقت زاہد یعنی تارک الدنیا خود دنیا میں رغبت کرنے والے بن جائیں گے تو لوگ کس کی اقتداء کریں؟ اور جس وقت عالم طبع اور لالچ کرنے والے بن جائیں تو لوگ کس سے ہدایت حاصل کریں گے اور جس وقت چرواہے ظالم درندے بن جائیں تو پھر لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے اور جب تاجر خیانت کرنے والے بن جائیں تو لوگ امانتیں کس کے پاس رکھوائیں گے اور جب مجاہد و غازی ریاکار ہو جائیں تو کامیابی کی امید کب ہو سکتی ہے۔

۱۹۱۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حمد بن عبد اللہ بن محمد بن احمد بن ثابت نے ان کو ابوالاحض محمد بن ہشیم قاضی نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حسن خراسانی نے ان کو حضرت ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک وقت آئے گا اس میں علماء ایسے ہوں گے جو فقہاء سے منقبض ہوں گے اور کڑ کر پیچھے ہوں گے اور امیروں کی بیروں کے پاس خوب پھیلیں گے یہی لوگ سرکش اور جبار ہوں گے دشمن ہوں گے۔

۱۹۱۴:..... میں نے سنا ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسن کا دزی سے انہوں نے سنا محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے یونس بن اعلیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو منذر بن عبد اللہ حزامی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے دنیا میں بہادری سے بڑی چیز اور کوئی نہیں ہے۔

(ممکن ہے یہ اس لئے ہو کہ اس میں عجب اور پسند اور ریاکاری کا زیادہ امکان ہے۔ مترجم)

۱۹۱۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا اپنی کوئی حاجت بھی ہو ہمارے پاس لانا انہوں نے فرمایا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (میں اپنی حاجات آپ کو نہیں بتاؤں گا) بلکہ میں تو اس ذات کے آگے پیش کروں گا جس کے آگے سے حوائج نہیں چھپتی ہیں وہ جو کچھ مجھے دے گا میں اسی پر قناعت کروں گا اور جو کچھ مجھ سے روک لے گا اس میں سے میں اس پر راضی ہو جاؤں گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ابن شہاب وہ لحدی ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ نصیحت اس کے پاس تھی۔ ابو حازم نے کہا ہذا میں نے کہا کہ اگر میں غنی ہوتا تو تم مجھے جانتے ہوتے۔ پھر میں نے اپنے دل ہی دل میں سوچا کہ مجھ سے نجات نہیں پائے گا۔ پس میں نے کہا۔ پہلے وقتوں میں عالم ایسے ہوتے تھے کہ بادشاہ ان کو طلب کرتے تھے اور بلا تے تھے مگر وہ ان سے بھاگتے تھے (یعنی ملنے سے گریز کرتے تھے) اور آج کے دور میں علماء طلب کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس وقت وہ جمع کرواتے ہیں اور اپنی جماعت کے ساتھ بادشاہوں کے دروازے پر جاتے ہیں، اور بادشاہ ان سے بھاگتے ہیں اور وہ ان کو طلب کرتے ہیں۔

۱۹۱۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعید زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر محمد بن عیسیٰ نے ان کو علی بن عبد الحمید غصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محمد بن سماک سے وہ کہتے ہیں۔ کتنے اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کو بھلانے والے ہیں اور کتنے اللہ سے ڈرانے والے ایسے ہیں جو اللہ پر جری ہیں اور کتنے اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں جو خود اللہ سے بھاگتے ہیں اور کتنے کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کی آیات سے نکل جانے والے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت علماء کے لئے

۱۹۱۷: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسین اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا جس کے بارے مجھے یہ خبر پہنچی تھی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی کلام ہے صلوات اللہ علیہ تم لوگ کام دنیا کے کرتے ہو اور دنیا میں رہ کر رزق بغیر عمل کے دیئے جاتے ہو۔ آخرت کے لئے تم عمل نہیں کرتے ہو۔ جب کہ تم وہاں عمل کے بغیر رزق نہیں دیئے جاؤ گے۔ تمہارے ہلاکت ہو اے علماء سوء تم اجر حاصل کر لیتے ہو اور عمل ضائع کر دیتے ہو۔ قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل مانگ بیٹھے اور قریب ہے کہ تم اس چوڑی دنیا سے تنگ و تاریک قبر کی طرف نکالے جاؤ گے اللہ نے تمہیں گناہوں سے منع فرمایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے تمہیں روزوں کا حکم دیا ہے اور نمازوں کا۔ وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے جس کا وہاں رزق تنگ ہو جائے اور مقام ذلت والا ہو جائے۔ اور یہ جانتا ہوں کہ یہ سب اللہ کے علم میں سے ہے اور اس کی قدرت سے ہے وہ کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے اس کے فیصلوں میں وہ کسی شئی کے ساتھ راضی نہیں ہو سکتا جو اس کو پہنچے، وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دیتا ہے، اور اس کو دنیا کی بھی سب سے زیادہ رغبت ہو۔ اور وہ شخص کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جس کا رجوع اس کی آخرت کی طرف ہے مگر اس کا رخ دنیا کی طرف ہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے اسی کی طرف پہنچتا ہے یا فرمایا کہ وہ شخص صرف اپنی منفعت اور مفاد کو محبوب رکھتا ہے۔

وہ کیسے اہل علم سے ہو سکتا ہے جو کلام کو اس لئے طلب کرے تاکہ اس کے بارے میں لوگوں کو خبر دے یہ نہیں کہ وہ اس پر خود بھی عمل پیرا ہو سکے۔

۱۹۱۸: ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوال معروف نے ان کو ابوبہل اسفرائینی نے ان کو ابو جعفر حذاء سے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے اپنے چچا جریر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک تہج و مددگار سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔ میں لوگوں کا یہ حال دیکھ رہا ہوں کہ وہ فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھتے ہیں۔ اور علم عبادت کے سوا دوسرے مقصد کے لئے سیکھتے ہیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرتے ہیں۔ اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کا چمڑا پہنتے ہیں۔ (یعنی بھیڑ نما بھیڑیے ہیں) مجھ پر مجبور اور فریفتہ ہیں اور مجھ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں، اور میں اپنے آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں بھی ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کرتا ہوں جس میں بڑا بردبار بھی حیران رہ جاتا ہے۔

علماء کی قسمیں ہیں

۱۹۱۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے احمد بن محمد بن رزین نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ بعض فقہانے کہا ہے کہ علماء تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم باللہ دوسرا عالم بامر اللہ تیسرا عالم باللہ و بامر اللہ۔ وہ عالم جو صرف اللہ کو جانتا ہو وہ عالم صرف اللہ کے حکم کو جانے والا اللہ کے حکم کو بھی جانے والا بہر حال عالم باللہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے لیکن سنت کو نہیں جانتا۔

عالم بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو تو جانے مگر اللہ کا خوف نہ رکھے۔

اور عالم باللہ اور بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو بھی جانے اور اللہ سے بھی ڈرے یہی وہ شخص ہے جو کائنات سماوی میں عظیم انسان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۹۲۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل وطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبد الرحمن بن ابراہیم نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو قاسم بن ہزان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زہری سے وہ کہتے تھے۔

کسی عامل کا عمل لوگوں کے لئے بھروسے کے قابل نہیں ہوتا جو عامل اس کو جانتا ہو، نہ ہی راضی ہو کہیں گے ایسا عالم ہے جو عمل نہیں کرتا۔
۱۹۲۱: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابو اسامہ ان کو ابو الاشہب نے وہ کہتے ہیں حسن نے کہا، جو شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے اس سے علم اور نصیحت لے لو اور جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور عمل برا کرے اس سے مت لو۔

۱۹۲۲: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہیں جو علم تو سیکھے اور جو تم جانتے ہو اگر اس پر عمل نہ کرے تو تیری مثال اس آدمی جیسی ہوگی جو لکڑیوں کی گھڑی باندھے جب انھانا چاہے تو انھانہ سکے تو اسے نیچے رکھ دے اور اس میں مزید لکڑیاں ڈالنا شروع کر دے۔

۱۹۲۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ابو العباس اہم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص علماء کے صرف نوادرات کو اخذ کرے (یعنی ان کے پورے علم و عمل کو مشعل راہ بنائے) پس اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

۱۹۲۴: اور میں نے اوزاعی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ بے شک بڑے بڑے معاملات دلوں کی سختی ذکر اللہ سے غفلت، عجب اور خود پسندی کو ختم دیتے ہیں۔

۱۹۲۵: اور اوزاعی نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ کہتے تھے ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو غیر عبادت پر تو متفق ہیں۔ اور محرمات کو مشتبہات کی وجہ سے حلال ٹھہرا لیتے ہیں۔

شیطان والی تین صفات

۱۹۲۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا علی بن ابو عمرو بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو حسن بن عباس نے ان کو عمرو بن رافع نے ان کو حکم بن بشیر نے ان کو عمرو بن قیس لمائی نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں۔ اس سے اپنی حاجت پورا کر لیتا ہوں۔ جو شخص اپنے اعمال لوگوں سے چھپائے۔ جو شخص اپنے گناہ کر کے بھول جائے۔ جس میں عجب اور خود پسندی ہو۔

۱۹۲۷: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن بن حماد کوفی سے انہوں نے سنا احمد بن علی نخوی سے انہوں نے سنا وہب بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک واعظ کوفہ میں رہتے تھے انہوں نے اپنی کسی محفل میں آگ کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور دوسرے لوگوں کو بھی رولا دیا۔ اور وعظ کیا اور نصیحت کی اور ایک خوبصورت اور اچھی مجلس جاری ہو گئی جب وہ کسی دوسری مجلس میں پہنچے۔ تو انہیں

(۱۹۲۰)۔۔۔ اخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۳/۳۶۵ و ۳۶۶) من طریق الولید بن مسلم۔ یہ بلفظ لا یوثق الناس بعلم عالم لا یعمل ولا یرضی

بقول عالم لا یرضی۔

(۱)۔۔۔ فی الاصل والمختصر (ومن الصبی مذکت انت سفیم)

(۲)۔۔۔ فی الاصل والمختصر (صفة)

(۳)۔۔۔ فی المختصر (طیب یداوی الناس وهو مریض)

ایک پرچہ دیا گیا جس میں یہ شعر لکھے ہوتے تھے۔ اے دوسروں کو سکھانے والے آدمی، کیا ہوا تیرے نفس کو کہ وہ بھی تعلیم ہوتا تم دل کے مریض کے امراض کی دو بتلاتے ہو، تا کہ وہ اس کے ساتھ تندرست ہو جائے حالانکہ تم خود مریض ہو۔ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ تم ہدایت کرنے سے ہماری عقلوں کی رہنمائی کرتے ہو نصیحت کے ساتھ حالانکہ تم خود ہدایت سے محروم ہو۔

چنانچہ وہ اس مرض کے ساتھ مریض ہو گئے شدید طریقے سے اور اسی سے وفات پا گئے۔

۱۹۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو عثمان حیری زاہد کی محفل میں حاضر ہوا وہ خاموش ہوئے جب سکوت لمبا ہو گیا تو وہ اچانک متوجہ ہوا اور فرمایا۔

لوگوں میں سے غیر متقی شخص ایسا طبیب ہے جو تقویٰ سے ساتھ علاج کرتا ہے جب کہ طبیب خود مریض ہے۔

خیر کی تین نشانیاں

۱۹۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان حنظل سے انہوں نے سنا ذوالنون مصری وہ کہتے تھے۔

تین چیزیں خیر کی نشانیاں ہیں متقی عالم کے اندر مخلوق کے طمع اور لالچ کو دل سے نکال دینا فقیر کو قریب کرنا اس کو تعلیم دینے میں اور جواب دہی میں اس کے ساتھ نرمی کرنا۔ اور بادشاہ سے دوری اختیار کرنا، اور تین چیزیں محترم کے اندر خیر کی نشانیاں ہیں۔

علماء کی تعظیم کرنا جس تو اضع کے ساتھ۔ اپنے نفس کے عیبوں پر نظر کرتے ہوئے لوگوں کے عیبوں سے آنکھیں بند کر لینا۔

مال کو علم کی طلب میں خرچ کرنا دنیا کے سامان پر علم کو ترجیح دینا اور تین چیزیں فہم کی علامات میں سے ہیں۔ اقوال کے معانی کو اپنے اندر لے لینا۔ سوال کے جواب میں اختصار کرنا۔

حریف اور مقابل کو تکرار کی مشقت سے بچانا اور کفایت کرنا۔

اور تین چیزیں ادب کی علامات میں سے ہیں، خاموشی اس وقت تک جب تک کہ کلام کرنے والا اپنے کلام سے فارغ ہو جائے۔ اور جواب الجواب دینا جب اس سے جواب مل جائے اور ہم نشین کو مؤانست و ہم نشینی کا حصہ دینا اور اس کے روبرو باہم کثرت کرنا یہاں تک کہ وہ اٹھ جائے۔

ایمان کا انیسواں شعبہ تعظیم قرآن مجید

ابو عبد اللہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ یہ کئی وجوہ کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔ (یعنی تعظیم قرآن کا عنوان) مثلاً:

- (۱)..... قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا۔
- (۲)..... تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید کو پابندی کے ساتھ اور دائمی طور پر پڑھتے رہنا۔
- (۳)..... قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت دل کو حاضر رکھنا۔ (حضور قلب)
- (۴)..... قرآن مجید میں خوب غور و فکر کرنا۔
- (۵)..... قرآن مجید کی آیات کو مکرر اور بار بار پڑھنا بار بار پھیرنا اور دہرائنا۔
- (۶)..... قرآن مجید کی وہ آیات جو اللہ کے مواعظ اور وعیدوں پر مشتمل ہیں جو رونے پر ابھارتی ہیں پڑھ کر ڈرنا۔
- (۷)..... قرآن مجید کی قرأت کو اپنے ختم کرنے کے وقت ختم کرنا اور روک دینا مثلاً حمد اور تصدیق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کے وقت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دین پہنچا دینے کے شہادت دینے کے وقت۔

ختم قرآن کے وقت کے آداب

- (۱)..... ختم کر یعنی سورۃ الناس کے اختتام کے بعد دوبارہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا کچھ حصہ پڑھ کر تلاوت روکنا۔
- (۲)..... اپنے اہل خانہ بیوی بچوں کو ختم قرآن کے وقت حاضر کرنا (تا کہ دعا میں شریک ہوں۔)
- (۳)..... کوشش کرنا کہ ختم قرآن دن کے اول حصے یا رات کے پہلے حصے میں ہو۔
- (۴)..... دعا کرنے سے قبل تکبیر یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا۔
- (۵)..... دین اور دنیا کے اہم اور مقصودی امور کی دعا کرنا۔

تعظیم قرآن سے متعلق دیگر ضروری امور

یہ امور بھی تعظیم قرآن میں سے ہیں:

- (۱)..... جنت اور جہنم کے ذکر کے وقت رک جانا اور اللہ کی بارگاہ میں جنت کی رغبت کرنا اور دعا کرنا اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنا۔
- (۲)..... اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف کرنا آیات قرآنی میں اپنے بندوں کے لئے جو اس نے ثابت کیا ہے۔
- (۳)..... سجدوں کی آیات میں سجدے کرنا۔
- (۴)..... یہ کہ جب والا آدمی ناپاکی کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہ کرے۔
- (۵)..... حیض (ماہواری والی عورتیں اس حالت میں) قرآن کی قرأت نہ کریں۔
- (۶)..... یہ کہ ناپاک انسان مصحف کو نہ اٹھائے اور نہ ہی چھوئے بحالت ناپاکی۔
- (۷)..... یہ کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے پہلے اپنے منہ کو مسواک اور کلی کر کے صاف کرے۔

(۸).....یہ کہ تلاوت کرتے وقت اچھا لباس پہنے اور خوشبو لگائے۔ اور اگر خوشبو تلاوت سے فارغ ہونے تک باقی رہے تو یہ عمل احسن اور افضل ہے۔

(۹).....یہ کہ رات کو تلاوت بالجہر یعنی بآواز بلند کرے اور رات کو آہستہ آواز کے ساتھ کرے۔ بشرطیکہ یہ ایسی جگہ پر ہو جہاں لغو گوئی اور شور نہ ہو۔

(۱۰).....یہ کہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تلاوت والی سورۃ کو منقطع نہ کرے بلکہ تلاوت کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ اس کی تلاوت سے فارغ ہو جائے۔

(۱۱).....یہ کہ قرأت کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنائے اور اس کی بھرپور کوشش کریں۔

(۱۲).....یہ کہ ٹھہر ٹھہر کر حجاؤ ٹھہراؤ اور پوقار طریق پر قرآن مجید کی تلاوت کرے بے وقار اور اچھا نہ پڑھے۔

(۱۳).....یہ کہ تین دن سے کم وقت میں پورا قرآن ختم نہ کرے۔

(۱۴).....یہ کہ جو شخص قرآن مجید سیکھنے کی خواہش کرے اسے ضرور تعلیم دے اس سے بڑائی نہ کرے۔ بلکہ اس میں ثواب کی نیت کرے اور اس کو غنیمت سمجھے۔

(۱۵).....یہ کہ قرآن مجید کو قرأت مستقیمہ کے ساتھ جن پر اجماع ہے تلاوت کرے متفق علیہ قرأت سے آگے بڑھ کر غریب اور شاذ قرأتوں کی طرف تجاوز نہ کرے۔

(۱۶).....یہ کہ عادل اور سچے علماء سے قرأت کو قبول کرے جو انہوں نے حاصل کی ہو اور وہ اسی کو آگے ادا کریں اور پہنچائیں۔

(۱۷).....یہ کہ اگر اس کے پاس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو اس کو معطل اور بے کار نہ چھوڑے رکھے کہ یوں ہی رکھا رہے بلکہ ہر روز اس کی زیارت کرے اگرچہ تلاوت نہ بھی کرے۔

(۱۸).....اگر قرآن یاد ہو حفظ ہو تو کسی نہ کسی وقت دیکھ کر ضرور تلاوت کرے اور کبھی بغیر دیکھے تلاوت کرے اور مہمل و بے مصرف نہ چھوڑے۔

(۱۹).....یہ کہ تلاوت کرتے وقت ہر آیت پر قرأت بند کرے آیات کو ایک دوسری میں درج و داخل کر کے نہ پڑھے (یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت آیت پر رکنا جائے اور معنی میں غور و فکر کرتا جائے تاکہ قرآن مجید پورا پورا سمجھ میں آتا جائے اور معنی اور مطلب نہیں جانتا تو کم از کم سنت کے مطابق تلاوت کرنے کا ثواب تو مل ہی جائے گا اور ثبات کرنے کی غلطی کا امکان ختم ہو جائے گا۔) (مترجم)

(۲۰).....یہ کہ پوری پوری کوشش کرے کہ اس کی قرأت اور قرآن مجید کا ختم نماز کے اندر ہو اور قرأت نماز میں ہو جس قدر استطاعت ہو سکے۔ کوئی مانع اس کو اس عمل سے نہ روکے کہ ہر سال ایسے شخص کو قرآن مجید سنائے اور اس کے ساتھ دور کرے جو قرأت میں واضح فضیلت و برتری رکھتا ہو (یعنی قاری اور عالم کتاب اللہ ہو) اس کام کیلئے سب سے زیادہ بہتر وقت ماہ رمضان ہے۔

(۲۱).....یہ کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کی قرأت تلاوت میں رمضان کے علاوہ مہینوں کے مقابلے میں اضافہ کرے۔

(۲۲).....یہ کہ قرآن مجید میں مہارت، جھگڑا و جدل ترک کر دے۔

(۲۳).....یہ کہ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح محض اپنے انداز سے نہ کرے اور یوں بھی نہ کہے کہ اس آیت کا معنی اسی طرح ہے ہاں اس پر کوئی واضح دلیل جب تک قائم نہ ہو۔

(۲۴).....یہ کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر سرزمین کفر کا سفر نہ کرے۔

(۲۵).....یہ کہ قرآن مجید کو واضح کر کے پڑھے تعظیم اور وقار کے ساتھ پڑھے اس میں چشم پوشی و سستی نہ کرے۔

(۲۶).....جو شخص قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تلاوت شروع کرے اس کو مکمل پڑھنے کے بغیر بلاوجہ دوسری سورۃ کی طرف تجاوز نہ کرے بلکہ جس سورۃ کو شروع کرے اس کو پورا کرے۔

(۲۷).....جب قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ان حروف کو بھی پورا پورا پڑھے جن میں اختلاف ہو (قرأت کا) تاکہ پڑھنے والے یا ختم کرنے والے کے ذمہ کوئی ایسا حرف باقی نہ رہ جائے جس کو بڑے بڑے قراء میں سے کسی قاری نے ثابت کیا ہو مگر ختم کرنے والے اس کو نہ پڑھا ہو۔

(۲۸).....یہ کہ سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ پڑھے اور ہر سورۃ کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے پر مواظبت کرے، اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا بہت اہتمام کرے دیگر سورتوں کے مقابلے میں، بلکہ بسم اللہ کے بغیر اس کی تلاوت اس کے لئے حلال اور درست نہیں ہے ورنہ ایسے ہوگا جیسے اس نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت چھوڑ دی ہو۔

(نوٹ)..... واضح ہو کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کے مطابق بسم اللہ ہر سورہ کی آیت ہے خصوصاً سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق بسم اللہ نہ کسی مخصوص سورۃ کا جزء ہے اور نہ ہی ہر ہر سورۃ کا جزء ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت ہے جو سورتوں کے فاصلے کے لئے نازل ہوئی تھی۔

(۲۹).....یہ کہ ہر ہر سورۃ کے بارے میں جو اس کی فضیلت حدیث شریف میں نبی کریم سے آئی ہے اس کو ہر تلاوت کرنے والا پہچانے اور اس وقت ضرور اس کی تلاوت کرے جس وقت کے بارے میں حدیث میں اس کی قرأت کی خبر وارد ہوئی ہے۔ اس مخصوص وقت میں اس کی تلاوت کرنا نہ چھوڑے۔

(۳۰).....یہ کہ تلاوت کرنے والا اور پڑھنے والا قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت سے شفا حاصل کرے اور شفا طلب کرے جیسے اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ برکت حاصل کرے اپنے لئے اور دوسرے کے لئے خواہ مریض ہو خواہ غمگین ہو خواہ خوف زدہ ہو خواہ گھر میں ہو یا مسافر ہو خواہ دم کرتے کے ذریعے ہو یا بغیر دم کئے ہو۔

(۳۱).....اور تلاوت کے بعد اللہ سے دعا کرے اور سوال کرے اور حاجت طلب کرے۔

(۳۲).....یہ کہ اللہ نے اس کو جس قدر قرآن مجید دیا ہے اس پر خوش ہو جائے جیسے ایک غنی آدمی اپنے غنی ہونے پر خوش ہوتا ہے اور جیسے صاحب اقتدار بادشاہ اپنی سلطنت پر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے اوپر اللہ کی رحمت کو بہت بڑا سمجھے اور اس کی حمد و ثنا کرے۔

(۳۳).....یہ کہ قرآن مجید کی قرأت کے ساتھ بطور قاری اپنے ماسوا دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۳۴).....یہ کہ قرآن مجید کو بازاروں میں نہ پڑھے اور مجلسوں میں بھی نہ پڑھے تاکہ قرآن کے ذریعے مال کھا سکے۔

(۳۵).....یہ کہ قرآن مجید کو غسل خانے میں نہ پڑھے اور نہ ہی دیگر ناپاکی کے مقامات پر پڑھے۔

(۳۶).....پیشاب پاخانہ کرتے وقت نہ پڑھے۔

(۳۷).....قرآن کو پڑھنے میں تعمق اور تکلف سے کام نہ لے کہ اسے سیدھا کرنے لگے تیر کو سیدھا کرنے کی طرح کہ الفاظ کو اس وقت ایسے

چبائے اپنی زبان کے ساتھ جیسے کھانا چبایا جاتا ہے۔

- (۳۸)..... یہ کہ جب کوئی جماعت مسجد میں یا بغیر مسجد کے اکٹھے ہو کر پڑھیں تو ایک دوسرے کے مقابلے میں زور زور سے نہ پڑھیں تاکہ ایسے محسوس نہ ہو جیسے باہم جھگڑ رہے ہیں یا مقابلہ کر رہے ہیں یا شور کر رہے ہیں۔ یہ بات تو نماز اور خطبے کے علاوہ کے بارے میں تھی۔
- (۳۹)..... بہر حال نماز اور خطبے کی حالت میں صرف امام قرأت کرے اور مقتدی خاموشی سے قرأت کو سنیں۔
- (۴۰)..... اس لئے کہ امام قرأت کے ساتھ جہر کر رہا ہے اور اگر مقتدی امام کے پیچھے قرأت کریں تو اپنی قرأت کو ظاہر نہ کریں اور اپنے آپ کو سنوانے سے زیادہ نہ کریں۔

نوٹ:..... یہ بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق ہوگی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق مقتدی بالکل قرأت نہ کرے۔

- (۴۱)..... اور خطبے کے دوران کوئی شخص حالت خطبے میں جب کہ وہ خطبہ سن رہا ہو کوئی چیز نہ پڑھے۔
- (۴۲)..... اگر کوئی جماعت اور گروہ کسی نماز میں زور زور سے قرأت کریں تو باقی لوگ خاموش رہیں۔ ہاں ان میں جو نماز پڑھ رہا ہو وہ خاموش نہ رہے بلکہ قرأت کرتا رہے۔
- (۴۳)..... یہ کہ قرآن مجید کے اوپر کوئی دوسری کوئی کتاب یا کپڑا وغیرہ یا کوئی شے نہ رکھے ہاں اگر قرآن مجید ایک دوسرے پر رکھے جائیں تو یہ جائز ہے۔
- (۴۴)..... یہ کہ قرآن مجید کو بڑا بنایا جائے اور احسن خط کے ساتھ جس پر قدرت ہو سکے کھلا کھلا لکھا جائے اس کی مقدار چھوٹی نہ کی جائے اس کے حروف کو تنگ نہ لکھا جائے نہ ہی ایک دوسرے پر۔

(۴۵)..... یہ کہ جو چیز یا الفاظ قرآن نہیں ہیں ان کو قرآن مجید میں خلط ملط نہ کرے جیسے آیات کی تعداد سجدوں کی علامات یا جیسی ربع نصف ثلاثہ یا مختلف وقف وغیرہ کے الفاظ۔

- (۴۶)..... اختلاف قرأت کو اور آیات کے معانی کو بھی قرآن میں خلط نہ کرے۔
- (۴۷)..... یہ کہ وہ گھر اور مکان روشن رکھا جائے جس میں قرآن پڑھا جائے قندیلیں اور چراغ اس میں نصب کئے جائیں۔
- (۴۸)..... اور ماہ رمضان میں مساجد میں اور ان کے دروازوں کو ازوں میں مزید روشنی کی جائے۔
- (۴۹)..... یہ کہ اہل قرآن کی تعظیم و توقیر کی جائے بوجہ تعظیم علماء کے احکام کے ساتھ۔
- (۵۰)..... اور کثرت کے ساتھ اللہ سے توفیق طلب کرے۔
- (نوٹ)..... تعظیم قرآن کی بابت پچاس فصل یہاں پر میں نے لکھی ہیں ہر فصل میں اس کی تعظیم ثابت کروں گا علاوہ اس کے کچھ اضافی باتیں بھی مذکور ہوں گی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

میں ان فصول میں سے ہر فصل میں بعض وہ اخبار و آثار پیش کروں گا جو اس بارے میں وارد ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل:..... قرآن مجید کی تعلیم

تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے

۱۹۳۰ء: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد الصغار نے ان کو احمد بن منصور الرمادی نے ان کو

ہو جائے گا۔

اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا پس اس کی تلاوت کرو، اللہ تمہیں اس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا کرے گا خبردار میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کہ آلم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے نل کرتیں حرف کی طرح ہیں اور تمیں نیکیاں ہیں۔ روایت میں ابوالحق کا نام آیا ہے یہ وہی ابراہیم ہجری ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے صالح بن عمرو نے اور یحییٰ بن عثمان نے ابراہیم سے مرفوع روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا جعفر بن عون نے اور ابراہیم بن لھمان نے موقوف روایت کے طور عبد اللہ بن مسعود پر۔

قرآن کی دو آیات سیکھنا دو اونٹنیوں سے افضل ہے

۱۹۳۴: ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق مطلق نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ مکی نے ان کو عبد اللہ بن یزید مرقی نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ وادی بطنان یا عقیق کی طرف جائے اور روزانہ دو جوان خوبصورت اونٹنیاں لے آئے، اور نہ تو ان کو اللہ کی نافرمانی میں پکڑ لائے اور نہ ہی قطع رحمی کر کے لائے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اس چیز کو تو ہم میں سے شخص چاہے گا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے لوگو کوئی صبح مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیات سیکھ لے یہ اس کے لئے دو جوان اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اور تین آیات سیکھنا تین اونٹنیاں لینے سے بہتر ہے، چار آیات سیکھنا چار اونٹنیوں سے بہتر ہے اور اسی تعداد کے اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ اس کو مسلم نے دوسری وجہ سے موسیٰ بن علی سے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار

۱۹۳۵: ہمیں خبر دی ہے ابو علی روز باری نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شاذب مرقی سے مقام واسطہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو ایوب نے ان کو حسین جعفی نے انہوں نے سنا حمزہ زیات سے ان کو ابو المختار الطائی نے ان کو ابن ابی حارث اعمور نے اس نے حارث اعمور سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد سے گذرا اور مسجد میں لوگ باتوں میں منہمک تھے۔ لہذا میں علی بن ابی طالب کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ لوگ باتوں میں مصروف ہیں انہوں نے پوچھا کیا واقعی وہ اپنے گھر ہے میں نے عرض کی کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

(۱) فی الأصل (زاد من القرآن فی روايته)

(۱۹۳۴) أخرجه ابن أبي شيبة (۵۰۳/۱۰) عن الفضل بن ذكين عن موسى بن علي. به.

وأخرجه مسلم (۵۵۲/۱) من طريق ابن أبي شيبة. به وانظر الأذكار للمصنف (۱۰۵۲) أبو داود (۱۲۵۶)

(۲) غير واضح في الأصل

(۱۹۳۵) أخرجه البغوي في شرح السنة (۴۳۸/۴۳) من طريق أبي محمد عبد بن حميد الكشي عن حسين بن علي الجعفي. به.

وقال البغوي:

قال أبو عيسى: هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه وإسناده مجهول وفي حديث الحارث مقال.

أنظر الترمذي (۲۹۰۶)

بے شک عنقریب فتنہ ہوگا، میں نے عرض کی تھی کہ اس فتنے سے چھٹکارا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے چھٹکارے کا ذریعہ کتاب اللہ ہے۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان جو کچھ ہے اس کی خبریں ہیں۔ وہ فیصلہ کن اور پکی بات ہے۔ وہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اس کو چھوڑا اللہ نے اسے توڑ دیا۔ اور جس نے ہدایت اس کے ذریعے طلب کی یا یوں فرمایا تھا کہ جس نے اس کے بغیر علم طلب کیا اللہ نے اس کو گمراہ کیا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

وہ حکمت سے لبریز نصیحت ہے۔ وہ صراط مستقیم ہے۔ قرآن وہ چیز ہے جس کے ساتھ خواہش کج نہیں ہوتی اور جس کے ساتھ زبانیں گڈمڈ نہیں کرتیں۔ جس سے علماء سیر نہیں ہوتے۔ جو بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا (یعنی اس کو بار بار پڑھنے سے بوریث نہیں ہوتی)۔ جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے وہ وہی ہے جس نے جنوں کو روک دیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسری روایت میں یوں ہے۔

کہ قرآن وہ ہے جس کو سن کر جن بھی نہ رک سکے حتیٰ کہ انہوں نے کہا۔ ہم نے حیرت ناک قرآن سنا ہے جو رشد کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے قرآن کی بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا جو اس کی طرف بلایا گیا اور دعوت دیا گیا وہ صراط مستقیم کی ہدایت دے دیا گیا۔

۱۹۳۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث اور اس کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

۱۹۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا قیس بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے وہ رسول اللہ اس حدیث میں انہوں نے اس کو ذکر کیا اور فرمایا کہ قرآن واضح روشنی ہے۔ حکمت و دانائی والا ذکر ہے۔ صراط مستقیم ہے۔

۱۹۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو جعفر بن محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن حرب نے ان کو ابو داؤد حنفی نے ان کو سفیان نے منصور سے ان کو ابو داؤد نے عبد اللہ سے اھدنا الصراط المستقیم فرمایا اس سے مراد ہے کتاب اللہ۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۹۳۹: اور تحقیق ہم نے اس حدیث میں روایت کیا ہے جو زید بن ارقم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے کے دوران، میں تمہارے اندر دو بڑی بھاری چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور روشنی ہے لہذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس کو پکڑے رکھو۔ اور آپ نے اس پر ابھارا اور اس میں رغبت دلائی۔

۱۹۴۰: اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کرے گا وہ راہ یاب ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔

(۱۹۳۷)۔ عزاء صاحب الكنز (۲۳۰/۹) إلى المصنف فقط.

(۱۹۳۸)۔ عزاء السيوطي في الدر المنثور (۱۵/۱) إلى وكيع وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وأبو بكر الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم وصححه والمصنف.

أخرجه الحاكم (۲۵۸/۲) من طريق أبي داود الحفري. به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۳۹، ۱۹۴۰)۔ أخرجه مسلم (۱۸۷۳/۳) عن زيد بن أرقم مرفوعاً

وانظر مسلم (۱۸۷۳/۳)۔ السنن الكبرى للبيهقي (۱۳۸/۲)۔ (۳۰/۷)۔ (۱۱۳/۱۰)۔ الدارمي (۳۴۲/۲).

۱۹۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحق ثقفی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو مسعر بن کدام نے اور سفیان ثوری نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبد اللہ بن صامت نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد ہم اس وقت جس میں ہیکل شتر ہوگا جس سے ہم ڈریں آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم کتاب اللہ کو لازم پکڑے رکھو اسی کو تم سکھلاؤ اور اس میں جو کچھ ہے اسی کی تم اتباع کرتے رہو یہاں تک کہ اس جملے کو آپ نے تین بار فرمایا۔ میں نے عرض کیا ہاں (ایسے ہی کروں گا۔)

قرآن اللہ کی رسی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو

۱۹۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر نے ان کو علی بن نصر نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حبان نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابی سعید نے ان کو ابو شریح خزاعی نے انہوں نے کہا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے کہا کہ جی ہاں آپ نے فرمایا بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اتمہارے ہاتھ میں ہے تم اس کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ بے شک تم ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے اور اس کے بعد تم کبھی ہلاک نہیں ہو سکو گے۔

اس کو لیث بن سعد نے اور سعید مقبری نے روایت کیا ہے نافع بن جبیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور مرسل روایت کی، اور امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے محمد بن صالح بن ہاک کی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے ان کو قابوس بن ابوظبیاں نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک وہ شخص جس کے سینے میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہیں ہے وہ ویران گھر کی مثل ہے۔

۱۹۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ان کو ابو علاشہ بن محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو جعد نے ان کو ابو امامہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی میں نے مقسم بن فلاں کو خریدا ہے اور مجھے اس میں اتنا اتنا منافع ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتا دوں اس سے بھی زیادہ منافع والی ہے۔ اس نے کہا کہ کیا واقعی ایسی کوئی چیز بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ شخص جو قرآن کی دس آیات یاد کرتا ہے چنانچہ وہ صحابی چلا گیا اور دس آیات یاد کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی۔

(۱۹۳۱)..... أخرجه الحاكم في المستدرک (۳/۴۳۲) من طريق عبد الرحمن بن قروط عن حذيفة مطولا وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۳۲)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/۴۸۱) عن أبي خالد. به.

(۱۹۳۳)..... أخرجه الترمذی (۲۹۱۳) والحاكم (۱/۵۵۳) من طريق جرير. به.

وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح.

(۱۹۳۴)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۵۶) بنفس الإسناد إلا إنه قال (سالم بن أبي الجعد) وقال الحاكم :

إن كان عمرو بن خالد حفظ في إسناده سالم بن أبي الجعد فإنه صحيح على شرط مسلم غير أن البصريين من أصحاب المعتمر خالفوه فيه.

۱۹۳۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو عمرو بن علی نے اور احمد بن مقدم نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان کو قتادہ نے بیان کیا ہے ان کو ابو الجعد نے یا ابن ابوالجعد نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل۔

حافظ قرآن دس آدمیوں کی سفارش کرے گا

۱۹۳۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو علی بن حجر مرقی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کو مضبوط پکڑ لے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ اور اس کی شفاعت قبول کریں گے اور اس کے دس اہل خاندان کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریں گے۔ ہمارے شیخ کی اصل کتاب میں ایسے ہی تھے یعنی جعفر بن سلیمان ضبعی کے اور علیہ صحیح ہے۔ اور وہ تحریف ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ جعفر بن سلیمان مرقی کو فی صحیح ہے۔

۱۹۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن طیب بلخی نے اور علی بن حسین بن عبد الرحیم نسیا پوری نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اسے یاد کیا اور اسے مضبوطی سے تھاما اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے اور اس کے اہل خاندان کے دس افراد کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے وہ سب ایسے ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

ابو احمد نے کہا کہ اس کو روایت کرتے ہیں حفص بن سلیمان کثیر بن زاذان سے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی ہے کثیر سے غیر حفص نے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اسی طریق کے علاوہ کسی طریق سے نہیں پہچانتے۔ اور اس کی اسناد صحیح نہیں ہے حفص بن سلیمان کوئی ابو عمر ضعیف فی الحدیث ہے۔ اور ہم نے آخر فضائل میں روایت کی ہے محمد بن یحییٰ بن ریان کی حدیث سے انہوں نے حفص سے۔ اور حفص اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ ضعیف تھے اہل علم کے نزدیک۔

حافظ قرآن کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۱۹۳۸: اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف سخانی نے ان کو ابوطاہر نے اور ہارون بن سعید نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے انہوں نے ابن ایوب سے اس نے زبان بن فائد سے اس نے سہل بن معاویہ بن انس جہنی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے۔ اور اس میں جو کچھ ہے

(۱۹۳۵)۔ أخرجه الحاكم بنسب الإسناد (۵۵۶/۱)

(۱۹۳۷)۔ أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الکامل (۷۸۸/۲) وأخرجه الترمذی (۲۹۰۵)

(۱۹۳۸)۔ أخرجه الحاكم بنسب الإسناد (۵۶۷/۱) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي فقال: زبان ليس بالقوى.

اس پر عمل بھی کرے قیامت کے دن اس کے والدین کو اللہ تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی دنیا کے گھروں میں، بالفرض اگر وہ گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جو اس کے ساتھ عمل کرے۔

۱۹۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ابوصہب بن سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا جو شخص قرآن مجید بالغ ہونے سے قبل پڑھ لے وہ بچپن میں حکمتیں عطا کر دیا گیا ہے (ظاہر ہے معنی و مطلب جان کر پڑھے گا تو حکمتیں بھی حاصل ہوں گی۔)

۱۹۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوالحق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابن ابی فدیہ نے ان کو علی بن عبد الرحمن بن عثمان نے انہوں نے سنا حکیم بن محمد سے اس نے مقبری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید جوانی کی عمر میں پڑھ لیا اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے خون اور گوشت میں پیوست کر دیں گے۔

۱۹۵۱:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابی اویس نے اپنے بھائی سے اس نے اسماعیل بن رافع سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۹۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے اور ابن ناجیہ نے دونوں کو حدیث بیان کی ہے ابو مصعب نے ان کو عمر بن طلحہ نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید اپنی جوانی میں پڑھا قرآن اس کے خون اور گوشت میں پیوست ہو جائے گا اور جس نے بڑی عمر میں پڑھا اور وہ اس کے ساتھ جزار ہا اس نے نہیں چھوڑا اس کے لئے دھرا اجر ہے سب کے الفاظ برابر ہیں۔ اور ابن ناجیہ نے کہا عمر بن طلحہ لیثیوں کے غلام تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کی دس دس آیات سیکھتے تھے

۱۹۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شاذان اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمن نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایسے تھے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھتے تھے قرآن میں سے تو پھر ان کے بعد کی دس آیات نہیں سیکھتے تھے یہاں تک کہ ہم پہلے یہ سیکھ لیتے جو کچھ اس میں ہے (یعنی اس کا مطلب اچھی طرح سے جان لیتے اور سمجھ لیتے۔) شریک سے پوچھا گیا کہ ”جو کچھ اس میں ہے“ سے علم مراد ہے (آیات کا) انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

(کاش کہ آج کے مسلمان صحابہ کے اس طریقہ پر عمل کرتے تو صرف الفاظ کے قاری نہ ہوتے) (مترجم)

۱۹۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن علی میمون نے ان کو عبد الغفار بن حکم حرانی شریک نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوگ جان لیتے تھے اس علم کو جو کچھ ان دس آیات میں نازل ہوا ہے۔

۱۹۵۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۱۹۴۹)..... عزاء السیوطی فی الدر المنثور (۲/۳۶۱) إلی ابن مردويه والمصنف.

(۱۹۵۲)..... أخرجه الحاكم والبخاری فی تاریخہما والمرہبی فی طلب العلم وأبو نعیم والمصنف وعبدالرزاق وابن البخاری عن أبی ہریرۃ

(کنز العمال ۲۳۸۱)

(۱۹۵۳)..... أخرجه المصنف من طریق الحاكم (۱/۵۵۷) وصححه الحاكم ووافقه الذہبی.

سنا مالک سے ایک دن امور کے اندر جلدی کرنے کو معیوب قرار دے رہے تھے پھر فرمایا کہ حضرت ابن عمر نے سورہ بقرہ آٹھ برس میں پڑھی تھی (ظاہر ہے آٹھ برس تک بقرہ کے الفاظ ہی کو نہیں پڑھتے رہے تھے بلکہ اس کے مفہوم و مطالبہ ہائے عظیمہ ہی کو سمجھتے رہے اور سمجھ کر یہی پڑھتے رہے اور یہی طریقہ ہے یعنی سمجھ کر پڑھنا۔) (از مترجم)

۱۹۵۶: ہمیں خبر دی ہے ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مھر جانی نے ان کو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنی نے ان کو بکیر نے ان کو مالک نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر سورہ بقرہ پر آٹھ سال تک ٹھہرے رہے تھے اس کو سیکھتے تھے۔

۱۹۵۷: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ ابو بدال اشعرنی نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے سورہ بقرہ بارہ سال میں سیکھی تھی جب اسے پورا کیا تھا تو اونٹ قربان کئے تھے۔

۱۹۵۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کوچی نے ان کو خالد بن دینار نے کہتے ہیں کہ ابو العالیہ نے ہم سے کہا تھا پانچ پانچ آیات کر کے یاد کریں۔ نبی کریم نے ان کو جبرائیل سے پانچ پانچ کر کے حاصل کیا تھا۔

۱۹۵۹: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو مالک بن نصر بن مالک خزاعی نے ان کو علی بن بکار نے ابو خلدہ سے اس نے ابو العالیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ قرآن مجید کو پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو بے شک جبرائیل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی پانچ پانچ آیات لے کر اترتے تھے۔

علی بن بکار نے کہا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص پانچ پانچ آیات کر کے سیکھے وہ قرآن کو بھولے گا نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حضرت عمر کی طرف روایت کو مرفوع کرنے میں وکیع کی مخالفت ہوئی ہے اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ ۱۹۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل بن زکریا ضعی نصر دی نے ہر اہل میں ان کو ابو الفضل احمد بن نجدہ بن عریان نے ان کو ابو عثمان سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو مرہ نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے کہا جو شخص علم کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو لازم کر لے کیونکہ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی بھلائی جمع ہے۔ اور اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابو اسحق سے اور اس بارے میں کہا ہے قرآن مجید کو لازم کر لیا جائے اس لئے کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنا اور ہمیشہ کرنا

(۱) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔

یتلون آیات اللہ آناء اللیل وهم یسجدون۔

وہ لوگ راتوں کے اندر بھی آیات الہی کی تلاوت کرتے ہیں نماز کی حالت میں۔

(۱) فی المستدرک (العمل)

(۱۹۵۹) ابو خلدہ ہو: خالد بن دینار التمیمی السعدی۔

(۱۹۶۰) عزاء الہیثمی فی المجمع (۷/۱۶۵) إلی الطبرانی بأسانید ورجال أحدهما رجال الصحیح

(۲)..... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام ذکر رکھا ہے۔ اور جو شخص اس سے منہ پھیرے اس کو دھمکی دی ہے۔ اور جو شخص قرآن مجید کو پڑھ کر بھلا دے اس کو بھی دھمکی دی ہے۔

كذلك نقص عليك من انباء ما قد سبق وقد آتيناك من لدنا ذكرا. من اعرض عنه

فانه يحمل يوم القيمة وزرا. خالدين فيه وساء لهم يوم القيمة حملا.

اس طرح ہم آپ کے اوپر پہلے گزر جانے والوں کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے اپنی جانب سے آپ کو ذکر عطا کیا ہے۔ جو شخص اس ذکر سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھاٹھائے گا وہ ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں گے اور قیامت کے دن بہت برا بوجھ ہے ایسے لوگوں کے لئے۔

اور اس کے بعد کئی آیات میں ارشاد فرمایا ہے:

ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا ونحشره. يوم القيمة اعمى. تا اليوم تنسى.

جو شخص میرے ذکر سے یعنی قرآن سے منہ پھیرے اس کے لئے گزران تک ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب مجھے آپ نے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایسے ہی تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تم نے ان کو بھلا دیا تھا اور ہم تجھے آج ایسے ہی بھلا دیں گے۔

قرآن جلدی بھول جاتا ہے

۱۹۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اپنی اصل کتاب سے اور ابو سعید بن ابوعمر و نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے برید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد مضبوط رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن فرار ہونے اور بھول جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو پاؤں سے رسی نکل جانے سے بھاگ جاتا ہے بعض نے فی عقلھا کی جگہ من عقلھا کہا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں ابو کریب سے اس نے اسامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزا نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبد الملک بن محمد ابو قلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بے شک صاحب قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے جس کے پیر میں رسی ڈلی ہوئی ہے اگر اسے باندھ کر رکھے گا تو وہ رکاوٹ ہے گا اور اگر اونٹ کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا تو یاد رہے گا) (یعنی یاد کرتا رہے گا) (یعنی یاد کرتا رہے گا) بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔ عبد اللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۹۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم اور محمد بن شاذان اور احمد بن سلمہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اس نے نافع سے اس نے ابن

(۱۹۶۱)..... أخرجه البخاری (۹/۷۷۹). فتح) عن محمد بن العلاء وأخرجه مسلم (۵۴۵/۱) عن أبي كريب كلاهما عن أبي إسامة. أ. ب.

(۱۹۶۲)..... أخرجه البخاری (۹/۷۷۹). فتح) عن عبد الله بن يوسف عن مالك. ب. ب.

وأخرجه مسلم (۵۴۳/۱) عن يحيى بن يحيى عن مالك. ب. ب.

عمر سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال پاؤں میں رسی ذلے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت کرتا رہے گا تو اونٹ قبضے میں رہے گا اگر اسے چھوڑ دے گا تو اونٹ چلا جائے گا۔ جب کوئی قرآن کا حافظ رات کو کھڑے ہو کر اور دن کو بھی (نماز میں) پڑھتا تو وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور جس وقت اس کو نہیں پڑھتا اس طرح تو اس کو بھول جاتا ہے۔
اس کو مسلم نے قتیہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الریح نے ان کو جریر نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ابو وائل سے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے کسی ایک کے حق میں یہ بات بہت ہی بری ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اتنی اتنی آیات بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوا یا گیا ہے قرآن کو خوب یاد کرو وہ لوگوں کے سینوں سے بڑی تیزی کے ساتھ نکلتا ہے جیسے پیر سے رسی نکلنے پر مویشی بھاگتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشبیبہ سے اس نے جریر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

قرآن کریم بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے

۱۹۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مبارک نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے انہوں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہے پھر اس کو بھول جاتا ہے مگر وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وما اصابکم من مصیبة فاما کسبت ایدیکم (الشوری ۳۰)

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب ہوتی ہے۔

بے شک قرآن مجید کا بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے۔

۱۹۶۶: اور آئم نے روایت کیا ہے مطلب بن عبد اللہ بن خطاب کی حدیث سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں

(۱۹۶۳)۔ أخرجه مسلم (۵۴۳/۱)

(۱۹۶۳)۔ أخرجه البخاری (۷۹/۹) فتح عن محمد بن عروعة عن شعبة عن منصور به.

وأخرجه مسلم (۵۴۳/۱) عن زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم عن جرير به.

(۱)۔ فی المخطوطة أعقلها.

(۱۹۶۵)۔ عزاه السيوطی فی الدر (۹/۶) إلى ابن المبارك وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف عن الضحاك.

(۱۹۶۶)۔ أخرجه أبو داود (۴۶۱) والترمذی (۲۹۱۶) وقال الترمذی.

وقال أبو عيسى:

هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه قال:

وذا كرت به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستعربه.

قال محمد: ولا أعرف للمطلب بن عبد الله سماعاً من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله حدثني من شهد خطبة النبي صلى

الله عليه وسلم قال وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول لا نعرف للمطلب سماعاً من أحد أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عبد الله.

وانكر على بن المديني أن يكون المطلب سمع من انس.

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ معمولی سی نجاست یا بلغم وغیرہ بھی جسے کوئی آدمی مسجد میں سے نکال دیتا ہے۔ اور میرے اوپر میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔ میں نے (ان پیش ہونے والے گناہوں میں) اس سے بڑا گناہ کوئی بھی نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت جو کسی آدمی کو عطاء کی گئی اس کے بعد اس نے اس کو بھلا دیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد الوہاب بن حکم خزازی نے ان کو عبد المجید بن عبد العزیز نے ان کو ابن جریر نے (فلاں سے) پس اسی مذکور کو انہوں نے بھی ذکر کیا۔

۱۹۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن علی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے انہوں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ خوبصورت آواز نکالو (یعنی تجوید و سر کے ساتھ پڑھو) اور اسی کی کمائی اسی کو ذخیرہ کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن مجید اس اونٹ سے زیادہ جلدی سینے سے نکل کر چلا جاتا ہے جس اونٹ کے پیروں سے رسی نکل جائے اور چلا جائے اور لفظ تغنی کا ایک یہ مفہوم بھی مراد لیا جاسکتا ہے (کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ غنا حاصل کرو یعنی قرآن کی تعلیم حاصل کر لی تو سارے جہاں کی دولت حاصل ہو گئی اس کے ساتھ غنی ہو جاؤ مزید دنیا کی لالچ نہ کرو اس طرح یہ حدیث زہد اور تزکیہ کی تعلیم ہوگی) مترجم۔

قرآن سیکھ کو چھوڑ دینے کی وعید و سزا

۱۹۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عمرو و ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابی بکر ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابو رجا نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے لہذا آپ کے سامنے کوئی بھی شخص اپنا خواب بیان کرتا اللہ جس کے لئے چاہتا۔ ایک دن آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے تھے انہوں نے مجھے اٹھایا اور بولے چلئے چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک ایسے آدمی پر پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے سر ہانے پتھر اٹھائے کھڑا تھا پس اچانک وہ جھک کر وہ پتھر لیٹے ہوئے کے سر پر دے مارتا ہے جس کی شدید ضرب سے اس کا سر مکمل کچل جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے لہذا وہ شخص دوبارہ اس پتھر کو اٹھاتا ہے، اتنے میں اس کا کچلا ہوا سر بحال ہو چکا ہوتا جیسے کہ پہلے تھا پھر وہ اسی طرح اس کو مارتا ہے جیسے اس نے پہلی بار مارا تھا۔ (الغرض یہی عذاب اس کو مستقل طور پر ہو رہا ہے) میں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ، اللہ کی پناہ یہ سر کچلنے والا اور جس کا سر کچلا جا رہا ہے دونوں کون ہیں۔ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے چلئے (پھر دونوں نے آگے حدیث بیان کی ہے) پھر تشریح میں فرمایا کہ۔ بہر حال وہ آدمی آپ جس کے پاس گئے تھے

(۱۹۶۷)..... أخرجه أحمد (۱۵۳/۳) من طريق علي بن رباح. به.

وأخرجه أحمد (۱۵۳/۳) من طريق علي بن رباح. به.

وأخرجه ابن حبان (۱۷۸۸) عن الحسين بن سفیان عن أبي بكر بن أبي شيبة عن علي بن زيد بن الحباب. به دون قوله (وتغنوا به).

(۱۹۶۸)..... أخرجه البخاری (۵۸.۵۵/۹) عن مؤمل بن هشام أبو هشام عن إسماعيل بن إبراهيم عن عوف. به.

(۱)..... غير واضح بالأصل وصححه البخاری.

اور اس کا سر کچلا جا رہا تھا پتھر کے ساتھ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو قرآن سیکھتا تھا پھر اس کو چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ اس کو بخاری نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے۔

۱۹۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن لبیط نے یا ایاد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعید بن عبادہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی بھی اگر قرآن سیکھتا ہے پھر سیکھ کر اس کو بھلا دیتا ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ کے پاس پیش ہوگا تو اس کے منہ کو کوڑھ کر مرض لگا ہوا ہوگا۔

اور کوئی حکمران جو عیش میں پڑ گیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے آگے ایسے پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اسکی گدی پر بندھے ہوئے ہوں گے انہیں عدل و انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا۔

ایسے ہی شعبہ سے روایت کیا گیا ہے اور وہ غلط ہے بلکہ وہ صحیح عیسیٰ بن فائد سے ہے۔

اور اس کو ابو عبید نے روایت کیا حجاج سے اس نے شعبہ سے جو کہ درست ہے۔

اور اسی طرح ان کے ماسوائے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ نے یزید سے اس نے عیسیٰ بن فائد سے۔

۱۹۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبد اللہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن فائد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعد بن عبادہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو متعدد بار یہ بتایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی بھی حکمران عیاش ہو قیامت کے روز جب اللہ کے پیش ہوگا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ ان کو انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا اور جس نے قرآن مجید پڑھ کر پھر اس کو بھلا دیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جب پیش ہوگا تو اس کا منہ کوڑھ زدہ ہوگا۔

حفاظ کرام قابل رشک ہیں

۱۹۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے۔ ان کو خبر دی ہے شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا..... حسد دو آدمیوں کے خلاف درست ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کالعلم) عطا کیا ہے وہ رات دن اسی کو پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے بحالت قیام عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

یا قام بہ سے مراد ہے کہ وہ دن رات قرآن ہی کے معاملے میں مصروف عمل رہتا ہے پڑھنا پڑھانا سمجھنا سمجھنا عمل خود کرنا لوگوں سے کروانا وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال و متاع بہت دیا ہے وہ رات دن اس کو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا رہتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابو الیمان سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو سفیان کی اور یونس کی حدیث سے زہری سے روایت کیا ہے۔

(۱۹۶۹)..... أخرجه أحمد (۳۲۳/۵) عن عبد الصمد عن عبد العزيز بن مسلم عن يزيد بن أبي زياد عن عيسى بن فائد عن عباد بن الصامت مرفوعاً.

(۱۹۷۰)..... أخرجه أحمد (۲۸۵/۵) عن خلف بن الوليد عن خالد بن جهم.

(۱۹۷۱)..... أخرجه البخاری (۲۳۶/۶) ومسلم (۵۵۸/۱ و ۵۵۹) كما قال المصنف.

۱۹۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین بن خلیل قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو ہیشم بن حمید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زید بن واقد نے سلیمان بن موسیٰ سے اس نے کثیر بن مرہ سے اس نے یزید بن اخنس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے مابین رغبت کرنے کا مقابلہ کسی چیز میں نہیں ہونا چاہئے سوائے دو طرح کے آدمیوں میں کرنے کے ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن مجید عطا کیا ہے وہ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

لہذا اس کو دیکھ کر دوسرا آدمی یہ کہے کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس طرح عطا کرتا جیسے فلاں کو عطا کیا ہے تو میں بھی اپنے رات دن قرآن کیلئے ایک کر دیتا جیسے فلاں نے کر دیئے ہیں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہے لہذا وہ اس کو خرچ کرتا اور صدقہ کرتا ہے۔ کوئی آدمی اسے دیکھ کر یہ کہے گا کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے مال دیتا جیسے فلاں کو دیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ صدقہ کرتا۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ بتائیے کہ مردانگی اور بہادری اگر کسی آدمی میں ہو تو (کیا وہ رغبت اور رشک کی چیز نہیں ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ آدمی ان دو کے برابر نہیں ہو سکتا بے شک کتابھی اپنے گھر والوں کے پیچھے جاتا ہے۔

مؤمن قاری کی مثال

۱۹۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو ابو موسیٰ نے کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔ مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ذائقہ پیارا ہوتا ہے اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس پھل جیسی ہے جس کا ذائقہ تو پاکیزہ ہے مگر اس کی کوئی خوشبو ہی نہیں ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مثال نازبو کے ہے (بیری) کہ اس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو سرے سے قرآن کو پڑھتا ہی نہیں ہے اندرائن (کوڑمہ) جیسی ہے کہ جس کا ذائقہ خبیث ہے اور بو بھی خبیث ہے۔

۱۹۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہد بہ بن خالد نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا تھا کہ مثل اندرائن کے ہے جس کا مزہ سخت کڑوا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اس کو دونوں نے پورا پورا ہد بہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے استاذ ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جیب نے ان کو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام نے قتادہ سے ان کو زرارہ نے سعید بن ہشام سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۱۹۷۲)..... أخرجه أحمد (۱۰۵/۳) والطبرانی في الصغير (۳۹/۱) من طريق الهيثم بن حميد. به.

وقال الطبرانی لا يروى عن يزيد بن الأخنس وهو أبو معن بن يزيد وهو ابنه قد صحبا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بهذا الإسناد تفرد به الهيثم.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۲۵۶/۲) إلى الطبرانی في الكبير ورجاله ثقات.

(۱۹۷۳)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۳۹۴)

(۱۹۸۴)..... متفق عليه أخرجه البخاري (۱۹۸/۹) ومسلم (۵۴۹/۱)

(۱۹۸۵)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۴۹۹)

بے شک وہ آدمی جو قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے اس کی ہم نشینی نیک اور مقدس کتابت کرنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگی۔ اور وہ شخص جو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ اور ہشام نے کہا کہ وہ اس پر مشکل گذرتا ہے۔ شعبہ نے کہا کہ وہ اس پر مشکل ہوتا ہے اس شخص کے لئے دہرا اجر ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں شعبہ سے اور مسلم نے حدیث ہشام دستوائی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبد اللہ بن نمیر نے ان کو اعلمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ نے فرمایا حدیث میں جس کو انہوں نے ذکر فرمایا تھا جو شخص ایسے راستے پر چلے جس کے ساتھ علم کی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جہاں کچھ لوگ اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان لوگوں کو فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور ان پر سیکڑے نازل ہوتا ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں لاسکے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبد اللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے۔

قرآن سننے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں

۱۹۷۷:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے رائے میں اور ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عفان بن مسلم نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد بن ابوعثمان زاہد نے بطور املاء کے ان کو ابو سعد اسماعیل بن احمد جر جانی نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو ہد بن خالد نے انہوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے ان کو اسید بن حضیر نے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے آہٹ یا گرنے کی آواز سنی میں نے خیال کیا کہ میرا گھوڑا کھل گیا ہے (یعنی اس کے بعد میں نے تلاوت روک دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑھتے رہنا چاہئے تھا تمہیں اے ابوعبیک، میں نے پلٹ کر دیکھا تو روشن چراغ کی مانند کوئی چیز تھی جو آسمان اور زمین کے درمیان نیچے اتر رہی تھی۔ اور یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تمہیں اے ابوعبیک۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (خوف کے مارے) میں تلاوت جاری نہ رکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ فرشتہ تھا جو قرآن مجید کی قرأت سننے کے لئے اتر تھا، سنو اگر آپ تلاوت جاری رکھتے تو بہت سارے عجائبات دیکھتے۔ روایت کے یہ الفاظ ابو سعد کے ہیں۔ اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کا ذکر ہے اور یہ الفاظ میں جب میں ان کے آخر تک پہنچا تو میں نے کچھ گرنے کی آواز سنی اس کے بعد انہوں نے اس کا مفہوم ذکر کیا۔

اور اس حدیث کو بخاری مسلم نے اس کتاب میں ابو سعید کی حدیث میں نقل کیا ہے اسید بن حضیر سے اسی وجہ سے اس کو ذکر کیا ہے صحیح میں۔

۱۹۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صفانی نے ان کو اسحاق بن ابومسلم دبری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر بن زہری سے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں نے ایک سائبان دیکھا ہے یا سایہ دار

(۱۹۷۶)..... أخرجه مسلم (۲۰/۴) عن محمد بن عبد الله بن نمير عن أبيه. به.

(۱۹۷۷)..... أخرجه البخاري (۲۳۴/۶)، مسلم (۵۳۸/۱) من طريق أبي سعيد الخدري عن أسيد بن حضير مرفوعاً.

درخت، جس سے گھی اور شہد بہہ رہا ہے، اور میں نے لوگ دیکھے جو ایک دوسرے سے اپنے ہاتھ پھیلا کر مانگ رہے ہیں کوئی زیادہ کوئی کم کر رہا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ملی ہوئی ہے میں نے آپ کو بھی دیکھا ہے یا رسول اللہ۔ میں نے اس رسی کو پکڑا اور ان کے ذریعے اوپر کو چڑھ گیا ہوں۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اس کو پکڑا وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا اس کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی ہے اس کے بعد اس کے لئے وہ رسی جوڑی گئی ہے جس سے وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق بولے یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تو ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ سائبان یا سایہ وردار درخت سے مراد اسلام کا سائبان ہے اور دو گھی شہد بہنے سے مراد۔ اور ابو اہلق کی ایک روایت میں ہے۔ بہر حال جو کچھ گھی اور شہد بہہ رہا ہے وہ قرآن ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے، کوئی کم کوئی زیادہ لے رہا ہے یعنی قرآن میں سے کوئی کم کوئی زیادہ فہم لے رہا ہے۔ اور آسمان سے زمین تک ملی ہوئی رسی وہ حق ہے آپ جس حق پر قائم ہیں۔ آپ اسی حق والی رسی کو پکڑتے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند کرتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا آدمی پکڑتا ہے۔ وہ اسی کے ذریعے بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اس پکڑتا ہے وہ بھی بلند ہو جاتا ہے۔ تیسرا پکڑتا ہے اور رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے جوڑی جاتی ہے۔ لہذا وہ بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ کیا میں نے درست کہا ہے یا میں نے غلطی کی ہے بتانے میں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ درست بتایا آپ نے اور کچھ غلط بتایا۔ صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنے ماں باپ کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) مجھے وہ بتا دیجئے جو مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ قسم نہ دیجئے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے ان کو عبد الرزاق نے مکر یہ کہ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۹۷۹:..... اور ہمیں خبر دی عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو متشی نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں جو شخص جب کوئی خواب دیکھے تو اسے میرے سامنے بیان کر دیا کرے۔ میں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا (آگے راوی نے حدیث بیان کی ہے) مگر اس نے کہا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعبیر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ضرور، آپ ہی تعبیر دیجئے۔ اور صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ خوابوں والے تھے۔ لہذا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سائبان تو اسلام ہے، شہد اور گھی قرآن ہے۔ جس میں شہد کی شیرینی ہے اور دودھ کی نرمی ہے۔ بہر حال جو لوگ اس کو حاصل کر رہے ہیں کوئی کم لے رہا ہے تو کوئی زیادہ لے رہا ہے وہ حاملین قرآن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن داری سے وہ محمد بن کثیر سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

بعض اہل علم نے گمان کیا ہے کہ (حضور نے جس غلطی کا اشارہ دیا تھا) وہ غلطی شہد اور گھی کی تفسیر کے بارے میں تھی کہ انہوں نے دونوں سے دونوں مراد ایک چیز لی وہ ہے قرآن حالانکہ چیزیں دو ہیں خواب میں تو مناسب اس طرح تھا کہ ایک چیز کی تعبیر قرآن کے ساتھ دی جاتی اور دوسری

(۱۹۷۸)..... اسحاق بن ابی مسلم الدبری ہو: ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن عباد الدبری۔

اخرجه مسلم (۱۷۷۸/۳) عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق. به.

(۱۹۷۹)..... اخرجہ مسلم (۱۷۷۸/۳ و ۱۷۷۹) عن عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی عن محمد بن کثیر. به.

کی سنت کے ساتھ دی جاتی۔ واللہ اعلم۔

سورۃ بقرہ باعث برکت ہے

۱۹۸۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن فضل قطان نے ان کو ابو بھل بن زیاد قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے زید سے اس کو ابو سلام نے ان کو ابو امامہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا۔ خصوصاً دو ترازہ سورتیں پڑھا کرو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران قیامت کے دن وہ دونوں اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ بادل ہیں یا گویا کہ وہ فرق کرنے والی ہیں صف باندھنے والے پرندوں میں سے جو کہ اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کریں گی۔ سورۃ بقرہ پڑھو اس لئے کہ اس کو حاصل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت و ندامت ہے اہل باطل اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے معاویہ بن سلام کی حدیث سے اس نے اپنے بھائی زید سے۔

۱۹۸۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ہے ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے اسماعیل بن عیاش نے ان کو لیث نے مجاہد سے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور اور روشنی ہوگی اور جو شخص قرآن کی ایک آیت سنتا ہے اس کے لئے دو گنی نیکی لکھی جاتی ہے۔

جس جگہ قرآن پڑھا جاتا ہے وہ روشن کر دیا جاتا ہے

۱۹۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو بکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کو اہل آسمان ایسے دیکھتے ہیں جیسے ستاروں کو اہل زمین دیکھتے ہیں۔ (یا یو تعبیر ہے) وہ گھر اہل آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لئے چمکتے ہیں۔

قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں

۱۹۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن نے والویہ دقاق نے ان کو احمد بن حفص بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عوف نے ان کو مالک اصمعی نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بسم

(۱۹۸۰)..... أخرجه مسلم (۵۵۳/۱) من طريق معاوية بن سلام. به.

(۱۹۸۱)..... عزاه صاحب الكنز (۲۳۳) للمصنف فقط.

(۱۹۸۲)..... عزاه صاحب الكنز (۲۲۹۱) للمصنف فقط.

(۱۹۸۳)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۳۶۱/۱۰) والطبرانی في الكبير (۷۶/۱۸) من طريق موسى بن عبيدة الرزدي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۶۳/۷): موسى بن عبيدة الرزدي ضعيف وزاد في عزوه إلى الطبرانی في الأوسط.

(۱)..... في الأصل الخلدی.

(۱۹۸۳)..... مكرر. أخرجه الترمذی (۲۹۱۰) من طريق الضحاك بن عثمان. به.

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(ایک حرف ہے) بلکہ باء، سین، میم، علیحدہ علیحدہ حرف ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ الم میں (ایک حرف ہے) بلکہ الف، لام، میم علیحدہ علیحدہ حرف ہیں۔ یہ روایت اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو اس سے مراد دوہری نیکی مراد ہے۔

۱۹۸۴:..... مکرر ہے اس کو ضحاک بن عثمان نے روایت کیا ہے ایوب بن موسیٰ سے اس نے محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھے اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف علیحدہ حرف ہے لام علیحدہ حرف ہے میم علیحدہ حرف ہے۔

۱۹۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن عبد اللہ بزار نے ان کو ابن ابی فدیہ نے ان کو ضحاک نے پھر انہوں نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ان سے ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ محمد بن کعب سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا۔

اور ہم نے ابن مسعود کی حدیث میں دوسرے طریق سے بطور مرفوع اور بطور موقوف کے روایت کیا ہے جو اسی مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

مرفوع روایت تو وہ ہے جو پہلے گزر چکی اور موقوف وہ ہے جو ابھی درج ہوگی۔

۱۹۸۶:..... ان میں سے جن کی ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابوالخثعم نے ان کو خبر دی ہے ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عوف نے ان کو ابراہیم بن بھری نے۔ ج۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو احمد بن حفص بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم بن بھری ابوالاحوص سے اس نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ قرآن مجید دعوت مہمانی ہے اللہ کی مہمانی کو جانو جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو بے شک یہ قرآن مجید اللہ کی رسی ہے۔ واضح روشنی ہے جو کہ فائدہ پہنچاتی ہے جو اس کے ساتھ چٹ جائے اس کے لئے تحفظ ہے جو اس کی اتباع کرے اس کے لئے نجات ہے وہ کج رو نہیں ہوگا بلکہ سیدھا رہے گا۔ ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ پھر آرزو کرے نہیں خاموش رہنے دیتے مجھ کو اس کے عجائبات بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسے پڑھو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی تلاوت سے اجر عطا کرے گا ہر حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں سنو میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ الم ہیں بلکہ الف، لام، میم علیحدہ اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ میری مراد یہ نہیں ہے کہ الم میں دس نیکیاں ہیں بلکہ الف کی دس ہیں لام کی دس اور میم کی دس ہیں۔

۱۹۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن الخثعم نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن عمر حنفی نے ان کو ابراہیم بن بھری نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے اور اسی کے مفہوم کو بطور مرفوع روایت کے اور روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بے شک یہ قرآن مہمانی ہے لہذا اس مہمانی سے اور دسترخوان سے سیکھو اور فرمایا کہ یہ قرآن قول شافی ہے۔

(۱۹۸۵)..... أخرجه ابن أبي شيبة ومحمد بن نصر وابن الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم والمصنف (الكنز ۲۳۵۶)

(۱۹۸۶)..... أخرجه الحاكم (۵۶۶/۱) عن أبي عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ. به وصححه الحاكم. وسكت عليه الذهبي.

(۱۹۸۷)..... أخرجه الحاكم (۵۵۶/۱) عن أبي النضر محمد بن محمد بن محمّش الفقيه. به مختصراً وصححه الحاكم وسكت عليه الذهبي.

(۱)..... في المستدرک (حبیب)

۱۹۸۸: ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن محمود بن حرب نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ عبد اللہ دشتکی نے۔ ح۔ ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ دشتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک خالی ترین گھر گھروں میں سے وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شے نہ ہو لہذا تم لوگ قرآن کریم کو پڑھو بے شک تم اس پر ہر حرف کے بارے میں دس نیکیوں کی جزا دیے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ میں یہ کہتا ہوں الف، لام اور میم۔

۱۹۸۹: ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالاحوص نے ابن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو بے شک تم ہر اسم کے بارے میں دس دس نیکیوں کا اجر عطا کئے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ ہر حرف میں الف، لام، میم ہے۔ یہ دوسرے طریق سے عطا سے مرفوعا مروی ہے۔

۱۹۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن ثمش فقیہ نے ان کو معاذ بن نجد قریشی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد احمد بن اسحاق بن احمد بغدادی نے ان کو معاذ بن نجد قریشی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو خلاء بن یحییٰ بن صفوان کوئی نے ان کو بشیر بن مہاجر غنوی نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

سورۃ بقرہ سیکھنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت و ندامت ہے اہل باطل شیطان اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے (یہ کہہ کر) تھوڑی سی دیر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا۔ سورۃ بقرہ سیکھو اور سورۃ ال عمران یہ دونوں تروتازہ ہیں یہ دونوں اپنے پڑھنے والے پر سایہ کریں گی قیامت کے دن بادل کی طرح یا پروں کو پھیلانے والے پرندوں کی طرح یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے سامنے آئے گا قیامت میں جب انسان کی قبر پھٹے گی ایک کمزور و پریشان حال جوان کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہیں۔ وہ کہے گا کہ نہیں میں تو آپ کو نہیں پہچانتا لہذا قرآن اس سے کہے گا۔ میں وہی تو ہوں جس نے آپ کو گرمیوں میں پیاسا رکھا تھا اور میں نے ہی آپ کو راتوں کو بے آرام کیا تھا بے شک ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہو گیا ہے اور میں آج تیرے لئے ہوں ہر تجارت کے پیچھے لہذا ایک ہاتھ میں اس کو ملک اور دوسرے ہاتھ میں ہمیشہ رہنا خلد دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت و قار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جس سے اہل دنیا دنگ رہ جائیں گے وہ پوچھیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں جواب ملے گا اس لئے کہ تمہارے بچے نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی تھی پھر قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور جنت کے درجات اور حجروں کے لئے چڑھتے جائیں چنانچہ وہ چڑھتے جائیں گے جب تک کہ تلاوت کرتے رہیں گے اس کی ترتیل کے ساتھ حدیث کے یہ الفاظ ابن قتادہ کی روایت کے ہیں اور ابن عبد اللہ کی حدیث مختصر ہے۔

۱۹۹۱: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو عمر محمد بن جعفر کوئی نے ان کو یعقوب نے ان کو بشیر بن مہاجر نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ اس کے انہوں نے کہا کہ قرآن پڑھنے والے پر جب قرآن مشکل گزرتا ہے تو قیامت کے دن وہ کمزور آدمی کی صورت میں سامنے آئے گا اور کہے گا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری بالقرآن کی فضیلت بیان کرنا

۱۹۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ بن حازم ازدی نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو ہشام بن سلیمان بن عکرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو سعید مقبری نے اور زید بن اسلم سب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور دن رات اس کے ساتھ قیام کرے (یعنی کثرت کے ساتھ اس کو نمازوں میں پڑھے یا رات دن اسی کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے اور عمل کرنے میں لگا رہے) اور اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانے اور حرام کئے ہوئے سے باز رہے اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے گوشت اور خون میں ملاتا ہے اور اس شخص کو قرآن رفیق بنا دے گا نیک اور مقدس کا تب فرشتوں کا اور جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت یہ اس کی طرف سے وکالت کرے گا اور جھگڑے گا اور یہ کہے گا اے رب ہر عمل کرنے والے نے جو دنیا میں عمل کیا اس نے اس کا اجر وہاں دنیا میں پایا تھا مگر فلاں فلاں انسان وہ رات بھی میرے ساتھ گزارتا تھا اور دن بھی میرے ساتھ گزارتا تھا میرے حلال کو حلال جانتا تھا اور میرے حرام کو حرام جان کر اجتناب کرتا تھا۔ اے رب تو اسے اب عطا فرما پھر اللہ اس کو شاہی تاج پہنائے گا اور عزت کی پوشاکیں پہنائے گا پھر پوچھے گا کہ کیا اب راضی ہیں بندہ عرض کرے گا میں اس سے بھی زیادہ افضل شے کی رغبت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ ملک اس کے دائیں ہاتھ پر اور خلد و دوام اس کے بائیں ہاتھ پر رکھیں گے پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا اب تم راضی ہو وہ کہے گا جی ہاں یا رب اور وہ شخص جس نے قرآن مجید کو جوانی میں یا بڑھاپے میں سیکھا اور سیکھنے میں اس کو دشواری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے۔

۱۹۹۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد عدل نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن محمد بن عبد الرحمن نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو سوید بن عبد العزیز نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ بن مہاجر نے ان کو عبد الرحمن بن عثمان نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس پر عمل کیا اور مسلمان جماعت میں انتقال کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مقدس فرشتوں اور ماہرین قرآن کے ساتھ اٹھائیں گے اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے بھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے اور جو شخص قرآن سیکھنے پر حریص تھا مگر اسے سیکھ نہ سکا اور سیکھنا ترک نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کو اس کے خاندان کے شرفاء کے ساتھ اٹھائیں گے اور وہ سارے لوگ تمام لوگوں پر فضیلت عطا کئے جائیں گے جیسے شاہین تمام پرندوں پر فوقیت رکھتے ہیں اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں موسیٰ چرانا میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتا تھا لہذا ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے لہذا تم میں ایک انسان کو عزت والا تاج پہنایا جائے گا اور دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی۔ اس کے بعد اس کے والدین اگر وہ مسلمان ہیں تو ساری دنیا سے زیادہ قیمتی جوڑا پہنائے جائیں گے وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے لئے کیسے میسر ہو گیا حالانکہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں ان سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہے کہ تمہارا بیٹا قرآن پڑھتا تھا۔

(۱۹۹۲)..... عزاء الہیثمی فی المجمع (۱/۶۰) ابی الطبرانی فی الکبیر وفی سوید بن عبد العزیز وهو متروک واثی علیہ ہشیم خیرا وبقیۃ رجالہ ثقات۔

(۱۹۹۳)..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۳۳۰، ۳۳۱)

علم نبوت در حقیقت قرآن ہی ہے

۱۹۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن خرم دمشقی نے ان کو ہشام نے ان کو خالد نے ان کو مروان فزاری نے ان کو بشر بن نمیر نے قاسم شامی سے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس نے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھا وہ (علم) نبوت کی تہائی عطا کر دیا گیا اور جس نے آدھا قرآن مجید پڑھا اس نے آدھی نبوت حاصل کی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اس نے اتنی ہی علم نبوت حاصل کیا جس نے پورا قرآن مجید پڑھا سیکھا اس نے پورا علم نبوت سیکھا اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تلاوت کرو اور جنت کے درجے چڑھو ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ یہاں تک کہ پورا ہو جائے گا جو کچھ قرآن اس کے علم میں ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا کہ مٹھی بند کرو ہند کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ میں جنت اور بائیں ہاتھ میں نعمتیں ہوں گی۔

بروز قیامت روزے اور قرآن سفارش کریں گے

۱۹۹۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن سعد حافظ نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عبد مومن نے ان کو ہارون بن سعید آیلی نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو حسی بن عبد اللہ نے ان کو ابو عبد الرحمن حبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمر یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزے اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشات نفس سے دن کو روک دیا تھا اور قرآن کہے گا میں نے اس کو راحت میں نیند کرنے سے روک دیا تھا لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما لہذا دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

۱۹۹۶: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو کعب العمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ یا ابو سعید نے العمش کو شک ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن پڑھیے اور جنت کے درجے چڑھیے تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی انتہا ہوگی۔

۱۹۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحاق امام نے ان کو عبد الوارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا لہذا قرآن کہے گا یارب اس کو پوشاک پہنا لہذا اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یارب اور زیادہ عطا فرما اے رب تو اس سے راضی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھیے اور درجات چڑھیے اور ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔

۱۹۹۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد جعفر نے ان کو بیان کی محمد بن غالب نے ان کو عبد الوارث بن عبد الصمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور آ کر کہے گا اے رب اس کو پوشاک پہنا لہذا عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یارب اور زیادہ عطا فرما پھر عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب

تو اس سے راضی ہو جائے گا اس کے بعد اس کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات جنت پر بھی چڑھ اور ہر آیت پر اضافی طور پر ایک نیکی بھی ملے گی۔

حافظ قرآن کے اوپر اہل جنت میں کسی کا درجہ نہیں ہے

۱۹۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد حناط نے بغداد میں اس کی اصل کتاب سے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن روح نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو شعیب بن اسحق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جنت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اہل قرآن میں سے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہوگا۔

حاکم نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے یہ متن صرف اسی اسناد کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے اور وہ شاذ روایتوں میں ہے۔
۲۰۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر بن واسع نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسدد نے انکو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو زبیر بن حبیش نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور درجات جنت چڑھتے جائیں جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے تلاوت کرتے تھے بے شک آپ کی منزل آخری آیت پر ہوگی جس کو آپ پڑھیں گے۔

۲۰۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو فضل بن عبد اللہ بن مسعود نے ان کو ابو سعید یحییٰ بن محمد ہمدانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو راشد بن سعد نے ان کو حسن بن عبید اللہ نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا اور چراغ اور روشنی ہوگی۔

۲۰۰۲:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے اور ہمیں خبر دی علی بن محمد قرشی نے وہ دونوں کہتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے حسن بن عمران نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح المری نے اور ان کو خبر دی ہے قتادہ نے ان کو زرارۃ بن اوفیٰ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا یا رسول اللہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تم حال اور مرتحل کی کیفیت کو لازم پکڑو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حال اور مرتحل سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والا شروع قرآن سے لگتا ہے یہاں تک کہ آخر تک پہنچتا ہے جب آخر میں پہنچتا ہے تو پھر دوبارہ اول سے شروع کر دیتا ہے یعنی جب بھی منزل پر اترتا ہے دوبار سفر کرنے کے لئے کوچ کر لیتا ہے۔

۲۰۰۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو عارم ابو نعمان نے اپنی کتاب

(۱۹۹۹)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۴۶۳)

(۱)..... فی اتحاف السادة (۳۶۶/۴) وشدین بن سعد.

(۲۰۰۱)..... أخرجه الحاكم (۵۶۸/۱) من طريق زيد بن حباب. به.

وقال الذهبي في التلخيص: صالح المرى متروك.

وقال الحاكم: تفرد به صالح المرى وهو من زهاد أهل البصرة إلا أن الشيخين لم يخرجاه.

(۲۰۰۲)..... أخرجه الترمذی (۲۵۶۶) من طريق زاذان عن ابن عمر وقال الترمذی: حسن غریب.

سے اور میں نے ان سے پوچھا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن میمون نے ان کو منصور بن زاذان نے زاذان سے یعنی ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ساتین شخص قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ڈھیر پر اور ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے ان کو قیامت کی گھبراہٹ خوف زدہ نہیں کرے گی اور ان کا حساب و کتاب بھی نہیں ہوگا وہ آدمی جس نے قرآن پڑھا محض اللہ کی رضا کے لئے اور قرآن کے ساتھ قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے (یہاں امامت سے مراد اگر امامت کبریٰ لی جائے یعنی خلافت و امامت صغریٰ بھی اسی میں آجائے گی اور حدیث کا مفہوم جامع ہوگا)۔

اور وہ آدمی جس نے مسجد میں اذان دی لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا رہا محض اللہ کی رضا کے لئے۔ تیسرا وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر غلامی نے اس کو آخرت کی طلب سے غافل نہ کیا ہو (یعنی آقا کی فرماں برداری کے باوجود اللہ کو بھی راضی رکھا ہوگا)۔

۲۰۰۴: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرشدی نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے تو دس آیات پڑھ لیا کرے جب کہ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اور اس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے رقاق میں فطر سے اپنی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت کے ابن عباس پر انہوں نے فرمایا کس چیز نے روکا ہے ایک تمہارے آدمی کو کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے یا فرمایا تھا کہ اپنی ضرورت سے جب اپنے گھر کو لوٹے تو قرآن پڑھ لیا کرے پس اس کے لئے ہر ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔ یہ صحیح ہے۔

۲۰۰۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو نصر محمد بن حامد ترمذی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ محمد بن ابراہیم بونجی نے ان کو محمد بن بحر منقری بصری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو محمد بن بحر بصری نے ان کو سعید بن سالم مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبد اللہ بن ابوملیک نے ان کو عبد اللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص قرآن مجید پڑھے گا ظاہر میں اور دیکھ کر قیامت کے دن اس کو ایک ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ اگر ایک کو اس کے ایک پیتے کے نیچے سے پرواز کرے گا جب کہ وہ کوئے کا بچہ ہوگا لیکن اس کو جب دوبارہ دیکھے گا تو وہ بوڑھا ہو چکا ہوگا مگر وہ پتہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہوگا (جب پتہ اتنا لمبا ہو تو درخت کتنا لمبا ہوگا)۔

قرآن کے آداب

۲۰۰۶: ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم بن عبد الرحمن بن عبید اللہ حنفی نے بغداد کے اندر ہمیں حدیث بیان کی، احمد بن سلمان نے ہمیں حدیث

(۲۰۰۳) أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۱/۳۹۸ رقم ۱۲۱۱۹) عن العباس بن الربيع ب ثعلب عن أبيه. به.

(۲۰۰۴) أخرجه الحاكم (۳/۵۵۲) من طريق محمد بن بحر الهجيمي. بی.

وأخرجه ابن عدی (۲/۱۲۳۳ و ۱۲۳۵) بنفس الاسناد.

(۲۰۰۵) أخرجه النسائي (۳/۲۳۶، ۲۵۷) عن سويد بن نصر عن عبد الله عن يونس. به.

(۱) فی الأصل (یتوسد)

(۲۰۰۶) أخرجه أحمد (۳/۴۴۹) عن يحيى بن آدم عن ابن المبارك. به.

(۲۰۰۶) مكرر، أخرجه الطبرانی في الكبير (۴/۱۴۸ رقم ۶۶۵۵) وهب. به.

بیان کی، اسحاق قاضی نے ہمیں حدیث بیان کی، اسماعیل بن ابوالیس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے یہ کہ شریح حضری رسول اللہ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔

۲۰۰۷..... اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن مبارک نے اور ابن وہب نے ان کو یونس نے۔

۲۰۰۸..... اور اس کو روایت کیا ہے ابو صالح نے لیث سے ان کو یونس نے کہ مخرمہ بن شریح نے کہا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نعمان بن راشد نے زہری سے۔

۲۰۰۹..... مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوبہل اسفرائینی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مصعب بن جریر بن حازم ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نعمان بن راشد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے زہری سے وہ ابن سائب بن یزید سے انہوں نے کہا کہ مخرمہ بن شریح حضری کا رسول اللہ کے نزدیک ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے۔

محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ لیث کی یونس سے روایت ان دونوں میں زیادہ بہتر ہے زبیدی کی متابعت کے ساتھ۔

۲۰۱۰..... ان میں سے ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمن نے یہ کہ ابوعبداللہ عکمری نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو سلیمان بن عمر بن قطع نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو حدیث بیان کی ہے مہاجر بن حبیب نے عبیدہ ملکی سے یہ صحابی تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو تلاوت کرو جیسے اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات کو بھی اور دن کو بھی اور اس کو پھیلاؤ عام کرو اور اس کو خوبصورت آواز میں پڑھو اور اس کے مضامین میں تدبر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کی تلاوت کرتے ہوئے جلدی نہ کرو بے شک تلاوت کا بھی ثواب ہے۔

۲۰۱۱..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابوالفتح اصہبانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ احمد بن شعیب نے کہا ان کو موسیٰ براہین نے ابوبکر بن عبداللہ سے اس نے مہاجر بن حبیب سے انہوں نے عبیدہ املوکی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ۔

۲۰۱۲..... ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوالفتح عمری نے ان کو ابوعبدالرحمن شریحی نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو عبیدہ ملکی نے جو صاحب رسول ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ اے اہل قرآن تین بار قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو ایسے تلاوت کرو جیسے کہ اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات دن اور اس میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرو

(۲۰۰۷)..... أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان (۲۶۰/۱) من طريق أبي بكر بن أبي مریم. به.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۲۵۲/۲) إلى الطبرانی في الكبير وفيه أبو بكر بن أبي مریم وهو ضعيف. ى

(۲۰۰۸)..... أخرجه البخاری في التاريخ (۱۸۰/۷)

(۱)..... في جمع الجوامع (ولا تعجلوا ثوابه)

(۲۰۱۰)..... أخرجه ابن حبان (۱۶۷/۱) رقم (۱۲۳) الاحسان من طريق محمد بن العلاء بن كريب الهمداني. به.

(۱)..... أخرجه الشجرى (۱۱۳/۱) من طريق الربيع بن بدر عن الأعمش عن شقيق عن ابن مسعود مرفوعاً.

(۲۰۱۱)..... أخرجه الطبرانی في الكبير (۲۹۳/۷) رقم (۷۱۷۶) من طريق الحنظلي عن شداد. به.

تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کے ثواب کو لینے میں جلدی نہ کرو۔ بے شک اس کا ثواب ہے۔

اسی طرح ان دو سندوں کے ساتھ بطور موقوف روایت مروی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے بقیہ نے ابوبکر سے بطور مرفوع روایت کے اور دوسرے طریقہ سے مروی ہے ابوبکر بن ابومریم سے مہاجر بن حبیب سے اس نے نبی کریم سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب نخعی نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم عبید مجل حافظ نے ان کو محمد بن علاء ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے جابر سے وہ فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن مجید شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہے نہ جھگڑنے والا ہے تصدیق کرنے والا ہے جو شخص اس کو پیشوا بنائے گا وہ اس کو جنت میں لے جائے گا اور جو شخص اس کو پیٹھ کے پیچھے کرے گا وہ اسے چلا کر جہنم میں لے جائے گا۔

ابو احمد نے کہا یہ پہچانا جانا ربیع بن بدو کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن صالح نے اعمش سے انہوں نے اس روایت کو موقوف کیا ہے اور اس کے پیچھے ایک اور حدیث لائے ہیں اعمش سے ابی سفیان سے جابر سے۔

۲۰۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو قبیسہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو جریری نے ان کو یزید نے ان کو عبداللہ بن ظہیر نے ان کو شداد بن اوس ثقفی نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں لہذا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ عطا کرے اس کو جب چاہے۔

۲۰۱۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو غیاث نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مہمان نواز چاہتا ہے کہ وہ مہمانی دیا کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت اور مہمانی قرآن ہے اسے مت چھوڑو۔

۲۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوبہل اسفرائینی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حبان نے ان کو عبدالمجید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح خزاعی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا کہ جی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک یہ قرآن ایک ری ہے اس کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اتمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم لوگ اسی کے ساتھ چمٹے رہو بے شک تم لوگ ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور ہرگز ہلاک نہ ہوں گے اس کو چمٹے رہنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

(۲۰۱۳)..... سبق برقم (۱۹۳۲)

(۲۰۱۴)..... أخرجه الخطيب (۸۵/۱۱) من طريق عبد الرحيم بن هارون، به. وقال الخطيب: أخبرنا البرقاني قال سمعت أبا الحسن الدارقطني يقول عبد الرحيم بن هارون الغساني متروك يكذب واسطى إن شاء الله وكان ببغداد.

(۲۰۱۵)..... أخرجه الترمذي (۲۹۲۶) من طريق محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني، به.

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن غريب.

قرآن کی تلاوت سے دلوں کا رنگ اترتا ہے

۲۰۱۷:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو عبد الرحیم بن ہارون نے ان کو عبد العزیز بن ابی رواد نے اور ہمیں خبر دی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو علی حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبد اللہ بن عبد العزیز بن ابی رواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک یہ دل رنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ لو ہا رنگ آلود ہوتا ہے جب کہ اس میں پانی پہنچ جائے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس رنگ کو چھوٹانا اور دلوں کی صفائی کیسے ہوگی۔ آپ نے فرمایا موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ یہ حدیث امام کے الفاظ ہیں اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ دلوں کی صفائی کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ اس میں موت کا ذکر نہیں فرمایا اور لوہے کو پانی لگنے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

قرآن کی فضیلت

۲۰۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فلاں نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابویزید ہمدانی نے ان کو عمر بن قیس ملائی نے عطیہ سے اسے ابوسعید نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو قرآن مجید کی تلاوت میرے ذکر اور دعا سے مصروف کر دے میں اس کو دعائے مانگنے والوں کا افضل ثواب عطا کرتا ہوں اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

۲۰۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عبد الکریم عداہی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حکم بن بشیر نے عمر بن قیس سے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۰۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام اور جعفر بن شاہد نے دونوں کو عفان نے ان کو شعبہ نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحاق عبد الرحمن بن یزید سے وہ کہتے کہ عبد اللہ نے کہا اور عمرو بن مرزوق نے کہا اپنی روایت میں عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا جو شخص پسند کرتا ہے کہ یہ جانے کہ وہ اللہ کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے رسول کو تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ شخص قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول سے بھی محبت کرتا ہے۔

۲۰۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ روزے کم رکھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو قرآن سے ضعیف ہو جاتا ہوں اور قرآن کی قرأت مجھے محبوب ہے۔

۲۰۲۲:..... انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زعفرانی نے ان کو ابو معاویہ ضریر نے ان کو اعمش نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ سے کہا گیا آپ روزہ کم رکھتے ہیں آگے مذکور کی مثال بیان کیا۔

۲۰۲۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو بلال بن یساف نے ان کو فروہ بن نوفل الشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت کا پڑوسی تھا ہم لوگ مسجد سے نکلے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اللہ کے بندے اللہ کا قرب حاصل کیجئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو بے شک آپ کسی چیز کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل نہیں کریں گے جو اللہ کی بارگاہ میں اس کی کلام سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔

۲۰۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد خطیب خسرو جرد میں ان کو محمد بن اسحاق بیہقی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو مہر ان نے ان کو سفیان نے سعید بن زکریا سے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ پتھر کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا زیادہ آسان ہے منافق پر قرآن کی قرأت سے۔

۲۰۲۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو محمد بن جادہ نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو حنیہ بن عدی نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔

۲۰۲۶: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو هشیم نے ان کو زیاد بن خرق نے ان کو ابویاس نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے فرمایا بے شک یہ قرآن تمہارے لئے اجر ہونے والا ہے کتنی تمہارے واسطے ذخیرہ آخرت ہے اور کتنی ہمارے لئے بوجھ ہے پس قرآن کے پیچھے چلو قرآن کو اپنے تابع نہ کرو اس لئے کہ جو قرآن کے پیچھے چلے گا اس کی اتباع کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغوں میں لے جائے گا اور جو قرآن کے تابع نہیں ہوگا وہ گدی کے بل گرے گا یہاں تک کہ وہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔

۲۰۲۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن علیہ اور هشیم نے دونوں کو زیاد نے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کتنا ہی تمہارے اوپر اجر اور تمہارے اوپر بوجھ بننے والا ہے ابو عبید نے کہا کہ ابو موسیٰ کا یہ قول فاتبعوا القرآن کہ تم قرآن کی اتباع کرو کا مطلب ہے کہ تم اس کو اپنے آگے رکھو پھر اس کو پڑھو اور ان کا یہ قول کہ قرآن تمہاری اتباع نہ کرے کا مطلب بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن تمہارے قرآن کو ضائع کرنے کی وجہ سے تمہاری تلاش میں نہ پھرے جیسے کوئی آدمی اپنے ساتھی کو پیچھے ہونے کی وجہ سے تلاش کرتا ہے اور اس میں ایک قول اور ہے اور وہ میرے نزدیک احسن ہے اس سے۔ یہ قول لا تتبعنکم القرآن نہ پیچھے رہے تمہارے قرآن یعنی اس کے ساتھ عمل کو نہ چھوڑو کہ تم اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دو گے۔

۲۰۲۸: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن اسحاق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن عون نے ان کو اعلمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا۔ یہ راستہ حاضر کیا ہوا ہے اس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں اے اللہ کے بندے یہ راستہ ہے (اس طرف آ جا) تو تم لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو بے شک اللہ کی رسی قرآن ہے۔

(۲۰۲۳)..... انظر النهاية لابن الأثير (تبع)

(۱)..... فی الأصل (وهشيم بن علي) وهو خطأ.

(۲۰۲۶)..... أخرجه ابن المبارك في الزهد (۸۰۳) من طريق موسى بن سعد عن عبد الله بن مسعود.

قرب قیامت قرآن اٹھالیا جائے گا

۲۰۲۹: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن احمد حافظ نے ان کو ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابو سعید خلیلی بن احمد قاضی نے ان کو ابو نصر بن ابو داؤد نے ان کو عبد الملک بن شعیب بن لیث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو موسیٰ بن سعید نے ان کو ناجیہ بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس سے پہلے کہ اٹھالیا جائے بے شک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اٹھالیا جائے گا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ مصحف یعنی کتابیں پوری اٹھالی جائیں گی؟ تو اس کا کیا ہوگا جو لوگوں کے سینوں میں ہے؟ فرمایا کہ ایک رات گزاریں گے کہ ان کے سینوں سے بھی اٹھالیا جائے گا صبح کریں گے تو کہیں گے گویا کہ ہم کوئی شے نہیں جانتے اس کے بعد شعر میں پڑ جائیں گے۔ ابو بکر نے فرمایا یہ ناجیہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود ہے اس کے لئے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۰: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عبد العزیز نے انہوں نے سنا شداد بن معقل سے انہوں نے سنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں پہلی چیز جسے تم اپنے دین میں سے گم پاؤ گے وہ امانت ہے اور آخر میں جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہوگی اور بے شک یہ قرآن مجید جو تمہارے مابین ہے قریب ہے کہ اٹھالیا جائے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو ہمارے قلوب میں اللہ نے ثبت کر دیا ہے اور ہم نے اس کو مصاحف میں ثبت کر دیا ہے فرمایا کہ اس پر ایک رات گزرے گی لہذا جو کچھ تمہارے دلوں میں ثبت ہے وہ نکل جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ہے وہ اٹھ جائے گا اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی:

وَلَنَنْشُرَنَّ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا (سورۃ اسراء ۸۶)

اور البتہ اگر ہم چاہیں تو ضرور بالضرور دور کر دیں (لے جائیں) اس قرآن کو جس کو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے، پھر نہیں پائیں گے آپ اپنے لئے ہمارے اوپر کوئی وکیل۔

(فائدہ)..... یعنی اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو دنیا سے اٹھالیں تو کوئی شخص آپ کو ہمارے پاس سے دوبارہ یہ قرآن واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔ (مترجم)

۲۰۳۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور بطور قرأت کے اپنی کتاب میں اس کتاب میں جس میں ان پر مستدرک میں سے پڑھا جاتا تھا۔ یہ کہ ابو بکر حفصہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ابو کریب نے اور ہمیں خبر دی ابو مسعود احمد بن محمد رازی نے بطور اجازت دینے کے اور یہ لفظ انہی کے ہیں ان کو خبر دی ابو احمد حسین بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابو قریش محمد بن جمعہ بن خلف حافظ نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ابو مالک الجعفی نے ان کو ربیع بن خراش نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسلام ایسے مٹا دیا جائے گا جیسے کپڑا مٹا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ معلوم نہ ہوگا روزہ نہ کوئی صدقہ نہ قربانی رات گزرے کی کتاب اللہ پر حتیٰ کہ دھرتی پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہے گی اور لوگوں میں سے کچھ گروہ باقی رہیں گے جو سب سے بڑے بوڑھے ہوں گے وہ کہیں گے ہم

نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی کلمہ لا الہ الا اللہ پر پایا تھا اور ہم بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کو صلہ نے کہا کہ پھر ان کو لا الہ الا اللہ تو کوئی فائدہ نہیں دے گا ایسے کہ وہ نہیں جانتے کہ نماز کیا ہے صدقہ کیا ہے حج اور قربانی کیا ہے چنانچہ حذیفہ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اس نے یہی بات تین بار دہرائی۔ ہر دفعہ حذیفہ اس سے منہ پھیرتے رہے اس کے تیسری باری پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ (کلمہ) ان کو آگ سے جہنم سے نجات دے گا وہ ان کو آگ سے نجات دے گا۔

۲۰۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو محمد بن فضل نے بن غزوان، ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس میں جو احکامات ہیں اس پر عمل بھی کیا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت عطا کریں گے اور قیامت کے دن بدترین عذاب سے اس کو بچالیں گے یہ بات اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ اتَّبَعَ هِدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى

جس شخص نے میری ہدایت کی تا بعد اری کی وہ نہ ہی گمراہ ہوگا اور نہ ہی محروم اور بد بخت ہوگا۔

۲۰۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن اور ابو زکریا بن ابوالحق نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ہارون بن عسٹرہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو ابن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ بہت بڑا ہے تین مرتبہ یہی دہرایا اس کے بعد فرمایا کچھ لوگ جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں کتاب اللہ کا دور کرتے ہیں اور اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کے مہمان بن جاتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کی ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور وہ شخص جس کو اس کا عمل ست کر دے اس کا نسب اس کو چست نہیں کر سکے گا (یعنی جس نے عمل کے ذریعے نجات کا سامان نہیں کیا اس کا نسب اس کو نجات نہیں دلائے گا)۔ (مترجم)

جندب کا قول

۲۰۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عامری نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم جندب کے مصاحب ہوئے جب ہم مقام حض الکاب میں پہنچے ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں قرآن کے ساتھ وصیت کرتا ہوں۔ وہ تاریک رات کو روشن کر دیتا ہے اور دن کو رہنمائی کرتا ہے۔ اس کو پڑھو جس حال میں بھی ہو سکے مشقت ہو فاقہ اور اگر تیرے سامنے کوئی آزمائش آجائے بس پھر اپنے خون کے علاوہ سب کچھ کر دے (یعنی قربان کر دے) اگر تجھ سے آزمائش اور مصیبت ٹل جائے تو جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو قربان کر دے ماسوا اپنے دین کے کیونکہ کٹنا ہوا درحقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے برباد اور ویران درحقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین برباد ہو جائے۔ اس لئے کہ جنت جانے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہوگا اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنی ہونا فائدہ

(۱)..... غیر واضح بالأصل۔

(۲۰۳۳)..... وقال المناوی فی الفیض (۶/۲۹۰) قال أبو زرعة فی إسنادہ کثیر بن عبد اللہ واہی الحدیث۔

(۲)..... غیر واضح بالأصل۔

نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم اپنے فقیر کو غنی نہیں بناتی اور اپنے قیدی کو رہائی نہیں دلاتی۔

یہی جندب کے قول میں سے محفوظ ہے اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۲۰۳۵:..... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروٹی نے ان کو ابو شعیب نے ان کو خبر دی عبد القدوس بن حبیب نے اس نے سنا حسن کوئی سے اس نے سرہ بن جنادہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے وصیت فرمائی تھی اپنے بعض اصحاب کو اور فرمایا تھا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور قرآن پڑھنے کی وہ اندھیرے میں روشنی دین کی ہدایت اسے پڑھو جس حال میں بھی ہو مشقت کے اور فاقہ کے باوجود اگر تیرے لئے کوئی مصیبت پیش آئے تو اپنے مال کو اپنے دین کے بچانے کے لئے پیش کر دے اور اگر تجھ سے آزمائش مل جائے تو اپنے مال اور جان دینے کے لئے پیش کر دے اس لئے کہ لٹ جانے والا وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے اور محروم وہ ہوتا ہے جو اپنے دین سے محروم ہو جائے ورنہ تو جنت میں داخلے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہے اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے۔ جہنم اپنے فقیر کو استغنا نہیں دیتی اور جس کو پکڑتی ہے اس کو چھوڑتی نہیں ہے۔ عبد القدوس بن حبیب شامی سے یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ اور اس نے اس حدیث کی اسناد میں غلطی کی ہے اگرچہ اس نے عمدانہ کی ہو۔

۲۰۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابو لطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو جعفر بن احمد شامی نے ان کو سعید بن اسماعیل نے ان کو کثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اپنے گھروں کو نماز کے ساتھ روشن رکھو اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ۔

۲۰۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زہد نے ان کو ابو سعد علانی نے ان کو عمر بن بن موسیٰ بختانی نے ان کو عثمان بن ابی حمیہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ نے انہوں نے کہا ایک عورت نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ مبارک بادی ہو تیرے حمل والے پیٹ کے لئے اور مبارک باد ہے اس سینے کے لئے جو دودھ پلائے گا اور مبارک بادی ہے اس کے لئے جو کتاب اللہ کو پڑھے گا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل کرے گا۔

۲۰۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو اخطیٰ حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابو اخطیٰ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اخطیٰ ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن حفید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبد الرحمن بن عون نے ان کو محمد بن فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عبد اللہ بن مبارک کو دیکھا میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ فرمایا کہ اس نے مجھے بخش دیا ہے۔ مغفرت کے بعد مغفرت کے ساتھ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کے سبب فرمایا کہ میرے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے سبب اور ہاتھ سے اشارہ کیا ان کی مراد جہاد تھا اور مجھ سے کہا اے ابو محمد اور آج مجھے جنت میں ایک حور بھی عطا ہوئی ہے۔

۲۰۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدانی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضیل نے ان کو عبد اللہ بن ابی شیبہ نے ان کو عبد اللہ بن نمیر نے ان کو اعلمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے فرمایا۔

(۲۰۳۶) ... أخرجه البخاری (۲۳۰/۶) عن سفیان عن الأعمش. به وفيه زيادة.

(۱) ... فی الهامش مانصه: آخر الجزء الخامس عشر.

(۲۰۳۷ و ۲۰۳۸) ... قال السيوطی فی الدرر (۳۳۹/۲ و ۳۵۰) أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف وأحمد والنسائی وابن مردويه فی سننهم عن أبي ذر.

والحدیث سبق برقم ۷۷۵

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ نے بہت اچھا کیا (یعنی اچھی قرأت کی۔)

آپ نے گویا تائید و تصویب فرمائی ہے ان کا نصیب جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویب فرمائی اللہ ہمیں بھی ایسی توفیق محفل اپنے فضل سے نصیب فرما

اور ہماری نجات کامل کا ذریعہ بنائے۔ (امین)

فصل:..... حضور قلب کے ساتھ قرأت کرنا اور قرآن میں غور و فکر کرنا

قرأت اور تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کے مضمون اور مفہوم کے ساتھ دل کو حاضر رکھے اور جو کچھ پڑھے اس میں غور و فکر کرے۔ (مترجم)

۲۰۳۷:..... تحقیق ہم نے اس کتاب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کو کھڑے ہو کر تہجد میں بار بار اتنی دیر پڑھا کہ صبح کر دی وہ آیت یہ ہے۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم۔

(اے اللہ) اگر ان لوگوں کو عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو غالب ہے حکمت والا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ اللیل میں اس آیت کو بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ واضح رہے کہ آپ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں سرگوشی کر رہے اور التجا کر رہے تھے کسی عام وظیفہ پڑھنے والے کی طرح محض وظیفے کے طور پر تکرار نہیں کر رہے تھے ظاہر ہے کہ التجا اور سرگوشی مکمل حضور قلب کے بغیر نہیں ہو سکتی اور بار بار تکرار کرنا آیت کے معنی اور مفہوم میں مکمل غور و فکر کو تقاضا کرتا ہے۔ تو یہ آیت واضح دلیل ہے اس بات کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی قرأت حضور قلب کے ساتھ اور غور و فکر کے ساتھ کرتے تھے اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حضور قلب اور غور و فکر کے ساتھ تلاوت کریں اور یہ اسی صوت میں ممکن ہے کہ مسلمان صرف الفاظ قرآنی تک محدود نہ رہیں بلکہ معانی اور مفہوم کو بھی جانیں تاکہ قرآن صرف زبان پر اور حلق سے اوپر اوپر نہ رہے بلکہ نیچے اتر کر دل پر اپنا اثر کرے اور وہ معنی اور مفہوم جانے بغیر ممکن نہیں ہے۔ (مترجم)

خبر۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو قدامہ بن عبد اللہ عامری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جسرہ بنت دجلبہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ فرماتے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۲۰۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضیل بن غروان نے ان کو کلیب عامری نے ان کو جسرہ عامریہ نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آیت کو مکرر پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اس کو پڑھتے ہوئے صبح ہو گئی اسی کے ساتھ رکوع بھی کر رہے تھے اور سجدہ بھی وہ مذکورہ آیت یہ تھی:

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم۔

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمیشہ اس آیت کو مکرر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے صبح کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا حق مانگا تھا اللہ نے وہ مجھے عطا کر دیا یہ شفاعت ہر اس انسان

کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا۔

۲۰۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محتام نے ان کو ابو مسلم ان کو زید بن حباب نے ان کو اسماعیل مسلم عبدی نے ان کو ابو نصرہ نے ان کو ابو سعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کورات بھر دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح کر دی۔
۲۰۴۰:..... ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف اصبحانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے انکو ابو حمزہ نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں قرآن مجید تیز پڑھتا ہوں میں تین دن میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اگر پوری رات میں سورۃ بقرہ کی تلاوت پوری کروں اور میں اس سورۃ میں تدبر کروں غور و فکر کروں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھوں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس پڑھنے سے جو تم پڑھتے ہو۔

فائدہ:..... حضرت ابن عباس کے قول سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو جلدی پڑھنے سے آرام سے پڑھنا اور تدبر کر کے غور و فکر کر کے ترتیل سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ مقصود سے قریب تر ہے پڑھنا اور سمجھ کر پڑھنا۔ (مترجم)

۲۰۴۱:..... ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف اصبحانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسین زعفرانی نے ان کو یحییٰ بن عباد نے ان کو مالک نے انکو قاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو بہت تیز مت پڑھو جیسے شعر جلدی پڑھے جاتے ہیں اور اسے ایسے نہ بکھیرو جیسے ردی کھجور کو بکھیر دیتے ہیں بلکہ اس کے عجائبات کے پاس رک جاؤ اور قرآن کے ساتھ دلوں کو تحریک دو۔

قرآن کا مقصد غور و فکر کرنا ہے

۲۰۴۲:..... زعفرانی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کو شباہ ان کو مغرہ نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا (یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) قرآن مجید کو پڑھو اور اس کے ذریعے دلوں کو تحریک دو اور تم میں سے کسی کا منشا محض سورۃ کو ختم کرنا اور جلدی اس کے آخر تک پہنچنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ مقصد سمجھنا اور غور و فکر کرنا ہونا چاہئے تاکہ عمل کا جذبہ ابھرے۔

قرآن کتنے دن میں ختم ہونا چاہئے

۲۰۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک پر پڑھی اس نے یحییٰ بن سعید سے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ آپ مجھے اس چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی تھی۔

اس آدمی نے کہا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی تھی کہ وہ زید بن ثابت کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں کہ کیسے ہونی چاہئے؟ کہ سات دن میں قرآن مجید ختم ہونا چاہئے تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے یعنی اچھی بات ہے اور میں اگر اس کو پندرہ دن میں ختم کروں یا بیس دن میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا یہی معاملہ اور فرمایا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں حضرت زید نے فرمایا لیکن میں تدبر کرتا ہوں اور میں رک کر اس پر سچ ہوتا ہوں۔

۲۰۴۴:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی ہے میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابو علی محمد بن عمرو نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحییٰ ابن حبان بیٹھے ہوئے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث ذکر فرمائی۔

۲۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل اشعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے انہوں نے سنا سعید بن منصور سے انہوں نے سنا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے۔

انہوں نے کہا کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو ایمان والو تو بس خوب کان لگا لو اس کی طرف بے شک وہ بہترین وصیت ہے جس کے ساتھ تم وصیت کئے گئے ہو یا کوئی شر ہے جس سے تم ہٹائے جا رہے ہو۔

۲۰۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن احق اسفرانی نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو عبد الملک بن سیف نے ایک آدمی سے جو ابو یعلیٰ کے بیٹوں میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک خاتون کے پاس گیا جب کہ میں سورۃ ہود پڑھ رہا تھا اس خاتون نے کہا اے ابو عبد الرحمن آپ سورۃ ہود کو ایسے ہی پڑھتے ہیں اللہ کی قسم میں پچھلے چھ ماہ سے اس سورۃ ہود کو پڑھ رہی ہوں میں تا حال اس کی قرأت سے فارغ نہیں ہوئی ہوں۔

۲۰۴۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابو الخیر نے ان کو ابو الخطاب نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تھا جب کہ آپ اپنی پیٹھ کا سہارا کھجور کے تنے سے لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین لوگ بتاؤں اور بدترین لوگ بھی؟ بیشک سب لوگوں میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پشت پر عمل کرتا ہے یا اپنے اونٹ کی پشت پر یا اپنے دونوں قدموں پر یہاں تک کہ اس کے پاس موت آ جاتی ہے حالانکہ وہ اسی حال میں ہوتا ہے اور سب لوگوں میں سے برا انسان وہ آدمی ہوتا ہے جو گنہگار ہوتا ہے اور جرأت و جسارت کرتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے مگر اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی کسی شے کی رعایت نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ قرآن مجید اسے کیا کہہ رہا ہے۔

فصل:..... قرآن مجید کو پڑھتے وقت روتے رہنا

۲۰۴۸:..... ہم نے اس کو اس کتاب میں کتاب الخوف میں روایت کیا ہے حدیث مطرف بن عبد اللہ شخیر کی ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک میں رونے کی وجہ سے یہی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو حسن بن مثنیٰ بصری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور (قرأت کرتے ہوئے آپ رو رہے تھے اور رونے کی وجہ سے) آپ کے سینہ مبارک میں ایسی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے چولہے پر ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابو کریب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میرے

سامنے سورۃ نساء پڑھیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں حالانکہ آپ کے اوپر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں دوسرے سے سنوں چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھی جب میں اس آیت تک پہنچا:

فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجنابك على هؤلاء شهيدا

کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

اتنے میں مجھے ہاتھ سے دبانے والے نے دبایا میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ دونوں نے بخاری مسلم نے ان کو حدیث حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے۔

۲۰۵۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابو رجاء محمد بن سہل بن موسیٰ نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو ولید بن مسلم نے..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے انکو ابو عمرو بن حمدانی نے اور ابو بکر بن قریش نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن سالم اور صفوان بن صالح نے دونوں کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبد الرحمن بن سائب نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سعد بن مالک آئے اس کے بعد کہ جب ان کی نظر رک گئی تھی میں نے آ کر سلام کیا انہوں نے مجھ سے میرا تعارف پوچھا اور میں نے تعارف بتایا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اے بھتیجے مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ آپ قرآن مجید خوب صورت آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔ یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے درد کے ساتھ اور غم کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رو رو کر اور تم رونے سکوت رونے کی شکل بناؤ اور راگ و سر کے ساتھ اس کو پڑھو جو شخص قرآن کو خوب صورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث ابن یوسف کے الفاظ میں ہے۔

۲۰۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر بن محمود عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اعلمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ اعلمش نے کہا اور بعض حدیث مجھے بیان کی عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اس نے اپنے والد یحییٰ سے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو ابو الضحیٰ نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا میرے سامنے پڑھیے میں نے کہا کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ کے اوپر قرآن اترا ہے فرمایا کہ بے شک میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو دوسرے سے سنوں فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ نسا پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا..... الخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آپ کو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور صدقہ بن فضل سے اس نے یحییٰ سے۔

قرآن کریم سن کر رونانہ آئے تو رونے کی شکل بنانا

۲۰۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو حثیم نے ان کو عبد الرحمن بن اسحاق نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورۃ پڑھنے والا ہوں جو شخص اسے سن کر رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی آپ نے تلاوت کی مگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ رویا پھر دوبارہ آپ نے یہی کیا پھر بھی

کوئی نہ رویا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں جو شخص اس کو سن کر رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہے اور اگر تم کو رونانہ آئے تو رونے کی شکل بناؤ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۵۴: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر احمد بن عبد اللہ بن مہر و یہ فارسی نے جو مرو میں مقیم تھے اور ہمارے پاس نیسا پور میں آئے تھے ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن احمد بن سلمہ قرشی مروزی نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن عمرو نے ان کو مصعب بن بشر فقیہ نے ان کو حسن بن حسن بن مہاجر سلمیٰ نیسا پوری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے ان کو سلام بن واقد نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو ابو اخطح ہمدانی نے ان کو جریر بن عبد اللہ بجلي نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں یعنی سورت الکھکم۔ جو شخص رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی۔ چنانچہ آپ نے سورۃ پڑھی جس سے کچھ لوگ رو پڑے اور کچھ لوگ نہیں روئے۔ جو نہیں روئے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے پوری پوری روئے کی کوشش کی ہے مگر ہم رونے پر قادر نہیں ہو سکے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا اس کے لئے جنت ہے اور رونے پر قادر نہ ہو سکے وہ روز نے کی شکل بنائے۔

یہ اسناد ضعیف ہے ایک بار محمد بن ابراہیم بن محمد فزاری نے ابراہیم بن محمد فریابی سے اس حدیث کا متابع بیان کی ہے۔

قرآن پڑھتے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۵: اور ہم نے روایت کیا اس حدیث میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قصے میں کہ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی اور اس میں نماز پڑھتے تھے اور قرآن مجید پڑھتے تھے لہذا ان کی تلاوت سننے کے لئے مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے اکثر جاتے تھے اور وہ لوگ سن کر اس سے حیران رہ جاتے تھے اور ابو بکر صدیق کی طرف دیکھتے رہ جاتے تھے اور ابو بکر صدیق بہت رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن مجید پڑھتے تھے تو وہ اپنے آنسو کو نہیں روک سکتے تھے۔ یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ جز ثانی کتاب الفہائل میں مذکور ہے۔

۲۰۵۶: اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حسن سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب کسی آیت کے ورد میں گزرتے تھے وہ آیت ان کو ایسا ذرا دیتی کہ آپ رو پڑتے اتنا اثر لے لیتے کہ اپنے گھر میں ایک ایک دو دو دن پڑ جاتے یہاں تک کہ لوگ انہیں بیمار سمجھ کر ان کی طبع پرسی کرنے آ جاتے۔

قرآن پڑھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابن عیینہ نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور ضروری نے ان کو احمد بن نجده نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن محمد بن سعد نے اس نے سنا عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز میں نے سنی جبکہ میں آخری صفوں میں تھا صبح کی نماز میں آپ سورۃ یوسف پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

انما اشکو بنی و حزنی الی اللہ

میں اپنے حزن و غم کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں۔

یہ الفاظ حدیث سعید کے ہیں اور اس کو یحییٰ نے مختصر بیان کیا ہے۔

۲۰۵۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو علقمہ بن وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے نماز پڑھی تھی وہ عشاء کی نماز تھی انہوں نے سورۃ یوسف کی قرأت کی جب حضرت یوسف کے ذکر پر آئے تو روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ (یا آواز بھرائی) یہاں تک میں نے حضرت عمر کے ہچکی بندھ جانے کی آواز سنی تھی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۲۰۵۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے ابو عمر سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے سورۃ مریم پڑھی اور سجدہ کیا سجدے کے بعد فرمایا یہ تو سجدہ ہے رونا کہاں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۰: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم بن کلیب نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے یا ایہا الانسان ما غرک بربک الکریم۔ اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا ہے تو فرماتے کہ جہل نے دھوکے میں ڈالا ہے اور رو پڑتے تھے اور سورۃ کہف کی یہ آیت پڑھتے تھے۔

افتخذونه و ذریئہ اولیاء من دونی و ہم لکم عدو

کیا تم لوگ شیطان کو اور ان کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو مجھے نہیں بناتے ہو حالانکہ وہ تو تمہارا دشمن ہے یہ پڑھ کر رو پڑتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر مدینہ سے مکہ تک۔ آپ دوران سفر دو دو رکعت پڑھتے تھے جب کہیں پڑاؤ کرتے تو آدھی رات قیام کرتے اور ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کو حرف حرف کر کے واضح پڑھتے اور کثرت کے ساتھ روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور زور زور سے روتے تھے اور یہ آیت پڑھتے:

وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذالک ما کنت منه تحید

آگئی بے ہوشی موت کی سچی یہ وہی ہے کہ تو جس سے گریز کرتا تھا۔

۲۰۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجید نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حشیم نے ان کو مطین نے ان کو عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی محترمہ بی بی اسماء سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیسے کرتے تھے جب وہ قرآن سنتے تھے وہ بولیں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جلد پر پھریری آ جاتی

جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہاں بھی کچھ لوگ ہیں کہ ان میں سے کوئی جب قرآن کو سنتا ہے تو گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے وہ بولی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت ثابت کا حال

۲۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ اکفرت بالذی خلقک من تراب۔ کیا تم نے کفر کر لیا ہے اس ذات کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ صلوٰۃ اللیل یعنی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے روتے بھی رہتے تھے اور اس کو بار بار پڑھتے رہتے تھے۔

۲۰۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مقام مرو میں ان کو محمود بن والان نے ان کو محمد بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر بن حکم سے سنا تھا وہ کہتے تھے حضرت فضیل کی بیوی کہتی تھی میرے بیٹے کے سامنے قرآن کی تلاوت نہ کرو اور بشر نے کہا تھا کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی بشر نے کہا تھا کہ ابن فضیل قرآن کی تلاوت پر قدرت نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان میرے لئے دعا کرو تا کہ میں قرآن پڑھ سکوں اور ایک مرتبہ ختم کر لوں (یعنی ختم کرنا تو دور کی بات ہے شروع کرتے ہی بے ہوش ہو جاتا تھا)۔

حضرت معتمر بن سلیمان کا حال

۲۰۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے احمد بن ابی خلف صوفی نے ان کو ابو سعید محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا ابو بکر بن رجا سے انہوں نے سنا اخنق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ معتمر بن سلیمان روتے رہتے تھے میں ان کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اپنے معمول سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے ابو یعقوب میں کیسے دیکھتا حالانکہ قاری قرآن پڑھ رہا ہو اور تلاوت کے آغاز میں اللہ سے پناہ مانگ چکا ہے:

فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطن الرجیم

جب تلاوت کرے تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس کا مطلب (اللہ بہتر جانتا ہے) شاید یہی ہے کہ جب تو تلاوت کا ارادہ کرے کیونکہ اس کی مثال موجود ہے اس آیت میں کہ:

اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهکم۔

اس کا مطلب بھی اسی طرح ہے کہ جب تم نماز کے لئے قیام کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھو لو۔

اس لئے کہ استعاذہ در حقیقت احتراز ہے اور بچنا ہے شیطان کے مقابلے میں قرآن پڑھنے والے کے ساتھ اس کی قرأت کے دوران لہذا

اس اعتبار سے استعاذہ کا قرأت سے پہلے ہونا اولیٰ ہے اور زیادہ جامع ہے احوال قرأت کے لئے بعد میں استعاذہ کرنے سے۔

تحقیق ہم نے وہ اخبار ذکر کئے ہیں جو استعاذہ کی بابت وارد ہوئے ہیں اور اس کی کیفیت کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۲۰۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ سعدی نے ان کو احمد بن ابی طیبة نے ان کو ورقاء

نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبد الرحمن نے عبد اللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم یوں دعا کریں:

اللهم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم من همزہ ونفخہ ونفشہ۔

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے شیطان کے گھوسے سے اور اس کے پھونکنے سے اور اس کے تھکانے سے۔
حضرت عطا فرماتے ہیں۔ شیطان کے گھونے سے مراد موت اس کا تھکانا شعر میں اور اس کا پھونک مارنا تکبر اور بڑائی ہے قرآن کو روکنے چھوڑنے میں اللہ کی حمد کے ساتھ اور شکر کے ساتھ اس نعمت پر جو اللہ نے اس پر قرآن کے ساتھ انعام کیا ہے اور اس کو ایمان کی ہدایت کی ہے اور اللہ کی تصدیق کے لئے اس میں جس میں اس نے آخرت کی خبر دی ہے اور رسول اللہ پر رحمت نازل ہوں کیونکہ سبب ہیں ہمارے قرآن پر واقف ہونے کا اور قرآن تک پہنچنے کا اور اس کی شہادت دینے کا تبلیغ کے ساتھ۔

۲۰۶۷:..... اور تحقیق ہم روایت کر چکے ہیں اس حدیث میں جو ثابت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں یہاں پر کہ انہوں نے فرمایا ”سنو کیا میں تبلیغ کر چکا؟“ لوگوں نے کہا۔ ”جی ہاں۔“

۲۰۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عثمان سعید بن محمد نے ان کو محمد بن عبدان نے ان کو ابو حسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم بن حظلہ نے ان کو عبد الکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے حذیفہ سے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سورۃ پڑھی۔ جب اسے ختم کیا تو فرمانے لگے اللھم ربنا لک الحمد تو میں نے عبد الکریم سے کہا کتنی مرتبہ؟ اس نے کہا سات مرتبہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد والی سورۃ پڑھی۔ جب اسے مکمل کر چکے تو کہا اسی طرح (پہلے کی طرح اللھم ربنا لک الحمد) یہاں تک کہ سات تک پہنچایا۔ اور جب قاری قرآن مکمل کر چکے تو ہم نے کہا تھا کہ اس کے لئے کچھ آداب ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قاری شروع قرآن کی طرح لوٹ کر اس میں سے کچھ پڑھ لے۔ پھر قرأت بند کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حال اور مرتحل بہترین عمل ہے

۲۰۶۹:..... اور اس میں اصل وہ ہے ہمیں جس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو احمد بن حیان بن ملاعب نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن اونی سے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے کہا۔ افضل عمل کون سا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال اور مرتحل لوگوں نے پوچھا کہ حال مرتحل کیا ہوتا ہے یا رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید اول سے آخر تک پڑھے اور آخر سے اول تک اور ہم نے روایات کی ہے حدیث زید بن حباب صالہ سے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب بھی منزل پر اترے دوبارہ کوچ کر لے یعنی جیسے ہی ختم کرے دوبارہ شروع کر دے۔

اور قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ جس وقت ختم قرآن کرے اس وقت اپنے اہل کو اور اولاد کو جمع کرے اور کوشش کرے کہ یہ کام رات کے اول یادن کے اول حصے میں کرے۔

۲۰۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ یعنی ختم میں شریک کرنے کے لئے۔

یہ صحیح ہے موقوف ہے اور تحقیق ایک دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت قتادہ سے اس سے بطور مرفوع روایت مگر وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۰۷۱: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن شیش مرقی نے کوفہ میں ان کو ابو الحسین علی بن ابی الحسین قطان بنی نے ان کو عمرو بن عثمان ابو عمرو حافظ عبدی بغدادی نے رملہ میں ان کو احمد بن ابراہیم (سلم مکرم) نے ان کو محمد بن موسیٰ دولابی نے ان کو ابو نعیم نے مسعر سے اس کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ اس کا مرفوع کرنا وہم ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور صحیح روایت ابن مبارک کی ہے مسعر سے جو کہ موقوف ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تک اور وہ رفاق میں شامل ہے۔

ختم قرآن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۷۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین عبد الصمد بن علی نے بطور املاء کے ان کو عبد اللہ بن محمد ابن ابو الدینا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ مجاہد اور ان کا غلام ابن ابی لبابہ دونوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس بھیجے گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید ختم کریں اور ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ نیز ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے جب وہ ختم قرآن سے فارغ ہوئے تو سب نے دعائیں کیں۔

۲۰۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبد اللہ زاہد نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے پھر اس کو انہوں نے پہلے کی طرح ذکر کیا ہے۔
۲۰۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابی اسحق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن عبد العزیز نے یہ بشر بن حارث کے ہم نشین تھے۔ اور ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو ابو عمر محمد بن عبد الواحد نحوی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن عبد العزیز نے ان کو ان کے شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب ابن ابو عمرہ نے انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی ختم کرے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ بوسہ دیتا ہے۔ بشر بن موسیٰ نے کہا کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے بتایا۔ میں نے اس بات کے بارے میں احمد بن حنبل کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ شاید یہ سفیان کے توہمات ہوں اور احمد بن حنبل نے اس کو انتہائی مستحسن سمجھا۔ یہ حدیث فقیہ کے الفاظ ہیں۔

۲۰۷۵: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو شجاع بن ولید نے اس شخص نے جس سے سنا تھا محمد بن حماد سے وہ بیان کرتا تھا ویرہ بن عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے کہا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کو دن میں ختم کرے اس کے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اس کو رات میں ختم کرے اس رات کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۰۷۶: ابراہیم تیمی سے مذکور ہے کہ وہ لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی آدمی قرآن ختم کرتا ہے اس پر فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں بقیہ سارا دن یا بقیہ ساری رات اور یہ تمام اہل علم پسند کرتے تھے کہ ختم قرآن شروع رات میں ہو یا شروع دن میں۔ یعنی دن رات کے پہلے جسے میں ہو۔

فصل: ختم قرآن کے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقْرَأْنَا فَرَقْنَاهُ لِنُقَرِّاهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا

(۲۰۷۱) - أخرجه ابن المبارك (۸۰۹) عن مسعر عن قتادة عن أنس موقوفاً.

(۱) - غیر واضح.

(۱) - هكذا في الأصل.

اور قرآن مجید کو ہم نے اس لئے سورتوں اور آیتوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ آپ اس کو سامنے کچھ وقفے سے پڑھیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ وہ آیت لائے ہیں جس میں کفار کے لئے ڈانٹ ڈپٹ ہے ان کے قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور علماء کی مدح ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ اور عاجزی کرنے کی وجہ سے جب قرآن کو سنتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن۔

فرمادیجئے اللہ کو پکاریں یا رحمن کو۔

تو اس آیت کے ظاہر سے یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو جب تم قرآن کو پڑھو اور یہ کہ اس فقرے کا معنی لا تجھرو بصلواتک نہ جہر کرو صلوٰۃ کے ساتھ یعنی قرأت قرآن کے ساتھ یا اپنی دعا کے ساتھ جب آپ تلاوت سے فارغ ہو کر دعا کریں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الدل و كبره تكبيرا۔

فرمادیجئے تمام تعریفیں اس ذات گرامی کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہرایا حکومت میں جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی

اس کا کوئی حامی کار ہے کمزوری سے اور بڑائی بیان کیجئے اس کی بڑائی بیان کرنا۔

اس آیت میں تکبیر کا اسی طرح حکم فرمایا ہے جس طرح تمہید کا (یعنی حمد و ثنا کرنے اور تکبیر و بڑائی بیان کرنے کا برابر کا حکم ہے) اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حمد مستحب ہے تو لازم ہے کہ تکبیر بھی مستحب ہو۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ قرأت عبادت ہے ایسی عبادت جو متعدد متفرق حصوں میں منقسم ہے گویا کہ وہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جس وقت روزوں کی مدت پوری کر لیں تو اللہ کی تکبیر پڑھیں اور بڑائی بیان کریں اس نعمت پر جو اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے چنانچہ اسی پر قیاس کرتے ہوئے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرأت کرنے والا بھی اللہ کی تکبیر پڑھے جس وقت سورتوں کی تعداد پوری کر لے۔ واللہ اعلم۔

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ تحقیق اسی معنی و مفہوم کا جواب اس تکبیر میں سے بھی نکلتا ہے جس کا آغاز سورۃ النحیٰ میں ہوتا ہے اور ہر سورۃ پر تکبیر پڑھی جاتی ہے پھر جس وقت سورۃ الناس پڑھے اور ختم کرے تو بھی تکبیر پڑھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر پڑھنے کی بابت دلیل یہ ہے۔

۲۰۷: جو ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے عبد اللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ محمد بن سلیمان مولیٰ بنی شیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (قرآن مجید) پڑھا اسماعیل بن عبد اللہ کی کے سامنے جب میں سورۃ النحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ تو ختم کرے۔ بے شک میں نے عبد اللہ بن کثیر کے سامنے پڑھا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اسی بات کا حکم دیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید مجاہد کے سامنے پڑھا انہوں نے بھی مجھے اسی بات کا حکم فرمایا اور انہوں نے کہا کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس کے سامنے پڑھا تو انہوں نے بھی اسے اسی بات کا حکم دیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب کے سامنے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی اس کو اسی چیز کا حکم دیا۔

امام ابن خزمیہ کا قول۔ امام بن خزمیہ نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بات ہو کہ ابن بزہ نے یا عکرمہ بن سلیمان نے اس اسناد سے شبلی کو ساقط کر دیا ہو یعنی ابن اسماعیل اور ابن کثیر کو۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۰۷۸..... اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے محمد بن یونس کدی نے ان کو ابن ابی بزہ نے عکرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا اسماعیل بن عبد اللہ بن قسطنطین کے سامنے جب میں سورۃ الضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا ہر سورۃ کے خاتمہ کے ساتھ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ آپ ختم کریں۔ بے شک میں نے قرآن مجید پڑھا تھا شبلی بن عباد اور عبد اللہ بن کثیر کے سامنے ان دونوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے عبد اللہ بن کثیر نے حکم دیا کہ انہوں نے قرآن پڑھا تھا مجاہد کے سامنے انہوں نے بھی مجھے کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اس کو مجاہد نے خبر دی کہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت عبد اللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے مجھے تکبیر کا حکم دیا تھا اور مجاہد کو خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا ابی بن کعب کے سامنے انہوں نے مجھے کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھ کو خبر دی تھی ابی بن کعب نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا رسول اللہ کے سامنے اور مجھ کو رسول اللہ نے تکبیر کا حکم دیا تھا۔

تبصرہ: اگر کدی ایسا ہے کہ اس نے اس روایت کو حفظ کیا ہے تو پھر اس میں تصحیح ہے ابن خزمیہ کی روایت کے لئے اور اسماعیل کی روایت کے لئے تحقیق اس نے اس روایت کو دونوں سے اکٹھے سنا تھا مگر بے شک اس روایت میں اور ابن خزمیہ نے اس کو بطور موقوف روایت کے نقل کیا ہے اور اس کی سند معروف ہے۔

۲۰۷۹..... تحقیق ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو (۱) ابویحییٰ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یزید مرقی نے جو امام حرم تھے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن زید صالح نے ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ نے وہ کہتے ہیں کہ نے سنا عکرمہ بن سلیمان سے وہ کہتے تھے کہ میں قرآن مجید پڑھا اسماعیل بن عبد اللہ بن قسطنطین سے میں جب سورۃ الضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تکبیر پڑھیے ہر سورۃ کے خاتمہ کے وقت یہاں تک کہ تو قرآن مجید ختم کرے (یعنی تکبیر کے ساتھ)

(۲) اور مجھے خبر دی عبد اللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا مجاہد کے سامنے مجاہد نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳) اور ان کو خبر دی مجاہد نے کہ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۴) اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ ان کو ابی بن کعب نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۵) اور ان کو خبر دی ابی نے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

۲۰۸۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن عبد الرحمن شامی نے بصرہ میں ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ مودب مسجد ابو حرام نے ان کو عکرمہ بن سلیمان نے بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید پڑھا اسماعیل بن عبد اللہ بن قسطنطین سے جب میں پہنچا سورۃ الضحیٰ پر تو انہوں نے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے سورۃ کے اختتام پر بے شک میں نے بھی پڑھا تھا۔ عبد اللہ بن کثیر پر انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے خبر دی عبد اللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت مجاہد کے پاس مجاہد نے مجھ کو حکم دیا تھا تکبیر پڑھنے کا اور مجھے خبر دی مجاہد نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا حضرت ابن عباس کے پاس تو انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ابی بن کعب سے انہوں نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور ان کو خبر دی ابی بن کعب

نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تکبیر پڑھنے کا۔
 ۲۰۸۱:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو بن صاعد نے ان کو احمد بن محمد بن عبد اللہ بن قاسم نے ان کو ابو بزرہ مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرہ بن سلیمان بن کثیر بن عامر مولیٰ نبی شیبہ سے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تکبیر پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ سورہ والضحیٰ سے لے کر سورہ والناس تک تمام سورتوں سے آخر میں تکبیر یاں صورت پڑھے کہ جب بھی کوئی سورت ختم کرے ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد پڑھے اللہ اکبر (الح یعنی تکبیر پڑھنے کے بعد ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد اس سورہ کو شروع کرے جو بعد میں آنے والی ہو) تاکہ تکبیر جو ہر سورہ کے بعد پڑھی جائے گی وہ علیحدہ محسوس ہو پہلی سورہ یا دوسری سورہ کی جزء اور حصہ نہ سمجھی جائے) پھر یہ تکبیر کا سلسلہ آخر قرآن تک جاری رکھے (جب ختم کرے) پھر تکبیر پڑھے جیسے پہلے پڑھتا آ رہا تھا۔ تکبیر کے بعد آخر میں بھی ختم کے بعد الحمد للہ کہے اور تصدیق رسول اور صلوة علی الرسول پڑھے اور دعا کرے۔

امام احمد فرماتے ہیں

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ختم القرآن مروی ہے مگر حدیث منقطع ہے ضعیف اسناد کے ساتھ ہے۔ تحقیق اہل حدیث نے تساہل برتا ہے ان احادیث کو قبول کرنے میں جو دعاؤں کے بارے میں اور فضائل اعمال کے بارے میں آئی ہیں جب تک کہ اس روایت کے راویوں میں سے ایسے نہ ہو جو معروف ہوں حدیث وضع کرنے میں یا کذب فی الروایۃ ہیں۔

۲۰۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن عمرو بن حروییہ کراہیسی مہروی نے اس کے بارے میں ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عمرو بن سمرہ نے ان کو جابر جہمی نے ان کو ابو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسن ذکر کرتے رہتے تھے نبی کریم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تو اللہ کی حمد کرتے تھے کئی کئی حمد کے طریقوں سے جبکہ آپ بحالت قیام ہوتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے:

الحمد لله رب العالمین الخ.....

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے آسمان و زمین بنائے جس نے اندھیرے اور روشنی بنائی پھر جو لوگ کافر ہیں وہ شریکوں کو اپنے رب کے برابر کر دیتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے۔ اللہ کے ساتھ برابری کرنے والے جھوٹے ہیں اور وہ گمراہ ہیں بڑی دور کی گمراہی کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور مشرکوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے وہ عرب ہوں یا وہ مجوس ہوں خواہ وہ یہود ہوں عیسائی ہوں یا صابی ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے یا بیوی کا یا کسی شریک کا یا کسی مشابہ کا یا کسی مثال کا یا نام کا یا اس کے برابر کے۔

پس اے ہمارے پروردگار تو اس بات سے بہت ہی بڑا ہے کہ تو شریک بنائے اپنی مخلوق میں تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نہ تو کوئی بیوی ٹھہرائی ہے اور نہ ہی کسی کو بیٹا ٹھہرایا ہے اور نہ ہی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری ہونے پر اس کا کوئی مددگار ہے (اے بندے) اسی کی بڑائی بیان کر بہت بڑائی۔ اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ کے لئے کثیر حمد ہے اللہ کے لئے صبح و شام پاکیزگی ہے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس کے لئے کوئی کجی نہیں چھوڑی وہ سیدھا ہے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان آیات کو ان یقولون الا کذباً تک پڑھا ہے (سورہ کہف) تمام تعریف اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں

ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ آخرت میں حمد اسی کی ہے وہی حکمت والا خبر رکھنے والا وہی جانتا ہے جو کچھ زمین میں گھستا ہے الخ آخر تک آیت پڑھی۔ (سورہ با)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے از سرے نو آسمان اور زمین کو بنایا۔ (۲ آیات فاطر)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہوں اس کے برگزیدہ بندوں پر کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ لوگ شریک لاتے ہیں۔ (نحل)

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے اللہ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسولوں نے اس کا پیغام پہنچا دیا ہے اور میں تمہارے اس معاملہ پر گواہ ہوں۔

اے اللہ رحمتیں نازل فرما تمام فرشتوں پر اور تمام رسولوں پر اور رحم فرما اپنے مومن بندوں پر آسمانوں سے اور زمین سے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرما اور ہمارے خیر کو کھول دے اور ہمارے لئے قرآن عظیم میں برکت عطا فرما۔ ہمیں بہرہ ور فرما آیات کتاب کے ساتھ اور حکمت سے لبریز اس ذکر کے ساتھ۔ اے ہمارے رب تو ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی تو سنتا ہے جانتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر جب آپ قرآن مجید شروع کرتے تو اس وقت بھی اسی طرح دعا کرتے تھے مگر کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا جس کی طاقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

۲۰۸۳۔ ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد عبدان نے ان کو ابو الحسن کارزنی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابراہیم بن حنظلہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو حنظلہ قاضی نے ان کو عبد الکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور نے سورۃ بقرہ پڑھی جب اسے ختم کر چکے تو فرمایا۔

اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو میں نے عبد الکریم سے کہا۔ کتنی بار آپ نے یہ جملہ فرمایا انہوں نے کہا کہ دس بار یا سات بار اس کے بعد وہ پڑھا جو اس کے بعد ہے پھر اس کو بھی پہلے کی مثل کیا۔
ابن عبدان نے بقرہ کا لفظ نہیں کہا اور حضور نے فرمایا۔

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے ہیں تمام تعریفیں یہ جملہ سات بار آپ نے کہا۔ اس کے بعد وہ جملہ کہا جو اس کے بعد ہے جب اسے ختم کر چکے تو پھر اسی جملے کو سات بار دہرایا۔

۲۰۸۴۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو بشر بن معاذ محمد بن دینار نے ان کو ابان نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور نبی کریم پر رحمت کی دعا کی اور اپنے رب سے استغفار کیا اس نے خیر کو اپنے مقام سے طلب کر لیا۔ یہ ابان مولیٰ ابن عباس ہے اور وہ صغیر راوی ہے۔

۲۰۸۵۔ ہمیں خبر دی ہے ابو سعد المالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن ابی عصمۃ نے اور محمد بن عبد الحمید فرغانی نے اور محمد بن علی بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بات بتائی علی بن حرب نے اور حفص بن عمرو بن حکیم نے انکو عمرو بن قیس ملائی نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بحالت طہارت کسی کو سنایا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں اور جس نے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا نماز میں بیٹھ کر اس کے لئے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

پچاس برائیاں منادی جاتی ہیں اور اس کے لئے پچاس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں اور جس نے ایک حرف کتاب اللہ کا کھڑے ہو کر پڑھا نماز میں اس کے لئے ایک سونکیاں لکھی جاتی ہیں اس کی ایک سو غلطیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے سو درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جس نے اسے پڑھا اور اس کا ختم کر لیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لکھ دیتے ہیں کہ اس کی دعا قبول ہوگی جلدی ہو یا بدیر ہو چنانچہ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابن عباس ایک آدمی ایسا ہے جو ایک دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہیں جانتا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے۔ اس روایت میں حفص بن عمرو کا تفرد ہے اور وہ مجہول ہے۔

۲۰۸۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو عبد اللہ بن یحییٰ بن یاسین نے ان کو حمدون بن ابو عباد نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو مسعر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرآن کے ساتھ مقبول دعا ہوتی ہے۔ مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے (واللہ اعلم) اور ایک دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مگر وہ طریق بھی ضعیف ہے۔

۲۰۸۷: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو طاہر احمد بن عبد اللہ بن مہر ویہ نے ان کو ابو الحسین علی بن احمد بن محمد برتانی نے مقام مرو میں انکو عمرو بن عمران ان کو محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عصمہ نے وہ نوح الجامع مروزی ہیں ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کے ہاں ختم قرآن کے وقت ایک دعا مستجاب ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔
۲۰۸۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراجی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبد الکریم سلمیٰ نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ جب وہ ختم قرآن کرتے تو ان کی دعا سجدے میں ہو۔

یعنی وہ ختم قرآن کے سجدے میں گر کر دعا کرتے تھے کیونکہ بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے جیسے حدیث میں آیا۔

اقرب العبد الی اللہ وہو ساجدہ

فصل: قرآن میں جنت اور جہنم کے تذکرے کے وقت کھڑے ہو کر

اللہ سے دعا جنت کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا

۲۰۸۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر نے ام کو جعفر فریابی نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبد اللہ بن نمیر نے اور ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو مستورد بن احنف نے ان کو صل بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ آج آپ نے سورۃ بقرہ پوری ایک رکعت میں پڑھیں۔ پھر آپ جاری رہے میں نے کہا کہ رکوع کریں گے اس کے ساتھ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کر دی اسے پڑھ دیا اس کے بعد آل عمران شروع کر دی اس کو پڑھ دیا آپ روانی سے پڑھ رہے تھے آپ جب کسی آیت کے ساتھ گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح کرتے اور جب

کسی سوال کے ساتھ گزرتے تو اللہ سے دعا کرتے جب کسی تعوذ کی آیت سے گزرتے تو اللہ سے پناہ مانگتے اس کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا مگر آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح لمبا تھا اس کے بعد پڑھا سمع اللہ من حمدہ پھر آپ نے قیام کیا رکوع کے قریب قریب اس کے بعد سجدہ کیا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔ آپ کا سجدہ بھی قریب قریب آپ کے قیام کے برابر تھا۔

۲۰۹۰:..... ہم روایت کی ہے عوف بن مالک انجعی نے انہوں نے کہا کہ میں ایک رات رسول اللہ کے ساتھ قیام کیا آپ نے نماز کا قیام کیا اور سورۃ بقرہ پڑھی جس کی آیت سے گزرتے تھے تو اس پر رک جاتے تھے اور دعا کرتے تھے جب عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تھے تو رک جاتے تھے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن نبیب نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو ثابت نے ان کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقلی نماز پڑھ رہے تھے کسی آیت سے گزرے تو فرمانے لگے۔ ہلاکت ہے اہل جہنم کے لئے اور میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۲۰۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشار نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو سعد نے ان کو سلیمان نے ابو الضحیٰ سے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ جس وقت یہ آیت پڑھتی تھیں فممن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم۔ پس اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا اور ہم کو گرم ہوا کے عذاب سے بچا لیا دعا کرتی تھیں۔ اے اللہ مجھ پر احسان فرما اور مجھے جہنم کی گرم ہوا سے بچا۔

۲۰۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ابی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حارث بن یزید حضرمی سے وہ بیان کرتے تھے زیاد بن نعیم حضرمی سے وہ مسلم بن مخدق سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے عرض کی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک رات میں دو دو تین تین مرتبہ بھی قرآن ختم کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو پڑھا ہے وہ ایسے ہے جیسے پڑھا ہی نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پوری پوری رات قیام کیا ہے ایک سورۃ سورۃ آل عمران سورۃ نساء پڑھتے تھے جب کسی بشارت کے آیت سے گزرتے تھے تو دعا مانگتے تھے اور رغبت کرتے تھے اس میں اور جب تخویف اور ڈراوے کی آیت سے گزرتے تھے تو دعا کرتے اور پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یحییٰ بن عباد نے ان کو حضرت ابن مسعود نے فرماتے ہیں کہ بے شک میں البتہ امید کرتا ہوں۔ کوئی آدمی جب یہ آیات پڑھتا ہے۔

ثم يستغفر الله يعبد الله غفورا رحيما

پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ کو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا بہت زیادہ رحم کرنے والا پائے گا۔ تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

اسی طرح یہ آیت:

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله

اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آ جاتے اللہ سے استغفار کرتے۔

(۲۰۹۱)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۲۱۰ و ۲۱۱) عن علي بن هاشم عن ابن أبي ليلى. به.

(۲۰۹۲)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۲۱۱) عن وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى. به.

اور اسی طرح یہ آیت:

ومن يعمل سوء او يظلم نفسه ثم يستغفر الله
جو شخص برا کام کرتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے۔

اور اسی طرح یہ آیت:

والذين اذا فعلوا فاحشه او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم
وہ لوگ کہ جب کوئی برائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں
بس اللہ سے استغفار کر کے اپنے گناہوں کے بارے میں۔

۲۰۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو
عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاط نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ جب تم قرآن کو پڑھو تو اس کو تمہارا دل سمجھے اور اس کو اور تمہارے کان سنیں۔ بے شک دو
کان منصف ہے دل اور زبان کے مابین۔ اگر تم اللہ کے ذکر کے ساتھ گزرو تو اللہ کا ذکر کرو اگر تم عذاب جہنم کے تذکرے سے گزرو تو اس سے اللہ
کی پناہ مانگو اور اگر تم جنت کے ذکر سے گزرو تو اللہ سے اس کو مانگو۔

فصل:..... اپنے نفس کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے اقرار و اعتراف کرنا

۲۰۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو العباس محمد بن احمد مجبونی نے انہوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے سعید بن مسعود نے ان کو
یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابوالیسع نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
یہ آیت پڑھتے:

اليس ذالك بقدر على ان يحيى الموتى

کیا (مذکورہ صفات کا حامل اللہ) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے؟

تو حضور یہ پڑھنے کے بعد اکثر فرماتے بلی یعنی کیوں نہیں اللہ تعالیٰ بالکل قادر ہے۔

اور جب یہ آیت پڑھتے:

اليس الله باحكم الحاكمين

کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

تو رک کر فرماتے بلی ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم ہے۔

۲۰۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابوبکر بن داسرہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد اللہ بن محمد زہری نے ان کو سفیان نے ان کو
اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص تم میں سے یہ سورۃ پڑھے واٰمین والزیتون اور اس کے آخر تک یعنی اليس الله باحكم الحاكمين تک
پہنچے اسے چاہئے کہ وہ رک کر یہ کہے:

وانا على ذالك لمن الشاهدين

اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

اور جو شخص یہ پڑھے:

لا اقسام بیوم القیمة
میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں۔

اور وہ آخر میں اس آیت تک پہنچے:

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی
اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے بلی (یعنی کیوں نہیں بالکل قادر ہے)

اور جو شخص سورہٴ مرسلات پڑھے اور اس آیت تک پہنچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے آمنا باللہ۔ ہم سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

۲۰۹۸:..... اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے مرفوع روایت سے اور موقوف روایت سے بھی کہ جب کوئی پڑھنے والا یہ پڑھے سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ آپ اپنے برتر رب کی پاکی بیان کیجئے تو یوں کہے سبحان ربی الاعلیٰ میرا برتر رب پاک ہے۔

۲۰۹۹:..... اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس کے ماسوا سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے تھے الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی۔ تو یوں کہتے تھے سبحانک بلی۔ تو پاک ہے جی ہاں آپ قادر ہیں اور انہوں نے اس کو مرفوع کیا نبی کریم کی طرف۔

۲۱۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے اور ابو الحسن سراج نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن یحییٰ مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص یہ پڑھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اسے چاہئے کہ یوں کہے سبحان ربی الاعلیٰ اور جب پڑھے الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی تو اسے چاہئے کہ یوں کہے اللھم بلی یا اللھم سبحان ربی الاعلیٰ۔ یہ شک عاصم کی طرف سے ہے۔

۲۱۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بتایا محمد بن یعقوب نے اور ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو اس شخص نے جس کو ابو جعفر نے کہا کہ جب تم یہ آیت پڑھو قل ھو اللہ احد تو تم یوں کہو۔ انت ھو اللہ حد۔

فصل:..... سجدے کرنا اور آیات سجدہ

قرآن مجید کے سجدے چودہ ہیں۔

تین سجدے مفصلات میں ہیں۔ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔ بہر حال سورۃ ص کے سجدے میں یہ تفصیل ہے۔

۲۱۰۲:..... ہم نے روایات کی ہے ابن عباس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عزائم السجود میں سے نہیں ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس میں سجدہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۳:..... اور ہم نے روایت کی ہے عمر بن ذر اس نے نبی کریم بطور مرسل روایت کے کہ انہوں نے فرمایا ص کے سجدے کے بارے میں کہ

(۲۰۹۷)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۸۸۷)

(۲۱۰۲)..... السنن الکبریٰ (۳۱۸/۲)

(۲۱۰۳)..... السنن الکبریٰ (۳۱۹/۲)

اس کا سجدہ داؤد علیہ السلام نے کیا تھا تو بہ قبول ہونے کی وجہ سے اور ہم یہ سجدہ بطور شکر کرتے ہیں۔

۲۱۰۴..... اور ہم نے روایت کی ہے حدیث موصول میں ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں جس وقت آپ نے اس کو برسرے منبر پڑھا تھا اس کے بعد آپ نے دوسری بار وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ تو ایک نبی کی تو بہ تھی لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم لوگ سجدے کے لئے تیار ہو گئے ہو لہذا آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

۲۱۰۵..... اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایک نبی کی تو بہ ہے۔

۲۱۰۶..... اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عثمان سے اور ابن عمر اور ابن عباس سے کہ وہ لوگ اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۲۱۰۷..... اور ہم نے روایت کی ہے ابو رافع سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی تھی انہوں نے نماز میں سورۃ ص پڑھی اور اس میں سجدہ کیا تھا۔

تحقیق ہم نے ذکر کی ہیں یہ تمام اخبار اور ان سے جو متصل ہیں کتاب السنن میں اور کتاب المعرفة میں جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے انشاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۲۱۰۸..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی جوہری نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو حارث بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن منین نے ان کو عمرو بن العاص نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پندرہ سجدے پڑھائے تھے تین مفصلات اور دو سورۃ الحج میں۔

فصل:..... حائض والی عورت اور حب (ناپاکی) والے انسان پر قرأت (تلاوت) ممنوع ہے

۲۱۰۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے اس نے سنا عبد اللہ بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے پاس گیا میں اور دو آدمی ایک آدمی ہم میں سے اور ایک آدمی بنی اسد میں سے میں خیال کرتا ہوں۔ پس علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بھیجا کسی طرف اور فرمایا بے شک تم دونوں ملحان ہو۔

اس کے بعد وہ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور انہوں نے پانی کا ٹب لیا اس کے ساتھ مسح کیا اس کے بعد قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کو ناپسند کر لیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تھے اور قضاء حاجت کرتے پھر نکلتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور قرآن مجید پڑھتے آپ کو کوئی چیز مانع نہیں تھی اور بسا اوقات فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت سے کوئی چیز نہیں روکتی سوائے جنابت کے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حیض زیادہ شدید مانع ہے جنابت سے اور وہ تحریم قرأت کے ساتھ حائض والی پر زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۱۰..... اور ہم نے روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش سے اور وہ قوی نہیں ہے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۲۱۰۴)..... السنن الکبریٰ (۳/۱۸)

(۲۱۰۵)..... السنن الکبریٰ للمصنف (۲/۳۱۹)

(۲۱۰۸)..... السنن الکبریٰ (۲/۳۱۴) من طریق سعید بن ابی مریم۔

(۲۱۰۹)..... أخرجه المصنف من طریق ابی داؤد الطیالسی (۱۰۱)

کہ جب والا (ناپاکی والا) اور حائض (ماہواری والی عورت) قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔
ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حسین بن عمر بن برہان بغدادی نے مذکورہ حدیث کی ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

فصل:..... قرآن مجید کو چھونے اور اٹھانے کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطہرون۔

بے شک یہ قرآن ہے عزت والا ہے محفوظ کتاب میں ہے نہیں ہاتھ لگاتے اس کو مگر پاک لوگ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آسمانوں میں پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی نہیں ہے لہذا یہ بات دلالت کرتی ہے کہ آیت مذکور سے مراد اس چیز کا بیان ہے کہ فرشتے ہی اس کتاب قرآن مجید کی اصل محفوظ تک اور اس کو چھونے تک پہنچے ہیں اور رسائی حاصل کر سکے ہیں کیونکہ وہ مطہر اور پاک ہیں اور وہ مطہر ہی رہتا ہے جس کو عبادت کی توفیق ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت آسان کر دی جاتی ہے اور پاک کو ہی عبادت کے لئے پسند کیا جاتا ہے لہذا یہ بات ثابت ہو گئی کہ لوگوں میں سے پاک اور مطہر ہی وہ ہو سکتا ہے جس کے لئے یہ مناسب ہو کہ وہ مصحف کو ہاتھ لگا سکے اور بے وضو یا ناپاک ایسا نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ نماز سے روک دیا گیا ہے طواف کعبہ سے روک دیا گیا ہے۔

اور جب والا یعنی ناپاک انسان اور حائض والی یعنی ماہواری والی عورت بھی نماز سے اور طواف سے اور مسجد میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے ہیں اور اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روک دیئے گئے ہیں لہذا ان لوگوں کے لئے قرآن مجید کو اٹھانے اور چھونے کی اجازت نہیں ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن حمزہ ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو احری نے ان کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اہل یمن کی طرف ایک تحریر لکھی جس میں فرائض اور سنن تھیں اور دیتوں کی تفصیل تھی پھر اس مسئلے کو بھی اس میں ذکر کیا اور اس میں یہ لکھا کہ:

لا یمس القرآن الا طاهر۔

قرآن مجید کو نہ ہاتھ لگائے مگر پاک انسان۔

۲۱۱۲:..... اور ہم نے اس میں روایت کی ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے۔

فصل:..... قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے مسواک کرنا

۲۱۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو صادق محمد بن ابوالفوارس عطار نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن

(۲۱۱۰)..... أخرجه الترمذی (۱۳۱) وابن ماجہ (۵۹۵) من طریق إسماعیل بن عیاش۔

(۱)..... فی المخطوطة (المحدث) والتصحيح من الحلیمی (۲۲۸/۱)

(۲۱۱۱)..... أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۳۹۵/۱) أثناء حدیث طویل۔

بن علی بن عفان نے ان کو عبد اللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو حذیفہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو منہ میں مسواک کر لیتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے کہا مسواک کے ساتھ دانتوں کو ملتے تھے اس نے کہا جی ہاں۔

۲۱۱۴..... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے منصور سے اس نے شقیق بن سلمہ سے اس نے حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں مسواک مل لیتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں منصور اور اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۲۱۱۵..... اور اس کو ہشیم نے روایت کیا ہے حصین سے ان کو ابو داؤد نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔

اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ یہ عمل نماز کے لئے اور قرآن کی تلاوت کے لئے کرتے تھے۔

مسواک کر کے قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن عبید اللہ نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا ہم لوگوں کو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بندہ جب کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سننا رہتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے ہمیشہ وہ کان لگا کر سنتا ہے اور قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے لہذا جو بھی آیت یہ پڑھتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتی ہے۔

۲۱۱۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو محمد بن حسین بن محمد نے ان کو ابو القاسم سلیمان بن احمد نے ان کو مروان بن ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر بن عبد اللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا سے چاہئے کہ مسواک کرے بے شک کوئی ایک تم میں سے جب اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس کے منہ سے جو کچھ تلاوت نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

۲۱۱۸..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص مرقی بن حماسی نے ان کو احمد بن سلیمان بن جاد نے ان کو عبد الملک بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ال ابو بکر میں سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السواک مطهرة للقم مرصاة للرب

کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ اور رب کے رضا کا بھی ذریعہ ہے۔

۲۱۱۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوئی نے ان کو مطرف بن سمرہ نے میں نے ان کو دیکھا تھا ایک سوچکھڑ میں۔ وہ روایت کرتے تھے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

(۲۱۱۳)..... أخرجه مسلم (۲۲۰/۱ و ۲۲۱) من طريق الأعمش. به.

(۲۱۱۴)..... أخرجه البخاری (۳۵۶/۱، فتح) و مسلم (۲۲۰/۱ و ۲۲۱) من طريق منصور. به.

(۲۱۱۵)..... أخرجه البخاری (۱۹/۳، فتح) من طريق حصین. به.

(۱)..... غیر واضح فی الأصل

(۲۱۱۸)..... أخرجه النسائی (۱۰/۱) من طريق عبد الرحمن بن أبی عتیق عن أبیه عن عائشة مرفوعاً. وانظر السنن الکبریٰ للمصنف (۳۴/۱)

اپنے منہ کو پاک رکھو صاف رکھو سواک کے ساتھ کیونکہ یہ قرآن کی تلاوت کے راستے ہیں۔ غیاث راوی مجہول ہے۔

فصل:..... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا

۲۱۲۰:..... تمیم خبر دی ہے روایت ہے کہ وہ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو خوشبو کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔

۲۱۲۱:..... اور مجاہد نے کہا کہ صحابہ کرام اور اہل علم لہسن پیاز اور گندنا کھا کر رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے تھے اور پسند کرتے تھے کہ آدمی رات کو عبادت اور تلاوت قرآن کے لئے کھڑا ہو تو خوشبو استعمال کرے۔

۲۱۲۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن خلف نے انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے میں نے گندنا کھایا ہی نہیں تاکہ منہ میں بدبو نہ ہو۔

۲۱۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبد اللہ احمد بن ضبل نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ اہل مکہ کا ایک نیک صالح آدمی تھا۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت عطا سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں کو سلام کروں اس نے کہا کہ اگر جوان ہوں تو نہ کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ یعنی حضرت عطا سے کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری ریح خارج ہونے لگ جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ تلاوت سے رک جا یہاں تک کہ وہ چلی جائے (یعنی بدبو یا ہوا نکل جائے)۔

۲۱۲۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ بسا اوقات وہ تلاوت کرتے تھے تو اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور وہ ریح محسوس کرتے تو قرأت سے رک جاتے یہاں تک کہ وہ ریح دور ہو جاتی۔

۲۱۲۵:..... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عثمان بن اسود نے حمید اخرج سے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ جب جمائی آئے اور ہم تلاوت کر رہے ہوں تو تلاوت کرنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دور ہو جائے (ختم ہو جائے)۔

فصل:..... رات کی نماز میں زور زور سے قرأت کرنا

۲۱۲۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو یعقوب بن کاسب نے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ اموی نے ان کو مخزمہ بن سلیمان نے ان کو کریب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو قراء میں جہر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں قرأت کرتے تھے اگر قرآن یاد کرنے اور حفظ کرنے والا چاہتا تو حضور کی قراءت سن کر قرآن سیکھ سکتا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابوبلال نے مخزمہ سے اور انہوں نے اس بارے میں کہا حضور اپنے بعض حجروں میں قرأت کرتے تھے لہذا حجرے کے باہر والا سن سکتا تھا۔

۲۱۲۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد نے ان کو الحنفی بن منصور سلوی نے ان کو قیس نے ان کو ہلال بن خیاب نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے ان کو ام ہانی نے وہ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

(۲۱۱۹) قال الذہبی فی المیزان (۳۳۸/۳) غیاث بن کلوب عن مطرف بن سمر ب طعنه الدارقطی وقال له نسخة عن مطرف بن سمر

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں پڑھ رہے تھے اور میں اپنے بالا خانے میں یا چھت پر تھی مکہ مکرمہ میں اور وہ اونچے تھے یا اونچی آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

بعض اہل علم نے بعض آیات کے ساتھ جہر کو پسند کیا ہے اور بعض کے ساتھ اسرار پسند کیا ہے اس لئے کہ آہستہ پڑھنے سے کبھی اکتا جائے تو جہر کے ساتھ انس حاصل کرے اور زور زور سے پڑھنے والا کبھی تھک جاتا ہے تو ہلکے پڑھ کر آرام پائے مگر رات کو قرأت کرنے والے اکثر زور سے قرأت کرتے اور دن کو پڑھنے والے اکثر آہستہ پڑھتے ہاں اگر دن میں ایسے مقام پر ہو جہاں بے ہودہ گوئی نہ ہو شور نہ ہو اور وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو تو پھر تلاوت قرآن زور زور سے کرے۔

۲۱۲۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبد اللہ بن ابی قیس نے ان کو حدیث بیان کی کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح قرأت کرتے تھے کیا جہر کرتے تھے یا آہستہ۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا یہ سب کچھ کرتے تھے۔ بسا اوقات جہر کرتے تھے اور بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اس معاملے میں آسانی رکھ دی ہے۔

۲۱۲۹..... اور ہم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں رات کو کبھی کئی کئی مرتبہ اونچی آواز کے ساتھ پڑھتے اور کئی کئی مرتبہ آہستہ کرتے تھے۔

۲۱۳۰..... اور ہم نے روایت کی ہے ابو قتادہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں ظہر اور عصر میں۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہمیں آیت سنواتے تھے۔

سری اور جہری قرأت

۲۱۳۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبید اللہ بن محمد بنی تاجر نے بغداد میں ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو کثیر بن مرہ حضرمی نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے ظاہری طور پر تلاوت کرنے والے کی مثال ظاہر صدقہ کرنے والے جیسی ہے اور آہستہ تلاوت کرنے والے کی مثال چھپ کر صدقہ کرنے والے جیسی۔ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسے بھی پائی ہے۔

۲۱۳۲..... اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن سعد نے اور انہوں نے کہا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا اور اسی طرح روایت کیا ہے سلیمان بن موسیٰ نے کثیر بن مرہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے۔

فصل: لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت چھوڑنا مکروہ ہے

اس کا مطلب ہے کہ جس وقت تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت پر پہنچے اور کوئی کلام آجائے اور وہ اس آیت کو چھوڑ دے جس پر پہنچا ہے تو مناسب نہیں ہے کہ اپنی بات کو اور کلام کو قرآن کی تلاوت پر ترجیح دے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۳۳..... اور بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اخطی سے اس نے نصر بن شمیل سے اس نے ابن عون سے اس نے نافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو بات نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ فارغ ہو جاتے۔

ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابو علی حافظ نے ان کو مول بن حسن ابن ابوعیسیٰ، ان کو حسن زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس مذکور بات کو ذکر کیا۔

۲۱۳۴..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے اس کو ابوسنان نے ان کو ابن ابوہذیل نے انہوں نے کہا کہ (صحابہ اور تابعین) مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ آیت کا بعض حصہ پڑھیں اور بعض کو چھوڑ دیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہر حال جب کوئی شخص بعض سورۃ پر یا بعض حصے پر رکنا چاہے تو درست ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ایک آیت کا کچھ حصہ پڑھنا باقی چھوڑ دینا درست نہیں ہاں کچھ سورہ پڑھنا اور کچھ چھوڑ دینا درست ہے)۔

۲۱۳۵..... ہم نے روایت کی ہے عبد اللہ بن سائب سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المؤمنون شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی لہذا آپ نے رکوع کر لیا اور ابن السائب اس موقع پر موجود تھے۔

۲۱۳۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو جاج نے ان کو ابن جریج نے انہوں نے سنا محمد بن عباد بن جعفر سے ان کو خبر دی ابو سلمہ بن سفیان نے اور عبد اللہ بن عمر بن العاص سے اور عبد اللہ بن مسیب عابدی سے انہوں نے عبد اللہ بن سائب سے پھر انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں محمد بن عباد میں شک کیا گیا ہے یا اہل علم نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ آل عمران دور کعتوں میں پڑھتے تھے

۲۱۳۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عشا کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی انہوں نے ہمارے لئے پوری سورت کو دور کعتوں میں تقسیم کیا پس اللہ کی قسم میں ان کی قرأت نہیں بھول سکوں گا۔ **الم الله لا اله الا هو الحي القيوم۔** اور نہ ہی ان کے قیام کو بھول سکوں گا۔

۲۱۳۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ عشا کی نماز قائم کی گئی میں نماز کی طرف متوجہ ہو گیا میں نے غور کیا تو معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ تک پہنچ گئے ہیں **غير المغضوب عليهم والضالين** اس کے بعد انہوں نے **آغاز کیا الم الله لا اله الا هو الحي القيوم۔** میں نے سوچا کہ کیا اس پوری سورۃ آل عمران کو ختم کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا۔

(۲۱۳۳)..... أخرجه البخاری (۱۸۹/۸) فتح عن إسحاق عن النضر۔ به۔

(۲۱۳۶)..... أخرجه مسلم (۳۳۶/۱) من طريق ابن جريج۔ به۔

(۱۲۱۳۷)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳/۲) إلى أبي عبيد وسعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن أبي داود وابن النباري معافي

المصاحف وابن المنذر والحاكم وصحح عن عمر۔

فصل: قرأت اور قرآن مجید کے ساتھ آواز کو خوب صورت بنانا

زینو القرآن باصواتکم

حسنوا القرآن بأصواتكم فإن الصوت الحسن يذوق القرآن حسنا.

قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوب صورتی سے پڑھو، بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کر دیتا ہے۔

محمد بن بکر نے صدقہ سے اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۱۴۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشر ان نے ان کو ابو الحسین عبد الصمد بن علی بن مكرم نے ان کو ابو محمد عبید بن عبد الواحد نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر نے اور ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو احمد بن ابراہیم ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابو سلمہ عبد الرحمن نے اور ایک روایت میں ہے ابن بشر ان نے کہ بے شک اس کو خبر دی ہے ابو سلمہ نے عبد الرحمن سے اس سے ابو ہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ نہیں اجازت دی اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شے کے لئے جس قدر نبی کے لئے قرآن کے ساتھ سُر لگانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کے ایک صحابی نے فرمایا کہ اس سے ان کی مراد جہر سے یعنی قرآن زور سے پڑھنا مراد ہے اس کو بخاری نے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے روایت کیا ہے۔

۲۱۳۳..... اور ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت سے ابو سلمہ سے اور اس میں یوں ہے۔ نہیں اجازت دی اللہ نے کسی شے کے لئے جتنی اجازت دی ہے نبی کے لئے خوب صورت آواز کی قرآن کے ساتھ کہ وہ قرآن کو زور سے پڑھے۔

۳۱۴۳..... اور تم میں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خیر دی ہے ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ بن مہاجر نے فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ

(١) - هكذا في الأصل

(٢١٣٠) - أخرجه المصنف من طريق الحاكم (٥٤١/١) وأخرجه ابن ماجة (١٣٣٢)

(٢١٣١) أخرجه الدارمي (٢/٤٤٣) عن محمد بن أبي بكر عن صدقة.

(۲۱۳۲)..... أخرجه البخاری (۲۳۵/۶) عن يحيى بن بكير. به.

سخت ہے اجازت کے اعتبار سے خوبصورت آواز والے آدمی کے لئے قرآن کے ساتھ جس قدر گانے والی لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو اجازت دیتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کھلی اجازت دیتا ہے)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس سے آپ کی مراد قرآن کے لئے استماع اور توجہ کے ساتھ کان لگا کر سننا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ متغنی سر لگائے اس سے آپ کی مراد قاری کا قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنانا ہے یہ مراد نہیں کہ وہ اس کے ساتھ رولانے یا حزن و غم پیدا کرنے کی طرف مائل کر دے سوائے تطریب کے اور جھومنے کے۔

۲۱۳۵: تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبیدہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق تنوفی نے ان کو اسماعیل بن عمرو عیسیٰ نے ان کو مسعر نے ان کو عبد الکریم نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ قرأت کس کی خوب صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اس کی جو شخص پڑھے تو تمہیں دیکھ کر یہ محسوس کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

۲۱۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عبد الکریم بن ابوالخارق نے ان کو طاؤس نے انہوں نے کہا نبی کریم سے پوچھا گیا۔ قرأت کس کی خوب صورت ہے پھر انہوں نے اس کو مرسل ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خبر دی ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبد الرحمن بن سائب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سعد بن ابی وقاص آئے جب ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔ میں سلام کرتے ہوئے ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا اے بھتیجے مجھے خبر ملی ہے کہ قرآن مجید پڑھنے میں آپ کی آواز بڑی خوب صورت ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک یہ قرآن اترا ہے حزن و درد کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رو دو (یا رلاؤ) اگر تم نہ رو سکو تو رونے کی صورت بناؤ اور اس کے ساتھ سر بناؤ جو شخص قرآن کو سر کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کا سننا

۲۱۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبد الصمد بن علی بن مکرم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاہد نے ان کو موسیٰ بن

(۲۱۳۳) أخرجه الحاكم (۵/۱) من طريق الأوزاعي به.

وصححه الحاكم وقال الذهبي: بل هو منقطع.

قلت هو موصول عند ابن ماجة (۱۳۴۰) من طريق الأوزاعي عن إسماعيل بن عبيدة عن مسرة مولى فضالة عن فضالة مرفوعا وقال البوصيري: إسناده حسن.

(۲۱۳۵) أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۲۰۸/۳) من طريق مسعر به.

(۲۱۳۶) أخرجه الدارمي (۲/۱۷۱ و ۳۷۲) عن جعفر بن عون به.

(۲۱۳۷) أخرجه ابن ماجة (۱۳۳۷) من طريق الوليد بن مسلم به.

وفي الزوائد: إسماعيل بن رافع ضعيف متروك.

(۲۱۳۸) أخرجه ابن ماجة (۱۳۳۸) من طريق الوليد بن مسلم به.

وفي الزوائد: إسناده صحيح ورجالة ثقات.

ہارون ہرودی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو حنظلہ بن سفیان بنی ان کو عبد الرحمن بن سابط نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں ایک رات عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذرا سی تاخیر سے حاضر ہوئی آپ نے پوچھا آپ کہاں رہ گئی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہم لوگ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کی مسجد میں قرأت بن رہے تھے ہم نے اس جیسی آواز پہلے نہیں سنی تھی اور نہ ہی ایسی قرأت آپ کے اصحاب میں سے کسی کی سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور میں بھی ساتھ کھڑی ہو گئی۔ حضور نے خود اس صحابی کی قرأت کی طرف توجہ دی اور کان لگایا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہے:

الحمد لله الذي جعل في امتي مثل هذا.

اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسا خوب صورت قرآن پڑھنے والا بنایا۔

لقد اوتى ابو موسى مزمارا من مزامير آل داود

۲۱۴۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجباری سگری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صقار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی آواز سنی وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا:

لقد اوتى ابو موسى مزمارا من مزامير آل داود.

البتہ تحقیق ابو موسیٰ خوب صورت سردیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ابو موسیٰ کو بتائی تو انہوں نے کہا:

لو علمت ان رسول الله يستمع قرأنتي لحبرتها تحبيرا

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ رسول اللہ میری قرأت سن رہے ہیں تو میں مزید خوش الحانی کے ساتھ اور بنا سنوار کر پڑھتا۔

اس کو مسلم نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے مالک بن مغول سے مگر اس میں ابو موسیٰ کا یہ قول نہیں ہے۔

۲۱۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کیا ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے میرا گمان ہے کہ عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے کہا کہ ابو عبیدہ نے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ان الصوت الحسن زينة القرآن۔ بے شک خوب صورت آواز قرآن کی زینت و خوبصورتی ہے۔

۲۱۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے اور ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے سب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو امیہ طرطوسی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو صالح باجی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن شہاب نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں مزید فی الخلق ما يشاء۔ اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بقول ابن شہاب) یہ تخلیق میں اضافہ خوب صورت آواز ہے۔

۲۱۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو سماک نے ان کو ضیل بن اخطی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمران بن عبد اللہ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں مدینہ میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ایک رات وہ سر میں جھوم

گئے۔ چنانچہ قاسم بن محمد نے کہا۔

وانه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه (نصرت ۴۲)

بے شک قرآن کتاب مستحکم ہے مضبوط ہے باطل اس کے آگے پیچھے نہیں آ سکتا۔

اور اس فعل کو ناپسند کیا گیا اور مکروہ سمجھا گیا ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی تھی سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے آل سالم کے بعض آدمی نے اس نے کہا سلمۃ البیدق مدینے میں گئے تھے اور کھڑے ہو کر ان لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لہذا سالم سے کسی نے کہا اگر آپ آتے اور آ کر ان کی قرأت سنتے (تو ان کے بارے میں بھی کچھ بتاتے) چنانچہ وہ آئے جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچے تو ان کی قرأت کی آواز سنی۔ فسج تھی اور لہذا سالم نے کہا تکبر اور سرکشی کر رہا ہے۔ گستاخی و نافرمانی کر رہا ہے۔ ضبل بن اسحق سے کہا گیا تھا کہ آپ نے ابو عبد اللہ بن ضبل سے اس بارے میں پوچھا تھا؟ انہوں نے کہا۔

بہر حال یہ بدعت ہے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں جو آدمی اس کی تلاوت کرے کہ اس کو تکلف نہ ہو حضرت ابو موسیٰ کی حدیث کے معنی پر اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہ مذکورہ بیچ جو لوگوں نے گھڑ لیا ہے اس کو شیخ سالم نے ناپسند فرمایا۔

فصل:..... قرأت میں ترتیل کرنا ٹھہر ٹھہر کر وقار کے ساتھ پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ورتل القرآن ترتیلاً

اے پیغمبر قرآن کو رک رک اور ٹھہر ٹھہر کر آرام آرام کے ساتھ پڑھیے۔

(تجوید کے ساتھ حروف کو مخارج سے نکال کر اور ان کی صفات ادا کر کے)۔

(تا کہ صحیح تلفظ کرے اور جماؤ ٹھہراؤ کے نتیجے میں معنی اور مفہوم پر خوب توجہ رہ سکے اور عملاً تدبر و تفکر ممکن ہو سکے اور ایک ایک لفظ اپنے معنی و مطلب سمیت دل میں اترتا جائے)۔ (مترجم)

۲۱۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صاعانی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو سائب بن یزید نے ان کو مطب بن ابو داعدہ نے ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو بیٹھ کر اپنی کملی میں کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہاں آپ کی وفات سے دو سال پہلے یہ میں نے دیکھا تھا اور آپ ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر سورۃ میں ترتیل کرتے تھے اور سورۃ کو لمبا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ لمبی سے لمبی ہوتی چلی جاتی تھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۲۱۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابویاس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن مغفل سے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا آپ اپنی اونٹنی پر یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہا تھا اور آپ سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا یوں پیچھے پلٹ پلٹ کر دھرا رہے تھے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

۲۱۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابوبکر بن داسر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو قتادہ

(۲۱۵۳)..... أخرجه مسلم (۵۰۷/۱) عن يحيى بن يحيى عن مالك. به.

(۲۱۵۴)..... أخرجه البخاری (۹۲/۹) عن آدم بن أبي إياس. به.

نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں انہوں نے فرمایا آپ کھینچ کھینچ کر اور لمبا لمبا کر کے پڑھتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات

۲۱۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو لیث بن سعد نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابوطاہر نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبد اللہ بن عبید اللہ بن ملیک نے ان کو یعلیٰ بن مالک نے کہ انہوں نے سوال کیا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں لہذا انہوں نے بتایا کہ تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا سروکار ہے؟ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی اس کے بعد پھر نماز پڑھتے تھے جتنی دیر آرام کیا تھا اس کے بعد پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ صبح کرتے ابن مالک کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ نے آپ کی قرأت کا اندازہ بھی بیان کیا تھا۔ فرماتی ہیں کہ آپ کی قرأت واضح ہوتی تھی ایک ایک حرف واضح سنائی دیتا تھا یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ علاوہ اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ابن ابی ملیک سے ہے۔

۲۱۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ذر نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی سے جنت میں کہا جائے گا آپ پڑھیے اور آرام آرام کے ساتھ جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے پڑھتے تھے بے شک تیری منزل آخری آیت پر ہے جس کو آپ پڑھیں گے۔

ترتیل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان

۲۱۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن ابو حمزہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میں جلدی قرأت کرنے والا آدمی ہوں میں قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر میں سورۃ بقرہ کو آرام آرام کے ساتھ پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جلدی جلدی سارا قرآن پڑھ لوں۔

۲۱۵۹:..... میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں تیز پڑھنے والا آدمی ہوں کبھی کبھی میں پورا قرآن رات بھر میں ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی دو مرتبہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک سورۃ پڑھوں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں تیری طرح کروں اس کے باوجود بھی اگر تم جلدی پڑھنا چاہتے ہو تو پھر اس کو ایسے پڑھو کہ آپ کے کان اس کو سنیں اور تیرا دل اس کو محفوظ کرے۔

(۲۱۵۵)..... أخرجه البخاری (۹۱/۹۰) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۲۱۵۶)..... أخرجه أبو داود في الصلاة والترمذی (۲۹۲۳) من فضائل القرآن والنسائی في فضائل القرآن في الكبرى كلهم من طريق

لیث. به (تحفة الأشراف ۳۶/۱۳) وقال الترمذی: حسن صحيح غریب.

(۲۱۵۷)..... أخرجه أبو داود في الصلاة والترمذی في فضائل القرآن والنسائی في فضائل القرآن في الكبرى من طريق سفیان. به.

وقال الترمذی حسن صحيح (تحفة الأشراف ۲۸۹/۶ و ۲۹۰)

(۱)..... لا أدري أهي (براء ثم زای أم العکس فلتحرر)

(۲)..... لعل حجره بالجیم المعجمة والراء المهملة أو حمزة بالحاء المهملة والزای المعجمة فلتحرر.

۲۱۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ علقمہ نے حضرت عبداللہ عباس کے سامنے قرآن مجید پڑھا وہ خوب صورت آواز والے تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ ترتیل کے ساتھ پڑھیے میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ اس لئے کہ وہ قرآن کی زینت ہے۔

۲۱۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو مجاہد نے (ورتل القرآن ترتیلاً) ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے کا مطلب ہے کہ بعض کو بعض کے پیچھے کیجئے اور کل انسان الزمہ طائرہ فی عقدہ کہ ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں الزم کر دیا ہے یا اس کے عمل میں۔

فصل: وقت کی مقدار جس میں ”تلاوت مستحب ہے“

۲۱۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعد بن حفص خثعم نے ان کو شیبان بن رجمن نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبداللہ بن سفیان نے ان کو یحییٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا میرا گمان ہے کہ میں نے سنا ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ مجھے کہا رسول اللہ نے کہ قرآن مجید کو ایک مہینے میں ختم کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا پھر بیس روز میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر پندرہ راتوں میں پڑھیے میں نے کہا میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا پھر دس راتوں میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی بھی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر سات راتوں میں ختم کیجئے مگر اس سے زیادہ جلدی نہ کیجئے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اتحق سے اس نے عبید بن موسیٰ سے اور سعید بن حفص سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قاسم بن زکریا سے اس نے عبید اللہ سے دونوں کی روایت کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ ابن بشران کی روایت میں محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان مولیٰ بنی زہرہ سے ہے اور اس میں قول ”لی“ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابوعلیٰ روغباری نے انکو ابو بکر بن درسمہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو نوح بن حبیب ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک بن فضل نے ان کو وہب بن مدبہ نے ان کو عبداللہ عمرو نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کتنی مدت میں قرآن مجید کا ختم ہونا چاہئے فرمایا کہ چالیس دن میں اس کے بعد فرمایا کہ ایک ماہ میں پھر فرمایا کہ بیس دن میں پھر فرمایا کہ پندرہ دن میں پھر فرمایا دس دن میں پھر فرمایا کہ سات دن میں۔ سات سے نیچے نہیں اترنا چاہئے۔ ان دونوں روایتوں میں ایسے ہے۔

۲۱۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابوعلیٰ نے ان کو ابو بکر نے ان کو داؤد نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھیے اور قرآن مجید کو ایک ماہ میں پورا کیجئے

(۲۱۶۲) ... أخرجه البخاری (۲۴۳/۶) و مسلم (۸۱۴/۲)

(۱) غیر واضح بالأصل

(۲۱۶۳) ... أخرجه المصنف من طریق أبي داود في سنة (۱۳۹۵)

وأخرجه الترمذی (۲۹۴۷) وقال حسن غريب والسائب

(۲۱۶۴) ... أخرجه المصنف من طریق أبي داود في سنة (۱۳۸۹) وقال المنذرى:

عطاء بن السائب فيه مقام وقد أخرج له البخاری مقروناً وأبو السائب بن مالك قال عن يحيى بن معين ثقة.

پھر انہوں نے کم کیا تو میں نے کم کروالیا پھر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو۔

حضرت عطا نے فرمایا کہ ہم نے والد سے اختلاف کیا لہذا ہم میں سے بعض نے کہا سات دن اور بعض نے کہا پانچ دن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید ختم قرآن کے سلسلے میں

۲۱۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے انہوں نے سنا ابو العباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ قرآن مجید پانچ دن میں پورا کرے۔

۲۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اضم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے مطرف سے ان کو ابوالخثی نے ان کو ابو بردہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے ایک مہینے میں پورا کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر بیس دن میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر پندرہ دن میں کیجئے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر ہر دس دنوں میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر پانچ روز میں کیجئے۔ میں نے کہا میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں چنانچہ اس سے جلدی کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔

۲۱۶۷:..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن شعبہ نے ان کو مغیرہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھیے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ کم کرتے رہے میں بار بار سوال کرتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو اور فرمایا کہ ہر مہینے قرآن مجید کا ختم کیا کرو میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں میں بار بار سوال کرتا رہا اور آپ کم کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا کہ تین دن میں ختم کرو۔ اس کو بخاری نے محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

جس نے قرآن تین دن میں ختم کیا

۲۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ثمال بن عمام نے ان کو بیان کی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے انکو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انکو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۱۶۵)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۲۲۵۶)

(۲۱۶۶)..... أخرجه الترمذی (۲۹۳۶) عن عبيد بن اسباط عن أبيه وقال الترمذی:

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث أبي بردة عن عبد الله بن عمرو.

(۲۱۶۷)..... أخرجه البخاری (۲۲۳/۴) فتح عن محمد بن بشار.

(۲۱۶۸)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۸۵)

لم یفقه من قرء القرآن فی اقل من ثلاث.

جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(معلوم ہوا کہ پڑھنے کا مقصد محض الفاظ کے ورد مقصود نہیں ہوتا بلکہ سمجھ کر پڑھنا ہی مقصود ہوتا ہے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے جلدی ختم کیا اس نے قرآن کو بالکل نہیں سمجھا کاش کہ ہمیں ساری باتیں سمجھ میں آجائیں)۔

۲۱۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو احق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابو بکر احمد بن ابن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو خثیمہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کتنے دن میں تم قرآن پڑھ لیتے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہر رات میں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو مگر اسے تین دن میں ختم کرو۔

۲۱۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر بن رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن بذیمہ ان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے اس نے کہا کہ جس نے قرآن مجید تین دن سے کم میں پڑھا وہ شعر گوئی کرتا ہے۔

اس کو ابو اسحاق نے ابو عبیدہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اس نے شعر کی طرح اس کو جلدی کیا ہے اور قرآن کو اس نے ایسے بکھیرا ہے جیسے ردی کھجور کو پھینک کر بکھیرتے ہیں۔

۲۱۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے اس نے کہا کہ سعید بن منصور نے کہا ان کو بیان کیا حیثم بن حصین نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ حضرت ابن مسعود تین دن میں ختم کرتے تھے صرف رات رات میں پڑھتے تھے اس میں دن کے وقت سے مد نہیں لیتے تھے مگر معمولی سا وقت۔

۲۱۷۲:..... اور ہم نے روایت کی ہے انہیں سے دوسرے طریق سے کہ وہ رمضان میں تین رات میں ختم کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ جمعہ سے جمعہ تک ختم کرتے تھے۔

۲۱۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابو الاحوص نے کہ عبد اللہ نے کہا کہ قرآن مجید کو سات دن میں ختم کرو اور تین دن سے کم میں تو نہ پڑھوں۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے شب و روز میں سے وقت نکال کر قرآن کے ایک پارے یا کچھ حصے کی تلاوت کی حفاظت کیا کرے۔

۲۱۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد نے ان کو ابو قلابہ ان کو ابی بن کعب نے جو کہ قرآن مجید کو ہر آٹھ دن میں ختم کرتے تھے اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہر سات روز میں ختم کرتے تھے اور اس کو روایت کیا ہے ایوب نے ابو قلابہ سے اس نے مہلب سے اس نے ابی بن کعب سے۔

۲۱۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبیدہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ابو قلابہ سے اس نے ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا اس نے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا۔ بے شک آسان ترین یہ ہے کہ آٹھ دن میں انسان ختم کرے۔

قرآن پاک کی سات منزلوں کا بیان

۲۱۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن

یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلیٰ بن کعب نے ان کو عثمان بن عبد اللہ بن اوس نے ان کے دادا اوس سے کہ وہ اس وفد میں تھے جو وفد بنی مالک سے رسول اللہ کے پاس گیا تھا اور حضور نے ان کو ٹھہرایا تھا اس خیمے میں جو مسجد کے اور آپ کے گھر کے درمیان میں نصب تھا۔ لہذا حضور ان کی طرف آتے جاتے تھے اور عشا کے بعد کھڑے ہو کر ان کو نصیحت فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ ہو جاتا اور زیادہ تر باتیں قریش سے متعلق بھی کرتے تھے انکے ساتھ۔ اس کے بعد اس سے کہا کہ نہیں برابر ہم لوگ مکہ میں تھے تو کمزور سمجھے جارہے تھے، ذلیل سمجھے جارہے تھے۔ بس جب ہم مدینے میں آئے تو جنگ کا ڈول کبھی ہمارے لئے تھا کبھی ہمارے حریف کے لئے اور کہا کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رک گئے۔ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج رات آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے۔ آپ کس چیز میں ہم سے مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں میرے اوپر قرآن کا ایک حزب (حصہ) اترنا شروع ہو گیا تھا لہذا میں نے چاہا کہ میں اس کے پورا ہو جانے سے پہلے نہ نکلوں وہ پورا ہو جائے پھر باہر آؤں اچانک جب ہم لوگوں نے صبح کی تو ہم نے حضور سے کہا کہ حضور ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ مجھ پر قرآن میں سے ایک حزب اتر رہا ہے ہم نے پوچھا کہ تم لوگ قرآن کے حزب اور (حصے) کیسے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے حزب بناتے تھے تین سورتوں کے پانچ سورتوں کے اور سات سورتوں کے نو سورتوں کے تیرہ سورتیں اور گیارہ سورتیں، حزب مفصل یعنی سورہ ق سے آخر تک۔

مفصلات کی تحقیق

۲۱۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی بخیلہ سے آیا۔ اسے ٹھیک بن سان کہتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو کیسے پڑھیں گے۔ کیا یہ یاء ہے یا الف ہے۔ ہاء غیر آسن یا یاسن۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا قرآن اس نے یاد کیا ہے سوائے اسی ایک حرف کے۔ فرمایا کہ میں مفصل سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تیزی کے ساتھ جیسے شعر جلدی سے کہتے ہیں۔ بے شک ایک قوم قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے کہ وہ ان کی ہنسیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

جس وقت قرآن دل میں اتر جائے تو پکا ہو جاتا ہے اور نفع دیتا ہے۔ بے شک افضل نماز رکوع اور سجود ہے۔ بے شک میں البتہ کئی نظائر جانتا ہوں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو سورتیں ہر رکعت میں پھر کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے اس کے ساتھ۔ پھر علقمہ ہمارے پاس نکل کر آئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا پہلی بیس میں سے مفصل میں سے حضرت عبد اللہ کی ترکیب پر سورۃ الرحمن اس کی نظیر و مثال۔ عم یسما، لون ہے، یہ صحیح بخاری میں حدیث اعمش سے منقول ہے۔

۲۱۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عثمان نے ان کو شعبہ نے..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اکل سے سنا وہ کہتے تھے ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا

(۲۱۷۶)..... أخرجه أبو داود (۱۳۹۳) وأحمد (۹/۴) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن... به.

وأخرجه ابن ماجه (۱۷۴۵) من طريق عثمان بن عبد الله... به.

(۱)..... غير واضح في الأصل وصححناه من سنن أبي داود.

(۲)..... في مسند أحمد (۹/۴) من قاف حتى يختم.

(۲۱۷۷)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۹/۶) إلى ابن أبي شيبه والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي

اور بولا آج رات میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی۔ ابن مسعود نے ان سے کہا کہ جلدی جلدی پڑھا جیسے شعر پڑھتے ہیں البتہ تحقیق میں نظائر جانتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے مابین ملاتے اور جوڑتے تھے۔ بیس سورتیں اول فصل میں سے دو سورتیں ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔ (یہ حدیث آدم کے الفاظ میں)

بخاری نے اسکو صحیح میں آدم بن ابویاس سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۲۱۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو محمد بن صباح ان کو ہیشم نے ان کو سیار نے ان کو ابو وائل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے کل رات مفصل سورتیں پڑھی تھیں۔ عبداللہ نے کہا کہ شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھی ہوں گی اور ردی کھجور کی طرح پھینک کر بکھیری ہوں گی بے شک میں تفصیل بتاتا ہوں تاکہ تم اس کی تفصیل سمجھو البتہ میں سورتوں کے باہم مشابہ جوڑے جانتا ہوں جن کو حضور دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۲۱۸۰:..... اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی سورتوں کو جمع کر لیتے تھے یا یوں کہا کہ مفصل سورتوں میں سے ہر رکعت میں دو سورتوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۲۱۸۱:..... اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عمرو سے ابن عمرو کی حدیث میں تین سورتیں جمع کرتے تھے اور اس سے زیادہ کو جمع کرنا بھی مروی ہے۔

۲۱۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مسدد نے ان کو عبد الواحد نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو العالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ ہر سورۃ کے لئے اس کا حصہ ہے رکوع میں سے اسے اور بخود میں سے۔ یہ سب کچھ بہ طریق استحباب ہے بہر حال جواز وہ آگے مذکور ہوگا۔

ایک رات میں پورا قرآن پڑھنا

۲۱۸۳:..... بس تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن ابراہیم نے عبد الرحمن بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے عبادت کرنے کھڑا ہوا اور میں ارادہ کرتا تھا کہ آج رات مجھ پر کوئی غالب نہیں آسکتا اچانک ایک آدمی نے میرا بازو ہلایا میں متوجہ نہیں ہوا۔ اس نے پھر مجھے ہلایا پھر میں متوجہ ہوا پس اچانک عثمان بن عفان تھے میں ایک طرف ہو گیا وہ آگے ہو گئے پھر انہوں نے پورا قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے عاصم احول سے اس نے ابن سیرین سے اس نے تمیم داری سے کہ انہوں نے قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہائی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو شعبہ نے انہوں نے کہا کہ سعد بن ابراہیم سال بھر روزے رکھتے تھے اور ہر رات اور دن میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل سے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا سے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مالک محضی سے کہا گیا تھا کہ قرآن ایک رات میں پورا کیا جائے۔ فرمایا کہ یہ کتنی ہی اچھی بات ہے۔ بے شک قرآن مجید امام

(۲۱۷۸)..... أخرجه البخاری (۲/۲۵۵، فتح) عن آدم عن شعبه، به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۶۵) من طریق محمد بن جعفر عن شعبه، به.

(۲۱۸۶)..... أخرجه المصنف من طریق يعقوب بن سفيان (۱/۶۶۵).

(۱)..... في هامش المعركة والتاريخ (۱/۶۶۵): المحضر.

ہر چیز کے لئے البتہ تحقیق مجھے خبر دی تھی اس آدمی نے جو حضرت عمر بن حسین کے برابر میں رمضان میں نماز پڑھتے تھے کہ میں اس سے سنتا تھا کہ ہر رات قرآن کا نیا ختم شروع کرتے تھے۔

۲۱۸۷: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبد الرحیم نے وہ کہتے ہیں علی بن مدینی نے کہا کہ حضرت یحییٰ ہر دن اور رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن مجید کا ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۸: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور ابن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی مغرب اور عشاء کے درمیان اس نے قرآن کا ختم کیا اور سورۃ نمل تک پہنچے اور یحییٰ بن معین نے مجھے اور زیادہ بتایا یحییٰ بن ابوبکر سے رمضان میں۔

۲۱۸۹: ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوعبد اللہ صفار نے ان کو محمد بن نضر نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ اسود ہر چھ راتوں میں قرآن پورا کرتے تھے اور حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ختم کرتے اور اسود ہر دو راتوں میں ختم کرتے تھے۔

جو آدمی رات میں سو آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں ہوگا

۲۱۹۰: ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صوفی بحر نے اور ان کو جعفر بن محمد بن شاہد نے ان کو سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے ان کو عبد الرحمن بن ابوالزیاد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبد اللہ بن سلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبد اللہ سلیمان انور نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے وہ فرمانبردار مخلصوں میں سے لکھا جائے گا۔

۲۱۹۱: ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبد اللہ سنی نے مقام مرو میں ان کو ابوالموہب نے ان کو عبد ان نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو اعلمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ان فرض نمازوں پر حفاظت کرے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے اطاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جائے گا۔

۲۱۹۲: ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حمدان الجلاب نے ان کو محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسمیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہر رات دس آیات پڑھ لیا کرے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

۲۱۹۳: ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے اور ابوعبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان

(۲۱۹۰)۔۔۔ أخرجه الحاكم (۳۰۸/۱ و ۳۰۹) عن جعفر بن محمد بن شاكر. به.

ومصححه الحاكم ووافقه الذهبي وتعقبهما الالباني في الصحيحة (۲۳۷/۲)

تنبيه: سقط من إسناده الحاكم: بكر بن محمد الصوفي قلبيته.

(۲۱۹۱)۔۔۔ أخرجه الحاكم (۳۰۸/۱) بنفس الإسناد.

(۲۱۹۲)۔۔۔ أخرجه الحاكم (۵۵۵/۱) بنفس الإسناد.

تنبيه: في المستدرک موسى بن اسماعيل وهو خطأ والصحيح مؤمل بن اسماعيل.

کیا ہے ابو العباس اسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان ی ان کو ابو یحییٰ حمانی نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک سو آیات پڑھے غفلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے وہ فرماں برداروں میں سے لکھ دیا جائے گا یہ روایت موقوف روایت کی گئی ہے۔

۲۱۹۴..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روز باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو نے ان کو ابو سو یہ نے اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا تھا ابن حجرہ سے وہ خبر دیتا تھا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرے یعنی تہجد پڑھے وہ غافل میں سے ہے۔ ابو داؤد نے کہا کہ ابن حجرہ اصغر عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حجرہ ہے۔

۲۱۹۵..... ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو اسحق ابن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صالح نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو قاسم ابو عبد الرحمن نے ان کو فضالہ بن عبید نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے وہ نمازیوں میں لکھ دیا جائے گا اور وہ غفلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیات پڑھے گا وہ حافظوں میں سے لکھ دیا جائے گا (صبح کرنے تک پڑھ لے) اور جو شخص تین سو آیات پڑھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرے لئے کھڑا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ڈھیر لکھ دیے جائیں گے اور ایک قنطار دنیا و ما فیہا سے زیادہ بہتر ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں درجات پر چڑھتا جا حتیٰ کہ جا کر رکے گا اس آخری آیت کے ساتھ جو اس کے پاس ہوں گی۔

۲۱۹۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الخالق بن علی مؤذن نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن نورک نے اصہبان میں ان کو ابو العباس احمد بن محمد خزاعی نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس کو انہوں نے آپ کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا فضالہ بن عبید سے اور تمیم داری سے اور انہوں نے کہا ہے حدیث میں اس بندے کے لئے قنطار لکھا جائے گا اور قنطار دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور حدیث آخر میں یہ اضافہ کیا ہے اللہ رب عزت فرماتا ہے کہ میں قبض کر لوں وہ کہے گا اے رب تو زیادہ علم والا ہے وہ کہے گا اسی دورم اور انہیں نعمتوں کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیل بن عیاش نے مرفوعاً۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابیہثم بن حمید نے یحییٰ بن حارث سے بطور موقوف روایت کے حضرت تمیم سے اور فضالہ بن عبید سے۔

۲۱۹۷..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطیر نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو حفص بن عمر یعنی بن حکیم نے ان کو عمرو بن قیس نے عطا سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات (تہجد میں) پڑھ لے وہ غفلوں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھ لے وہ عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو شخص تین سو آیات پڑھ لے وہ رضاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص چار سو آیات پڑھ کرے گا تو اس لئے اجر کے دو ڈھیر ہوں گے اور ایک ڈھیر ایک سو بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

(۲۱۹۴)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۳۹۸)

وعند أبي داود زيادة: ومن قام بمائة آية كتب من القانتين.

(۲۱۹۵ و ۲۱۹۶)..... أخرجه محمد بن نصر والمصنف وابن عساكر عن فضالة بن عبید وتمیم الداری معاً (کنز العمال ۲۱۳۵۵)

(۲۱۹۷)..... أخرجه الخطيب البغدادي (۲۰۲/۸) من طريق علي بن حرب، به.

۲۱۹۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے تاجروں کی جماعتوں کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے آئے تو دس آیات پڑھ لے لہذا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بارے میں ایک نیکی لکھ دے گا۔

۲۱۹۹..... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب ان کو حمید بن صخر نے کہ یزید رقاشی نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص ایک رات میں چالیس آیات پڑھ لے وہ غفلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک سو آیات پڑھ لے وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جائے گا اور جو شخص دسویں آیات پڑھ لے قرآن اس کی طرف سے جھگڑے گا قیامت کے دن اور جو شخص پانچ سو آیات پڑھ لے اس کے لئے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جائے گا۔

۲۲۰۰..... ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط نے ان کو شیبانی نے ان کو سعید بن ابی بردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ معاذ نے کہا آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں اے ابو موسیٰ کیا تفوق کرتے ہو انہوں نے کہا اے معاذ تم کیسے پڑھتے ہو معاذ نے کہا کہ میں اول رات میں آرام کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے آخر رات کے لئے مددوں اور میں اپنی پسند میں اتنی اجر کی امید کرتا ہوں جو میں قیام میں اجر کی امید نہیں کرتا۔

حضرت معاذ کا ابو موسیٰؓ سے سوال

۲۲۰۱..... ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو حسن زعفرانی نے ان کو یعقوب بن اسحاق نے اور مجھے خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن ابی بردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ معاذ نے کہا اے ابو موسیٰ آپ کیسے پڑھتے ہیں اس نے کہا میں اسے اپنی نماز میں پڑھتا ہوں اور میں اسے قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں اور اس کو میں اس وقت پڑھتا ہوں جب میں اپنے سامان پر ہوتا ہوں اور میں اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ پڑھتا ہوں لیکن میں نماز پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر جب میں آخر شب میں اٹھ جاتا ہوں تو اس کو پڑھتا ہوں میں اپنی آرام کو خواب سمجھتا ہوں جیسے میں اپنے قیام کو خواب سمجھتا ہوں اور خواب کی امید کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ معاذ نے جو کچھ کہا وہ درست ہے۔

فصل..... قرآن مجید کی تعلیم

۲۲۰۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق بن ہمام نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قرآن تیرے اوپر (سامنے) پڑھوں (حضرت ابی کعب نے کہا) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے آپ کے لئے حضور نے فرمایا جی ہاں

(۲۱۹۸)..... سبق برقم (۲۰۰۳) من طریق أحمد بن بشر المرثدی عن الربیع بن ثعلب.

(۲۱۹۹)..... رجع عمل اليوم واللیلة لاین السنی (۶۹۲ و ۶۹۶)

(۲۲۰۰ و ۲۲۰۱)..... ال ابن الأثیر فی النہایة مادة (فوق) :

حدیث بن موسیٰ ومعاذ "أما أنا فأتفوقه تفوقاً" یعنی قراءة القرآن : ای لا اقرأ وردی منه دفعة واحدة ولكن اقرأه شيئاً بعد شيء في ليلی ونهاری.

(۱)..... الشیبانی هو : أبو إسحاق الشیبانی

تیرا نام لیا ہے مجھ سے (حضرت انس کہتے ہیں کہ) حضرت ابی یہ سن کر رو پڑے۔

۲۲۰۳:..... ہمیں خبر دی ہے امام ابو اہلق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ:

جب یہ سورۃ نازل ہوئی۔ لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب والمشرکین۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھوں (یعنی آپ کو پڑھاؤ) ابی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس کو بخاری نے شعبہ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر حضرت ابی بن کعب رو پڑے۔

یہ جو فرمایا کہ حضور حضرت ابی کے آگے پڑھیں اس سے مراد ہے کہ تا کہ وہ حضرت ابی حضور سے قرآن سیکھ لے اور اس کی تعلیم حاصل کر لے اور حضور سے قرآن کو اخذ کر لے۔

حضرت ابی کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم دیا

۲۲۰۴:..... تحقیق روایت کیا گیا ہے سعید بن ابوعروہ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھاؤں اور میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے کہا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابی بن کعب نے کہا کہ رب العالمین کے ہاں میرا ذکر ہوا؟ حضور نے فرمایا جی ہاں بس پھر حضرت ابی کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں۔

اور ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطعی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح نے ان کو سعید نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ احمد نے کہا کہ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے جعفر منادی سے اس نے روح سے اور جیسے جبریل نبی کریم پر پڑھتے تا کہ نبی کریم اس سے قرآن اخذ کریں اور لے سکیں بالکل اسی طرح نبی کریم پڑھتے تھے ابی بن کعب پر اپنی طرف سے ابی کو تعلیم دینے کے لئے اور تا کہ حضرت ابی حضور سے قرآن اخذ کر سکے اور لے سکے۔

۲۲۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو عبد الرحمن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے اور سفیان نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی علقمہ بن مرشد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو عثمان بن عفان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک تمہارا بہتر ہے دوسرے نے کہا افضل تمہارا وہ ہے جو قرآن مجید خود دیکھے اور اسی کو سکھائے۔

۲۲۰۶:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

(۲۲۰۳)..... أخرجه الترمذی (۳۸۹۲) من طریق شعب . به .

وقال الترمذی : حسن صحيح .

(۲۲۰۴)..... أخرجه البخاری (۲۱۷/۶) عن أحمد بن أبي داود أبو جعفر المنادی عن روح . به .

(۲۲۰۵)..... سبق برقم (۱۹۳۱)

(۲۲۰۵)..... سبق برقم (۱۹۳۲)

اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور عین ممکن ہے کہ یحییٰ بن سعید نے سفیان کی اسناد کو شعبہ کی حدیث پر محمول کیا ہو بے شک سفیان نے اس میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ وہ ذکر کرتے ہیں شعبہ کا۔

قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین کام ہیں

۲۲۰۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوہل محمد بن نصر ویہ مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنبل نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے اور مسلم بن ابراہیم نے اور حفص بن عمر حوضی نے ان لوگوں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو عثمان بن عفان نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

یہی چیز ہے جس نے مجھ کو ابو عبد الرحمن نے کہا کہ مجھے اس سند پر بٹھایا ہے۔ ابو عبد الرحمن نے حضرت عثمان کے زمانے میں حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر

۲۲۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو ابو خالد بن زید بن صالح یشکری نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو سعید بن ابو عروبہ نے ان کو اشعب حدانی نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

فضل القرآن علی سائر الکلام کفضل الرحمن علی سائر خلقہ۔

قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رحمن کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

۲۲۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوہل بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جراح بن ضحاک کنڈی نے ان کو علقمہ نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو عثمان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہی ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ اسی چیز نے مجھے اس مرتبے پر بٹھایا۔

ابو عبد الرحمن نے کہا۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رب تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔ یہ بات اس لئے ہے کہ یہ کلام الہی کی طرف سے جو ہے۔

شیخ خلیفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یقینی بات ہے کہ لوگوں نے (قرآن کے) معلم اور استاذ لوگوں کی عزت کو کم کرتے ہیں بوجہ کوتاہی کرنے ان کے اپنے زمانے سے بوجہ میل جول رکھنے ان کے لڑکوں سے پھر عورتوں سے حتیٰ اس بات نے ان کی عقلوں پر اثر کیا ہے اس کے بعد بوجہ طلب کرنے ان کے تنخواہ اور تحائف کے اور طمع کرنے ان کے بچوں سے کھانوں میں۔ بہر حال رہا نفس تعلیم تو وہ تو شرف و فضیلت کو لازم کرتی ہے۔ شیخ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۲۲۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو

محمد بن ابوعمران کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ کیا کام کروں گا کیا میں لوگوں کو حدیث بیان کیا کروں یا قرآن پڑھاؤں گا۔ لہذا میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا ہے اور اس کے پاس ایک پوشاک ہے۔ وہ اصحاب حدیث کے پاس جاتا ہے تو ان سے آگے بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اصحاب قرآن کے پاس آتا ہے تو وہ پوشاک ان کو دے دیتا ہے لہذا اس کے بعد میں نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

۲۲۱۱: سفیان نے کہا کہ میں نے مسعر سے کہا جتنے لوگ تم نے دیکھے ان میں سے افضل کون تھا؟ اس نے کہا کہ عمرو بن مرہ سے افضل کوئی نہیں تھا میں نے دیکھا کہ وہ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے دعا کرتے تھے مگر میں نے خیال کیا کہ ان کی دعا قبول ہو جائے گی۔

۲۲۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو ابو الفضل محمد بن احمد بن حمدون شرمقانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو احمد بن اخلق بن صالح نے ان کو علی بن ابی طالب بزار نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو کچول نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول نے فرمایا۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اسی کو پڑھائے۔

بے شک حامل قرآن کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اس دعا کو وہ جب مانگتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

۲۲۱۳: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے ابوعمر بن مطر سے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو حماد انصاری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو قرآن مجید کی تعلیم دے وہ اس کا آقا ہے۔ نہ اس کو بے بد چھوڑے اور نہ اس پر کسی کو ترجیح دے۔

یہی محفوظ ہے ابن عباس سے اور وہ منقطع ہے اور ضعیف ہے۔

۲۲۱۴: ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی وامغانی نزہل بہق نے اور ابوسعید مالینی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو عقیل انس بن سالم بن حسن خولانی نے ان کو طرابلس نے ان کو عبید بن رزین ابو عبیدۃ الہانی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اسماعیل بن عیاش سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد الہانی نے ابو امامہ باسٹی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کسی بندے کو کتاب اللہ کی ایک آیت کو سکھلائے وہ اس کا مولیٰ ہے (سرور ہے) اسے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے اور نہ ہی اس پر کسی کو ترجیح دے اگر اس نے (قرآن پڑھانے والے استاذ کے ساتھ ایسی کوئی بدسلوکی کی) تو اس نے اسلام کے کڑوں میں سے ایک کڑے کو توڑ دیا۔

اور مالینی کی ایک روایت میں ہے۔ من علم رجلاً۔

اور کہا ابو احمد نے اسی حدیث میں عبید بن رزین منفرد ہے یہ اسماعیل سے ہے۔

۲۲۱۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عقیل انس بن مالک خولانی نے ان کو طرابلس نے پھر اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے من علم عبدًا جو شخص کسی بندے کو تعلیم دے۔

(۲۲۱۲)۔ تفرد بہ المصنف (کنز ۲۳۵۵)

(۲۲۱۳)۔ تفرد بہ المصنف (کنز ۲۳۸۲)

(۲۲۱۴)۔ أخرجه ابن عدی (۲۹۲/۱) بنفسی الاسناد وقال ابن عدی هذا الحدیث یفرد بہ عبید بن رزین هذا عن اسماعیل بن عیاش

وقال: هذا الحدیث رواہ غیر عبید بن رزین عن ابن عیاش یاسناد مرسل وأوصلہ عبید بن رزین

تنبیہ: سقط عن إسناد ابن عدی: (طرابلس)

فصل: قرآن مجید کی تلاوت مستفیض قرأت کے ساتھ کریں

غریب اور شاذ کے ساتھ نہیں، کیونکہ مشہور و مستفیض قرأت قطعی اور یقینی طور پر وہی قرآن ہے جو اللہ کی طرف سے اتر ہے اور قرأت نہ قبول کی جائیں مگر عادل قراء سے جو ممتاز ہیں کیونکہ یہ درحقیقت اللہ کی طرف سے ہونے کی شہادت ہے۔

۲۲۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی مولیٰ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد قرآن نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعلمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابو عبد الرحمن نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا:

(دین اور قرآن کریم کے معاملے میں) اتباع کرو ابتداء و ایجاد نہ کرو اس لئے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے۔

فصل: قرآن مجید کی قرأت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرنا

۲۲۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ولید بن حماد ملی نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن نے ان کو عبد الرحمن شریحیل کے نواسے نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابو سعید مکتب نے ان کو عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کی تلاوت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرے اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص بغیر مصحف کے یعنی زبانی پڑھے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی۔

۲۲۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو خبر دی ہے عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو دحیم نے انکو مروان ابو سعید بن عوف معلم ملی نے ان کو عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

قرآن مجید کی قرأت غیر مصحف میں ہزار درجے ہے اور اس کی قرأت مصحف میں اس پر دھری کر دی جاتی ہے دو ہزار درجے۔

۲۲۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو علی بن اسماعیل صفار نے اور محمد بن محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن خالد مروزی نے ان کو حرب بن مالک عنبر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو احق نے ابو الاحوص سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے کو یہ بات خوش لگے کہ وہ یہ جان سکے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مصحف (قرآن مجید) میں دیکھ کر پڑھا کرے۔

اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح مرفوع روایت کیا گیا ہے مگر وہ منکر ہے، اس روایت کے ساتھ ابوہل حرب بن مالک شعبہ سے منفرد ہے

۲۲۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو احق ازرق نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن ابی النخوع نے ان کو ذر بن حیث نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا:

ادیمو النظر فی المصحف.

(۱)..... فی هامش الأصل : آخر الجزء السادس عشر.

(۲۲۱۷)..... أخرجه ابن عدی (۲۷۵۳/۷) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۸)..... أخرجه ابن عدی (۲۷۵۳/۷) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۹)..... فی الأصل (الحسن بن الک) بدلاً من (الحرب بن مالک) وهو خطأ أخرجه أبو نعیم (۲۰۹/۷) من طریق ابراهیم بن جابر عن

الحرب بن مالک. به وقال غرب تفرد به الحرب بن مالک.

دائمی طور پر قرآن میں نظر رکھو۔

۲۲۲۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن عبد الرحمن سمیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو ابو حماد مفضل بن یحییٰ نے ان کو عاصم نے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تمہارے دین میں سے ہے۔

۲۲۲۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو عبد اللہ بن واصل اسدی نے ان کو احمد بن عاصم عبادانی نے ان کو حفص بن عمر بن میمون نے ان کو عنبسہ بن عبد الرحمن کوفی نے ان کو ابن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اپنی آنکھوں عبادت کا ان کا حصہ دیا کرو کہا گیا رسول اللہ ان کا حصہ عبادت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مصحف (قرآن) میں نظر کرنا اور اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائب اور خوبیوں میں قیاس کرنا اور یقین کرنا۔ اس کی اسناد ضعیف ہے واللہ اعلم۔

قرآن اور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۲۲۳: ہمیں خبر دی ابو بکر بن حارث اصفہانی نے ان کو ابو حماد بن حیان نے ان کو محمد بن عباس بن ایوب نے ان کو عمر بن ایوب صریفی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حسن سے سنا کہتے تھے کہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہو سکیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی آئے کہ میں اس دن قرآن مجید میں نظر نہ ڈالوں۔ حضرت عثمان اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک کہ ان کی کثرت تلاوت اور قرآن میں کثرت نظر سے ان کا قرآن مجید پھٹ نہ گیا۔

۲۲۲۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ مسعود کے پاس ایک مصحف لایا گیا جو مزین کیا گیا تھا انہوں نے اسے دیکھ کر فرمایا:

بے شک خوب صورت چیز جس کے ساتھ قرآن کو مزین اور آراستہ کیا جائے وہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔

(یعنی الذین اتینہم ہم الكتاب يتلونہ حق تلاوتہ)

کے مصداق تلاوت حق وہ ہے کہ صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ (مترجم)

۲۲۲۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن فارسی نے ان کو ابو عبد اللہ بن یزید نے ان کو ابو یحییٰ بزار نے ان کو یحییٰ بزار نے ان کو علی بن سلمہ نے ان کو عبد المجید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے رب سے حیا آتی ہے کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی گزرے جس دن میں اپنے رب کے عہد میں نہ دیکھوں۔

۲۲۲۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو قریش بن انس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو نصرہ نے ان کو ابو سعید خدری نے انہوں نے فرمایا کہ جب مصری حضرت عثمان پر داخل ہو گئے تھے تو اس وقت مصحف عثمانی ان کے سامنے رکھا تھا انہوں نے ان کو سینے پر مارا جس سے ان کا خون جاری ہو کر اس آیت پر گر لیا کفیکہم اللہ وهو السميع العليم۔ عنقریب اللہ تعالیٰ

(۲۲۲۲) قال العراقي رواه ابن أبي الدنيا في كتاب التفكير ومن طريق أبي الشيخ في العظمة بإسناد ضعيف قال الزبيدي ورواه أيضا الحكيم في النوادر والبيهقي في الشعب وضعفه (تحاف السادة ۱۰/۱۶۳) قلت وأخرجه الاصبهاني في الترغيب (۶۳۸) من طريق ابن أبي الدنيا.

تھے (اے پیغمبر) ان کافروں سے کافی ہو کر رہے گا وہی سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

۲۲۲۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شعبہ بن جاج نے ان کو ام سلمہ ازویہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ رہی تھیں جب کسی سجدے سے گزرتیں تو پہلے کھڑی ہو جاتیں پھر سجدہ کرتیں۔

۲۲۲۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو عبد اللہ بن یزید نے ان کو ابو یحییٰ بزار نے ان کو محمد بن منصور نے ان کو حفص بن عبد اللہ نے ابراہیم طہمان سے ان کو جاج بن فرفصہ نے ان کو ابن مسعود نے کہ شدید (یعنی بڑی بھاری) عبادت قرآن میں قرأت کرنا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل

۲۲۲۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر اسے اپنے چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے یہ کہتے کتاب ربی۔ کتاب ربی۔ میرے رب کی کتاب تو بس میرے رب ہی کی کتاب ہے۔ (یعنی نرالی اور بے مثال ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ مترجم)

سلف کا قرآن سے لگاؤ

۲۲۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد فی ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوزب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ایسے تھے کہ جب تازہ کھجوروں کے ایام آتے تو اپنے باغ کا دروازہ کھول دیتے لہذا لوگ باغ میں جاتے اور کھاتے اور اٹھا کر بھی لے جاتے اور جب وہ باغ میں جاتے تو بار بار اس آیت کو پڑھتے۔

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتْكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کیوں نہیں یہ بات کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے یہ کہتے ما شاء اللہ کہ اللہ کی عطا کے بغیر کسی کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور حضرت عروہ روزانہ قرآن مجید کی ایک چوتھائی دیکھ کر پڑھتے تھے اور پھر اسی ایک چوتھائی کورات کو تہجد میں پڑھتے تھے یہ معمول انہوں نے صرف اسی ایک رات کو چھوڑا تھا جس رات کو ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی پھر انہوں نے آنے والے رات سے پھر اس کو دوبارہ شروع کر لیا تھا۔

۲۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو اسماعیل بن ابی حکیم نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز بہت کم کوئی ایسا دن چھوڑتے تھے جس صبح کو انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت نہ کی ہو۔

۲۲۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سریہ بن خثیم نے وہ کہتی ہیں کہ ربیع بن خثیم کی یہ حالت تھی کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ملنے کے لئے آتا تو ان کی گود میں قرآن مجید موجود ہوتا اس میں سے تلاوت کر رہے ہوتے تھے پھر اسے ڈھک دیتے تھے۔

(۱)..... ابن شوذب هو عبد اللہ بن شوذب روى عنه حمزة بن ربيعة.

(۲۲۳۱)..... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفیان (۶۱۳/۱)

(۲۲۳۲)..... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفیان (۵۷۰/۲)

۲۲۳۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیش سے وہ کہتے تھے ایک آدمی نے ابراہیم کو ملنے کی اجازت چاہی تو وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے لہذا اسے انہوں نے ڈھک دیا اور فرمایا کہ آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کو کہ میں ہر لحظہ اس میں پڑھتا رہتا ہوں۔

۲۲۳۴: ہمیں خبر دی ابو الحسین نے ان کو عبد اللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابو ہلال نے ان کو ابو صالح الخعقلی نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو العلاء قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھتے رہتے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

۲۲۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد بن مقرئ نے ان کو ابو یسیٰ ترمذی نے ان کو سفیان بن وکیع نے ان کو اسماعیل بن محمد بن حجاجہ نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اس جگہ حسن بصری پیدا ہوئے۔ میں نے نہیں دیکھا اس سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا تھا کہ انہوں نے قرآن مجید کھولا بس میں نے دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں اور ان کے ہونٹ حرکت نہیں کر رہے ہیں۔

قرآن کا معجزہ

۲۲۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمر زاہد نے (صاحب ثعلب نے) ان کو ابو العباس انصاری نے ان کو مسلم بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کر میرے والد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ سمندر سے سفر کر رہے تھے اچانک سمندر میں طغیانی آ گئی اور ہر انسان کو اپنے اپنے نفس کی پڑی ہوئی تھی اور ہمارے ساتھ ایک دیہاتی تھا اس نے وہاں کشتی میں یا جہاز میں قرآن مجید لٹکا ہوا دیکھا چنانچہ اس نے اسے ہاتھ میں لیا اور کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر لئے اور کہنے لگے۔

الہی وسیدی تغرقنا وکلامک معنا.

اے میرے چچے معبود اے میرے مالک آپ ہمیں تو غرق کر دیں گے حالانکہ تیرا کلام بھی ہمارے ساتھ ہے۔

اتنے میں دریا کی طغیانی تھم گئی (اور اس طرح سب کی جان بچ گئی)۔

۲۲۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن لیث کرمانی نے تمنا میں ان کو محمد بن قسوم نے ان کو احمد بن ازہر بنیسا پوری نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کرتے تھے پھر کہتے تھے اے قوم حیرانی ہے کتاب اللہ کے بغیر کس سے نجات مانگی جائے؟

قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے

۲۲۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبد الکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک بسا اوقات قرآن کو پلٹتے اور دیکھ کر رکھ دیتے اور پڑھتے نہیں تھے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ النظر فی المصحف عبادۃ۔ قرآن میں نظر ڈالنا عبادت ہے اور جب قرآن مجید کا ختم کرتے تھے تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے کثرت سے دعا کرتے تھے۔

۲۲۳۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبد اللہ شعیری نے ان کو ابو الخطیب عبد اللہ بن محمد قاضی نے ان کو محمد بن حمید نے وہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہو گئی تھی میں نے یہ تکلیف حضرت جریر کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ آدم النظر فی

المصحف۔ قرآن مجید میں نظر نکائیے۔ اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت مغیرہ سے کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئیں تو میں نے اس کی شکایت ابراہیم سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت حضرت علقمہ سے کی تھی اس نے فرمایا کہ قرآن مجید میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائے اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں نظر جمائیے۔

۲۲۳۰..... اور اس کو ابو عمر اور محمد بن احمد بن حمدان نے بھی روایت کیا ہے محمد بن داؤد و مختصوب ابو بکر سے اس نے محمد بن حمید رازی سے اسی طرح ہے جیسے اس کی ہمیں خبر دی ہے ہمارے شیخ نے تاریخ میں۔

۲۲۳۱..... اور اس کو روایت کیا ہے ابو بشر مصعبی نے محمد بن حمل ابو الحسین قصیر سے ان کو محمد بن حمید نے تسلسل کے ساتھ اور اس نے اس میں اضافہ کیا ہے، جبریل کی شکایت کورب کی طرف۔ انہوں نے کہا کہ اس کی اسناد میں ہے جریر سے منصور سے، مغیرہ کی بدل میں اور ابو بشر مصعبی متروک ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔ شاید کہ اس میں مصیبت محمد بن حمید رازی سے ہے۔

فصل:..... نماز میں قرأت کرنا پسندیدہ عمل ہے

۲۲۳۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفہ میں دونوں کو ابراہیم بن عبداللہ بن عبسی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ پسند کرے گا کہ وہ جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر آئے تو گھر میں تین بڑی موٹی تازی اونٹنیاں بندھی ہوئی پائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا بس صرف تین آیات اپنی نماز میں پڑھا لے تو وہ تین بڑی بڑی موٹی تازی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر سے اور ابوسعید سے اس نے وکیع سے۔

۲۲۳۳..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان سے اس نے احمد بن عبید صفار سے اس نے ابن ابوالدینار سے اس نے محمد بن سلام جمحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حدیث بیان کی ہے فضل بن سلیمان نمیری سے اور ذکر کیا بنی مخزوم کے ایک آدمی کا عبداللہ بن ربیعہ کی اولاد میں سے اور اس کی اچھی طرح تعریف کی اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کی نماز میں قرأت کرنا بغیر نماز کی قرأت سے زیادہ افضل ہے اور بغیر نماز کے تلاوت کرنا تکبیر اور تسبیح یعنی سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذکر سے افضل ہے اور تسبیح کرنا افضل ہے صدقہ کرنے سے اور صدقہ کرنا افضل ہے روزہ رکھنے سے اور روزہ رکھنا ذالہال ہے آگ سے۔

۲۲۳۴..... اور محمد بن حجارہ سے ذکر ہے کہ اس نے کہا کہ صحابہ کرام اور تابعین پسند کرتے تھے اور مستحب سمجھتے تھے کہ جب وہ قرآن مجید کا ختم

(۲۲۳۵)..... تشریہ الشریعة (۳۰۸/۱) وقال ابن عراق: محمد بن حید مختلف فیہ لکن لوائح الوضع ظاهرة علی الحديث فاین كان فی العهد النبوی صحف حتی یومر ویأمر بإدامة النظر فیہ واللہ اعلم

(۲۲۳۶)..... أخرجه مسلم (۵۵۲/۱) عن أبی بکر بن أبی شیبہ وأبی سعید الأشج عن وکیع بن الجراح.

(۲۲۳۷)..... عزاه السيوطی فی الدرر (۳۵۴/۱) إلی ابن أبی الدنيا والصف.

(۱)..... سقط من الأصل.

کریں تو رات کو مغرب کے بعد دو رکعت میں کریں اور جب دن میں ختم کریں تو اس کو فجر کی دو رکعت میں کریں۔

۲۲۳۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ بن جمیل نے ان کو ابو القاسم بغوی نے ان کو ابو الربیع زعفرانی نے ان کو سالم بن قتیبہ نے ان کو سہیل بن ابو حازم نے انکو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ قرآن مجید اول سے آخر تک فرض نماز میں پڑھتے تھے۔

فصل:..... ہم لوگ قاری کیلئے مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ ہر سال قرآن مجید اس استاذ کو سنائے

جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہو

۲۲۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم بن عبد اللہ بن معاویہ سیاری نے ان کو ابو المہجہ نے ان کو عبد ان نے ان کو عبد اللہ نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس تھے تمام لوگوں سے زیادہ بخشنے والے تھے اور آپ سب سے زیادہ بخشنے والے وقت ہوتے تھے جب جبریل ان سے ملاقات کرتے اور جبریل ان کو رمضان کی ہر رات کو ملتے تھے اور حضور کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ البتہ رسول اللہ خیر کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ بخشنے والے تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عبد ان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو کریب نے اس نے ابن مبارک سے۔

۲۲۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو سہیل بن زیاد قطان نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن جہم سمری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابن شہاب نے انکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قرآن مجید کو جبریل پر پیش کرتے تھے (یعنی جبریل کو سناتے تھے) جب حضور صبح کرتے اس رات سے جس رات کو جبریل کو قرآن سنایا ہوتا تھا تو صبح کو آپ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے تھے جو بھی چیز حضور سے مانگی جاتی آپ وہ دے دیا کرتے۔ جب وہ مہینہ آیا جس کے بعد آپ انتقال کر گئے اس رمضان میں آپ نے دو بار قرآن کا دور کیا تھا۔

فصل:..... ماہ رمضان میں قرأت قرآن کثرت کے ساتھ کرنا، اس لئے کہ وہ قرآن کا مہینہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

(۱) ... شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن.

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

(۲) ... انا انزلناه فی لیلة القدر.

بے شک ہم نے قرآن مجید کو عزت والی رات میں نازل کیا ہے۔

۲۲۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو سالم ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ بن رجاء نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو واثلہ بن اسقع نے ان کو نبی کریم نے انہوں نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفہ رمضان کی پہلی رات کو نازل ہوئے تھے اور تورات موسیٰ علیہ السلام پر چھ رات گزرنے پر بھی ساتویں رات کو اتری تھی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر تیرہ راتیں گزرنے پر اور قرآن مجید اتر چودہ راتیں گزرنے کے بعد۔

(۲۲۳۶)..... أخرجه البخاری (۱/۳۰، فتح) ومسلم (۱۸۰۴) كما قال المصنف.

(۲۲۳۸)..... أخرجه أحمد (۱۰۷/۴) عن أبي سعيد مولى بني هاشم عن عمران أبو العوام. به.

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد آپ کی پندرہویں شب ہے۔
 ۲۲۴۹:..... ہم نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا قرآن مجید پورے کا پورا یکبارگی آسمان دنیا کی طرف لیلة القدر میں نازل ہوا تھا پھر اس کے بعد بیس سال میں نازل ہوا۔

و قرانا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا

اور قرآن مجید کو جدا جدا اتارا ہے ہم نے تاکہ آپ اس کو لوگوں پر پڑھیں رک رک کر اور ہم نے اس کو اتارا ہے۔
 ۲۲۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن مومل نے انکو فضل بن محمد شعرائی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے ان کو حسین نے ان کو سعید بن جبر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن مجید لیلة القدر میں اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا میں یکبارگی اتارا گیا تھا پھر کئی برسوں میں تقسیم ہو گیا۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:
 فلا أقسم بمواقع النجوم۔ فرمایا کہ متفرق نازل ہوا۔

۲۲۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ذکوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جمعہ سے جمعہ تک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور رمضان میں ہر تیسرے دن ختم کرتے تھے۔

۲۲۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو علی بن عثمان نے بے شک ذکر کیا منصور بن زاذان نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے پوتے نے کہا کہ میرے دادا منصور بن زاذان ماہ رمضان میں بیس ختم قرآن کرتے تھے اور جو ان کو اچھا لگتا فرمایا کہ جب بھی ان کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے تھے۔

۲۲۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبید اللہ بن عبد الرحمن زہری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے یہ کتاب میرے دادا عبید اللہ بن سعد کی اور میں نے اس میں پڑھا ہے ان کو بیان کیا میرے چچا نے اپنے والد سے انہوں نے کہا تھا کہ ابو سعد بن ابراہیم جب ہوتی رات اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اسیسویں تو آپ افطار سے پہلے پہلے ختم قرآن کرتے تھے علاوہ اس کے مغرب اور عشا کے درمیان ختم کرتے تھے۔

رمضان میں عشاء کی نماز کو شہید تاخیر کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام بخاری اور ان کے رفقاء کا عمل

۲۲۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن خالد صوفی نے ان کو سبج بن سعید نے انہوں نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا تھا جب رمضان کی پہلی شب ہوتی تو ان کے تمام احباب ان کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان کو نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس بیس آیات تلاوت کرتے ختم قرآن تک اسی طرح کرتے تھے اور سحری میں اسی طرح تلاوت کرتے نصف سے تہائی قرآن تک ہر تیسری رات کو سحری کے وقت ختم کرتے تھے اور دن میں ہر روز ایک ختم کرتے تھے اور ہر رات افطار کے وقت ختم ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ ہر ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

فصل..... قرآن مجید میں جنگ وجدال کو چھوڑ دینا

۲۲۵۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

مراء فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۶..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے..... ج..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو احمد بن ولید فہام نے ان کو ابو احمد زبیری نے انکو سفیان نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الجدال فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا اور جدال کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۷..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو قلیج بن سلیمان نے ان کو سالم ابو النصر نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لا تجادلوا فی القرآن فان جدالا فیه کفر

قرآن میں جھگڑا نہ کر اس لئے کہ اس میں جدال کرنا کفر ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یہ جدال بایں صورت ممنوع ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کہ قرأت سے یا کوئی آیت یا کوئی کلمہ سنے جو اس شخص کے پاس نہ ہو پھر وہ دوسرے پر جلدی کرتے ہوئے اس کو غلط قرار دے دے اور پڑھنے والے نے جو پڑھا اس کو غیر قرآن کی نسبت لگا دے اور اس میں وہ اس سے جھگڑا کرنے لگے یا دوسرے سے کسی تاویل میں جو دوسرے نے اختیار کر رکھی ہو اس میں جدال کرے جبکہ وہ تاویل اس کے پاس نہ ہو لہذا تاویل کرنے والے کو خطا کار کہہ دے اور اس کو گمراہ کہے۔ کسی کو یہ امر مناسب نہیں ہے اس لئے کہ بسا اوقات ضد بحث اس کو حق سے بہکا دے گا لہذا وہ حق کو قبول نہیں کرے گا اور اگر اس کی وجہ ظاہر ہو تو وہ کافر ہو جائے گا لہذا اسی لئے صاحب شریعت نے قرآن میں بحث اور جھگڑے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو کفر کا نام دیا ہے اس لئے کہ وہ جھگڑنے والے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے اور اگر کسی حرف کی نفی کرنے یا کسی حرف کو قرآن ثابت کرنے یا کسی کلمے کی نفی کرنے کسی کلمے کو قرآن ثابت کرنے کے بارے میں ہو تو بھٹکنے والا اور

گمراہ ہوگا اور حق کے خلاف جھگڑنے والا ہوگا اس کے بعد کہ وہ اس کے لئے حق واضح ہو چکا ہو وہ کافر ہوگا اس لئے کہ یا تو قرآن کے کسی حصے کا منکر ہوگا یا غیر قرآن کو قرآن کہنے کی زیادتی کا مدعی ہوگا۔ شیخ نے فرمایا کہ مرآ کا مطلب ہے تغلیط اور تھلیل پر اصرار کرنا اور عدم یقین اس چیز کے

(۲۲۵۵)..... أخرجه أحمد (۴/۲۲۳) عن أبي معاوية عن محمد بن عمرو. به.

(۲۲۵۶)..... أخرجه الحاكم (۲/۲۲۳) من طريق سعد بن إبراهيم. به.

(۲) فی الأصل عمرو.

(۲۲۵۷)..... عزه السيوطي في الدر المنثور (۸/۲) إلى نصر المقدسي في الحجة.

ساتھ جس پر حجت قائم ہو چکی ہو۔ بہر حال رہا مباحثہ وہ جو شک کرنے والے کی نصیحت کے لئے ضروری ہو وہ حرام نہیں ہے۔

۲۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے دونوں کو عبد الرزاق بن معمر نے ان کو زہری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن مجید کے بارے میں جھگڑتے سنا تو فرمایا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ کتاب اللہ کے بعض کو بعض پر مارا تھا یقینی بات ہے کہ کتاب اللہ ایسی ہے بعض بعض کی تصدیق کرتی ہے اور بعض بعض کی تکذیب نہیں کرتی۔ اس میں سے تم جو جانتے ہو وہ کہو اور جس بات سے تم بے علم ہو وہ اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں۔

پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے

۲۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو ابو کامل جردی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو عمران جوئی نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ربیع انصاری کی طرف لکھا گیا کہ عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ ایک دن میں گرمی کے وقت رسول اللہ کی خدمت میں آیا۔ فرمایا حضور نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لے آئے غصہ کرنا چہرے پر نمایاں تھا آپ نے فرمایا۔

یقینی بات ہے تم سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔
اس کو مسلم نے ابو کامل سے روایت کیا ہے۔

۲۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ابو عمران جوئی نے ان کو جندب نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس پر تمہارے دل محبت کرتے رہیں جس وقت تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو بس پھر اٹھ جاؤ۔

۲۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے انکو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حارث بن عبید ابو قدامہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

اور اس کو مسلم نے روایات کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اسی کے ساتھ اور اس کے بغیر کے ساتھ شاہد پیش کیا ہے اور اس کو نقل کیا ہے حماد بن زید کی حدیث سے اور سلام بن مطیع کی ابن عمران سے بطور مرفوع روایت کے اور بعض نے اس کو موقوف کیا ہے جندب پر بعض ان میں سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام بن یحییٰ بن بخاری نے کیا ہے اور ابن عون نے کہا ہے ابن عمران سے عبد اللہ بن صامت سے اس نے عمر سے ان کا قول۔

۲۲۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحاق بن یوسف ازرق نے ان کو ابن عون نے ان کو ابو عمران نے ان کو عبد اللہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں عمر نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس وقت تک جب تک تم متفق ہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے اٹھ جاؤ۔ اس کو معاذ بن معاذ نے ابن عون سے اس نے ابن عمران سے اس نے عبد اللہ بن صامت سے روایت کیا ہے۔

(۲۲۵۸)..... أخرجه أحمد (۱۸۵/۲) عن عبد الرزاق. به.

(۲۲۵۹)..... أخرجه مسلم (۲۰۵۳/۴) عن أبي كمال فضيل بن حسين الجحدري عن حماد بن زيد.

(۲۲۶۱)..... أخرجه مسلم (۲۰۵۳/۴) عن يحيى بن يحيى. به.

۲۲۶۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابن عبد الکرم نے ان کو بندگان نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عمون نے پھر اس کو ذکر کیا ہے دو وجوہ پر۔

۲۲۶۴..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے اس کو اسماعیل بن ابو خالد نے زبیدی سے اس نے عبد اللہ سے۔

کہ بے شک قرآن مجید ایک مینار ہے جیسے راستے پر مینار ہوتا ہے جو کچھ تم پہچانو سمجھو اس کو لے لو اور جو چیز تم پر خلط ملط ہو جائے اس کو رہنے دو۔ (اپنے حال پر)۔

قرأت سبعہ کی تحقیق

۲۲۶۵..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالریج نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو یزید بن خصفہ نے ان کو مسلم بن سعید مولیٰ بن حضری نے ان کو ابو جہم انصاری نے کہ اصحاب رسول میں سے دو آدمیوں نے ایک آیت میں باہم جھگڑا کیا دونوں کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کو رسول اللہؐ سے پایا ہے لہذا دونوں اکٹھے حضور کی خدمت میں گئے اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہی ذکر کیا کہ اس نے آپ سے ایسے ایسے سنا ہے ابو جہم نے ذکر کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فلا تماروا فيه فان المراء فيه كفر.

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر (یا سات لغتوں پر) نازل کیا گیا ہے لہذا اس میں تم لوگ جھگڑا نہ کرو بے شک قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۶..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن قسری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابوالوزیر نے ان کو عبد اللہ بن جعفر مخزومی نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص نے ان کو عمرو بن العاص نے انہوں نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

اقرأ القرآن على سبعة احرف فايما قرءتم اصبتم ولا تماروا فيه فان المراء فيه كفر.

قرآن مجید کو سات حروف پر (یا سات لغات پر) پڑھو جو بھی ان میں سے پڑھو گے تم درست کرو گے

اس میں جھگڑا نہ کر کیوں کہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو شعیب بن ابوجزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن محزمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری کی حدیث سے دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم بن حزام سے حضور کی زندگی میں سورۃ فرقان کو پڑھتے تھے میں نے ان کی قرأت توجہ کے ساتھ سنی تھی وہ اس کو پڑھتے تھے حروف کثیرہ کے ساتھ جو کہ ہمیں رسول اللہؐ نے نہیں پڑھائے تھے (لہذا مجھے غصہ آیا اور میں) قریب تھا کہ نماز میں اس پر حملہ کروں مگر میں نے انتظار کیا کہ وہ سلام پھیر لے جب اس نے سلام پھیر لیا تو میں اس کے پاس آیا اور آ خر کہا کہ یہ سورۃ آپ کو کس نے اس طرح پڑھائی ہے جو میں نے تم سے پڑھتے ہوئے سنی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہؐ نے پڑھائی ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو پس اللہ کی قسم بے شک نبی کریم نے مجھے یہی سورہ پڑھائی تھی جو میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنی ہے چنانچہ میں اس کو حضور کے پاس لے گیا میں اسے کھینچ کر لے جا رہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے سنایہ سورۃ الفرقان کو اس طرح پڑھ رہے تھے ان حروف پر جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ نے سورۃ الفرقان مجھے بھی پڑھائی ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے ہی نازل ہوئی ہے پھر حضور نے فرمایا عمر آپ اس سورۃ کو پڑھیے میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح حضور نے مجھے پڑھائی تھی تو حضور نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پھر حضور نے فرمایا بے شک یہ قرآن سات حروف پر یا سات طریقوں پر اترتا ہے لہذا جو اس میں سے آسان لگے اس کو پڑھو۔

۲۲۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعد بن ابن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو عمس نے ان کو شقیق نے ان کو عبد اللہ نے اس نے کہا کہ:

بے شک میں نے قرأت کو توجہ سے سنا ہے میں نے نہیں سنی مگر ایک دوسرے سے قریب قریب میں تم ان کو پڑھو اس انداز پر جو تم جانتے ہو تم اپنے آپ کو اختلاف میں پڑنے سے بچاؤ یقینی بات ہے وہ قرأت ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ کہے قبل، بلم، تعال، تینوں کا یعنی ایک جیسا معنی ہے کہ وہ یہ ہے کہ آجا۔

۲۲۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو بکر بن ابی نے کوفے میں ان کو احمد بن موسیٰ بن اسحاق نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ:

نزل القرآن على سبعة احرف فهو كقول اعجل اسرع. لوح.

قرآن مجید سات طریقوں پر نازل کیا ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسے آپ کہتے ہیں اُجِّلْ اُكْرِعْ لَوْحٌ تو تینوں کا معنی ہے جلدی کر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کو فیوں سے

۲۲۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عدان نے ان کو احمد بن عبیدہ نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابن ربیع نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو زبید بن عبد الرحمن بن عابس نے ایک آدمی سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان کے پاس اہل کوفہ کے کچھ لوگ آئے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سلام دعا کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ قرآن میں اختلاف نہ کریں اور نہ ہی اس میں جھگڑا کریں، بے شک وہ نہ تو مختلف ہوتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے اور نہ پرانا ہوگا بار بار دہرانے سے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بے شک اسلامی شریعت اور طریقہ اس میں ایک ہی ہے اس کے حدود اور فرائض اور اللہ تعالیٰ کا اس میں حکم (سب ایک ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے) اگر دو مختلف قرأتوں میں کوئی شے ایسی ہوتی کہ اس سے ایک حرف روکتا دوسرا حکم کرتا تو یہ اختلاف ہوتا لیکن وہ اس سبب کا جامع ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آج تمہارے اندر فرقہ اور علم ایسا ہوگا جو بہترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ اگر میں یہ جان لوں کہ کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کے پاس اونٹ پہنچ سکتا ہے اور اس کے پاس اللہ کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی کتاب کا علم ہے تو میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے اس کے پاس جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال قرآن (نئے سرے سے) پیش کیا جاتا تھا اور جس سال وفات پائی آپ نے اس سے دو مرتبہ پیش کیا گیا (اور دو مرتبہ ان کے ساتھ دور کیا گیا یا دو دفعہ دہرایا گیا) (گویا یہ تو بات طے ہے کہ حضور کے پس قرآن پورا اور تصدیق شدہ تھا) اور میں جب حضور کے آگے قرأت کرتا تھا تو آپ مجھے خبر دیتے تھے کہ میں درست اور صحیح پڑھتا ہوں لہذا جو شخص میری قرأت کے مطابق پڑھے لہذا اس سے اعراض کرتے ہوئے اس کو کوئی نہ چھوڑے اور جو شخص قرأت کرے ان حروف میں سے کسی شے پر وہ اس

سے اعراض کرتے ہوئے اسے نہ چھوڑے۔ بے شک جو شخص کوئی ایک حرف قرآن میں سے چھوڑ دے اس نے پورا قرآن چھوڑ دیا۔
 ۲۲۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابوالیس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر پڑھایا تو میں ہمیشہ اس سے زیادہ (حروف) کی طلب کرتا رہا پھر اس نے مجھے زیادہ کر دیا یہاں تک کہ وہ سات تک پہنچ گیا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ سات حروف یقینی بات ہے کہ ایسے معاملے میں ہے جب وہ ایک ہی ہو اس میں حلال اور حرام میں اختلاف نہ ہو اور اس کو نجار نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے۔
 ”سات حروف پر قرآن اترنے سے مراد سات لغات ہیں۔“

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

صحیح یہ ہے کہ سب سے مراد سات لغات ہوں جو کہ قرآن مجید میں عام ہیں پھیلی ہوئی ہیں اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ۔
 اور ہم نے حضرت ابن مسعود سے جو روایت کی ہے وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ مختلف لغات یا قرأت ایسی ہیں جیسے کوئی یہ کہتا ہے۔ اقبل، ہلم، وتعال سب کا معنی ایک ہے۔

”مصحف امام میں جو قرأت ثابت ہیں۔ ان کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے امام بیہقی کا موقف“

بے شک قرآن مجید کی قرأت کرنا ان حروف پر جو (اصل) مصحف (عثمانی) میں ثابت ہیں جائز ہے وہی مصحف اجتماع صحابہ کے مطابق امام ہے اور قراء نے وہ حروف صحابہ سے لئے ہیں غیر صحابہ سے نہیں اگرچہ لغت میں جائز ہیں اسی کی مثل جب تک نہ ختم کریں آیت آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ (اگر ایسا ہو تو ناجائز اور حرام ہوگا) مذکورہ حدیث اس کی اسناد ایسی ہے کہ جس کا کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ شیخین نے اپنی صحیح میں نقل نہیں کیا۔

دوسرا احتمال

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حروف و قرأت تفسیر و تشریح ہوں یا ابن وجہ کہ وہ حدیث عثمان اور حدیث ابن عباس میں اور ان دونوں کے ماسوا روایات میں ہے تو جس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اگر یہ صحیح ہو تو یہ احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو۔
 یہ کہ اس کو معمول کرنے پر کہ جو کچھ قرآن میں سے اترانہ یہ کہ پڑھا ہے اس کو اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر جو اس سے مختلف ہے جس میں اتارا گیا تو اس کے ساتھ گناہ گار نہیں ہوگا جب تک آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ عذاب کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرے اور اس سب کچھ کے بارے میں کچھ نہ کچھ وارد ہوا ہے۔

۲۲۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابونضر بن قنادہ نے ان کو ابونصور نضروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا۔

خطا (فی القرأة) یہ نہیں ہے کہ عزیز حکیم کی جگہ غفور رحیم پڑھ دے لیکن خطائی القرأت یہ ہے کہ وہ لفظ پڑھے جو قرآن میں سے نہ ہو۔
 یا آیت رحمت کو عذاب کے لفظ کے ساتھ ختم کرے یا عذاب کے الفاظ کو رحمت کے الفاظ سے ختم کرے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یعنی خطا سے مراد وہ خطا جس پر گناہ لاگو ہو اور مذکورہ صورت میں گناہ لاگو نہیں ہوگا اس لئے کہ مذکورہ صورت میں اس نے منجملہ ان الفاظ میں سے پڑھا جو قرآن میں اترے ہیں اور اسماء اللہ ہیں لہذا ان کی بے موقع قرأت کرنے سے بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔

۲۲۷۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو سعید بن حجاب نے وہ کہتے ہیں کہ ابو العالیہ کی حالت یہ تھی کہ جب کوئی آدمی ان کے پاس قرأت کرے وہ یوں نہیں کہتے تھے کہ ایسے نہیں ہے جیسے یہ شخص پڑھتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ میں تو ایسے ایسے پڑھتا ہوں۔ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے ساتھی کو دیکھئے اگر اس نے ایسے آدمی سے سنا تھا جو کسی حرف کے ساتھ قرأت کر کے کافر ہو گیا تھا تو ایسا کرنے سے سارے کافر ہو جائیں گے۔

۲۲۷۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو ابو جعفر لازمی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابو العالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ:

دو آیات ایسی ہیں جو کتنی سخت ہیں ان لوگوں پر جو قرآن میں جدال کرتے ہیں۔

(۱)..... ما یجادل فی آیات اللہ الذین کفروا۔

نہیں جھگڑا کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔

(۲)..... وان الذین اختلفوا فی الكتاب لفی شقاق بعید۔

بے شک جو لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ دور دراز کی مخالفت میں ہیں۔

فصل..... گمان کے ساتھ تفسیر کرنا چھوڑ دینا چاہئے

تفسیر بالذی کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منها وما بطن والاثم والبغی بغير الحق۔

فرمادیتے ہیں بے حیائی کو حرام کر دیے جو ان میں سے ظاہر ہو اور جو باطن ہو اور گناہ کے کاموں کو اور ناحق ظلم کو۔ یہ آیت پڑھے:

وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون۔ تک

اور ارشاد ہے:

ولا تقف ما لیس لک بہ علم

جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے درپے نہ ہوئے۔

۲۲۷۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحسن نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو قبصہ بن عقبہ

نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

من قال فی القرآن بغير علم فلیتبعوا مقعده من النار۔

جو شخص علم کے بغیر قرآن کی تشریح کرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۲۲۷۶: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے اس کو عبد اللہ اعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہہ دے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۲۲۷۷: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طاہران میں ان کو ابوالحسن محمد بن علی بن حیش نے ان کو ابوالعباس محمد بن سہل اشانی نے ان کو بشر بن ولید کندی نے ان کو سہیل اخو حزم نے ان کو ابو عمر ان جونی نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید (کی تفسیر میں) کوئی بات اپنی رائے سے کہی اور درست رائے ہو گئی (اتفاق سے) پس اس نے غلطی کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”امام بیہقی اور تفسیر بالمرئے کی تحقیق“۔ یہ بات سب سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ نے یقیناً ارادہ کیا ہے اس رائے کا جو دل پر غالب آ جائے بغیر کسی ایسی دلیل کے جو اس پر قائم ہو پس اس رائے جیسی رائے کے ساتھ حکم لگانا حوادث میں بھی جائز نہیں ہے تو اسی طرح تفسیر قرآن بھی اس کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ بہر حال رہی وہ رائے جس کی پشت پر سند ہو دلیل و حجت ہو ایسی رائے کے ساتھ حکم لگانا تو نوازل حوادث میں بھی جائز ہے اسی طرح اس کے ساتھ تفسیر قرآن بھی جائز ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مطلب ہے اس سے بھی رائے محض مراد ہے جو کہ بلا دلیل ہو جو ان سے اس بارے میں مروی ہے جس کا ذکر ابھی آ رہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

۲۲۷۸: ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد مفسر نے ان کو اسحاق بن مسعد بن حسن نے ان کو ان کے دادا حسن بن سفیان نے جو بے شک ہدیہ بن خالد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو قاسم بن محمد نے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مجھ پر کون سا آسمان سایہ کرے گا اور مجھے کون سی زمین اٹھائے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے کے ساتھ قول کروں۔

۲۲۷۹: اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو ابوبکر نے اسی طرح مرسل اور اس کے متن میں کہا ہے کہ جس وقت میں کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں قول کروں اس بات کا جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہ کیا ہو (تو پھر مجھے کون سا آسمان پناہ دے گا اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی)۔

حضرت ابن مسعود کا قول

۲۲۸۰: ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو ابوسعید نے ان کو احمد بن بشیر نے ان کو مجالد نے شععی سے ان کو مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

القرآن کلام اللہ فمن قال فليعلم ما يقول فانما يقول على الله.

قرآن اللہ کا کلام ہے جو شخص کچھ کہے وہ یہ جان لے کہ کیا کہہ رہا ہے کیونکہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر کہہ رہا ہے (سچ یا جھوٹ صحیح یا غلط)۔
 ۲۲۸۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ تمیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حمید نے ان کو انس نے..... ح..... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحق نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے اس نے خبر دی کہ انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ پڑھ رہے تھے۔

فانبتنا فیہا حبا و عنباً و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلباً و فاکھة و ابا۔

میں یہ تمام چیزیں ہم جانتے ہیں یہ اب کیا ہے؟ پھر ہاتھ میں جو کچھ تھا اس کو جھاڑ دیا۔

پھر فرمایا یہ اللہ کی قسم تکلف ہے۔ اس کی اتباع کرو جو کچھ تمہارے لئے اس کتاب میں سے واضح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا تفسیر بالا پر مکالمہ

۲۲۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ابن عون سے اس نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے آپ کو بچائیے تحقیق وہ لوگ گزر گئے ہیں جو یہ جانتے تھے کہ کس چیز کے بارے میں قرآن اتر ہے۔

۲۲۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابراہیم تمیمی نے انہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلوت میں بیٹھے اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے لہذا انہوں نے حضرت ابن عباس کو اپنے پاس بلا کر سوال کیا کہ یہ امت کیسے اختلاف میں پڑ سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی کتاب ایک ہے اس کا نبی ایک ہے اور اس کا قبیلہ ایک ہے۔ حضرت ابن عباس نے جواب دیا۔ اے امیر المؤمنین ہم لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے ہم نے اسے پڑھا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کس چیز کے بارے میں نازل ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ ہمارے بعد جو قومیں ہوں گی وہ قرآن کو تو پڑھیں گے مگر وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کس چیز کے بارے میں یہ اتر ہے لہذا روزانہ اس کے بارے میں ایک نئی رائے سامنے آئے گی جب قرآن کے بارے میں ایک قوم کی ایک رائے ہوگی تو ظاہر ہے اس سے کوئی اختلاف بھی کرے گا جب اختلاف ہوگا تو وہ باہم لڑ پڑیں گے قتال کریں گے چنانچہ حضرت عمران پر غالب آئے اور ان کو جھڑک دیا۔ حضرت ابن عباس چلے گئے پھر بعد میں حضرت عمر نے ان کو بلایا اب حضرت عمر کی سمجھ میں وہ بات آگئی تھی جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہی تھی پھر فرمانے لگے وہ بات دوبارہ کہو۔

۲۲۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا مسروق سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جو بھی سوال اصحاب رسول سے کرتے تھے تو اس کا جواب ان کے پاس ہم کتاب اللہ پاتے تھے مگر ہم لوگوں کی رائے اس علم سے قاصر ہے۔

حضرت سعید بن جبیر کی معذرت

۲۲۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ نے

ان کو مروان اصغر نے انہوں نے کہا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے ایک آدمی نے کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعید بن جبیر نے واللہ اعلم کہہ کر جواب دینے سے معذرت کر لی اس آدمی نے اصرار کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے آپ اس بارے میں کچھ تو کہئے اور اپنی رائے تو دیجئے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بولے میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔ تین بار یہی جملہ دہرایا اور اس کو کوئی جواب نہ دیا۔

۲۲۸۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے انکو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا صاحبہ ناپسند کرتے تھے کہ قرآن کے بارے میں (اپنی رائے سے) کوئی کلام کریں۔
 ۲۲۸۷: میں نے ابو القاسم سے سنا جیسے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ میدانے خطیب سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو قریش حافظ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا یحییٰ بن سلیمان بن فضالہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت مالک بن انس سے وہ کہتے تھے میرے پاس اگر ایسا آدمی لایا جائے جو لغات عرب کا عالم نہ ہو مگر اس کے باوجود وہ کتاب اللہ کی تفسیر کرے تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

فصل: ”دشمن کی سرزمین پر مسافر قرآن کے نسخے لے جانے سے احتیاط کرے“

۲۲۸۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ بن یوسف نے انکو ابن اعرابی نے ان کو حسن بن صباح زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی مسافر قرآن مجید کو لے جائے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں کفار اس کی بے حرمتی نہ کریں۔

۲۲۸۹: ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی موزن نے ان کو ابن حنبل نے ان کو موسیٰ بن سہل بن کثیر الوشاء نے ان کو اسماعیل نے پھر اسی حدیث کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا مکرہ کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے اسماعیل سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور دیگر سے نافع سے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت کرنا تحیم و اعراب کے ساتھ یعنی تعظیم و وقار اور اظہار کے ساتھ

۲۲۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ نے ان کو محمد بن عبد العزیز بن عمر بن عبد الرحمن نے ان کو ابو الزناد نے خارجہ بن زید ابن ثابت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید تحیم العظم پر وقار آواز کے ساتھ نازل کیا گیا ہے پرندے کی صورت پر دفع کرنے عذر و بہانہ کے لئے اور ڈرانے کے لئے دو گھائیاں اور خبردار اس کی ہی تخلیق ہے اور اسی کا ہی حکم چلے گا اور اس کے مشابہات قرآن میں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ قرآن مردوں کی قرأت پر پڑھا جائے اور اس کے ساتھ آواز پست نہ کی جائے کہ عورتوں ے کلام جیسا کلام بن جائے۔

اور اسی میں امالہ کی کراہیت داخل نہیں ہے جسے بعض قراء نے پسند کر لیا ہے اور تحقیق جائز ہے کہ قرآن تحیم اور موٹی آواز کے ساتھ اتر ہو مگر اس کے باوجود مالے کی رخصت دی گئی ہو کسی نہ کسی امالے کی جہاں لسان جبریل پر اس کا امالہ کرنا خوب صورت ہو۔

(۱) فی الاتقان للسیوطی (۲/۲۲۹) یفسر کتاب اللہ إلا جعلتہ نکالاً

(۲۲۸۹) أخرجه مسلم (۳/۱۴۹۱) عن زهير بن حرب عن إسماعيل بن عليه . به .

وأخرجه البخاري (۶/۱۳۳) ومسلم (۳/۱۴۹۰) من طريق مالك . به .

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مذکورہ روایت کی بنا پر اگر یہ اسناد صحیح ہو تو یہ جائز ہے کہ ان الفاظ کا نزول ہو جیسے اس خبر میں مروی ہے اور رخصت وارد ہوئی ہو لسان جبریل پر بغض قرأت میں اس بنا پر کہ بعض قراء اس طرف گئے ہیں۔

اور عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کی حدیث میں ہے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا:

اعربوا القرآن والتمسوا غرانبہ۔

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات تلاش کرو (یعنی حدود اور فرائض کو اپناؤ)۔

۲۲۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مساور جوہری نے ان کو ابو معمر نے انکو ابن ابی زائدہ نے عبد اللہ بن سعید سے، پھر انہوں نے اس حدیث کو ذکر فرمایا۔

۲۲۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسحاق بن سعد بن حسن بن صوفیان المشیبانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابو معاویہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعربوا القرآن والتمسوا (غرانبہ)

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات کو تلاش کرو۔

قرآن مجید میں پانچ اقسام کے مضامین

۲۲۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں کو کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن جہم بن ہارون سمري نے ان کو یثیم بن خالد نے ان کو عبید بن عقیل نے ان کو خبر دی معارک بن عباد نے ان کو عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو عربی لہجہ میں پڑھو (یعنی واضح اور ظاہر کر کے پڑھو) اور اس کے غرائب کی پیروی کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں اور حدود ہیں۔ بے شک قرآن مجید پانچ اقسام (کے مضامین کا جامع) اتر ہے۔

① حلال ② حرام ③ محکم ④ تشابہ ⑤ امثال۔

پانچویں اقسام کے حکم کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ:

حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب کرو۔ محکم کی اتباع کرو۔ تشابہ پر صرف ایمان رکھو اور امثال کے ساتھ عبرت پکڑو یعنی اس پر دوسری چیز کو قیاس کر کے اسی جیسا حکم سمجھو۔

۲۲۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو ہل محمد بن نصر ویہ مروزی نے ان کو ابو بکر بن حب نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو محمد بن وہب نے

(۲۲۹۰)..... أخرجه الحاكم (۲/۲۳۱) بنسب الإسناد وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله: محمد بن عبد العزيز العوفي مجمع على ضعفه وبكار ليس بعمدة والحديث واه منكر.

(۲۲۹۲)..... أخرجه الحاكم (۲/۳۳۹) وصححه الحاكم وضعفه الذهبي وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۷/۱۶۳) فيه عبد الله بن سعيد وهو متروك.

(۲۲۹۳)..... عزاه السيوطي في الدرر (۶/۲) إلى المصنف.

ان کو بقیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابیرواد نے نافع سے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اپنی قرأت کو خوب واضح اور ظاہر کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص بغیر اعراب و اظہار کے پڑھے اس کے لئے اس کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو محمد بن وہب بن عطیہ نے ان کو بقیہ بن ولید نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۲۹۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبد اللہ تاجر نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو نعیم نے ان کو ابو عصمہ نے زید العمی سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
جو شخص قرآن مجید پڑھے اور پورے قرآن کو زور سے ظاہر کر کے پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں چالیس نیکیاں ہوں گی اور اگر بعض کو اعراب سے اور بعض کو لُحْن کے ساتھ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہیں اگر کچھ بھی ظاہر نہ کرے بلکہ آہستہ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبید اللہ بن عبید کلاعی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو بے شک وہ عربی ہے اور سنت میں تفقہ حاصل کرو یعنی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔ جب ایک تمہارا اپنے بھائی پر بیان کرے تو اسے چاہئے کہ یوں دعا کرے۔ اے اللہ اگر خیر ہو تو ہمارے لئے کر دے اور اگر یہ برا ہو تو ہمارے دشمن پر کر دے۔

۲۲۹۸: اور اسی اسناد کے ساتھ ذکر کیا سعید بن منصور نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے ان کو سلیمان بن یسار نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہے تھے اور سر لگا رہے تھے (یعنی گلے کی آواز کو دہرا خوبصورت بنا رہے تھے) حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور سر لگا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا سر بناؤ مگر بے تکی سر نہ لگاؤ۔

۲۲۹۹: اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ہشیم نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو شیخ انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔

قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو اس لئے کہ وہ عربی ہے عنقریب تمہارے بعد اقوام ہوں گی جو اسے جلدی جلدی پڑھیں گے وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

(۲۲۹۳) - وقال السيوطي في الحاوي (۵/۱): هذا الاسناد لا يصح فإن بقية مدلس وقد عنعنه

(۲۲۹۶) - عزاه السيوطي في الحاوي (۵/۱) إلى المصنف وقال السيوطي:

هذا إسناد ضعيف من وجوه.

أحدها: أن سعيد بن المسيب لم يدرك عمر فهو منقطع.

الثاني: أن زيدا العمى ليس بالقوى.

الثالث: أن أبا عصيمة هو نوح بن أبي مریم الجامع الكذاب المعروف بالوضع والظاهر أن هذا الحديث مما صنعت يداه وقد ذكره الذهبي

في ترجمته وعده من مناكيره.

۲۳۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے سیار ابو حمزہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا قرآن مجید کو اعراب و حرکات کے ساتھ واضح کرو کیونکہ وہ عربی ہے کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو اسے تیر کی مانند سیدھا کریں گے وہ لوگ تمہارے پسندیدہ لوگ نہیں ہوں گے۔

اعراب القرآن سے مراد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اعراب القرآن کا مطلب دو چیزیں ہیں۔
 اول:..... یہ کہ حرکات کی حفاظت کرے جن کے ساتھ عربی زبان انجی زبان سے ممتاز ہوتی ہے۔ اس لئے کہ انجی زبان وصل ہو یا وقف کی کیفیت، ہر حالت میں مٹی برسکون ہوتی ہے اور فاعل مفعول سے واضح نہیں ہوتا اور ماضی، مستقبل سے نمایاں نہیں ہوتا اور آخر کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔
 دوم:..... یہ کہ حرکات کی ذات کی یعنی خود حرکتوں کی حفاظت کرے یعنی ان میں سے کسی حرکت کو دوسری کی جگہ تبدیل نہ کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بسا اوقات لحن اور غلطی واقع ہو جاتی ہے یا لفظ کا معنی ہی بدل جاتا ہے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے باب علم کے اندر کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت کو سیکھو، فرائض کو سیکھو اور سر اور لہجہ سیکھو جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۲۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو خالد بن نصر نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو عبد الرحمن نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن علاء بن ہارون غنوی نے ان کو مسلم بن شداد نے اور وہ عبید بن عمیر کے مکہ مکرمہ آیا کرتے تھے انہوں نے عبید بن عمیر سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں اچھی آواز سیکھو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو۔ (یعنی ترنم سیکھو)

۲۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد حنفیہ نے ان کو حسین بن فضل بجلی ان کو عبد اللہ بن بکر کھمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سالم بن قتیبتہ نے انہوں نے کہا کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں جنگ کا ذکر چل نکلا تو ہشام نے کہا کہ اللہ کی قسم نہیں چلتے دو آدمی ہرگز کہ دونوں کا دین ایک ہو شریعت نسبی ایک جیسی ہو اخلاق و مروت دونوں کے ایک جیسے ہوں مگر دونوں میں سے ایک اعراب یا لہجہ میں غلطی کرتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا ان دونوں میں سے دنیا اور آخرت میں افضل وہ ہے جو غلطی نہیں کرتا۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اے امیر المؤمنین یہ تو دنیا میں ہے اس کی فضیلت، اس کی فصاحت، اس کی عربیت وغیرہ کی وجہ سے اس کی آخرت میں فضیلت کیونکر ہوگی؟ انہوں نے کہا وہ اس لئے ہے کہ وہ شخص کتاب اللہ اس کیفیت پر قائم کرتا ہے جس پر اللہ نے اس کو نازل کیا ہے اور یہی بات کتاب اللہ میں داخل کر دیتی ہے اس چیز کو جو امیں سے نہیں تھی اور نکالتا ہے اس میں سے اس چیز کو جو اس میں سے تھی۔

۲۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریر نے ان کو اور یس نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ حسن سے کہا گیا کہ اگر ہمارے لئے کوئی امام ہو جو اعراب یا لہجہ میں غلطی کرے تو ہم کیا کریں؟ انہوں نے کہا۔ اس کو موخر کرو۔

فصل:..... ایک صورت کو دوسری سورہ میں خلط کرنے اور ملانے کی روش ترک کر دینی چاہئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۴..... (یہ اوپر والی بات) اس لئے کہ روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پاس سے گزرے تو وہ آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور حضرت بلال کے پاس سے گزرے تو وہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت پڑھ رہے تھے۔ حضور نے بعد میں ابوبکر صدیق سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزارا تم آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس ذات کو سنوار رہا تھا جس کے ساتھ میں مناجات اور سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ نے ان کو ہدایت دی کہ تھوڑا سا اونچا پڑھیں پھر حضرت عمر سے کہا کہ میں تیرے پاس سے گزارا تم زور زور سے پڑھ رہے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا غافل سونے والوں کو جگا رہا تھا حضور نے ان سے فرمایا آپ تھوڑا سا آواز کو پست کیجئے اور حضرت بلال سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزارا تو تم کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت سے پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں پاکیزہ چیز کو پاکیزہ سے ملا رہا تھا۔ (دوسری تعبیر یہ ہے کہ میں خوشبو کو خوشبو سے ملا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت دی کہ آپ سورت کو اس کے طریقے پر پڑھیے یعنی ایک سورت بالترتیب پوری پڑھیے اس کے بعد دوسری پڑھیے۔ مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۵..... اسی طرح روایت کیا ہے شیخ حلیمی نے اس حدیث کو اور ہمارے نزدیک یہ حدیث سیدنا ابوبکر صدیق کے قصے میں مذکور ہے عبد اللہ بن ربیع کی روایت سے ابوقادہ سے۔

اس کے قصے میں اور بلال کے قصے میں محمد بن عمرو کی روایت سے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے علاوہ ازیں اس نے کہا کہ محمد بن عمرو کی حدیث میں ہے۔ تحقیق میں نے تجھے سنا تھا اے بلال اور تم پڑھ رہے تھے کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت سے۔ بلال نے عرض کیا کہ پاکیزہ کلام ہے اللہ اس کے بعض کو بعض کے ساتھ جمع کرتا ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے اس طرح درست کیا ہے۔

اور ہمیں اس بارے میں خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے کتاب السنن میں ان کو ابوبکر بن داسہ نے انکو ابوداؤد نے ان کو ابو حصین رازی نے ان کو اسباط بن محمد نے محمد بن عمرو سے پھر اس کو ذکر کیا ہے ہم نے اس کو کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے کتاب السنن سے۔

۲۳۰۶..... اور اس کو مشتمل بن ملحان بن محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے اور اس بارے میں روایت کی گئی ہے حضرت علی، ابوبکر، عمر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا قرآن پڑھنے کا انداز

۲۳۰۷..... ہمیں خبر ید علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب نے ان کو ابن ابی زائدہ نے اپنے والد سے اس نے ابوالحق سے اس نے ہانی بن ہانی سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق جب پڑھتے تھے تو آہستہ پڑھتے اور حضرت عمر زور سے پڑھتے اور حضرت عمار کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے لیتے تھے۔ یہ بات حضور سے ذکر کی گئی آپ نے ابوبکر سے پوچھا تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اس ذات کو سناتا ہوں جس کے ساتھ میں مناجات کر رہا ہوتا ہوں آپ نے عمر سے پوچھا زور سے کیوں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سونے والوں کو جگاتا ہوں عمار سے کہا گیا کہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس

(۲۳۰۵)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود في السنن (۱۳۳۰) وانظر السنن الكبرى للمصنف (۱۱/۳)

(۲۳۰۷)..... أخرجه أحمد (۱۰۹/۱) عن علي بن بحر عن عيسى بن يونس عن زكريا عن أبي إسحاق. به.

سورت سے کیوں پڑھتے ہو اس نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ میں قرآن کے علاوہ کوئی شے اس میں ملارہا تھا آپ نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے جواب دیا کہ پھر سارا ہی پاکیزہ ہے۔

۲۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے انکو نصر بن حریش صامت نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو شمععل نے یعنی ابن ملحان نے محمد بن عمر سے ان کو ابو سلمہ نے انکو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے ابو بکر صدیق سے کہا اے ابو بکر میں نے گزشتہ رات تجھے سنا تم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ اپنی بات آہستہ کہہ رہے تھے انہوں نے جواب دیا رسول اللہ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں مناجات کر رہا تھا پھر آپ نے عمر سے کہا کہ عمر میں نے تجھے سنا آپ قرأت میں جبر کر رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا اور سونے والے کو جگا رہا تھا پھر پوچھا اے بلال میں نے گزشتہ رات تمہیں سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سے پڑھ رہے تھے اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ اللہ کا کلام ہے بعض کو بعض سے ملارہا تھا حضور نے فرمایا ہر ایک نے تم میں سے صحیح کہا۔

۲۳۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن سالم نے ان کو ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے اس نے ابو الخلق سے اس نے ابو الاحوص عبد اللہ سے انہوں نے کہا۔ کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ اس سورت سے لیا اور کچھ اس سورت سے لیا۔

۲۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن زیاد نے ان کو محمد بن الخلق نے ان کو عبد الرحمن بن بشر نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو اہل شح نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ یوسف بن ماہک نے اس نے کہا کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا کہ اچانک ایک دیہاتی آیا ان کے پاس اور کہنے لگا کہ اے ام المؤمنین مجھے اپنا مصحف (قرآن مجید) دکھا دیجئے۔ ام المؤمنین نے پوچھا کہ کس لئے؟ تا کہ میں اس کے مطابق قرآن مجید تالیف و ترتیب دوں اور ہم اسے غیر مرتب طریقہ پر پڑھتے رہیں۔ ام المؤمنین نے جواب دیا تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کوئی آیت جس کو آپ نے پہلے پڑھا ہے۔ بے شک قرآن اتارا گیا پہلے پہلے جو اس میں سے اترا وہ ایک سورۃ تھی مفصل میں سے اس میں جنت و جہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جس وقت لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال و حرام بتلایا گیا۔ اگر پہلی چیز یہ اترتی کہ شراب نہ پیو تو البتہ لوگ کہتے ہم اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ اتارا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ یہ کہتے کہ ہم تو اسے نہیں چھوڑیں گے قرآن البتہ اترنا شروع ہوا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جبکہ میں لڑکی تھی کھیلتی تھی (والسنة ادمی و امر) قیامت سب سے زیادہ وحشت ناک ہے اور سخت کڑوی ہے اور پھر سورۃ بقرہ اور نساء اس وقت اتریں جب میں (شادی ہو کر) حضور کے پاس تھی۔ ابن ماہک نے کہا کہ پھر سیدہ عائشہ نے اپنا قرآن ان کو دیا اور اس کے مطابق سورتوں کی آیات املا کروائیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ابن جریج کی حدیث سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سب سے زیادہ بہترین چیز جس کے ساتھ اس فصل میں حجت پکڑی جاتی ہے یہ ہے کہ کہا جائے یہ تالیف ہے کتاب اللہ کے لئے یہ ماخوذ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو جمع کرنے کے عمل سے شاید کہ اس عمل کو بھی حضور نے لیا ہو جبریل علیہ السلام سے لہذا قاری کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ قرآن کو پڑھے اسی ترتیب و تالیف کے مطابق جو منقول ہے اور جس پر اجماع ہے اور اتفاق ہے۔

۲۳۲۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ سعدی نے ان کو وہب بن جریر نے

انکوان کے والد نے انہوں نے سنا کی بنیاد پر یہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابوجیب سے انہوں نے عبد الرحمن بن شماس نے یزید بن ثابت سے کہتے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس قرآن مجید کو ترتیب دے رہے تھے کاغذ کے ٹکڑوں وغیرہ سے بس رسول اللہ نے فرمایا مبارک باد ہے شام والوں کے لئے ہم نے کہا کس چیز کے لئے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ رحمن کے فرشتے ان کو اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے ہیں۔ تحقیق گزر چکی ہے اس کتاب میں حضرت عثمان بن عفان کی حدیث ان لوگوں کے آیات کو اور سورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اپنے مقام پر وضع کرنے اور رکھنے کے بارے میں۔

(ان دونوں روایتوں سے حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت معاویہ کا تب و جی تھے۔ حضرت عثمان والی مذکورہ روایت سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ کتاب و جی کے ساتھ ساتھ آیات اور سورتوں کی ترتیب بھی ان کے ذمے تھی (مترجم)۔ ۲۳۱۲..... اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے کہا گیا کہ فلاں آدمی قرآن کو منکوس اور الٹا پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ منکوس القلب ہے (یعنی اس کا دل اوندھا ہے)۔

ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے انکو ابو الحسن کا رزی نے انکو علی بن عبد العزیز نے انکو ابو عبید نے ان کو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو اہل نے عبد اللہ سے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

قرآن کو آخر سے پڑھنے کی تحقیق

۲۳۱۳..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے انکو ابو خلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابو اہل نے عبد اللہ سے کہ ان سے اس آدمی کی بابت پوچھا گیا تھا جو کہ قرآن مجید کو الٹا یعنی آخر سے اول کی طرف پڑھتا ہے فرمایا کہ وہ الٹے اور اوندھے دل والا ہے۔

۲۳۱۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کا رزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے کہ ابو عبید نے کہا کہ کوئی شخص اگر آخر قرآن سے معوذتین سورتوں سے شروع کر کے واپس سورۃ بقرہ کی طرف چڑھتا ہے جیسے لڑکے کتاب میں تعلیم حاصل کرتے ہیں کیونکہ سنت ان کے خلاف ہے۔ باقی رخصت آئی ہے بچوں کی تعلیم کے لئے اور عجمی کی تعلیم کے لئے مفصل میں یہ رخصت اس لئے ہے کہ بڑی سورتیں ان پر مشکل ہوں گی۔

ابو عبید نے کہا تحقیق روایت کیا گیا ہے حسن سے اور ابن سیرین سے کراہت اس کے ماسوا کے لئے (یعنی رخصت الہی کی طرف پڑھنے کی مذکورہ وجہ سے ہے ورنہ خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے یہ صرف سورتوں کی ترتیب الٹنے کی بات واضح ہے کہ اس دور میں جو عامل اور جادوگر الفاظ قرآنی کو خصوصاً بسم اللہ کو اور سورۃ فاتحہ کو جادو اور عمل کے طور پر اس طرح پڑھتے ہیں کہ سب سے آخری حرف پہلے اس کے بعد دوسرا تیسرا یعنی بسم کی میم سے شروع کر کے باء تک ختم کرتے ہیں اور ولا الضالین کے نون سے شروع کر کے الحمد کے الف پر ختم کرتے ہیں جس سے عربی الفاظ بگڑ کر کوئی جادوئی الفاظ بن جاتے ہیں اور یہ بہت تیز اثر کرنے والا جادو مانا جاتا ہے جادو گروں کے ہاں۔ واضح رہے کہ ایسا کرنا قرآن مجید کے ساتھ ظلم ہے اور بدترین استہزاء اور کلام اللہ کی توہین و تحقیر ہے اور ایسا کرنا بدترین کفر ہے ایسا کرنے والا اگر اس سے توبہ نہ کرے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔ (مترجم)

۲۳۱۵..... ابو عبید نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابی عدی ان کو اشعث نے ان کو حسن اور ابن سیرین نے کہ وہ دونوں قرآن مجید کو اول

سے آخر تک پڑھتے تھے اور اُلٹے پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (یاورد وظیفوں کو مکروہ سمجھتے تھے)

۲۳۱۶:..... انہوں نے کہا کہ ابن سیرین نے کہا تھا تالیف اللہ خیر من تالیفکم۔ اللہ تعالیٰ کی ترتیب تمہاری ترتیب سے بدرجہا بہتر ہے۔ ابو عبید نے کہا کہ اور اس کی تاویل ہے کہ بے شک تھے وہ لوگ انہوں نے یہ بات نئی نکالی تھی کہ قرآن مجید کو کئی کئی اجزاء (پارے) کی بنیادیں ان میں سے ہر جز میں قرآن کی مختلف سورتیں ہیں غیر ترتیب پر لیکن انہوں نے طویل سورۃ کو دوسری کے ساتھ کر دیا جو اس سے کم لمبی تھی پھر (۱) اسی طرح حتیٰ کہ ختم کرتے ہیں جز کو اور وہ چیز جس کو حسن نے اور ابن سیرین نے مکروہ سمجھا ہے اور منکس اور الٹا کرنا اس سے زیادہ ہے اور زیادہ شدید ہے۔

فصل:..... مصحف میں امام وقاری نے جس حرف کو قرآن میں ثابت کیا ہے

اس کے ہر حرف کو پورا پورا لے لینا اور پڑھ لینا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ نے فرمایا:

یہ اس لئے ہے تاکہ قاری قرآن مجید کے صحیح الفاظ و حروف کو پڑھنے والا بن جائے اس سے کوئی چیز نہ پائے لہذا اس کا ختم قرآن زیادہ صحیح ہے اس شخص کے ختم کے مقابلے میں جس نے ترک کر دیا کوئی حرف یا کوئی کلمہ جو کہ وہ قاری ترک نہیں کرتا تھا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس شخص کی نماز جس نے نماز کا ہر فعل پورا پورا انجام دیا ہے تو اس کی نماز زیادہ جامع ہوگی زیادہ مکمل ہوگی اس شخص کی نماز سے جو اس میں تخفیف کرتا اور کچھ چھوڑ دیتا ہے جس کا چھوڑنا کوئی نقصان نہیں دیتا تو یہی مثال قرآن مجید کی بھی ہے۔

فصل:..... ہر سورت کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ کرنا سورۃ برأۃ کے علاوہ

اور اس بات کی دلیل کہ بسم اللہ مستقل آیت ہے فاتحہ کی۔

۲۳۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی حسن بن محمد روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہناد بن سرین نے ان کو ابن فضیل نے مختار بن قفل سے انہوں نے سنائے بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے آپ نے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر۔ آخر تک۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

فرمایا بے شک وہ ایک بہت بڑی نہر ہے میرے رب نے جس کا مجھے وعدہ دیا ہے جنت کے اندر۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے اس نے محمد بن فضیل سے اور بسا اوقات یوں نہیں کہا بعض راویوں نے اس میں (ایضاً) ابھی ابھی اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

بسم اللہ سورہ فاتحہ کی جزو ہے یا نہیں

۲۳۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو خالد بن خدش نے ان کو عمرو بن ہارون نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا

(۱)..... غیر واضح بالأصل

(۲۳۱۷)..... أخرجه مسلم (۳۰۰/۱) عن أبي كريب محمد بن العلاء عن ابن فضيل

اور اس کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ ملا کر دو آیات شمار کیں۔ الرحمن الرحیم سمیت تین آیات مالک یوم الدین تک چار آیات اور فرمایا اسی طرح ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اور اپنی پانچ انگلیوں کو جمع کیا۔

۲۳۱۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید قاسم بن سلام نے اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید اموی نے ان کو عبد الملک بن جریج نے ان کو عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ زوجہ الرسول نے فرمائی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو کاٹتے تھے اور وقف کرتے تھے:

بسم اللہ الرحیم، الحمد للہ رب العالمین، الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین۔

۲۳۲۰: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو جہاء محمد بن حامد تمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ محمد بن جہم سمیری نے ان کو یثیم بن خالد مقری ان کو عمر بن ہارون بلخی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام المؤمنین ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ایک آیت شمار کرتے تھے گزری ہوئی یا پوری الحمد للہ رب العالمین، الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین۔ اسی لئے اس کو ہمیشہ ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۲۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا مجھے خبر دی میرے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے اور ان کو انہوں نے کہا:

ولقد اتیناک سبعا من المثنائی والقرآن العظیم۔

فرمایا کہ اس سے مراد ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہے میرے والد نے کہا کہ حضرت سعید بن جبیر نے میرے اوپر پڑھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ پوری کر لی اس کے بعد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ساتویں آیت ہے۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا ابی سے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس پر اس کو اسی طرح پڑھا جیسے میں نے اس کو پڑھا ہے آپ کے اوپر اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ساتویں آیت ہے۔

ابن عباس نے فرمایا اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا تم سے پہلے اس کو کسی کے لئے نہیں نکالا تھا۔ اور ہم نے اس معنی میں روایت کی ہے علی بن ابی طالب سے اور ہم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور مرفوع روایت کے عبد اللہ کی حدیث کے الفاظ مستدرک میں ہیں۔

۲۳۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو خبر دی میرے دادا نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عمرو بن شمر نے ان کو جابر بن ابی الطفیل نے ان کو علی اور عمار نے دونوں کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکتوبات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، فاتحہ الکتاب میں ہے اور تحقیق ہم نے اس کے شواہد کتاب السنن وغیرہ میں روایت کئے ہیں۔

۲۳۲۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ہبل بن احمد بن عثمان واسطی نے ح اور ہمیں خبر دی ہے

(۲۳۱۸) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۳۳/۱)

وقال الذهبي: أجمعوا على ضعف عمر بن هارون وقال النسائي متروك.

(۲۳۱۹) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۳۱/۲ و ۲۳۲)

(۲۳۲۱) أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۴۲/۲) من طريق حجاج بن محمد الأعور. به.

ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی مخلص بن جعفر باقر جی نے انکو احمد بن عبد الرحمن بن مرزوق بن عوف دونوں نے کہا ان کو بیان کی اسماعیل بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عبد اللہ بن نافع مدینی نے ان کو جہم بن عثمان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا آپ جب نماز شروع کرتے ہیں قرأت کی ابتدا کیسے کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا میں کہتا ہوں الحمد للہ رب العالمین حضور نے فرمایا یوں پڑھیے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

۲۳۲۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان بن علی موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو اسحق بن عبد الواحد قرشی نے ان کو معانی بن عمران نے ان کو نوح بن ابوبلال نے ان کو ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا الحمد للہ رب العلمین۔ سات آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور یہ سات دہرائی ہوئی آیات ہیں (جو کثرت کے ساتھ بار بار دہرائی جاتی ہیں) یہی فاتحہ الکتاب ہے۔ یہی ام القرآن ہے۔ اس کی اسناد سے عبد الحمید بن جعفر ساقط ہو چکا ہے اور ابن ابی سعید نے کہا یقینی بات ہے کہ وہ ابن معبد ہے۔

۲۳۲۵..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو متتام نے ان کو اسحق بن عبد الواحد موصلی نے ان کو معانی بن عمران نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے ان کو نوح بن ابوبلال نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی حدیث کو ذکر کیا راوی نے۔

۲۳۲۶..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن ابو المعروف فقیہ مہر جانی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے بغداد میں۔ ان کو ابو برزہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ام القرآن ہے یہی ام الکتاب ہے اور یہی سبع مثانی ہے (سات بار پڑھی جانے والی آیات) اسی طرح کہا تھا اس کو علی بن ثابت نے اور جماعت کی روایت ابن ابی ذئب سے ہے جیسے ہم اسے ذکر کریں گے آنے والے باب میں۔

۲۳۲۷..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انکو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو علی بن محمد بن سلیمان مصری نے ان کو جعفر بن مسافر تینس..... ج..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابو الحسن حسن بن محمد بن داؤد صوفی نے ان کو ولید بن ابان نے ان کو علی بن حسین بن حمید نے ان کو جعفر بن مسافر نے ان کو زید بن مبارک نے ان کو سلام بن وہب جندی نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں حضور نے فرمایا وہ ایک اسم ہے اسماء اللہ میں سے اس کے درمیان اور اللہ کے اسم اعظم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے مگر جیسے آنکھ سفیدی اور سیاہی کے درمیان قرب ہے۔

۲۳۲۸..... ہمیں خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے جو کہ ابو الحسن علی بن محمد بن حمدون خسرو جردی کے نام سے معروف ہے اور اس نے مجھ سے پہلے حج کیا تھا۔

(۲۳۲۴، ۲۳۲۵)..... اخرجہ المصنف فی السنن الکبری (۳۵/۲) من طریق عبد الحمید بن جعفر عن نوح بن ابی بلال۔ بہ

(۲۳۲۶)..... اخرجہ احمد (۴۳۸/۲) عن یزید بن ہارون و ہاشم بن القاسم کلاهما عن ابن ابی ذئب۔ بہ بلفظ۔

انہ قال فی ام القرآن ہی ام القرآن والسبع المثانی وہی القرآن العظیم

(۲۳۲۷)..... الحدیث فی میزان الاعتدال (۱۸۲/۲) فی ترجمة سلام بن وہب الجندی وقال الذہبی: خیر نکر بل کذب والحدیث اخرجہ

الحاکم (۵۵۲/۱) بنفس الإسناد وصححه الحاکم ووافقه الذہبی (!!!)

کہ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن احمد بن موسیٰ بن قاسم بن صلت نے قرشی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن عبد الصمد ہاشمی نے ان کو خلاہ بن اسلم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے لیث سے ان کو مجاہد نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ لوگ کتاب اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں جو کہ رسول اللہ کے سوا کسی ایک پر نہیں اتری ہاں سلیمان علیہ السلام کے۔ وہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ جو شخص ہمارے اصحاب میں سے بسم اللہ کے فاتحہ کی آیت ہونے کے اثبات میں کہتا ہے۔ ہم نقل عام پر ہیں بے شک مسلمان خلفاء عن سلف اسی طرح ایک دوسرے سے لیتے آئے ہیں قرآنی مصاحف کو اور ان سب میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ثبت ہے ہر سورۃ کے سوائے سورۃ برآۃ کے پھر اس کے بعد تمام سورتوں پر ایک ہی صفت کے ساتھ اور ایک ہیئت کے ساتھ جو واجب کرتی ہے یہ بات اس امر کو کہ بسم اللہ قرآن ہے کیونکہ سورۃ برآۃ کے علاوہ تمام سورتوں کے ساتھ ثابت ہے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے۔ ابن عباس سے اور ابن مسعود سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

بسم اللہ فاصلہ بین السطور کے لئے ہے

۲۳۲۹: ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو بکر بن درسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اور احمد بن محمد مرمرزی نے اور ابن سراج نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو سعید نے ان کو قتیبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ ان پر نازل ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ الفاظ ابن سراج کے ہیں۔

۲۳۳۰: ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ عنبری نے، اس نے ان کو پڑھ کر سنایا ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو ابوسفیان معمری نے ان کو ابراہیم بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عمرو بن دینار سے کہ فضل رقاشی گمان کرتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن میں سے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ کس چیز نے اس آدمی کو اتنا جری کر دیا ہے۔ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جب حضور پر بسم اللہ نازل ہوئی تو حضور نے جان لیا کہ وہ سورۃ ختم ہو گئی ہے اس کے علاوہ دوسری سورۃ اب شروع ہو گئی ہے۔

۲۳۳۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی نے ان کو حسن بن اسحاق دقفی نے انکو محمد بن بہم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابراہیم بن زید ابواسامیل نے ان کو عمرو بن دنیا نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عبد اللہ ابن عباس نے کہ جبریل جب رسول اللہ کے پاس بسم اللہ الرحمن الرحیم لے کر آتے تھے تو حضور جان لیتے کہ وہ سورۃ ختم ہو گئی ہے اور نئی سورۃ شروع ہو گئی ہے۔

۲۳۳۲: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم پر

(۲۳۲۹)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۷۸۸)

(۲۳۳۰)..... أخرجه ابن عدی (۲۰۳۹/۶) من طريق يعقوب الدورقي. به.

وقال ابن عدی عن الفضل بن عيسى الرقاشي: أن الضحف بين علي مایرويه.

(۱)..... فی الأصل أبو سفیان العمري وفي الكامل لابن عدی: محمد بن حميد أبو سفیان المعمری.

(۲۳۳۱)..... أخرجه الطبرانی فی الكبير (۸۲/۱۲) رقم ۱۲۵۳۶ من طريق عمرو بن دينار. به.

(۲۳۳۲)..... أخرجه الحاكم (۲۳۱/۱) من طريق أحمد بن حازم. به. وصححه الحاكم وقال الذهبي: منی قال النسائي

جب جبرائیل آتے تھے تو وہ کہتے بسم اللہ الرحیم تو حضور جان لیتے کہ یہ نئی سورۃ ہے۔

۲۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن حجاج صفری نے ان کو عبد اللہ بن ابی حسین نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ سورتوں کے مابین کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی۔

۲۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو نصر نے ان کو شعبہ نے ان کو ازرق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کے پیچھے نماز پڑھی وہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم جب وہ کہتے ولا الضالین۔ تو کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (یعنی اگلی سورت ملانے کے لئے)۔

۲۳۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو خبر دی مسلم نے اور عبد المجید نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ ام القرآن کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں چھوڑتے تھے اور سورۃ جو اس کے بعد ہے۔

۲۳۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خریمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ نمازیں پڑھا کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور جب وہ سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو پڑھتے اور کہتے تھے قرآن میں اسی لئے لکھی گئی ہے تاکہ پڑھی جائے یعنی ایک آیت ہے جسے فاتحہ کے لئے پڑھا جاتا ہے اور جب اس سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو بعد والی سورۃ کے لئے پڑھتے تھے۔

۲۳۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان ثوری نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سورتوں کے شروع میں سورتوں میں سے ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں

۲۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن ابوداؤد منادی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے جو شخص ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھے اس نے قرآن مجید کی ایک سوتیرہ آیت چھوڑ دیں۔

۲۳۳۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراجی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبد الکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو انہوں نے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا تھا جس نے بسم الرحمن الرحیم چھوڑ دی سورتوں کے آغاز میں اس نے قرآن کی ایک سوتیرہ آیات چھوڑ دیں۔

۲۳۴۰:..... عبد اللہ نے کہا سفیان نے کہا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم سورتوں کے شروع میں ابتدا کے لئے ہے۔

۲۳۴۱:..... عبد اللہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حنظلہ بن عبد اللہ نے شہر بن حوشب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دی تو اس نے کتاب اللہ کی آیت چھوڑ دی۔

(۱)..... غیر واضح بالأصل واحتمال أن تكون الضوی.

(۱)..... غیر واضح.

(۱)..... کلمة غیر واضحة فی الأصل.

۲۳۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو سلمیٰ کی تحریر میں پڑھا تھا کہ میں نے ابو احمد محمد بن عبد الوہاب سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحق بن ابراہیم سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دیا تھا انہوں نے کہا کہ جو شخص عبادت کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دے اس کی نماز فاسد ہے اس لئے کہ الحمد سات آیات ہیں۔

۲۳۴۳:..... اور حضرت عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دی اس نے ایک سوتیرہ آیات چھوڑ دیں۔

فصل:..... سورتوں کے اور آیات کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ
البتہ تحقیق ہم نے آپ کو (اے پیغمبر) سات مکرر پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ پر احسان رکھا ہے کہ اس نے آپ کو سبع مثنائی دی ہے اور قرآن عظیم دیا ہے۔

سورة فاتحہ کا ذکر

۲۳۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشر ان نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو المقری نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابویاس نے انکو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم نے آپ نے فرمایا۔ الحمد للہ ام القرآن ہے اور سبع مثنائی ہے۔ یہ آدم کی حدیث کے الفاظ ہیں اور روایت یزید میں ہے کہ فاتحۃ الكتاب کے باب میں کہا کہ یہ فاتحۃ الكتاب ہے۔ یہی سبع مثنائی ہے اور قرآن عظیم ہے۔

۲۳۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو خبیب بن عبد الرحمن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابو سعید بن معلی انصاری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا یا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ اس نے نماز پوری کر لی پھر آئے حضور نے پوچھا آپ کو میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ میں نے تمہیں بلایا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

اے اہل ایمان اللہ کی اور اس کے رسول کی اجابت کرو جس وقت وہ تمہیں بلائے۔

پھر حضور نے فرمایا کیا تمہیں وہ سورۃ سکھاؤں جو قرآن میں بڑے عظیم مرتبے والی ہے (یہ کہنے کے بعد کوئی اور بات شروع ہو گئی) آپ یا تو بھول گئے یا بھلوا دیے گئے اس بات کو لہذا میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ بات تو رہ گئی جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا وہ الحمد للہ رب العلمین ہے یہی سبع مثنائی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے یہ الفاظ وہب بن جریر کی حدیث کے ہیں۔

۲۳۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے

ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۴۷:..... اور عمرو بن مرزوق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے حضور کو جواب نہ دیا میں نے جب نماز پوری کر لی تو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے جب بلایا تھا تو آپ کو میری بات کا جواب دینے سے کیا بات مانع تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يا ايها الذين امنوا استجبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحبيكم

پھر تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں قرآن میں عظیم مرتبے والی سورت کی تعلیم دوں گا۔

کہتے ہیں کہ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے تو میں نے ان کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ فاتحہ الکتاب ہے۔ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو میں عطا کیا گیا ہوں۔ روایت ابی بن کعب کی حدیث کی ہے۔

فاتحہ الکتاب جیسی سورۃ نہ توراۃ میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں ہے

۲۳۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی سورۃ سکھلاؤ کہ اس جیسی سورۃ نہ توراۃ میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ ہی اس سے پہلے یا بعد قرآن میں۔ میں نے عرض کی جی ہاں ضرور سکھلائیے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم دروازے سے باہر اس کو سیکھے بغیر نہیں جاؤ گے۔ حضور کھڑے ہوئے تو میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں جان بوجھ کر پیچھے ہو رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتلائے بغیر باہر نہ چلے جائیں جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ سورۃ تورہ گئی جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے پوچھا تم نماز کے لئے جب کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے فاتحہ الکتاب پڑھ دی آپ نے فرمایا کہ وہ یہی ہے سبع مثانی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا:

ولقد اتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم.

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو سات بار دہرائی ہوئی آیات دی ہیں۔ یہی ہے جو عطا کی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبد الحمید بن جعفر نے علاء سے اور روایت کیا ہے اس کو جھضم بن عبد اللہ بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے کہا کہ میرے والد نے ان سے اس بارے میں پوچھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جعفر بن ابوشیخ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا کہ حضور ابی بن کعب کے پاس سے گزرے تھے پھر راوی نے اس حدیث کو اور اس میں اجابت کو ذکر کیا اور اس کو روح بن قاسم نے اس کو علاء بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے۔

۲۳۴۹:..... اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے مختصراً۔

۲۳۵۰:..... اور اس کو روایت کیا ہے مالک بن انس علاء بن عبد الرحمن سے یہ کہ ابو سعید مولیٰ عامر بن کریم نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا پھر اس حدیث کو مرسل ذکر کیا۔

سورۃ فاتحہ کو قرآن عظیم کا درجہ دیا گیا ہے

۲۳۵۱:..... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے تعظیم نبی کے باب میں ایک دوسری وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابی کے قصے میں مناسب ہے کہ وہ قول مروی ہو صاحب شریعت کی طرف سے ابی کے لئے اور ابوسعید بن معلیٰ دونوں کے لئے اور حدیث بن معلیٰ کے رجال زیادہ احفظ ہیں۔

۲۳۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن فضل بن صالح بن عبد اللہ بن عباس ہاشمی نے حلب میں ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ام القرآن یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح بن آدم سے۔

۲۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو سدی نے ان کو عبد خیر نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ سبع مثانی فاتحۃ الکتاب ہے۔ اور ہم نے روایت کی ہے اس بارے میں عمر اور عبد اللہ ابن مسعود، ابو ہریرہ اور تابعین کی ایک جماعت سے۔

۲۳۵۴:..... اور حضرت قتادہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہی فاتحۃ الکتاب ہے فرضی ہو یا نفل نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔

۲۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے کلبی سے ان کو ابو صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس قول کے بارے میں:

ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم.

بہر حال سبع مثانی یہ تو ام القرآن ہے یہ ہر نماز کی ہر دو رکعتوں میں دہرائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ طویل ہے۔

۲۳۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمام نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو حیشم نے ان کو حجاج نے ولید بن میزاب نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ یہ سبع طول ہیں۔ اس جیسی کوئی نبی نہیں دیا گیا سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موسیٰ علیہ السلام ان میں سے صرف دو آیات دئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قول سبعا من المثانی۔ ایسے ہی فرمایا اور تفسیر اول اولیٰ ہے اس لئے کہ وہ حدیث مرفوع کے مطابق ہے۔

۲۳۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران نے ان کو ابو علی صفار نے وہ اسماعیل بن محمد سے ہے ان کو موسیٰ بن حسن شبلی نے ان کو علی بن عبد الحمید معنی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم سفر میں تھے آپ اترے ایک آدمی آپ کے اصحاب میں سے ایک کی جانب چلا حضور نے اس کی طرف توجہ دی اور فرمایا کیا میں تجھے خبر دوں افضل قرآن کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضور نے اس پر الحمد للہ رب العالمین تلاوت فرمائی۔

۲۳۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن

(۲۳۵۲)..... أخرجه البخاری (۸/۳۸۱ فتح الباری) عن آدم عن ابن أبي ذئب. به.

(۱)..... غیر واضح بالأصل.

(۱)..... غیر واضح فی الأصل واحتمال أن تكون (السنلی).

(۲۳۵۹)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۶۰) من طریق علی بن عبد الحمید. به وصححه الحاكم وسکت علیہ الذهبی.

عبدالحمید معنی نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اتر آیا اور آپ کی جانب چلا۔

سورۃ فاتحہ اور بقرہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملی

۲۳۶۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو ابو الاحوص نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو عاصم احمد بن حواش حنفی نے ان کو ابو الاحوص نے انکو عمار بن رزق نے ان کو عبد اللہ بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم کے پاس بیٹھے تھے اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی اس نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ یہ دروازہ ہے آسمان کا جو ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا اس سے ایک فرشتہ اتر رہا ہے فرشتہ اتر رہا ہے زمین پر پہلے نہیں اتر اتنے میں وہ فرشتہ رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہو جائیے دونور اور روشنیوں کے ساتھ جو صرف آپ کو عطا ہوئی ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نہیں دی گئیں ایک تو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیات آپ جو بھی اس کا حرف پڑھیں گے آپ کو آپ کا اجر فوراً ملے گا۔

من لم یقر ابام الکتاب کی تشریح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی

۲۳۶۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکر نے..... ح..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے سنا ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے جس میں فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ادھورا ہے نامکمل ہے۔ حذاج کا مطلب ہے ادھوری نامکمل۔

میں نے کہا اے ابو ہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو ہلایا اور کہا اے فارس اسے پڑھیے اور قعنی نے کہا آپ اسے اپنے دل میں پڑھیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز تقسیم کی گئی ہے۔ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔ بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تجید اور بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک ممکنہ اشکال کا جواب دیتے ہوئے شیخ حلیمی فرماتے کہ مذکورہ حدیث میں تقسیم کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی گئی ہے اس تقسیم میں کوئی دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فاتحہ کی آیت نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ جب بند الحمد سے پڑھ کر رب العالمین تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے میرے بندے نے میری حمد کی ہے بلکہ یہ مجموعہ جز اول کا اس سورت سے

اس سورۃ کا بقیہ یہ ہے ”اھدنا“ کا مطلب ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی رہنمائی فرمایا یعنی دین اسلام کی اس لئے کہ ہر دین جو اسلام کے علاوہ ہے وہ مستقیم نہیں ہے سیدھا اور درست نہیں ہے جس میں تو حید نہیں ہے۔ ”صراط الذین انعمت علیہم“۔

اس سے انبیاء اور مومنین مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام اور نبوت کا انعام فرمایا ہے۔ ”غیر المغضوب علیہم“ فرماتے ہیں کہ ہمیں رہنمائی فرما اس زمین کی جو ایسے لوگوں کا نہ ہو جن پر غضب ہوا ہے وہ یہودی ہیں (یعنی یہودیوں کا دین نہ دے)۔

ولا الضالین وہ انصار اور عیسائی ہیں جن کو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ہدایت کے بعد گمراہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہے بعض کو ان میں سے اس نے بندر بنایا بعض کو سور بنایا بعض طاغوت کے پجاری بنے یعنی شیطان نے وہ لوگ دنیا اور آخرت میں بدترین لوگ ہیں یعنی منزل اور ٹھکانے کے اعتبار سے کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں مومنوں میں سے یعنی مسلمانوں کے ہدایت والے راستے کے قصد اور ارادے سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا امین، یحببکم اللہ کہ جب امام والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہی تیری نجات ہے اور تیری امت کی نجات ہے اور یہی تیری امت کے ہر اس فرد کی نجات ہے جہنم سے جو تیرے دین پر تیری اتباع کرے گا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قول رقیقان کہ وہ نرم میں غالباً غلطی ہے جو کہ اصل کتاب و اصل مسودے میں واقع ہوئی ہے۔ وہ اصل میں رفیقان اور ”رفیق“ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

سورۃ الفاتحہ ایک خزانہ ہے

۲۳۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو العباس احمد بن ابراہیم بن احمد حاکم النعمان نے ہمدان میں ان کو ابو القاسم عبد الرحمن بن حسن السری نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے ان چیزوں میں سے جن کا اس نے مجھ پر انعام فرمایا ہے (اس نے فرمایا کہ) بے شک میں نے تجھے فاتحہ الکتاب دی ہے وہ ایک خزانہ میرے عرش کے خزانوں میں سے پھر میں نے اس کو تقسیم کر دیا ہے میرے اور تیرے درمیان آدمی آدمی۔

۲۳۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد صیرف نے مقام مرو میں ان کو عبد الصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انکو عبید اللہ بن ابی حمید نے ان کو ابوالفتح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاتحہ الکتاب دی گئی ہے عرش کے نیچے سے اور مفصل سورتیں مزید اضافہ ہیں۔

فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کرنا

۲۳۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو المغنی نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے

(۲۳۶۲) عزاء السیوطی الی المصنف وقال: فی سندہ ضعف و انقطاع و یظہر لی أن فیہ الفاظاً مدرجة من قول ابن عباس (کنز العمال ۵: ۴۰۵)

(۱).... غیر واضح بالأصل.

(۲۳۶۳).... أخرجه ابن الضریس والمصنف عن انس (کنز ۵۲۰: ۲)

(۱).... هکذا بالأصل.

(۲۳۶۴).... أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۵۵۹/۱) وصححه الحاکم وتعقبه الذهبی بقوله: عبید اللہ بن ابی حمید قال أحمد د

((ح)) انہوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو عبد اللہ بن ابوالسفر نے ان کو ثعلبی ان کو خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تھے انہوں نے کہا بے شک تم خبر لائے ہو اس آدمی کی جانب سے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی)۔

لہذا تم (ہمارے اس بیمار) آدمی پر دم کرو اور اس کے پاس ایک پاگل آدمی کو لائے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے اس لئے ام الکتاب کے ساتھ کیا کہ تین دن تک صبح بھی اور شام بھی جب بھی سورۃ ختم کرتے تھے اپنا لعاب دہن جمع کرتے، پھر اس پر تھوک دیتے۔ بس گویا کہ وہ چھوٹ گیا پیر میں بندھی رہی۔ ان لوگوں نے اس کو کوئی چیز (بطور عطیہ دی) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس چیز کو کھاؤ میری جان کی قسم البتہ وہ شخص بھی ہے جو باطن منتر یا جھوٹے دم سے کھاتے ہیں۔ البتہ تحقیق تم نے تو کھایا ہے سچے دم کے ساتھ یا سچے منتر کے ذریعے۔

۲۳۶۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے۔ ان کو ابو عمرو بن سماک نے۔ ان کو علی بن ابرہیم نے۔ ان کو وہب بن جریر نے، ان کو شعبہ نے مذکور کی مثل۔

۲۳۶۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ بن حافظ نے، ان کو ابو بکر بن اسحاق نے، ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو ہشیم نے، ان کو ابو بشر نے، ان کو ابو المتوکل نے، ان کو ابو سعید خدری نے یہ کہ کچھ لوگ اصحاب رسول میں سے سفر میں تھے۔ چنانچہ وہ عرب کی بستیوں میں سے کسی بستی پر گذرے اور اہل بستی سے ضیافت اور مہمانی کا کھانا طلب کیا۔ تو ان لوگوں نے ان کو کھانا نہ دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی منتر پڑھتا ہے، دم کرتا ہے۔ اس لئے کہ بستی کا سردار بیمار ہے یا کہا کہ اس کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ ایک آدمی نے صحابہ سے کہا جی ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اس بیمار پر سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ لہذا اس سردار نے ان کو بکریوں کا ایک گروہ دیا تو اس صحابی نے انکار کر دیا قبول کرنے سے اور کہا کہ میں پہلے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کروں گا۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے اس پر صرف فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم پڑھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے۔ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے۔ پھر فرمایا لے لو تم لوگ ان میں سے اور میرے لئے بھی اپنے ساتھ حصہ نکالنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے۔ حدیث شعبہ سے ابو بشر سے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس شخص نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی۔ وہ اپنی تھوک جمع کرتا اور تھوکتا تھا۔

فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے

۲۳۶۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے بغداد میں اس کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو موسیٰ بن حسن مستملی نے ان کو محمد بن جنید ضعی نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ وہ پیشاب کر رہے تھے میں رک گیا اور کہا کہ السلام علیک حضور نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا پھر میں نے کہا

(۲۳۶۵)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۵۹، ۵۶۰) من طريق الشعبي. به.

(۲۳۶۶)..... أخرجه مسلم (۳/۱۷۲) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۲۳۶۷)..... تفرد به المصنف (الكنز ۲۵۱۶).

(۱)..... غير واضح في الأصل.

السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہمیں جواب نہ دیا۔ کہتے ہیں کہ آپ اٹھے اور اپنے بعض کمروں میں چلے گئے میں مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کی طرف مڑا اور اس کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور میں دکھیارہ سا اور غمگین سا ہو گیا۔ میں اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ نے وضو کیا کہتے ہیں اس کے بعد آپ سیدھے میری طرف آئے اور مجھ پر آ کر رک گئے پھر فرمایا علیک السلام ورحمۃ اللہ علیک السلام ورحمۃ اللہ علیک السلام ورحمۃ اللہ پھر فرمایا اے جابر کیا میں تجھے ایک بہترین سورۃ کی خبر دوں جو قرآن مجید میں اتنی ہی ہے میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ فاتحۃ الكتاب مجھ پر یہ بات کہی اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

۲۳۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سلام نے ان کو زید عمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو سعید خدری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الكتاب میں ہر ہرے شفا ہے۔ امام ابو بکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۶۹:..... میرے پاس ثبوت ہے کہ یہ اختصار ہے اس حدیث سے جس کو محمد بن سیرین نے اپنے بھائی سے روایت کیا ہے اس نے معبد بن سیرین سے اس نے ابو سعید سے کہ زہری نے جانور کے ڈسے ہوئے کے منتر اور دم میں فاتحۃ الكتاب کے ذریعے اور تحقیق ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب المعرفة میں اور وہ مثل ہے حدیث خارجہ بن صلت نے پاگل آدمی کے بارے میں قریب قریب اسی کا مفہوم ہے۔

۲۳۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن فنجو یہ دینوری نے ان کو احمد بن حسن بن ماجہ قزوینی نے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ فاتحۃ الكتاب ہر مرض کی شفا ہے۔ یہ روایت منقطع ہے مگر یہ حدیث مذکور احادیث کے لئے شاہد ہے۔

۲۳۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم بن حبیب نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں پھر اللہ نے ان سب کا علم چار کتب میں ودیعت رکھا تھا توراۃ انجیل زبور اور قرآن مجید پھر توراۃ انجیل زبور کا علم ودیعت کیا فرقان میں۔ پھر علوم قرآن کو ودیعت رکھا مفصل سورتوں میں پھر مفصل سورتوں کے علوم کو ودیعت رکھا فاتحۃ الكتاب میں جو شخص اس کی تفسیر جان لے وہ ایسے ہے جیسے کہ اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں کا علم جان لے۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کا ذکر

۲۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابو توبہ نے ان کو معاویہ بن سلام بن ابوسلام حبشی نے ان کو ان کے بھائی زید بن سلام نے انہوں نے سنا ابوسلام سے انہوں نے سنا ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن کو پڑھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لئے سفارش بن کر آئے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھو یہ دونوں تروتازہ چمکدار اور روشن ہیں۔ قیامت کے دن بادلوں کی مانند آئیں گی جیسے کوئی سیارہ دار چیز جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے ان کی نجات کے لئے بحث کریں گی سورۃ بقرہ کو پڑھو اس کو اخذ کرنا برکت ہے اور اس کو

(۲۳۷۰)..... عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۵/۱) إلی الدارمی والبیہقی فی الشعب وقال السیوطی : سدر جالہ ثقات.

أخرجه الدارمی (۲/۳۳۵) عن قیصۃ عن سفیان. بہ.

(۲۳۷۲)..... أخرجه مسلم (۱/۵۵۲) عن الحسن بن علی الحلوانی عن أبی توبۃ بہ والحديث سبق برقم (۱۹۸۰)

چھوڑنا حسرت و افسوس ہے اہل باطل یا جادوگر اس کی تاب نہیں رکھتے۔

معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ ابطلۃ سے مراد السحرۃ ہیں (یعنی جادوگر) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابو توہبہ ربيع بن نافع سے۔

۲۳۷۳: ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روفی باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرحمن بن ابراہیم دحیم مشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ولید بن عبد الرحمن جرشی نے ان کو جیر بن نفیر نے ان کو نواس بن سمعان نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور اہل قرآن جو اس پر عمل کرتے تھے وہ بھی آئیں گے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائی تھیں جن کو میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں۔ فرمایا جیسے کہ وہ بادل ہیں یا جیسے کہ وہ سیاہ سائبان ہیں ان میں دیواریں ہیں یا جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صرف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت کریں گی اور جھگڑا کریں گی۔

۲۳۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ان کو اسحق بن منصور نے ان کو یزید بن عبد ابہ نے ان کو ابو الولید بن مسلم نے پھر اس نے اس کو اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل ذکر کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نواس بن سمعان کلابی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان چمک ہوگی گویا کہ وہ دو روشن بتیاں ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحق بن منصور سے۔

قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے

۲۳۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ اور ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن نصر نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو حکیم بن جیر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر شے کی کوہان یعنی اونچائی بلندی و رفعت ہوتی ہے اور قرآن کی رفعت و بلندی اور اونچائی سورۃ بقرہ ہے۔

جس گھر میں بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے

۲۳۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابو حامد مقرئ نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ دمشکی نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو حاصم بن ابو نجود نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں بے شک ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے اور شیطان جب سنتا ہے کہ سورۃ بقرہ پڑھی جا رہی ہے تو اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جا رہی ہے۔

۲۳۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن عبد الرحمن دمشکی نے ان کو حدیث

(۲۳۷۳) أخرجه الترمذی (۲۸۸۳) من طریق الولید بن عبد الرحمن . یہ

(۲۳۷۴) أخرجه مسلم (۵۵۴/۱) كما قال المصنف .

(۲۳۷۵) أخرجه المصنف من طریق الحاكم (۲۵۹۲) وصحاحه .

(۲۳۷۶) أخرجه المصنف من طریق الحاكم (۵۶۱/۱) وقال الحاكم : هذا حديث صحيح الإسناد وقد روى مرفوعاً بمثل هذا الإسناد .

(۲۳۷۷) المستدرک (۵۶۱/۱)

بیان کی ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم نے ان کو الاحوص نے ان کو عبد اللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۳۷۸..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو ابو جہم نے ان کو حسان نے ان کو ابراہیم نے ان کو خالد بن سعید مرقی نے ان کو ابو حازم نے ان کو ہبل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے جو شخص اس کو اپنے گھر میں پڑھے گا دن کے وقت۔ تین دن تک شیطان اس کے گھر کے پاس نہیں آئے گا اور جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے گا اپنے گھر میں تین رات تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۷۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق موزن نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حب بغدادی نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سلیمان بن سلیمان نے۔

مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عثمان نے ان کو ابو اسحق نے ان کو ابو الاحوص نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ ضرور پایا جائے گا ایک تمہارا (ایسا بد قسمت بھی) کہ ایک ٹانگ دوسری پر چڑھائے ہوئے گا نا گائے گا مگر سورۃ بقرہ کو چھوڑ دے گا کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ بے شک شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے بھی جس کے اندر سورۃ بقرہ زور زور کے ساتھ پڑھی جائے۔ بے شک خالی ترین گھر وہ دل ہے یا وہ سینہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

۲۳۸۰..... روایت کیا ہے اس کو عاصم نے بن ابو بخود نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہو۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ عاصم سے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۰..... مکرر ہے اس کو روایت کیا ہے سلمہ بن کھیل نے ان کو ابو الاحوص نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۳۸۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی تلاوت قرآن سے دیران اور خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس کے اندر سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔

۲۳۸۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبد الصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبید اللہ بن ابو حمید نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ذکر اول میں سے سورۃ بقرہ

(۲۳۶۸)..... عزاء الہیثمی فی المجمع (۶/۳۱۱ و ۳۱۲) إلى الطبرانی وقال: فیہ سعید بن خالد الخزاعی المدنی وهو ضعیف.

(۲۳۷۸)..... أخرجه النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ من طریق ابی بکر بن ابی اویس. بہ (تحفة الأشراف ۷/۱۳۰ رقم ۹۵۲۳)

(۲۳۸۰)..... أخرجه المصنف من طریق الحاكم (۵۶۱/۱)

(۲۳۸۰)..... مکرر. أخرجه الحاكم (۵۶۱/۱) وصححه

(۲۳۸۱)..... أخرجه مسلم (۵۳۹/۱) عن قتیبۃ بن سعید. بہ.

عطا کیا گیا ہوں۔

اور فرشتوں کے نازل ہونے والی حدیث حضرت اسید بن حفیر کی قرأت کے وقت جب وہ سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے ہم اسی کتاب میں پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسم اعظم والی آیات

۲۳۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے..... ج..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن بن عبد اللہ طاہر بن بوشنجی نے بطور املا کے انکو خبر دی ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس نے ان کو ابو مسلم بصری نے ان کو ابو عاصم نبیل نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید اللہ بن ابوزیاد نے انکو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

(۱)..... الم الله لا اله الا هو الحي القيوم

(۲)..... والھکم الہ واحد۔

یہ الفاظ ابو عاصم کی روایت کے ہیں اور مکی بن ابراہیم کی روایت میں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے ان دو آیات میں اللہ کا اسم اعظم ہے اور وہ دو آیات یہ ہیں

(۱) والھکم الہ واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم اور الم الله لا اله الا هو الحي القيوم۔

۲۳۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے علی نے احمد بن عبید سے ان کو ابو عمارہ مستملی نے ان کو محمد بن الضوی یعنی بن صلصال بن دکھمس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

۲۳۸۵:..... اور اسی کے اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھا کرو ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۲۳۸۵:..... مکرر ہے اور اسی کی اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی پڑھے ہر نماز کے بعد اس کے درمیان اور جنت کے داخلے کے درمیان کوئی مانع نہیں رہتا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مگر صرف موت جس وقت مر جائے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابو عمارہ مستملی میرا خیال ہے کہ وہ احمد بن زید مہری ہے۔

”آیت الکرسی کا خصوصی ذکر“

۲۳۸۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املا کے ان کو ابو حامد بن شرفی نے ان کو عبد الرحمن بن بشر بن

(۲۳۸۲)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۵۶۱/۱) وصححه الحاكم وقال الذهبي: عبید اللہ بن ابی حمید قال أحمد تركوا حديثه.

(۲۳۸۳)..... أخرجه أبو داود في الصلاة والترمذي في الدعوات وابن ماجه في الدعاء من طريق عيسى بن يونس عن عبید اللہ بن ابی زياد. به.

وقال الترمذي حسن صحيح (تحفة الأشراف ۲۶۳/۱۱)

(۲۳۸۴)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۲/۱) إلى المصنف بسند ضعيف.

وقال ابن حجر في الإصابة (۴۵۳/۳) قال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج بمحمد بن الضو وكذبه الجوزقاني والخطيب

(۲۳۸۵)..... مكرر. في تاريخ بغداد للخطيب (۳۷۴/۵) في ترجمة محمد بن الضو قال: حديث عنه أبو عمارة محمد بن أحمد المهدي.

(۲۳۸۶)..... أخرجه أبو داود (۱۲۶۰) من طريق سعيد الجريري. به.

حکم نے اور احمد بن ازہر بن منیع نے اور احمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے انکو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو عبداللہ بن رباح نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ میں سب سے بڑی عظمت والی آیت کون سی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضور یہ بات بار بار دہراتے رہے اس کے بعد ابی نے کہا کہ وہ آیت الکرسی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر تجھے علم مبارک ہو بے شک اس آیت کرسی کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں بادشاہ (حقیقی) کی پاکیزگی کرتی ہے عرش کے پائے کے پاس۔ (یا قیامت میں کریں گے)۔

۲۳۸۷:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریری نے ((ح)) انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابو عمرو بن عبدوس نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو عبداللہ بن رباح انصاری نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابوالمنذر تیرے پاس کتاب اللہ کی کون سی سب سے عظیم آیت ہے؟ کہتے ہیں نے کہا۔ اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تیرے لئے علم مبارک ہوا اے ابوالمنذر پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس آیت کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں عرش کے پائے کے پاس وہ اللہ کی تقدیس بیان کرتی ہے۔ یا قیامت میں زبان ہوگی اور وہ تقدیس کرے گی۔

یہ الفاظ عبد الاعلیٰ کی حدیث کے ہیں اور یزید کی روایت میں ہے۔ کون سی آیت ہے تیرے پاس کتاب اللہ میں جو سب سے زیادہ عظیم ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم۔ کہتے ہیں کہ حضور نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تجھے علم مبارک ہوا اے ابوالمنذر۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔“

وہ خود جھوٹا ہے مگر بات اس کی سچی ہے

۲۳۸۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سوری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن یثیم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے رمضان کی زکوٰۃ یعنی فطرے کے سامان کی حفاظت کی ذمہ داری سپرد کر دی تھی میں اس کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ رات کو کوئی آنے والا آیا اور اس کھانے کے سامان میں سے چلو بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو چھوڑ دینے اور اس کے تین رات واپس آنے کے بارے میں یہاں تک کہ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجیے میں واپس نہیں آؤں گا اور میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان کے ساتھ فائدہ دے گا کہتے ہیں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں اس شخص نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھ لیا کرو۔ اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم یہاں تک کہ تم اسے ختم کر لو بے شک تیرے اوپر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوگا اور تیرے پاس شیطان قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ تم صبح کرو گے۔ ابو ہریرہ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا کیا تم جانتے ہو کہ مسلسل تین راتوں سے تم

کس سے مخاطب تھے اے ابو ہریرہ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ شیطان تھا۔ (یعنی جن تھا)
اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن یثیم نے کہا کہ ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب الدعوات میں اور کتاب
دلائل النبوة میں مکمل نقل کیا ہے۔

جن بھوت کے بھگانے کا نسخہ

۲۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزاد نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو جمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو حکیم بن
حزیر اسدی نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو کہ قرآن مجید کی
آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان (جن) ہو اور اس آیت کو پڑھا جائے پس وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے وہ آیت آیت الکرسی ہے۔

عظمت والی آیت

۲۳۹۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن
یعقوب نے انکو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے مسعود سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابو عمرو دمشقی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن
عبد اللہ حافظ نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن عبد الرحمن سبعمی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو مسعودی
نے ان کو ابو عمر نے ان کو عبید بن خشاش نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ مسجد نبوی میں
تشریف فرما تھے میں جا کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے نماز کی فضیلت روزے کی اور صدقہ کرنے کی فضیلت ذکر فرمائی کہتے ہیں کہ میں
نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے اوپر سب سے زیادہ عظمت والی کون سی آیت اتری ہے۔ فرمایا کہ اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم۔ آپ نے
پوری آیت کرسی پڑھ کر سنائی اور کعب کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کون سا قرآن سب سے زیادہ عظمت والا
اترا آپ کے اوپر آپ نے فرمایا کہ آیت کرسی۔ اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم۔

۲۳۹۱:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوفی نے اصفہانی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو ہل بن
عثمان عسکری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سعید بن مسروق نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق اور شیتین بن شکل مسجد اعظم میں بیٹھے
ہوئے تھے۔ جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان دونوں کی طرف لپک لپکا شیتیر نے مسروق سے کہا۔ یہ لوگ ہماری طرف لپک رہے ہیں تاکہ
ہم ان کو حدیث بیان کریں اب یا تو آپ ان کو حدیث بیان کریں اور میں آپ کی تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور آپ میری
تصدیق کیجئے گا۔ چنانچہ مسروق نے کہا کہ آپ بیان کیجئے اور میں تصدیق کرتا ہوں چنانچہ شیتیر نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن میں عظیم ترین آیت اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم ہے یعنی پوری آیت مسروق نے کہا کہ اس نے یعنی شیتیر نے
سچ فرمایا۔

۲۳۹۲:..... (اور انہوں نے) ہمیں حدیث بیان کی کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی خوشی یا زیادہ خوشی والی آیت قل یا عباد الذین
اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔ الخ ہے مسروق نے کہا اس نے سچ فرمایا ہے۔ ترجمہ فرمادیجئے اے پیغمبر اے میرے بندو

(۲۳۸۹)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۵۹/۲)

(۱)..... فی هامش الأصل : أخر الجزء الثامن عشر

(۲۳۹۰)..... أخرجه أحمد (۵/۱۷۸ و ۱۸۹) عن وكيع، به.

جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

۲۳۹۳:..... اور ہمیں حدیث بیان کہ کتاب اللہ میں تفویض کے اعتبار سے زیادہ شدید (یہ آیت) کو من یسن اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ بناتا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔“

۲۳۹۴:..... اور اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ قرآن میں سب سے زیادہ جامع آیت یہ ہے ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی الخ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا:

ترجمہ:..... بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کرنے کا اور قربت داروں کو دینے کا اور روکتا ہے تمہیں بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور زیادتی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۲۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ بن حسین بن معاذ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق بن صباح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو قرشی ان کو ہشیل بن سعید ضعی ان کو ابو اسحاق ہمدانی نے انکو جبہ عرفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے لکڑیوں پر بیٹھے فرما رہے تھے جو شخص ہر نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے اس کو جنت میں داخلے سے کوئی مانع نہ ہوگا سوائے موت کے اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا تو پناہ دے گا اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور ارد گرد کے گھروں کو اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۲۳۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن عتاب نے ان کو ابن ابو العوام نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے یمامی ان کو سالم خیاط نے ان کو حسن نے اور مختار نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص یہ فرض نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور نہیں حفاظت کرتا اس کی مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اس کی بھی اسناد ضعیف ہے۔ (روایت کیا مطلب ہے واللہ اعلم مترجم)

۲۳۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل ان کو ثور بن ابیہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن کی آیات کی سردار آیت اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم ہے۔

سورۃ بقرہ کی آخری آیات کا خصوصی ذکر

۲۳۹۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصہبانی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے انکو عثمان بن عمر نے ان کو مالک بن مغول نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل غطان نے، ان کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابو المہند راہماعیل بن عمر نے ان کو مالک بن مغول وہ کہتے ہیں میں نے سنا زبیر بن عدی سے ان کو وہ ذکر کرتا ہے طلحہ بن مصرف یامی سے۔ وہ مرہ سے وہ ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ کو معراج کرائی گئی اور ان کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا وہ ساتویں آسمان پر ہے یا چھٹے آسمان پر ہے جو امور اس کے نیچے سے اوپر کی طرف چڑھتے ہیں وہ وہاں جا کر رک جاتے ہیں پھر وہاں سے وہ امور قبض کر لیے جاتے ہیں اسی طرح جو امور اس کے اوپر

(۲۳۹۶)۔ عزاء السیوطی فی الدر (۱/۳۲۳) إلى المصنف فقط

(۲۳۹۷) ثوبر هو ابن ابی فاختہ روی عن اسرائیل بن یونس۔

(۲۳۹۸)۔ أخرجه مسلم (۱/۱۵۷) من طریق مالک بن مغول۔ بہ۔

سے نیچے کی طرف اترتے ہیں وہاں آکر رک جاتے ہیں پھر وہیں سے وہ قبض کر لیے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (اذینشی السدرۃ ماغشی) جب چھپا لیتی ہے سدرہ کو جو چھپا لیتی ہے فرمایا وہ سونے کے پتنگے ہیں یا پروانے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں دی گئی تھیں اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی تھیں اور یہ بات بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کو بخش دے گا جو شرک نہیں کرتا ہوگا بلاکت میں ڈالنے والی چیزوں کو آپ کی امت میں۔

یہ الفاظ ابوالمنذر کی حدیث کے پاس ہیں اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مالک بن مغول کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خصوصی فضائل

۲۳۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو ابو المثنیٰ نے ان کو مسدود نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو ابو مالک نے ان کو ربیع بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمام لوگوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دیا گیا ہوں پوری زمین ہم مسلمانوں کے لئے مسجد بنا دی گئی ہے (کہ پاک زمین پر کہیں بھی نماز جائز ہے صرف مسجد میں نہیں) اور اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی کر دی گئی ہیں اور میں یہ آیات عطا کیا گیا ہوں سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے مجھ سے پہلے یہ انعام کسی کو نہیں دیے گئے اور نہ ہی میرے بعد کسی کو ملیں گے۔

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

۲۴۰۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد بن سلمہ نے انکو اشعث بن عبد الرحمن نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو الاشعث صنعانی نے ان کو نعمان بن بشیر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک تحریر لکھی تھی پھر اس کتاب میں سے دو آیات اللہ نے نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس کے گھر میں شیطان نہیں ٹھہر سکتا۔

۲۴۰۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ان کے دادا محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے انکو ابو عبد اللہ صید لای نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ربیع بن یحان بن سعید نے ان کو عباد نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو صالح نے ان کو نعمان بن بشیر نے انہوں نے کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے اور بے شک اس نے اس کتاب میں سے دو آیتیں اتاری ہیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا ہے جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۴۰۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور ابو بکر قاضی اور ابو سعید بن ابوعمر نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس اصم نے انکو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو صالح خازن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی تھی پھر راوی نے یہی حدیث ذکر کی مگر اس کی اسناد میں اس نے نعمان بن بشیر کا ذکر نہیں کیا۔

۲۴۰۳: ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو

(۲۳۹۹)۔ أخرجه المصنف في الدلائل (۴/۵ و ۴/۷) بنفس الإسناد.

(۲۴۰۰)۔ أخرجه الحاكم (۲/۲۶۰) من طريق حماد بن سلمة به وصحاه على شرط مسلم.

(۲۴۰۱)۔ عباد هو ابن منصور.

(۲۴۰۲)۔ أخرجه الحاكم (۱/۴۶۲) بنفس الاسناد وصححه الحاكم على شرط البخاری وتعقبه الذهبي بأن معاوية بن صالح لم يحتج به البخاری.

عبداللہ بن صالح مصری نے۔ ان کو خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابوالزہرہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابو ذر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیات کے ساتھ ختم فرمایا ہے اللہ نے وہ دونوں مجھے اپنے اس خزانے سے دی تھیں جو عرش کے نیچے ہے۔ انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ بے شک وہ دونوں نماز ہیں اور قرآن ہے اور دعائیں۔ یہ روایت موصول ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے اس روایت کو مرسل ذکر کیا ہے انہوں نے اس میں ابو ذر کا ذکر نہیں کیا اس میں جو ہمیں پہنچی ہے۔

۲۳۰۴..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے انکو ابو جعفر رزاز نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو ربیع بن حراش نے ان کو زید بن ظبیان نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں اور وہ اسی گھر کے خزانوں میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

۲۳۰۵..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن لماعب نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبصہ نے انکو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے فرمایا۔ ان کو ابو نعیم نے اور قبصہ نے دونوں کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبد الرحمن بن یزید نے ان کو ابو سعید نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھے اس کو کافی ہوں گی یا کفایت کریں گی۔ یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں اور ابن بشران کے ہیں۔ اور طلحہ کی روایت میں جو کہ عبد الرحمن بن یزید سے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علامہ نے ابو سعید سے اور میں نے ابو سعید کو پالیا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر مذکورہ روایت کو ذکر کیا۔

۲۳۰۶..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو احمد بن جعفر قطعی نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مثل حدیث حافظ کے اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابو نعیم سے اور بخاری مسلم نے اس کو کئی وجہ سے نقل کیا منصور سے اور اعمش سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۳۰۷..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد انیسوری نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے آدم بن سلیمان مولیٰ خالد بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے جب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَأَنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفَوْهُ يَحْسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔

تو صحابہ کرام کے دلوں میں کوئی ایسی بات داخل ہوگئی جو کسی شے سے داخل نہیں ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو ہم نے سنا اور

(۲۳۰۴)..... أخرجه ابن مردويه (كما في تفسير ابن كثير ۵۰۶) من طريق الأشجعي

(۲۳۰۵)..... أخرجه البخاري (۲۳۲/۶) عن أبي نعیم عن سفیان . به .

أخرجه أحمد (۲۳۳/۱) عن وکیع . به .

(۲۳۰۶)..... أخرجه مسلم (۱۱۶/۱) عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب وإسحاق بن إبراهيم عن وکیع . به .

ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کر لیا ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔

امن الرسول بما انزل الیہ من ربه والمؤمنون الخ

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لها ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا

ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کر دیا۔

واعف عنا وغفر لنا وارحمنا انت مولانا فیانصرنا علی القوم الکافرین

اللہ نے فرمایا کہ میں نے کر دیا۔

(۱) رسول ایمان لے آیا ہے اس کتاب کے ساتھ جو اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور مومن بھی۔ تا آخر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق انسان کے فائدے کے لئے جو کچھ اس نے کسب کیا اور اسی

کی جان و مال ہے جو کچھ اس نے غلط عمل کیا اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ اور پکڑ نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کر بیٹھیں اے

ہمارے رب ہمارے اوپر بوجھ نہ رکھنا جیسے آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ رکھ دیا تھا۔ (بندہ جب یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ میں نے قبول کر لی ہے۔ ہم سے تو درگزر فرما ہماری بخشش فرما ہمارے اوپر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے قوم کافر کے خلاف ہماری

مدد فرما۔ (بندہ جب یہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ) میں نے دعا قبول کر لی۔

۲۳۰۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد رازی نے بخارا میں ان کو محمد بن ابوب نے انکو ابو بکر بن ابوشیبہ نے

ان کو ولیع نے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث اور اس کا مفہوم امام مسلم نے صحیح میں روایت کیا ابو بکر بن ابوشیبہ سے اور وغیرہ سے۔

۲۳۰۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اشم نے انکو احمد بن

فضل صالح نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں

۔ فرمایا۔ یہ آیت نازل ہوئی تھی (امن الرسول بما انزل الیہ من ربه) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا جب آپ نے یہ الفاظ کہے۔

غفرانک ربنا والیک المصیر

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم لوگوں کو معاف کر دیا ہے۔ جب حضور نے یہ الفاظ کہے (ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا تو اللہ

تعالیٰ نے فرمایا میں تم سے مواخذہ نہ کروں گا۔ ربنا ولا تحمل علینا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر بوجھ نہیں رکھوں گا۔ (واجب

پڑا ہلربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا بہ) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نہیں اٹھواؤں گا۔ جب حضور نے دعا کی (واعف عنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً

میں نے تم سے درگزر کر لیا ہے۔ جب حضور نے دعا کی (واغفر لنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ جب حضور نے دعا کی

(وارحمنا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم پر رحم کر دیا ہے جب حضور نے دعا کی (فانصرنا علی القوم الکافرین) تو اللہ نے فرمایا یقیناً

میں نے تمہاری نصرت کر دی ہے قوم کافروں پر۔

دعا قبول ہوگئی

۲۳۱۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سلمۃ بن نبیط نے انہوں نے کہا میں نے

سنا ضحاک ابن مزاحم سے انہوں نے کہا جبریل علیہ السلام اس آیت کو لائے تھے اور ان کے ساتھ فرشتے تھے جس قدر اللہ نے چاہا۔ (امن

الرسول بما انزل اليه من ربه) یہاں تک (ربنا لاتواخذنا ان نسينا او اخطانا) تو اللہ نے فرمایا یہ دعا تیری قبول ہوگئی ہے (ربنا ولا تحمل علينا اصر اكما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به) تو اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے قبول ہے۔ واعف عنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قبول ہوگی۔ واغفر لنا کہی یہ تیرے لئے قبول ہوگی۔ وارحمنا کہی یہ بھی قبول ہوگی۔ انت مولنا فانصر على القوم الكافرين۔ فرمایا اللہ نے یہ تیرے لئے قبول ہوگئی۔

۲۴۱۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو النضر محمد بن محمد بن یوسف نے ان کو معاذ بن نخبہ قرشی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو ابو عقیل نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امن الرسول بما انزل اليه من ربه تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق بنتا ہے اس پر ایمان لایا جائے۔

۲۴۱۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران ابنائے ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے انکو یحییٰ بن سکن نے ان کو ابو عوانہ نصر بن طریف نے عاصم سے اس نے شععی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات دن کے شروع میں پڑھ لے تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ شام کرے گا اور اگر اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک قریب نہیں آئے گا اور کوئی ناخوشگوار بات نہیں دیکھے گا نہ اپنے اہل میں اور نہ ہی اپنے مال میں اور اگر دیوانے پڑھ دے تو وہ ہوش میں آجائے گا چار آیات شروع کی اور آیت کرسی اور دو آیات اس کے بعد کی اور تین آیات آخر سورۃ کی (یہ دس ہونیں)

قرآن نہ بھولنے کا نسخہ

۲۴۱۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نخبہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوسنان نے ان کو مغیرہ بن سہب نے انہوں نے کہا کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ قرآن کو نہیں بھولے گا چار آیات والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت کرسی اور سورۃ کی آخری تین آیات (یہ آٹھ آیات ہیں اگر آیت کرسی کے ساتھ والے دو شامل ہوں تو دس ہیں)۔

۲۴۱۴..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے انکو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابوالعباس حسن بن سفیان نسوی نے اور ابو بکر احمد بن داؤد سمنانی نے اور یہ الفاظ حدیث احمد کے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی عمار بن عمر مختار نے ان کو ان کے والد نے ان کو غالب قطان نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں کسی تجارت کے سلسلے میں کوفے میں آیا۔ میں حضرت اعمش کی رہائش کے قریب اتر اتو میں ان کے پاس آنے جانے لگ گیا رات کو وہ علیحدہ ہو جاتے اور تہجد پڑھتے ایک دفعہ جب وہ اس آیت سے گزرے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اصحاب علم بھی گواہی دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی غالب ہے حکمت والا ہے بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ تو حضرت اعمش کہنے لگے۔ میں بھی اسی چیز کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ تعالیٰ شہادت دیتے ہیں اور میں اس شہادت کو امانت رکھواتا ہوں یہ اللہ کے ہاں امانت ہے اور دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے بار بار اس کو کہتے رہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ جو کچھ سنا ہے میں پوچھوں گا لہذا میں صبح ان کے پاس گیا میں نے نماز صبح ان کے ساتھ پڑھی پھر میں نے ان سے عرض کی اے ابو محمد میں نے آپ سے سنا آپ کچھ دہراتے رہے۔ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ میں نے کہا کیا میں نے کہا کہ میں سال بھر سے آپ کے پاس رہتا ہوں اور

آپ نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں بتائی۔ فرمانے لگے میں اللہ کی قسم مزید ایک سال تک تمہیں اس بارے میں حدیث بیان نہیں کروں گا اور یہی بات انہوں نے اپنے دروازے پر لکھ دی چنانچہ میں بھی سال بھر رک گیا جب سال پورا ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر کہا اے ابو محمد سال پورا ہو گیا ہے پھر انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بتائی تھی ابو اکل نے عبد اللہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایسا عہد کرنے والے بندہ کے اللہ کی بارگاہ میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے میرے ساتھ عہد کیا تھا اور میں ان میں سے جو عہد پورا کرے زیادہ حقدار ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔

عمار بن مختار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں اور اس روایت کو ان دونوں کے سوا کوئی بھی نہیں لایا۔

سبع طوال کا یعنی سات بڑی سورتوں کا ذکر

۲۳۱۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو حبیب بن ابیہند نے ان کو عروۃ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سات بڑی سورتوں کا علم حاصل کیا وہ جبر ہے یعنی عالم ہے۔

۲۳۱۵: مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالشیخ نے ان کو وائل بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا۔ میں تورات کی جگہ سات بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ۔ مینین یعنی ایک سو آیات والی سورتیں دیا گیا ہوں اور انجیل کی جگہ۔ المثنیٰ دیا گیا ہوں اور مفصل زیادہ عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس حدیث میں سبع سے مراد سبع طوال اور بڑی سورتیں ہیں اور مینین سے مراد ہر وہ سورۃ ہے جو ایک سو آیت تک پہنچے یا سو سے کچھ اوپر ہو اور مثنیٰ وہ سورۃ ہے جو مائین سے کم ہو اور مفصل سے اوپر ہو اور اس وضاحت پر ابن عباس کی حدیث دلالت کرتی ہے جب انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اکسایا ہے اس پر کہ تم نے سورۃ براءۃ کا قصد کیا ہے حالانکہ یہ مائین میں سے ہے اور انفال کی طرف حالانکہ وہ مثنیٰ میں سے ہے۔ تم نے دونوں میں تفریق کی ہے اور پھر حدیث ذکر فرمائی ہے اور مناسب ہے کہ مثنیٰ سے مراد فاتحہ الکتاب ہے اور تحقیق ہم نے اس سے قبل بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن عباس سے جو اسی پر دلالت کرتی ہے۔

۲۳۱۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بظین نے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مثنیٰ عطا

(۲۳۱۴)۔ أخرجه ابن الجوزي في العلل المشاهية (۱۱۰/۱) من طريق عمار، به.

وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم تفرد به عمر بن المختار وعمر يحدث بالباطل. وقال العقيلي: لا يتابع عمار على حديثه ولا يعرف إلا به.

وانظر تاريخ بغداد (۱۹۳/۷) ومجمع الزوائد (۳۲۶/۶).

وعزاه العراقي في المعنى (كما في هامش الأحياء ۳۳۵/۱) إلى الشيخ.

(۲۳۱۵)۔ أخرجه أحمد (۸۲/۶) والحاكم (۵۶۳/۱) من طريق عمرو بن أبي عمرو، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۲۳۱۵)۔ مکرر. أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۰۱۲).

(۲۳۱۶)۔ أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۵۴/۲ و ۳۵۵) وصحاه.

کیے گئے اور سبع طوال بھی اور موسیٰ علیہ السلام سبع دیئے گئے تھے۔

۲۴۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ ولقد اتیناک سبعاً من المثنی والقرآن العظیم کہ ہم نے آپ کو سبع مثنی دی ہیں اور قرآن عظیم۔ فرمایا کہ اس سے مراد (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف (۷) یونس۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کے قول مثنی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ساتویں سورۃ میں بھول گیا۔

سبع مثنی کی تحقیق

۲۴۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ”سبعاً من المثنی“ فرمایا سبع طوال (سات بڑی سورتیں) مراد ہیں (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف (۷) یونس۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کے قول مثنی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ شے جس میں فیصلہ ہے اور قصص

۲۴۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابوشحیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ”سبعاً من المثنی“ فرمایا کہ یہ سات لمبی سورتیں ہیں شروع کی اور القرآن العظیم سے مراد پورا قرآن مراد ہے ایسے ہی انہوں نے کہا اور جو شخص اس قول کی طرف گیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مراد فاتحہ الکتاب ہے اس نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے جو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فاتحہ کے باب میں اور اس کی تفسیر دوسرے کی تفسیر سے اولیٰ ہے اور دوسری وجہ اولیٰ ہونے کی یہ بھی ہے کہ یہ سورۃ مکہ ہے اور سبع طوال اس کے بعد نازل ہوئی ہیں۔

۲۴۲۰:..... مجھے خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور اجازت دینے کے کہ ابو عمرو بن مطر نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحاق انما طی نے ان کو یوسف نے ہمیں خبر دی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے ان کو ابو العالیہ نے ”ولقد اتیناک سبعاً من المثنی“ انہوں نے فرمایا فاتحہ الکتاب سات آیات ہیں میں نے ربیع سے کہا وہ کہتے ہیں کہ مراد سبع طوال ہیں انہوں نے فرمایا تحقیق یہ آیت نازل ہو چکی تھی مگر اس وقت تک طوال میں سے کوئی شے نازل نہیں ہوئی تھی۔

۲۴۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو زیاد بن ابی مریم نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول۔ ”سبعاً من المثنی“ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سات اجزاء عطا کیے ہیں۔ میں حکم کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں۔ میں بشارت دیتا ہوں میں ڈراتا ہوں میں مثالیں بیان کرتا ہوں اور نعمتیں گنواتا ہوں اور تمہیں زمانوں کی خبریں دیتا ہوں۔

یہ حسن ہے مگر یہ کہ نبی کریم کی تفسیر دوسروں سے اولیٰ ہے اور اس بات کا احتمال بھی ہے کہ اس سے جمیع مراد ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے مثنی یہ جمیع قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثنی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے خوب صورت بات نازل کی ہے ایک جیسے مضامین والی

کتاب ہے دہرائے جانے والی ہے کیونکہ قصص اور اخبار بار بار آئے ہیں مکرر آئے ہیں یا مثانی بایں معنی ہے کہ پورا قرآن فکر رسا کرو بلکہ بار بار بے حد و حساب بار مکرر پڑھا جاتا ہے۔

۲۳۲۲: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ المثانی کیا ہے فرمایا کہ امثال اخبار اور عبرتیں اور مکرر ہیں ابن عباس نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے۔ اور ہم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے غیر مرفوع سے ابن عباس تک۔

۲۳۲۳: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید نے ان کو ہشیم نے ان کو حجاج نے ان کو ولید بن عیزار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ سبع طوال یعنی سات لمبی سورتیں ایسی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عطا کیے گئے ہیں اور کسی کو عطا نہیں کی گئیں موسیٰ علیہ السلام ان میں سے دو آیات دیے گئے تھے۔

۲۳۲۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ورقاء بن ایاس اسدی نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ آل عمران نساء کو پڑھ لے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حکما میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا صرف الفاظ کو نہ کہ نام نہیں بلکہ معنی مفہوم مطلب سمجھ کر پڑھنے کا نام ہے ورنہ خالی الفاظ پڑھنے سے کیسے حکیم و دانا کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے جو سرے سے مطلب ہی نہ جانتا ہو۔ فاعلموا یا اولی الابصار۔ مترجم) اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے وقاء سے اور کہا ہے کہ وہ شخص قاتلین اور فرمانبردار میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۳۲۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو البختری عبد اللہ بن محمد بن شاہد نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن بشر عبدی نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے والد سے عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ ان کے بدلے میں میرے لیے پوری دنیا مل جائے اور جو کچھ دنیا میں ہے سارا مل جائے۔ وہ آیات یہ ہیں۔

(۱) ان الله لا يظلم مثقال ذرة وإن تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه اجرا عظيما.

(۲) ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه.

(۳) ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء.

(۴) ولوانهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما.

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا۔ مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ان آیات کے بدلے میں دنیا و ما فیہا ہو میرا گمان یہ ہے کہ پانچویں آیت یہ تھیں۔

(۵) ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحيما.

۲۳۲۶: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے پھر مذکور کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ مجھے ان کے بدلے میں دنیا و ما فیہا مل جائے۔ میں جانتا ہوں کہ علماء جب ان آیات پر گزریں گے تو ان کو پہچان لیں گے اس کے بعد انہوں

نے ان آیات کو ذکر کر دیا اور ان کے آخر میں یہ کہا کہ:

و من يعمل سوء او يظلم نفسه الخ

۲۳۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو تراب احمد بن محمد واعظ نے نوقان میں ان کو تمیم بن محمد بن اسلم زاہد نے انکو مول بن اسماعیل نے انکو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تھے جب صبح ہوئی تو آپ سے کسی نے کہا یا رسول اللہ تکلیف کا اثر آپ کے اوپر واضح ہے۔ آپ نے فرمایا خبر دار میں اس حالت پر ہوں جو تم دیکھ رہے ہو اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اس حال میں بھی سب طوال پڑھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو مائدہ اور عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو

۲۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نصر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو سورہ مائدہ کی تعلیم دو اور اپنی عورتوں کو سورہ نور کی۔

علموا رجالکم سورۃ المائدہ و علموا نساء کم سورۃ النور۔

۲۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو لمثنی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو صالح بن زہیل نے ان کو عاصم اہول نے ان کو ام عمرو نے انہوں نے اپنے چچا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں لہذا ان پر سورہ مائدہ نازل ہوئی تو اس کے بوجھ سے سواری کی گردن ٹوٹ گئی (مراد ہے ٹوٹی جا رہی تھی یعنی سواری بمشکل برداشت کر رہی تھی)۔ (مترجم)

۲۳۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم علی بن موہل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق بیہقی نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے فرماتی ہیں سورہ مائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی حتیٰ کہ قریب تھی کہ اس کے بوجھ سے البتہ ٹوٹ جاتیں ہڈیاں اونٹنی کی۔

ذکر سورۃ النعام

۲۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے اور ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں

(۲۳۲۷)..... عزاء السیوطی فی الدر (۱۱۶/۲) إلى أبي يعلى وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وصححه والمصنف.

أخرجه الحاكم (۳۰۸/۱) بنفس الاسناد وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وانظر ابن خزيمة (۱۱۳۶)

(۲۳۲۸)..... عزاء الشوكاني في الفوائد المجموعة (ص ۱۲۶، ۱۲۷) إلى سعيد بن منصور وقال المحقق: عتاب بن بشير وخصيف فيهما كلام.

(۲۳۲۹)..... عزاء السیوطی فی الدر (۲۵۲/۲) إلى ابن أبي شيبة في مسنده والبعري في معجمه وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن أم

عمرو بنت عيسى عن عمها.

أخرجه ابن مردويه (كما في ابن كثير ۳/۳) من طريق صالح بن سهيل. به.

(۱)..... فی الأصل سهل.

(۲۳۳۰)..... عزاء السیوطی فی الدر (۲۵۲/۲) إلى أحمد وعبد بن حميد وابن جرير ومحمد بن نصر في الصلاة والطبرانی وابعه في

الدلائل والمصنف عن أسماء بنت يزيد أخرجه أحمد (۳۵۸/۶) عن إسحاق بن يوسف عن سفيان. به.

(۲۳۳۱)..... أخرجه الحاكم (۳۱۳/۲ و ۳۱۵) بنفس الاسناد.

حدیث بیان کی ہے محمد بن عبد الوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن عبد الرحمن نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے کہ جب سورۃ انعام نازل ہوئی رسول اللہ نے سبحان اللہ کہا اس کے بعد فرمایا اس سورۃ نے اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں کو ساتھ لیا ہے جنہوں نے آسمان کا بالائی کنارہ اور افق بھر دیا ہے۔ (یعنی اس کلام مقدس کی عظمت و تقدس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اتنی کثیر تعداد کے جھرمٹ میں اسے نازل کیا ہے جو اس کو ذات رسالت تک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر بطور استقبال بھیجے گئے تھے۔ سبحان اللہ۔) (مترجم) ۲۴۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن موہل نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن منکدر نے فرمایا جب سورۃ انعام نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے اللہ کی تسبیح بیان کی اور فرمایا یہ سورۃ فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد ساتھ لائی ہے جس سے آسمان کا افق بھر گیا ہے۔

۲۴۳۳: ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو ابو بکر سالمی نے ان کو ابن ابی ندیک نے ان کو عمرو بن طلحہ نے ان کو نافع بن مالک ابی اسمیل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ انعام نازل ہوئی تو اسکے ساتھ فرشتوں کی اتنی بڑی جماعت تھی جس نے مشرق سے مغرب تک کے خلا کے کنارے کو بھر دیا تھا۔ ان کی تسبیح کا شور اٹھا ہوا تھا اور زمین ان کے ساتھ بل رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ العظیم۔

۲۴۳۴: اور ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے انکو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن درستویہ فارسی نے انکو ابو بکر احمد بن محمد بن سالم نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

سلیمان بن موسیٰ کی وضاحت

۲۴۳۵: ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن علی بن احمد مقری نے خسر و گردی نے ان کو ابو بکر محمد بن اسماعیل وراق نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو ابو علی حسن بن احمد بن حسن صیدلانی نے ان کو حدیث بیان کی ابو الفضل بزلیغ بن عبید بن بزلیغ بن زرار مقری نے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان بن موسیٰ سے جس نے مجھ سے پانچ لیے (غیر واضح ہے) پھر کہا کہ تجھے کافی ہے (ممکن ہے پانچ وعدے لیے ہوں) میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا تھا مسلم بن عیسیٰ سے اس نے بھی مجھ سے پانچ پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کہ کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور اضافہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا حمزہ بن حبیب زیات سے اس نے مجھ سے پانچ پھر مجھ سے کہا کافی مجھ کو میں نے کہا اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان امش پر اس نے مجھ سے پانچ لیے پھر کہا کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور فرما دیجئے۔ انہوں نے کہا میں نے پھر یحییٰ بن وثاب پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا ابو عبد الرحمن سلمیٰ پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے پھر مجھ سے کہا کہ میں نے پڑھا علی بن ابوطالب پر یعنی امیر المومنین پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اے امیر المومنین اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کافی ہے تجھے اسی طرح نازل کیا گیا تھا پانچ پانچ اور جو شخص یاد کرے گا پانچ پانچ نہیں بھولے گا۔ مگر سورۃ انعام پانچ پانچ

(۲۴۳۳) - قال الہیثمی فی المجمع (۲۰/۷) رواہ الطبرانی فی الکبیر عن شیخہ محمد بن عبد اللہ بن عرس عن احمد بن محمد بن ابی

بکر السالمی ولم أعرفہما وبقیۃ رجالہ ثقات۔

(۱) - غیر واضح فی الأصل وتقرأ (القاری)

(۲) - غیر واضح بالأصل۔

(آیات نہیں نازل ہوئی) وہ نازل ہوئی تھی یکبارگی۔ ایک ہزار فرشتوں میں پھر ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے ساتھ لئے گئے تھے یہاں تک کہ اس کو انہوں نے رسول اللہ کے سپرد کیا تھا نہیں پڑھی جائے گی کسی علیل پر مگر اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا کرے گا۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

یہ حدیث اگر اس کی اسناد صحیح ہو تو گویا کہ ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے نکلے اور باقی فرشتے وہ تھے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر سے تھے اور اس کی اسناد میں وہ راوی ہیں جو پیچانے نہیں جاتے۔

سورة اعراف، سورة توبہ، سورة نور کا ذکر

۲۴۳۶: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن فرج نے ان کو عمرو بن خالد حرانی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابو صخر نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا۔

لمن الملك اليوم؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فرمائے گا۔ للہ الواحد القہار۔ اللہ واحد زبردست کی ہے پھر آسمان وزمین پھینک دیے جائیں گے پھر لوٹائے جائیں گے البتہ تحقیق میں نے دیکھا تو منبر بل رہا تھا۔ فرمایا فابین الجبارون واین المتکبرون۔
اعلان ہوگا کہاں ہیں ظالم و جابر لوگ؟ کہاں ہیں مغرور و متکبر لوگ؟ پکارا اس کو ایک کونے سے (آذناک مامنا من شہید۔ ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ نہیں تھا ہم میں سے کوئی گواہ) حضور ہر جمعہ سورة اعراف کی آخری آیت کی قراءت ترک نہیں کرتے تھے۔

۲۴۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے اور حثیم اور خالد بن عبد اللہ نے ان کو حصین بن عبد الرحمن نے ان کو ابو عطیہ ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ تم لوگ سورة براءۃ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورة نور سکھلاؤ اور ان کو چاندی کے زیور استعمال کراؤ۔

ایمان داری سے سوچنے کی بات ہے کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم مردوں عورتوں کو صرف توبہ اور نور کے الفاظ رٹوانے کے لئے تھا؟ یہ باعث عبرت ہے ان تمام مسلمانوں کے لئے جو جمود کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو صرف الفاظ پڑھا کر عہدہ برا ہونا چاہتے ہیں۔ (مترجم)

سورة هود کا ذکر

۲۴۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو محمد فرح ارزق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابو عمران جوئی نے ان کو عبد اللہ بن رباح نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
جمعہ کے دن سورة هود پڑھا کرو۔

۲۴۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے کہ میں نے سنا تھا ابو علی سری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں

(۲۴۳۶)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/۶۸۵) وقال ابن عدی: أبو صخر هو: حميد بن زياد له أحاديث صالحة روى عنه ابن لهيعة نسخة ۱ هـ۔ وقال ابن عدی إنما نكرت عليه. یعنی أبو صخر. هذين الحديثين (المؤمن مؤلف) وفي القدره وسائر حديثه أرجو أن يكون مستقيماً

(۲۴۳۸)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳/۳۱۹) إلى الدارمي وأبي داود في المراسيل وأبو الشيخ وابن مردويه والمصنف

أخرجه الدارمي (۲/۴۵۳) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۱)..... في (أ) عالم فرج.

(۱)..... في (أ): أو.

نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سے بھی یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا تھا شیعنی ہود کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں میں نے کہا کیا چیز ہے جس نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہے۔ انبیاء کے واقعات نے اور امتوں کی ہلاکت کے تذکروں نے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ اللہ کے اس فرمان نے۔ فاستقم کما امرت۔ آپ سیدھے رہے جیسے آپ کو حکم ہوا ہے یا ثابت رہیں اور استقامت اختیار کیے رہے جیسے آپ کو حکم ہو رہا ہے۔

سورہ نحل میں واقع خیر و شر کی جامع آیت کا ذکر

۲۳۳۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عتبری نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا منصور بن معتمر سے وحدیث بیان کرتے ہیں عامر سے انہوں نے کہا۔ شیتہ بن شکل اور مسروق بن اجدع ایک ساتھ بیٹھے دوزانو میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے عبد اللہ سے جو کچھ حدیث سنی ہے آپ بیان کریں اور میں تیری تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور تم تصدیق کرنا۔ شیتہ نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ فرماتے تھے۔ بے شک قرآن مجید میں خیر و شر کی جامع آیت سورۃ نحل میں ہے وہ یہ ہے۔

ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون
بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا اور نیکی کرنے اور قربت داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائیوں سے اور برائی سے اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

سورۃ کہف کا ذکر

۲۳۳۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن عبد الوہاب فراء نے اور محمد بن حجاج ابو جعفر اور جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو خثیمہ نے ان کو ابو الحلق نے براء سے انہوں نے کہا۔

ایک آدمی سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بڑھا ہوا تھا دو رسیوں دو باگوں کے ساتھ۔ اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ چنانچہ بادل گھومنے لگا اور قریب آگیا اور گھوڑا اس سے ڈرنے لگا جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سیکنہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اس کو عمرو بن خالد سے اس نے ابو خثیمہ زہیر بن معاویہ سے۔

۲۳۳۲..... اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابو القاسم عبید اللہ بن محمد بن علی الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو جعفر صائغ نے اور

حسن بن سلام نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو الحلق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا براء سے انہوں

(۲۳۳۰)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۵۶/۲) وصحاحه.

(۲)..... فی (ب) واحديثك

(۲۳۳۱)..... أخرجه مسلم (۵۳۸، ۵۳۷/۱) عن يحيى بن يحيى عن أبي خثيمة. به.

وأخرجه البخاري (۲۳۲/۶) عن عمرو بن خالد عن أبي خثيمة زهير. به.

(۳)..... فی (ب) : نستطين

(۴)..... فی (ب) تدنوا.

نے کہا کہ ایک آدمی نے سورۃ کہف پڑھی اور اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ جانور بدکنے لگا آدمی نے ایک بادل کی طرف دیکھا جس نے اس کو چھپالیا تھا یا کھر اور دھند نے۔ پس گھبرا گیا لہذا گھبرا کر حضور کی خدمت میں گیا اور ماجرا بتایا کہ میں پڑھ رہا تھا اور ایسے ایسے ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہیے تھا اے فلا نے بے شک سیکڑ نازل ہوئی تھی قرآن کے لئے یا قرآن کے پاس۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

۲۴۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے اور ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق عغانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو معدان بن ابو طلحہ نے ان کو ابو الدرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہمام اور ہشام اور شعبہ کی روایت سے۔

۲۴۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو مجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابو سعید خدری نے فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے ایک نور روشنی کرے گا اس کے اور بیت اللہ کے درمیان یہی محفوظ ہے موقوف ہے اور اس کو روایت کیا ہے نعیم بن حماد نے ہشیم سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے۔

۲۴۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو علی حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابو منصور سلیمان بن محمد بن فضل بن جبریل بجلی نے نہروان میں ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ہشیم نے پھر اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل بطور مرفوع روایت کے۔

۲۴۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو عبد اللہ بن سعد نے ان کو احمد بن نصر بن عبد الوہاب نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو مجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابو سعید خدری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص سورۃ کہف ایسے پڑھے جیسے نازل ہوئی ہے اس کے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

۲۴۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابو شعیب حرائی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو مغیرہ نے ام موسیٰ سے وہ کہتی ہے کہ حسن بن علی جب بستر پر آتے رات کے وقت تو ایک تختی لائی جاتی جس میں سورۃ کہف تھی۔ وہ اسے پڑھ لیتے تھے فرماتی ہیں کہ یہ لوح ان کے ساتھ گھمائی جاتی تھی وہ جہاں جہاں اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔

(۲۴۴۲)..... أخرجه البخاری فی علامات النبوة (فتح ۶/۲۲۲) (ومسلم فی الصلاة) عن طریق شعبہ بہ (تحفة الأشراف ۲/۵۳)

(۲۴۴۳)..... أخرجه مسلم (۱/۵۵۵ و ۵۵۶) من طریق ہمام و ہشام و شعبہ جمعاً عن قتادہ۔ بہ

(۲۴۴۴)..... أخرجه الحاكم (۲/۳۶۸) من طریق نعیم بن حماد عن ہشیم۔ بہ مرفوعاً وصححه الحاكم وقال الذہبی: نعیم ذو منا کبر۔

(۱)..... فی (أ) سعید۔

(۲۴۴۷) المغیرة هو: ابن مقسم الضبی۔

(۲)..... فی (أ): الأشعث۔

(۳)..... فی (أ): فقلت وکان۔

۲۳۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلی نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ((ح)) اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے انکو ابو العباس محمد بن اسحاق صنفی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبد الرحمن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمر بن شعیب نے انکو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ کہف کا پڑھنا جس کو توراۃ میں الحاکمہ کے نام کے ساتھ پکاری جاتی ہے۔ وہ حائل ہو جاتی ہے اس کو پڑھنے والے اور جہنم کے درمیان۔ محمد بن عبد الرحمن اس کے ساتھ مفرد ہے اور وہ منکر ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل سورۃ کہف سورہ مریم سورۃ طہ سورۃ انبیاء کا ذکر

۲۳۳۹: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمد یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلاؤس نے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحاق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبد الرحمن بن یزید سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابن مسعود سے وہ فرماتے تھے کہ سورۃ بنی اسرائیل سورۃ کہف سورۃ مریم سورۃ طہ سورۃ انبیاء یہ ساری سورتیں عتاق اول ہیں جو اپنی جودۃ میں اعلیٰ درجے پر ہیں اور قرآن کی پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے آدم بن ابویاس نے۔

عتاق عتیق کی جمع ہے۔ عربوں کی عادت تھی کہ وہ ہر اس چیز کو جو جودۃ میں اچھی ہونے میں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی اس کو عتیق کہتے تھے گویا کہ بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان سورتوں میں لفظی اور معنوی اعلیٰ درجے کی جودۃ ہے فصاحت ہے بلاغت ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سورتوں کی فضیلت مراد لی ہے جو بوجہ اس کے کہ یہ سورتیں مشتمل ہیں ذکر قصص پر اور اخبار انبیاء علیہم السلام پر اور اجتہاد و الم پر اور خلا و کہتے ہیں اس مال کو جو قدیم اور پرانا ہو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد ہے کہ یہ پانچوں سورتیں ان پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں جو ابتدائے اسلام میں نازل ہوئی تھیں کیونکہ یہ پانچوں سورتیں مکی ہیں اور ان سورتوں میں سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہلے پڑھا تھا اور حفظ کیا تھا۔

۲۳۵۰: ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن عمران بالسی نے اور عبد اللہ بن موسیٰ بن صقر نے اور احمد بن موسیٰ بن الحویہ اور عمران بن موسیٰ سجستانی نے ((ح)) اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو عبد اللہ بن صقر بن موسیٰ بن حلال نے اور خثام بن بشر بن عمر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن منذر حرزانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابراہیم بن مہاجر بن مسمار نے انکو عمر بن حفص بن ذکوان نے ان کو مولیٰ الحرقة نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا طہ کو یسین کو آدم کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل جب فرشتوں نے قرآن مجید سنا تو بولے مبارک باد ہو اس امت

(۲۳۳۹)..... أخرجه البخاری (۳۹/۹) فتح عن آدم بن أبي إياس. به.

(۱) ما بين المعكوفين من (ب)

(۲) ما بين المعكوفين من (ب)

(۳) ما بين المعكوفين من (ب)

(۲۳۵۰)..... أخرجه ابن عدی (۲۱۸/۱) عن يحيى بن محمد. به.

وقال ابن عدی: إبراهيم بن مهاجر لم يجد له متكرراً من حديث "قراطه ويس" لأنه لم يروه إلا إبراهيم بن مهاجر ولا يروى بهذا الاسناد ولا يغير هذا لاسناد هذا المتن إلا إبراهيم بن مهاجر هذا وباقي احاديثه سالحة

وأخرجه الدارمی (۳۵۶/۲) عن إبراهيم بن المنذر. به.

تنبيه: في الكامل لابن عدی: (السجستاني) بدلاً من (ابراهيم الحربي) بدلاً من (مولى الحرقة)

کے لئے جس پر ایسا قرآن اترے گا اور مبارک ہوں گے وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے اور مبارک ہوں گی وہ زبانیں جو اس کو تکلم کریں گی۔
حضور کا یہ قول۔ قراء۔ اس کا مطلب ہے ان دونوں کے ساتھ کلام فرمایا اور ان دونوں سورتوں کو فرشتوں کو سمجھایا تھا۔

سورة الحج اور سورة نور اور دیگر سورتوں کا ذکر

۲۳۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے مسور بن مخزومہ سے انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سورة بقرہ، سورة نساء اور سورة مائدہ، سورة حج اور سورة نور کو دیکھو بے شک ان میں فرائض یعنی احکامات ہیں۔

۲۳۵۲:..... ہمیں نے روایت کی ہے حصین سے اس نے ابو عطیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے لکھایا فرمایا کہ سورة برآة۔ تم لوگ خود دیکھو اور اپنی عورتوں کو سورة نور سکھاؤ۔

۲۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبد الوہاب بن ضحاک نے ان کو شعیب بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انہیں بالاحانوں میں نہ بٹھاؤ اور نہ ہی ان کو تحریر سکھاؤ یعنی عورتوں کو بلکہ انہیں سوت کا تنا اور سورة نور کی تعلیم دو۔

۲۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن ابراہیم شامی نے ان کو شعیب بن اسحاق نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور وہ حدیث اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۲۳۵۵:..... مکرر ہے۔ ہم نے روایت کی ہے سورة نور کی ان کو بھی عورتوں کو تعلیم دینے کے بارے میں تو یہ مجاہد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے۔

سورة الم تنزيل السجدة اور تبارک الذی بیدہ الملک کا ذکر

۲۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر نے ان کو ابولیف نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک کہ سورة الم تنزيل السجدة نہ پڑھ لیتے اور تبارک الذی بیدہ الملک۔

۲۳۵۶:..... طاؤس نے کہا کہ فضیلت رکھتی ہیں یہ دونوں سورتیں پورے قرآن مجید پر ساٹھ نیکیاں۔

۲۳۵۶:..... مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابو نصر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو خنیثمہ نے زہیر بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں میں نے ابو الزبیر سے کہا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی

(۲۳۵۱)..... أخرجه الحاكم في المستدرک (۳۹۵/۲) بنفس الاسناد وصحاحه

(۲۳۵۳)..... أخرجه الحاكم (۳۹۶/۲) بنفس الاسناد وصححه الحاكم وقال الذهبي: بل موضوع وأفته عبد الوهاب قال أبو حاتم: كذاب.

(۲۳۵۶)..... مکرر. أخرجه الحاكم (۳۱۲/۲) بنفس الاسناد وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه لأن مداره على حديث

ليث بن أبي سليم عن أبي الزبير.

وانظر الترمذی (۲۸۹۲) ومسنده أحمد (۳۳۰/۳)

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وہ سورۃ المجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے ابو الزبیر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو صفوان اور یا کہا کہ صفوان نے۔

سورۃ یسین کا ذکر

۲۳۵۷: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انکو خبر دی ہے ابو الطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو محمد بن عبد الرحیم نے ان کو عبدان نے۔ (ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو حسن بن علی بن بحر بن بری نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو ابو النعمان نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن مبارک نے سلیمان تیمی سے ان کو ابو عثمان نے جو کہ نہدی نہیں ہے ان کو ان کے والد نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کے قریب سورۃ یسین پڑھا کر اور عبدان کی روایت میں ہے اپنے موتی پر شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یعنی مختصر بن پر یعنی جن پر موت حاضر ہو گئی ہو یعنی موت کے وقت۔

۲۳۵۸: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو ابو عمر ضریر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ایک آدمی سے اس نے معقل بن یسار مزینی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ یسین پڑھے اللہ کی رضا کے لئے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کو اپنے موتی کے پاس یعنی انتقال کے وقت ان کے پاس پڑھا کرو۔

۲۳۵۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبد الرحمن شعمی نے ان کو حسان بن عطیہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ یسین پڑھی گویا کہ دس مرتبہ قرآن مجید پڑھا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۳۶۰: اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے۔ (ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان زاہد نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ان کو ابو الفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ بن حازم ازدی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن فضل زاہد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حمید بن عبد الرحمن نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو ہارون بن محمد نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل یسین ہے جو شخص یسین پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی قرأت کے بدلے میں دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا لکھ دیں گے۔

(۲۳۵۷)..... أخرجه الحاكم (۵۶۵/۱) بنسب الاسناد وصححه وقال : أوقفه يحيى بن سعيد وغيره عن سليمان التيمي والقول فيه ابن المبارك إذ الزيادة من الثقة مقبولة.

(۱)..... ما بين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۳۵۸)..... ضعفه الالباني (هامش المشكاة ۱/ ۶۶۸)

(۱)..... ما بين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۳۶۰)..... أخرجه الترمذی (۲۸۸۷) عن قتيبة وسفيان بن وكيع قالوا حدثنا حميد بن عبد الرحمن . به .

وقال الترمذی : غريب .

۲۳۶۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمید بن عبد الرحمن نے پھر اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۳۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن سخیو نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن ابوسرہ مکی نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابو العوام نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ہر رات سورۃ یسین پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔

۲۳۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن اخطی نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو یوسف بن سلیمان جمال نے ان کو محمد بن حاتم رقی نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو زیاد بن خثیمہ نے ان کو محمد بن جوادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورۃ یسین اللہ کی رضا کے لئے پڑھے اسے بخش دیا جائے گا ابوہمام نے ولید بن شجاع نے انہوں نے اپنے والد سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۳۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو علی حسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو عمر بن ایوب سقطی نے اور عبد اللہ بن صالح بخاری نے اور محمد بن اسحاق ثقفی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو زیاد بن خثیمہ نے ان کو محمد بن جوادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یسین پڑھے اللہ تعالیٰ اس رات اس کی مغفرت کر دیں گے۔

۲۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابوالیس نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو زر عبد بن احمد بن محمد مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ بشر بن محمد بن عبد اللہ مزنی نے ان کو محمد بن عبد الرحمن شامی نے ان کو اسماعیل بن ابوالیس نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر جدعانی نے قریش سے بنو تمیم سے اہل مکہ سے سلمان بن مرقع جندی سے ہلال سے اس نے صلت سے یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ سورۃ یسین کو توراۃ میں معمر کہا جاتا ہے۔ کہا گیا کہ معمر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں صاحب یسین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور خیر کے رہتا ہے اور دنیا آزمائشیں اور مصیبتیں اس سے تھک جاتی ہیں اور آخرت کے ہول اور ڈر اس سے رفع ہوتے ہیں اور یہ دفع کرنے والی اور فیصلہ کرنے کے نام سے پکاری جاتی ہے صاحب یسین سے ہر برائی دفع ہوتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے جو شخص اسے پڑھ لیتا ہے اس کے لیے بیس حج کے برابر ہو جاتی ہے اور جو شخص اس کو سنتا ہے اس کے لیے ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہوتی ہے جو شخص اس کو لکھ کر پھر اس کو پی جائے اس کے پیٹ میں ہزار دوا داخل ہوتی ہے اور ہزار روشنی اور ہزار یقین اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اور کھینچ لیا جاتا ہے اس سے ہر کھوٹ اور ہر بیماری منفرد ہو اس کے ساتھ محمد بن عبد الرحمن اس نے نقل کی سلیمان سے وہ منکر ہے۔

(۲۳۶۲)..... أخرجه المصنف فقط (کنز العمال ۲۶۲۵)

(۱)..... ما بین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۳۶۵)..... أخرجه ابن الجوزی فی الموضوعات (۲۳۷/۱) من طریق أحمد بن عبد الرحمن الشامی. به وقال ابن الجوزی قال النسائی: محمد بن عبد الرحمن الجدعانی متروک الحدیث.

وقال ابن عراق فی تنزیہ الشریعة (۲۸۹/۱): الجدعانی لم ینہم بکذب بل وثق فقال فیہ أحمد وأبو زرعة لا بأس به فغایة حدیثه أن یكون ضعیفاً.

(۱)..... ما بین القوسین من (ب)

ایک دفعہ یاسین پڑھنا دس بار قرآن پڑھنے کے برابر ہے

۲۳۶۶: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معتمر نے انکو طالوت بن عباد نے ان کو سید ابوہ اتم نے ابو سلیمان تیمی سے اس نے ابو عثمان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ یسین پڑھے گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھ لیا اور کہا ابو سعید نے جس نے یسین پڑھی ایک بار پڑھی گویا کہ اس نے دو بار قرآن پڑھ لیا ہو۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے سنی ہے اور آپ نے وہ حدیث بیان کی ہے جو آپ نے سنی ہے۔

سورہ کہف کی دس آیات پڑھنے سے دجال کے فتنے سے حفاظت

۲۳۶۷: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو ابو قلابہ نے انہوں نے کہا جو شخص سورہ کہف کی دس آیات یاد کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک حفاظت میں رہے گا اگر اس کو دجال پالے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور قیامت کے دن وہ شخص اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

اور جو شخص اسے پڑھے اور وہ گمراہ ہو ہدایت پائے گا یا بھٹکا ہو پڑھے تو راستہ مل جائے گا اور جو شخص پڑھے جب کہ اس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اسے گم شدہ چیز مل جائے گی اور جو شخص طعام یا غلے کی قلت کا کم پڑنے کا خوف کرے اور اسے پڑھے اس کو پورا ہو جائے گا اور جو شخص اسے میت کے پاس پڑھے اس پر موت آسان ہو جائے جو شخص اس کو عورت کے پاس پڑھے جس کے بچہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا عورت کی ہلاکت کا ڈر ہو اس پر ولادت آسان ہو جائے گی جو اسے ایسے پڑھے ایسے ہوگا جیسے اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا ہو۔ ہر شے کا قلب ہوا کرتا ہے اور قرآن کا قلب یسین ہے۔ اسی طرح نقل ہوا ہے ہماری طرف اس اسناد کے ساتھ ابو قلابہ کے قول سے جب کہ وہ بڑے تابعین میں سے تھے وہ اس کو نہ کہتے اگر یہ صحیح ہو اس سے مگر پہنچانے کے لئے۔

۲۳۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمن سبعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو عمرو بن ثابت بن ابوالمقدام نے ان کو محمد بن مروان نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی نے انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے دل میں قسوت اور سختی پائے اسے چاہئے کہ وہ لکھے یسین والقرآن الحکیم ایک پیالے میں پھر اس کو پی جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ایسے ہی روایت کیا گیا ہے اس حکایت میں اور اس سے قبل والی حدیث میں اور ابراہیم اس کو ناپسند کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو تو پھر کراہت کا اور ناپسند کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی صحت میں شک ہو۔ واللہ اعلم۔

۲۳۶۹: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابراہیم نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ قرآن مجید لکھا کرتا تھا اور اسے پی جاتا تھا پھر فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا تھا عنقریب اس پر کوئی مصیبت آئے گی۔

(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) من (ب) : عسر

(۳) من (ب) : للکراہیۃ

سورہ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کا ذکر

۲۳۷۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح ابن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ فرماتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ روزے شاید آپ چھوڑنا نہیں چاہتے اور کبھی چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ شاید روزے نہیں رکھیں گے اور آپ ہر رات سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر پڑھ لیا کرتے تھے۔

”حوامیم“ یعنی حم کے لفظ سے شروع ہونے والی سورتوں کا ذکر

ابن ابوجمید کی روایت میں جو داخل ہے حوامیم کا ذکر ہو یا طواسین وغیرہ کا ذکر۔

۲۳۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو جمید بن سفیان نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب نے ابن ابوجح سے اس نے مجاہد سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حوامیم قرآن کا دیباچہ اور ریشم ہیں (یا جو ان خوبصورت اونٹنیاں ہیں یعنی باغت اور خوبصورتی میں)۔

۲۳۷۲: سفیان نے کہا اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب بن ابوثابت نے ایک آدمی سے کہ وہ حضرت ابوداؤد کے پاس گئے وہ مسجد میں تھے یا یوں کہا کہ وہ مسجد بنا رہے تھے انہوں نے فرمایا مسجد میں یا کہا کہ یہ کیا ہے؟ یعنی کس لیے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اکل حوامیم کے لئے ہے۔

۲۳۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر احمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو معاویہ نے ان کو عبد الرحمن بن ابوبکر نے۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے انکو ابوبہل بن زیاد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو عبد الرحمن بن ابی بکر ملیکی نے ان کو زرارہ بن معب نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت آیت کرسی اور دو آیات شروع کی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العظیم پڑھے گا۔ اس دن شام تک اس کی حفاظت ہوگی اور اگر ان کو شام کو پڑھ لے اس رات کو صبح تک حفاظت ہوگی۔

۲۳۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے ان کو ابوالاحمد قاسم بن ابوصالح غسانی (ہمدانی) نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو محمد بن ایوب بن جعفر بن ابوسعید مقبری (قرشی) نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابی فدیك نے ان کو اسحاق بن ابراہیم اور عبد الرحمن بن ابوملک نے

(۲۳۷۰)..... أخرجه الحاكم (۳۳۴/۲) بنفس الاسناد.

(۱)..... ما بين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۳۷۱)..... أخرجه الحاكم (۳۳۷/۲) بنفس الاسناد

(۲)..... ما بين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۳۷۲)..... أخرجه الترمذی (۲۸۷۹) من طریق عبد الرحمن بن أبي بكر المليكي. به.

وقال الترمذی غریب. وقد تكلم بعض أهل العلم فی عبد الرحمن بن أبي بكر بن أبي مليكة المليكي من قبل حفظه.

(۳)..... ما بين القوسين من (ب)

(۴)..... ما بين القوسين من (ب)

(۵)..... ما بين القوسين من (ب)

(۶)..... فی الأصل (الأوله)

ان کو زرارہ بن مصعب نے ان کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات آیت کرسی اور حم (مومن) والیہ المصیر تک پڑھے رات کو تو صبح تک صبح پڑھے تو رات تک حفاظت اس کی رہے گی۔

سورۃ دخان کی فضیلت

۲۴۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن ابراہیم بن حامد بزاز نے (ہمدان میں) انکو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عمرو بن عبد اللہ نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص رات کو سورۃ دخان کو پڑھے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عمر بن یونس نے عمر بن عبد اللہ بن ابوشعم سے اور عمر بن عبد اللہ منکر الحدیث سے۔

۲۴۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اہلق طیبی نے ان کو عبد اللہ بن احمد جیمی نے انکو ابویحییٰ بن ایوب نے ان کو مصعب بن سلام نے ہشام بن ابومقدام سے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ میں سورۃ دخان پڑھے صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲۴۷۷:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبد الرحمن سلمی نے انکو احمد بن علی بن حسن نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عمار بن ہارون ثقفی نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص شب جمعہ کو خم دخان پڑھے اور سورۃ یسین صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں ہشام منفرد ہے اور وہ اسی طرح ضعیف بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے اس کو حسن سے روایت کیا ہے جیسے اس کا ذکر یسین سورۃ میں گزرا ہے۔

۲۴۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حسین بن حسن بن محمد بن قاسم (غصائری) نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو زاز نے ان کو ابوعوف عبد الرحمن بن مرزوق بزوری نے ان کو یحییٰ بن ابراہیم (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد نے ان کو عبد الصمد بن فضل نے ان کو یحییٰ بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن ابوجمید نے ان کو ابوالاسود نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قرآن مجید پر عمل کرو اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانو اس کے ساتھ اقتداء کرو اس میں سے کسی شے کے ساتھ بھی کفر نہ کرو۔ اس میں سے جو چیز تمہارے اوپر متشابہ ہو (جس کی مراد واضح نہ ہو پائے) اس کو اللہ اور اہل علم کی طرف میرے بعد لوٹانا جیسے وہ تمہیں حکم کریں اور توراۃ انجیل اور زبور پر اور ان سب پر جو دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطاء کئے ہیں ایمان لاؤ۔ قرآن اور اس کے اندر کا بیان تمہیں کافی رہے گا قرآن شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہے اور وہ ماحل جھگڑنے والا ہے جس کی تصدیق کی گئی ہے خبردار

(۲۴۷۵) أخرجه الترمذی (۲۸۸۸) من طریق زید بن حباب. به.

وقال الترمذی : غریب

(۱)..... فی (ا) : عمر.

(۲۴۷۶)..... عزاه السيوطی فی الدر (۲۳/۶) إلى ابن الضريس والمصنف.

(۲۴۷۷)..... أخرجه ابن ضريس والمصنف (کنز العمال ۲۶۹۸)

(۲۴۷۸)..... أخرجه الحاكم (۵۶۸/۱) عن بكر بن محمد. به وصححه الحاكم وقال الذهبي : عبيد الله بن أبي حميد قال أحمد : تركوا حديثه.

(۲)..... من (ب) : العضاندی. (۲)..... من (ب) عبد الرحيم.

(۴)..... من الأصل أحمد وعدا من (ب) (۵)..... ما بين المعكوفين سقط من (ب)

(۶)..... ما بين المعكوفين سقط من (ب)

بے شک ہر آیت کے لیے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگی بے شک میں پہلے لوگوں کے تذکرے سے سورۃ بقرہ عطا کیا گیا ہوں اور موسیٰ علیہ السلام کے الواح میں سے سورۃ طہ اور طواسین اور حوامیم عطا کیا گیا ہوں اور مجھے فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہے یہ الفاظ عبد الصمد بن فضل کی روایت کے ہیں اور ابو عوف کی روایت میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں اور ق سے والناس تک زیادہ ہیں۔

۲۳۷۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے۔ ان کو عمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہیں تھے جب تک تبارک الذی اور حم سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے اور فرمایا کہ حم سات ہیں اور جہنم کے دروازے سات ہیں ہر حم ایک ایک دروازے سے آئے گی اس دروازے پر ٹھہرے گی اور کہے گی اے اللہ اس دروازے سے اس کو داخل نہ کر جو میرے ساتھ ایمان رکھتا اور مجھے پڑھتا تھا اسی طرح ہمارے پاس یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ پہنچی ہے۔

۲۳۸۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے ان کو سلیمان بن جراح نے جو کہ اہل سیر اور اہل علم و فضل تھے کہتے ہیں کہ میں نے نیند میں محمد بن ترمذی کو دیکھا اور ان سے پوچھا اے ابو جعفر تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ فرمایا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا ہے میں نے کہا کس چیز کے بدلے میں میرے یہ پڑھنے کے سبب۔ رفیع الدرجات ذوالعرش۔

۲۳۸۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان بردی نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے انہوں نے سنا جریر سے انہوں نے خواب میں ابراہیم صانع کو دیکھا اور میں اس کو پہچان نہ سکا میں نے پوچھا کس چیز کے بدلے میں آپ نے نجات پائی ہے فرمایا کہ اس دعا کے سبب۔

اللهم عالم الخفيات رفیع الدرجات ذوالعرش تلقی الروح علی من تشاء من عبادک

غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذوالطول لا الہ الا انت۔

اے اللہ اے مخفی باتوں کو جاننے والے اے بلند درجات کے مالک اے عرش کے مالک تو جس پر چاہے روح ڈال دے اپنے بندوں میں سے گناہوں کو معاف کرنے والا تو بہ قبول کرنے والا سخت پکڑنے والا طاقت والا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲۳۸۲..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو سعد بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کن الحوامیم (تسمین العرش) غیر واضح ہے اصل کے اندر۔

سورۃ الفتح کا ذکر

۲۳۸۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبنی نے اس میں سے جو انہیں مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جارہے تھے اور عمر بن خطاب آپ کے ساتھ جارہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو جواب نہ دیا پھر انہوں نے سوال کیا پھر بھی جواب نہیں دیا تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت عمر کو کہنے لگے گم

پائے تجھے تیری ماں اے عمرتین مرتبہ تم نے رسول اللہ سے پوچھا مگر انہوں نے تجھے جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اتنے میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی یہاں تک کہ میں لوگوں کے آگے آیا اور میں ڈر گیا کہ کہیں میرے خلاف قرآن نہ اتر جائے بس میں ذرا سا ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں نے پکارنے والے کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں ڈر گیا کہ شاید میرے بارے میں قرآن اتر رہا ہے کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے السلام علیکم کہا آپ نے (جواب کے بعد) فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو کہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے پڑھنا شروع کیا:

انا فتحنالک فتحاً مبیناً لیغفر لک اللہ ماتقدماً من ذنبک وماتاخراً
بے شک آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے آپ کے اگلے پچھلے گناہ۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنی وغیرہ سے۔

مفصلات سورتوں کا ذکر

۲۳۸۴: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن بہل نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو ابولیح نے ان کو وائل بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
میں توراۃ کی جگہ سات قرآن کی بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زیور کی جگہ سو سو آیات والی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثانی۔ مفصلات (یعنی ق سے والناس) زیادہ دیا گیا ہوں۔

۲۳۸۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالوالمیح نے ان کو وائل بن اسقع لیشی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات بڑی سورتیں توراۃ کے قائم مقام ملی ہیں اور مثانی انجیل کی جگہ اور سو سو آیات والی زیور کی جگہ اور فرمایا کہ مفصل زیادہ عطا ہوئی ہیں۔
۲۳۸۶: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے انکو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ہشام بن عمار نے انکو خلیل بن موسیٰ نے ان کو عبید اللہ بن ابو حمید نے ان کو معقل بن یسار نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہے اور تصدیق کرنے والا ہے بے شک اسی پر آیت کی روشنی ہوگی قیامت کے دن ظاہری بھی اور باطنی بھی خبردار مجھے فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ عرش کے نیچے سے عطا ہوا ہے اور مفصلات مجھے زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۳۸۷: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص انہوں نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ بے شک ہر چیز کی بلندی اور پھوٹی ہوتی ہے اور بے شک قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور بے شک ہر چیز کا اصل اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔

سورہ مفصلات میں سے بعض خاص خاص سورتوں کا ذکر

۲۳۸۸: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے انکو ابو بکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ضمیرہ بن سعید نے ان

(۱)..... عمر من اول السطر فی المخطوطة وبعد ثکلتک مسافة بمجمل أن الناسخ لم یکتبها وهی کلمة (أم) کذا فی رواية البخاری.

(۲)..... کذا ولعلها بعیری وهو الذی یقتضیه السیاق. (۳)..... ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۳۸۶)..... () ما بین المعکوفین سقط من (ب)

کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مسعود نے ان کو ابو واقد لیثی نے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان سورتوں کے بارے میں جو آپ نے عیدین کی نماز میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ سورۃ پڑھی تھی۔

اقترب الساعة وانشق القمر۔ اورق والقرآن المجید۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابو عامر عقدی کی روایت سے ملیح سے روایت کیا ہے۔

۲۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے اور بشر بن ثابت نے دونوں کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب بن سالم نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید میں سبح اسمک ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور جب جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہوتا تو جمعہ و عید دونوں میں انہیں سورتوں کو سب کو پڑھتے تھے۔ یہ الفاظ وہب کی حدیث کے تھے اور بشر کی روایت میں ہے کہ آپ جمعے کے دن سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات جمعہ کا دن عید الفطر کا دن بھی ہوتا تھا تو پھر بھی دوسورتیں پڑھتے تھے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو عوانہ کی روایت اور جریر کی ابراہیم سے روایت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح سورۃ الم سجدہ، الغاشیہ پڑھتے تھے

۲۳۹۰:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو ثعلب (مکحول) نے ان کو مسلم بن طہین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں کئی طریقوں سے سفیان ثوری سے۔

۲۳۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور ابو سعید بن ابی عمرو نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے عبد اللہ بن زرارہ نے ان کو ام ہشام بنت حارث بن نعمان نے وہ کہتی ہیں میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ کے منہ سے (یعنی آپ کی زبان سے سن کر سیکھی تھی) آپ اسے ہر جمعہ منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے پڑھتے تھے۔ اس کو مسلم نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد میں یحییٰ بن عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے اور میری کتاب میں تھا حسین بن عبد اللہ سے میرا خیال ہے کہ یہ کتاب کی غلطی ہے۔

۲۳۹۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابو الولید ہشام نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے انکو جبیر بن مطعم نے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھ رہے تھے پس گویا کہ ایسے لگا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہے جب میں نے قرآن سنا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن جبیر بن مطعم کی

(۲۳۸۸)۔ (۱) فی ۱: (ب)

(۲۳۸۹)۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲)۔ مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۳۹۰)۔ (۱) مابین القوسین من (ب)

(۲۳۹۱)۔ (۱) فی ب (الحسن)

(۲)۔ فی ۱: (غلط)

(۲۳۹۲)۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

روایت سے انہوں نے اپنے والد سے۔

سورة الرحمن کی فضیلت

۳۴۹۳: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو عمرو بن مطر نے، ان کو ابو حنیفہ نے، ابراہیم بن دحیم بن یثیم دمشقی نے بطور املاء کے مکہ مکرمہ میں، ان کو ہشام بن عمار نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو زحیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورة الرحمن پڑھی تھی، حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا، اس کے بعد فرمایا کیا ہوا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں خاموش؟ البتہ جن تم سے زیادہ بہتر جواب دے رہے ہیں۔ جب میں نے ان کے آگے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی:

فبای الاء ربکما تکذبان

اے جنوں انسانوں! تم اپنے رب کی کون کوئی نعمت کو جھٹاؤ گے۔

تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری کوئی سی بھی نعمت نہیں جھٹائیں گے، سب تعریف اور شکر تیرے لئے ہے۔

۳۴۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے، ان کو علی بن حسین بن جعفر حافظ نے بغداد میں، ان کو احمد بن حسن دبیس مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ کسائی مقری نے، ان کو ہشام بن زید نے، ان کو علی بن حمزہ کسائی نے، ان کو موسیٰ بن جعفر نے ان کو ان کے والد، ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے ہر شے کی خوبصورتی اور دلہن ہوتی ہے اور قرآن مجید کا طرہ حسن (یعنی دلہن) سورة الرحمن ہے۔

۳۴۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو العباس ضبعی نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو محمد بن عبد الرحمن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمرو بن شعیب نے، ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورة اقتربت کو پڑھنے والے پڑھتا رہے۔ اس کو توراۃ میں المبیضہ پکارا گیا ہے۔ یعنی (سفید کرنے والی یا روشن کرنے والی) قیامت کے دن جب زیادہ چہرے سیاہ ہوں گے سورة قمر کو پڑھنے والے کا چہرہ روشن ہوگا۔

۳۴۹۶: اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ مروی ہے سلیمان بن مرقاع سے۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے فاطمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورة الحدید، سورة واقعه، سورة الرحمن کے قاری کو پڑھنے والے کو آسمان اور زمینوں کی بادشاہت میں ساکن الفردوس کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس روایت میں محمد بن عبد الرحمن کا سلیمان سے تفرد ہے یہ روایت اور دونوں منکر ہیں۔

رات کو سورة واقعه پڑھنا فقر و احتیاج کو دور کرتا ہے

۳۴۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے، ان کو عبد اللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج نے، ان کو

(۳۴۹۳) (۱) مابین المعوفین سقط من (۱)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (۱)

(۳) فی (۱) : نعمک۔

غیر واضح۔

۳۴۹۴: (۱) فی (ب) محمد بن جعفر۔

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ب)

سری بن یحییٰ شیبانی نے، ان کو ابو اھیشم نے، ان کو شجاع نے اس نے ابو فاطمہ سے، اس نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ کی بیماری کے وقت طبع پرسی کی اور پوچھا کہ آپ کو کس چیز کی شکایت ہے، کیا بیماری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میری بیماری میرے گناہوں کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب ملا اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا ہم آپ کے لئے طبیب تلاش کریں؟ جواب ملا طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے عطایا کا حکم کروں؟ جواب ملا آج سے قبل آپ نے مجھے منع کیا تھا اس سے، لہذا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کو اپنے اہل و عیال کے لئے چھوڑ دیجئے گا۔ جواب ملا کہ میں نے ان کو ایک چیز سکھائی ہے۔ جب تک اس کو پڑھتے رہیں گے تو نادار نہیں ہوں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کو پڑھ لے، فقیر محتاج نہیں ہوگا۔ (یا کبھی نادار نہیں ہوگا)۔

اس روایت کے ساتھ شجاع ابو طیبہ منفرد ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے سری بن یحییٰ سے یہ کہ شجاع نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابو طیبہ سے۔ اس نے عبداللہ بن مسعود سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۴۹۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ابن کو خبر دی ہے ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اپنی اصل کتاب سے، ان کو احمد بن بشر مرشدی نے، ان کو خالد بن خدّاش نے، ان کو عبداللہ بن وہب نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، یہ کہ شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابو طیبہ نے، اس نے ابن مسعود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ کو پڑھے اس کو فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ایسے فرمایا تھا ہمارے شیخ نے ابو طیبہ سے (مقبر کے نقطے کے ساتھ ظاء پر) اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے تاریخ میں ”شجاعاً“ اور ذکر کیا ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے۔ سری بن یحییٰ سے اور وہ وہی ابن وہب ہے جو سری سے روایت کرتا ہے۔ وہ شجاع سے اور وہ ابو طیبہ سے اور مخالفت کی ہے جاج بن منہال نے وہ اس طرح کہ اس نے کہا کہ ابو فاطمہ سے اور اسی طرح سے اس کو کہا ہے غیر ابن وہب نے۔

۲۴۹۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو حامد بن بلال نے، ان کو ابو الاحوص اسماعیل بن ابراہیم اسفرائینی نے، ان کو ابو العباس بن فضل بن بصری نے ان کو سری بن یحییٰ نے، ان کو شجاع نے ابو طیبہ سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور حضرت ابن مسعود اپنے بیٹوں سے کہتے تھے کہ وہ ہر رات کو پڑھا کریں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے سیری سے۔

۲۵۰۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو بکر بن اسحاق نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابو جہ محمد بن یوسف نے، ان کو یزید بن ابی حکیم نے سری بن یحییٰ سے، اس نے شجاع سے، اس نے ابو طیبہ سے، ایسے ہی کہا تھا ہمارے شیخ نے (یعنی ظاء کے ساتھ) اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر رات اذ اوقعت الواقعہ پڑھے، اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

اور ابن ابی مریم نے روایت کی سری بن یحییٰ سے، اس نے ابو شجاع سے، اس نے ابو طیبہ جرجانی سے، اس نے ابن عمر سے، انہوں نے ہمیں دعایان فرمائی۔

(۲۴۹۷)..... (۱) فی (أ) : (عن)

(۲۴۹۸)..... (۱) فی (ب) : تصبہ

(۲۴۹۹)..... (۱) فی (أ) یقرآن بها۔

۲۵۰۱..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے، ان کو ابو عبد الرحمن نسائی نے، ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن سمرقندی نے، ان کو سلیم بن عثمان توزی نے، ان کو محمد بن زیاد الہفانی نے، ان کو ابو امامہ باہلی نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات میں یا دن میں سورہ حشر کی آخری آیات پڑھ لے پھر اس دن یا اس رات کو انتقال کر جائے، تحقیق اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں سلیم بن عثمان متفرد ہے یہ محمد بن زیاد سے۔

سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت

۲۵۰۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے، ان کو ابو جعفر راز نے، ان کو احمد بن ولید فہام ان کو ابو احمد زبیر نے، ان کو خالد بن طہمان ابو العلاء خفاف نے، ان کو نافع بن ابونافع نے معقل بن یسار سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں شام تک اور جو شخص شام کو پڑھے، اس کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

۲۵۰۳..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو علی بن بشر قحطان نے، ان کو بقیہ بن ولید نے، ان کو بحیر بن سعد نے، ان کو خالد بن معدان نے، ان کو ابن ابوبلال نے، ان کو عمر باض بن ساریہ نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسحات سورتیں پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ایک ہزار آیت سے افضل ہے۔ مسحات وہ سورتیں ہیں جو سبح للہ سے یا سبح للہ سے شروع ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۰۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے، ان کو عبد اللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ولید بن عقبہ نے اور ابراہیم بن علاء نے اور عمرو بن عثمان نے اور ابن مصطفیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عقبہ بن ولید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کہا گیا ہے کہ سو جاتے تھے اور کہتے اس میں ایک روایت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔

۲۵۰۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو بکر بن ابوالنضر نے مقام مرو میں، ان کو عبد العزیز بن حاتم نے، ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ مقری نے، ان کو عمرو بن ابی قیس نے، ان کو عطاء بن سائب نے، ان کو میسرہ نے کہ یہ آیت تو روراقہ میں لکھی ہوئی ہے سات سو آیات کے ساتھ وہ آیت یہ ہے:

يَسْبَحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

سورۃ جمعہ کی پہلی آیات ہے۔

سورۃ ملک کا خصوصی ذکر

۲۵۰۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے، ان کو ابراہیم بن حسین نے، ان کو آدم نے، ان کو شعبہ

(۲۵۰۱)..... فی المخطوطۃ (سلیمان) والصحيح سليم وهو من ميزان الاعتدال (۲/۲۳۰) ليس بثقة.

(۲۵۰۲)..... (۱) فی (أ) قرأ.

(۲۵۰۳)..... (۱) فی (أ) المعلى.

(۲)..... فی ب: ولم يقل.

(۳)..... ما بين المعكوفين سقط من (ب)

نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علوی نے، ان کو محمد بن احمد بن دوہ نے، ان کو احمد بن حفص بن عبد اللہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابراہیم بن طہمان نے، ان کو شعبہ نے، ان کو قتادہ نے، ان کو عباس بن شمی نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت ہے تمیں آیات میں۔ اپنے پڑھنے والی کے لئے سفارش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے۔ ابو عبید اللہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے:

تبرک الذی بیدہ الملک

۲۵۰۷..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے، ان کو عبد الصمد بن فضل نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے حفص بن عمر عدنی نے، ان کو حکم بن ابان نے، ان کو عمر مہ بن ابن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ وہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔ یعنی تبارک الذی بیدہ الملک اور ترقی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ سورۃ تبارک میری امت کے ہر انسان کے سینے میں ہو۔

۲۵۰۸..... ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے، ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے، ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ قطان نے، ان کو وہب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا عثم سے، اس نے عمرو بن فزہ سے، اس نے مرہ سے، اس نے مسروق سے، اس نے عبد اللہ سے، اس نے کہا کہ سورۃ تبارک الذی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرادے گی۔

۲۵۰۹..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو حسن بن حلیم مروزی نے، ان کو ابو الموجد نے، ان کو عبد ان نے، ان کو عبد اللہ نے، ان کو سفیان نے عاصم سے، اس نے زر سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ قبریں انسان کے پاس (اس کے سوال کرنے والے) دو آدمی آئیں گے۔ اس کے پیروں کی جانب، مگر سورۃ ملک آگے آئے گی اور کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں۔ یہ شخص مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے کی طرف آئیں گے یا پیٹ کا لفظ کہتا تھا۔ مگر سورہ کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ یہ بندہ مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر سر کی جانب آئیں گے، پھر وہ آگے آئے گی اور یہی کہے گی کہ یہ شخص مجھے پڑھتا تھا، لہذا میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ سورۃ مانعہ ہے۔ عذاب قبر سے روکتی ہے۔ اس کا توراۃ کے اندر نام سورۃ ملک ہے۔ جو شخص اس کو رات میں پڑھ لے اس نے بہت سارا عمل کیا اور زیادہ کیا۔ اس کو شعبہ نے عاصم سے روایت کیا ہے اور اس نے فی البیض کا لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ سورہ ملک پیروں کی طرف سے اوپر کی طرف سے روکے گی اور اس کو اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے اس بندے کو بچالے گی۔ اس بارے میں حنفی روایات ہیں ہم نے ان کو کتاب عذاب القبر میں ذکر کر دی ہیں۔

۲۵۱۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے، ان کو شعیب بن حرب نے، ان کو یحییٰ بن عمرو بن مالک بکری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۲۵۰۶)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۰۹)..... (۱) فی (ب) : بن

(۲)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)..... فی ب : فی

صحیحہ الحاکم (۲/۳۹۷) ووافقه الذہبی

سنا اپنے والد سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوالجوزاء سے، اس نے ابن عباس سے کہا کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے ایک جگہ ایک خیمہ نصب کیا اور ایک قبر پر اس کو نہیں پتہ تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ اچانک اس نے سنا کہ اس میں کوئی انسان ہے جو سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ پڑھ دی۔ اتنے میں یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی، میں نے کسی قبر پر خیمہ گاڑ دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ لیکن میں نے سنا تو اس میں کوئی انسان سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے سورہ پوری ختم کر لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندے سے کہا کہ یہ سورۃ مانعہ اور روکنے والی ہے۔ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۲۵۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں، ان کو خبر دی ہے ابو احمد حسین بن علی تمیمی نے، ان کو عبد الرحمن بن حاتم سے، ان کو محمد بن عبد اللہ بن یزید مقرئ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو سعید بن ابویوب نے، ان کو ابو عقیل زہرہ بن معبد نے، ان کو ابن شہاب نے کہ ابن شہاب صبح کی نماز میں اکثر تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ اتنی بڑی سورۃ کے ساتھ اتنی چھوٹی سورت پڑھتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ بے شک قل ھو اللہ احد قرآن کی ایک تہائی ہے اور بے شک سورۃ تبارک اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے روز جھگڑے گی۔

سورۃ اذلزت اور آلر اور حم کا اور مسجات کا خصوصی ذکر

۲۵۱۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے بطور علماء کے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح بن ہانی نے، اور حسن بن یعقوب نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے سری بن خزیمہ نے، ان کو عبد اللہ بن یزید مقرئ نے، ان کو سعید بن ابویوب نے، ان کو عیاش بن عباس قتبانی نے، ان کو عیسیٰ بن ہلال صدقی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے تین ایسی سورتیں پڑھاتا ہوں جو آلر کے آغاز والی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور میرا دل سخت ہو گیا ہے اور زبان میری موٹی ہو گئی ہے۔ (یا غلط ہو گئی ہے) پڑھئے تین سورتیں ذوات حم میں سے (جو کہ اسی لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس آدمی نے پہلے جیسی بات عرض کی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ آپ تین مسجات پڑھئے۔ (جو کہ تسبیح کے لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس نے پہلے جیسا عذر کیا۔ پھر اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کسی جامع سورۃ کی رہنمائی فرمائیں۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ اذلزت پڑھائی۔ حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے۔ پھر اس آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس پر ہمیشہ قائم رہوں گا اس پر اور زیادہ نہیں کروں گی پھر وہ آدمی پچھلے پاؤں واپس لوٹ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایلح الرجل یہ آدمی کامیاب ہو گیا۔ پھر اس کا مابعد ذکر کیا۔

۲۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم زید بن ابی ہاشم علوی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن جیم نے، ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے، ان کو کعب

(۲۵۱۱) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ا) زہیر بن معدان.

(۲۵۱۲) (۱) فی (ب) عباس بن عیاش وهو خطأ

(۲) مابین المعکوفین : سقط من (ا)

صححه الحاكم (۲/۵۳۲) ووافقه الذہبی

(۲۵۱۳) عزہ السیوطی فی الدر المنثور (۶/۳۷۹) إلی الترمذی وابن الضریس ومحمد بن نصر والحاکم وصححه والمصنف.

نے، ان کو اعمش نے، ان کو معرور بن سوید نے، اس نے کہا کہ ہم لوگ ساتھ نکلے تھے حج کرنے کے لئے۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تھی۔ انہوں نے نماز میں الم تر اور لایلاف قریش پڑھائی تھیں۔

۲۵۱۴..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن احمد مجبوی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو یمان بن مغیرہ بصری نے، ان کو عطاء بن ابی دہاح نے، ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذ ازلزلت نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یا لہھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل هو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یمان بن مغیرہ نے۔

۲۵۱۵..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو حامد احمد بن محمد خسر و گردی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو قعنی نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنان بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سوال کیا جو کہ آپ کے اصحاب میں سے تھے۔ اے فلاں، کیا آپ نے شادی کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کی اور میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قل هو اللہ احد بھی نہیں۔ بولے کہ جی ہاں، ہے۔ فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس قل یا لہھا الکافرون بھی نہیں ہے؟ بولے، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا آپ ساتھ اذ ازلزلت بھی نہیں ہے؟ جواب دیا، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کہ تیرے ساتھ آیت الکرسی بھی نہیں ہے؟ جواب ملا، جی ہاں ہے۔ فرمایا ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شادی کر لو، تم شادی کر لو۔

اور اس کو روایت کی ہے اس کے ماسوائے قعنی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل هو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ چوتھائی قرآن ہے۔ لیکن یہ بات ثقہ روایوں کی روایت کے خلاف ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابو فدیک نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، انہوں نے قل هو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہوا۔ اس روایت میں یمان بن مغیرہ اور سلمہ بن وردان غیر قوی ہیں حدیث میں۔

۲۵۱۶..... ہمیں خبر دی ہے کہ ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن مبارک خیاط نیسابوری نے، اس میں جو میں نے ان سے پڑھا ۳۰۳ھ میں ابو اسحاق بن ابراہیم بن اخلق نے نیسابور میں، ان کو عبد اللہ محمد بن موسیٰ ہرشی نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجمی نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذ ازلزلت کو پڑھے یہ نصف قرآن کے برابر ہے اور جو شخص قل یا لہھا الکافرون کو پڑھے اس کے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگا اور جو شخص قل هو اللہ احد کو پڑھے یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ رواد عجمی مجہول ہے۔

۲۵۱۷..... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو نخلذ بن ابو عاصم نے، ان کو محمد بن موسیٰ نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجمی نے، پھر اکو ذکر کیا انہوں نے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے ابو عیسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے اور فرمایا کہ ہم اس

(۲۵۱۵)۔ (۱) فی (ب) : قردان والصحيح سلمة بن وردان أبو يعلى ضعيف.

(۲) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۵۱۶)۔ (۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) وإسناد الحديث في (ب) هكذا أخبرنا أبو طاهر الفقيه أخيرني محمد بن محمد بن

المبارك الخطاط النيسابوري حدثنا أبو عبد الله محمد بن موسى الحرشي حدثنا الحسن فيما قرأت عليه سنة ثلاث وثلاثين ثلثمائة حدثنا

أبو اسحاق إبراهيم بن اسحاق بنيسابور والباقي سواء.

حدیث کو نہیں جانتے مگر اس شیخ حسن بن مسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے محمد بن موسیٰ سے اس نے حسن بن سیار بن صالح سے۔

الہکم التکاثر کا ذکر

۲۵۱۸..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر محمد بن عبد اللہ بغدادی نے، ان کو محمد بن جعفر فارسی نے مصر میں ان کو داؤد بن ربیع نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو عقبہ بن محمد بن عقبہ نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیت پڑھ لیا کرے۔ لوگوں نے عرض کی ایک ہزار آیت پڑھنے کی روزانہ کون استطاعت رکھے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا ہے کہ وہ سورۃ پڑھ لیا کرے الہکم التکاثر۔

سورۃ قل یا ایہا الکافرون کا ذکر

۲۵۱۹..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو زاز نے ان کو احمد بن ولید فہام نے، ان کو ابو احمد زبیری نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابو اسحاق نے ابو فروہ اشجعی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنے سونے کے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرے۔ یہ سورۃ شرک سے برأت اور بیزاری ہے۔

۲۵۲۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابو محمد احمد بن عبد اللہ مزنی نے، ان کو ابو جعفر حضرمی نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو زہیر نے، ان کو ابو اسحاق نے، ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے، ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیے جسے میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آئیں تو قل یا ایہا الکافرون پوری سورۃ پڑھ لیں۔ یہ سورۃ شرک سے بیزاری کا اعلان ہے۔ اس روایت کا متابع بیان کیا ہے اسراہیل بن یونس نے ابو اسحاق سے۔

۲۵۲۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمن سبعی نے کوفہ میں، ان کو احمد بن حازم نے ابن ابی عزرہ سے، ان کو ابو غسان مالک بن اسماعیل نے، ان کو اسراہیل نے ابو اسحاق سے، اس نے فروہ بن نوفل سے، اس نے اپنے والد سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی اس کے عقد نکاح میں دے رکھی تھی اور آپ نے فرمایا کہ تم میرے داماد ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ لڑکی کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ اپنی ماں کے ہاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنے کی وجہ بتاؤ کیسے آنا ہوا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیں جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو۔ بے شک وہ شرک سے بیزاری ہے۔ شرک سے برأت ہے۔

۲۵۲۲..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن دینوری نے، ان کو سلیمان بن داؤد نے، ان کو یزید بن خالد نے، ان کو شیبان نے، ان کو قتادہ نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے

(۲۵۱۸)..... (۱) غیر واضح فی (۱)

(۲)..... ما بین المعکوفین سقط من (۱)

عزاه السیوطی فی الدر (۳۸۶/۶) إلی الحاکم والمصنف

(۲۵۱۸)..... (۱) قال ابن حجر فی التقریب صوابہ (فروہ)

(۱)..... فی (ب) : اقراھا

(۲۵۲۰)..... أخرجه الحاکم بنفس الإسناد (۵۳۸/۲) وصححه ووافقه الذہبی.

(۲۵۲۲)..... عزاه السیوطی فی الدر (۳۰۵/۶) إلی المصنف.

فرمایا کہ تم سوتے وقت قل یا لہھا الکافرون پڑھا کرو۔ یہ شرک سے برأت ہے اس اسناد کے ساتھ منکر ہے ہاں پہلی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔
 ۲۵۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو بو عثمان بصری نے، انہوں نے کہا کہ ابو احمد فرانے کہا تھا کہ میں نے ثبل سے سنا تھا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے اصمعی سے، انہوں نے ابو عمرو بن علاء سے، انہوں نے کہا کہ سورۃ قل یا لہھا الکافرون کا نام مقشقة (شرک کے داغ دھونے والی) پکارا جاتا ہے۔ یعنی کہ وہ شرک سے بری کرتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یعنی محاورہ میں۔ قشقس البعیر اذا رمی بجوته (اونٹ نے جگالی کی ہے جب وہ جگالی نکالے یا مستی سے گھڑا نکالے)۔

۲۵۲۳:..... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو تمام اور ابن ابی قماش نے، دونوں نے کہا ان کو خلف بن موسیٰ نے، ان کے باپ سے اس نے قتادہ سے، اس نے انس سے، اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعت میں اور نماز فجر سے قبل دو رکعت میں قل یا لہھا الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے، دونوں نے کہ ان کو خبر دی ہے احمد بن حسن بن عبد الجبار نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن یزید بن عبد اللہ بن انیس انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طلحہ بن حراش سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قل یا لہھا الکافرون پڑھی اور سورۃ پوری کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا اور دوسری رکعت میں اس نے قل هو اللہ احد پڑھی اور سورۃ پوری کر لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بندہ اپنے رب کے ساتھ ایمان لے آیا۔ اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ یہی دو سورتیں اپنی دو رکعتوں میں پڑھا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ اخلاص اور الکافرون پڑھتے تھے

۲۵۲۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحق بن یوسف ازرق نے، ان کو ہشام بن حسان نے، ان کو محمد بن سیرین نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو ہلکا پھلکا کرتے آسان کرتے تھے اور ان میں قل یا لہھا الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۶:..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوعلی میدانی نے، ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے، ان کو سعید بن کثیر بن عفر نے، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے قبل دو رکعت میں سج اسم ربک الاعلیٰ۔ اور قل یا لہھا الکافرون پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اور یہ روایت گزر چکی ہے جس میں یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۵۲۷:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ حنفی نے، ان کو سعد بن محمد مسور بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف نے، ان کو حدیث بیان کی سیدہ عائشہ بنت سعد نے، ان کو ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قل یا لہھا الکافرون پڑھی گویا کہ اس نے ایک چوتھائی قرآن

پڑھ لیا اور جس نے قل هو اللہ احد پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سعد بن ابراہیم نے مجھے یہ حدیث بتائی تھی ابو سلمہ سے۔ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا قل هو اللہ احد بارہ مرتبہ گویا کہ اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیا اور وہ اہل زمین پر سب سے افضل ہوگا۔

۲۵۲۸:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ نے، ان کو سعد بن محمد بن مسور نے، انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سعد بن ابراہیم نے ابو سلمہ سے، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بارہ مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھی نماز فجر کے بعد گویا اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا اور اس دن وہ اہل زمین پر افضل آدمی ہوگا جب وہ تقویٰ اختیار کرے۔

سورة النصر کا خصوصی ذکر

۲۵۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابو الولید نے، ان کو عبد اللہ بن محمد نے، ان کو محمد بن ثنیٰ نے، ان کو عبد الاعلیٰ نے، ان کو داؤد نے عامر سے، اس نے مسروق سے، اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ پڑھتے تھے:

سبحان اللہ وبحمدہ واستغفرہ واتوب الیہ

اور فرمایا کہ مجھے میرے رب نے خبردار کیا تھا کہ میں عنقریب اپنی امت کے بارے میں ایک علامت دکھایا جاؤں گا۔ جب میں اسے دیکھ لوں تو کثرت کے ساتھ میں یہ ورد کروں:

سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ واتوب الیہ.

لہذا میں نے اسے دیکھ لیا ہے:

اذا جاء نصر اللہ و الفتح (فتح مکہ سے) ورأيت الناس يدخلون في دين اللہ افواجا

فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن ثنیٰ سے۔

۲۵۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابو القاسم طبرانی نے، ان کو محمد بن حسن بن کیسان نے، ان کو ابو حذیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل یا لہ یا لکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا زلزلت الارض چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا جاء نصر اللہ و الفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۵۲۷)..... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)..... فی (ب): ربع القرآن أربع مرات وهو خطأ.

(۲۵۲۹)..... (۱) فی (ب): فی.

(۲) فی (ب): واستغفر اللہ.

سورة اخلاص کا خصوصی ذکر

۲۵۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور ابو زکریا بن ابوالحق نے، دونوں کو ابوالحسن بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس کتاب میں جس کو اس نے پڑھا تھا۔ مالک نے پھر اس کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوصعصعہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی سے سنا جو قل هو اللہ احد پڑھ رہا تھا اور اسے بار بار پڑھے جا رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اس بات کا ذکر کیا وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا ہے اور قعنبی نے کہا کہ وہ آدمی اس کو بہت کم کہہ رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ ابو زکریا کی روایت کے الفاظ ہیں ان کو بخاری نے صحیح میں قعنبی سے اور عبد اللہ بن یوسف سے، اس نے مالک سے ان کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن جعفر نے مالک سے۔ اس نے کہا ابوسعید خدری سے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان سے۔

۲۵۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عمر و محمد بن عبد اللہ ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو خبر دی ہے ابویعلیٰ نے اور حسن بن سفیان اور عمران بن موسیٰ نے ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عمر اسماعیل بن ابراہیم ہلالی نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے مالک بن انس سے، اس نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے، اس نے ان کے والد سے، اس نے ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے نماز میں قیام کیا اور وہ بار بار سورۃ قل هو اللہ احد کو پڑھتا رہا۔ اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ جب صبح ہوئی تو کوئی آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی نے آج رات قیام کیا ہے اور رات بھر سحر سے قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد پڑھتا رہا ہے۔ مگر اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ گویا کہ وہ آدمی اسے بہت کم سمجھ رہا تھا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ سورۃ البتہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ابو عمر نے تم ساقہ کا اضافہ کیا ہے۔

۲۵۳۳: ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حرنی نے بغداد میں، ان کو ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان دونوں کو جعفر بن محمد بن شاگرد نے، ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم نے اور ضحاک مشرقی نے ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک تمہارا اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھے گا (یعنی مشکل ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل هو اللہ احد اللہ الصمد ایک تہائی قرآن ہے۔

اور حرنی کی ایک روایت میں ہے اللہ الواحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد۔ یہ ایک تہائی قرآن ہے۔

(۲۵۳۱) الموطا (ص ۳۰۸)

(۲۵۳۲) (۱) غیر واضح فی الاصل وفی (ب) الہذلی.

(۲) ما بین المعکوفین مقط من (ا)

(۳) فی (ب) : رجل.

(۲۵۳۳) (۱) فی ب : الل الواحد.

اور اس کو بخاری نے صحیح میں عمر بن حفص سے روایت کیا ہے اور ابراہیم کی روایت ابو سعید سے مرسل ہے اور ضحاک کی روایت اس سے مسند ہے بخاری نے اس کو بیان کیا ہے۔

۲۵۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے، ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے، ان کو سعید نے، ان کو قتادہ نے، ان کو سالم بن ابو جعد نے، ان کو معدان بن ابو طلحہ یحمری سے، ان کو ابو الدرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ ہر رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اس سے عاجز ہیں اور کمزور ہیں۔ دو یا تین بار کہا۔ مگر ہر دفعہ وہی جواب دیتے رہے۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قل هو اللہ احد کو قرآن کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سعید بن ابو عمرو بہ سے اور شعبہ کی روایت سے اور ابان بن یزید نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

۲۵۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روزباری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو شاذان نے، ان کو بکیر بن ابوسمیط نے، ان کو قتادہ نے، پھر اس کو اس کے اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

ایک تہائی قرآن

۲۵۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبد الجبار نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو بشیر ابو اسماعیل نے، ان کو ابو حازم نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر تشریف لائے اکٹھے ہو کر تیار رہو۔ عنقریب میں تمہارے لئے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھوں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل هو اللہ احد اللہ الصمد پوری سورۃ پڑھی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اس طرح ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ایک دوسری بار قاضی کے ساتھ اور وغیرہ کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے اوپر ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔ پھر اس کو ذکر کیا۔
اور اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے واصل بن عبد الاعلیٰ سے، اس نے ابن فضیل سے۔

۲۵۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو عمرو بن سماک نے، ان کو عبد الرحمن بن محمد بن منصور نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو یزید بن کیسان نے، ان کو ابو حازم نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکٹھے ہو جاؤ۔ بے شک میں تمہارے سامنے پڑھوں گا جس نے انتظام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل هو اللہ احد پڑھی، پھر اندر چلے گئے۔ ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خبر آسمان سے آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے ہیں۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں

(۲۵۳۳)..... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۳۵)..... (۱) فی (ب) : اسحق

(۲۵۳۶)..... مسلم (۵۵۷/۱) من طریق ابن فضیل. بہ.

(۲۵۳۷)..... أخرجه مسلم (۵۵۷/۱) من طریق یحیی. بہ.

نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا۔ ہوشیار ہو جاؤ یہی ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی روایت سے۔

۲۵۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحق نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالاحمد مھر جانی نے، ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم یوشجی نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے، ان کو عبید بن حنین مولیٰ آل یزید بن خطاب نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا جو کہ یہ پڑھ رہا تھا۔ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ جنت واجب ہو گئی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس بندے کو خوشخبری دوں۔ مجھے خیال آیا کہ میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا رہ جائے گا۔ لہذا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کو ترجیح دی۔ پھر میں اس آدمی کی طرف گیا تو وہ جاچکا تھا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز میں صرف سورۃ الاخلاص کا پڑھنا

۲۵۳۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو حرملہ بن ابی، ان کو عبد اللہ بن وہب نے (ح) انہوں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یعقوب نے اور احمد بن سہل بن بحر نے، ان کو احمد بن عبد الرحمن بن وہب نے، ان کو ان کے چچا نے، ان کو عمرو بن حارث نے، ان کو سعید بن ابی ہلال نے یہ کہ ابوالرجال محمد بن عبد الرحمن نے اس کو حدیث بیان کی اپنی ماں عمرہ بنت عبد الرحمن سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھیں، وہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر جہاد میں بھیجا اور وہ لشکر میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ قل هو اللہ احد پر نماز ختم کرتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اس بات کو ذکر کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ اس سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ یہ حرم کی صفت ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس کو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے احمد بن عبد الرحمن بن وہب سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے احمد بن صالح سے، اس نے ابن وہب سے اس نسخوں میں ہے محمد سے اور احمد بن صالح سے مصعب سے منسوب نہیں ہے۔

۲۵۴۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی محمد بن یحییٰ عدل نے، ان کو علی بن محمد بن صقر نے، ان کو ابراہیم بن حمزہ نے۔ ان کو عبد العزیز بن محمد دروردی نے، ان کو عبید اللہ بن عمر نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی ان کی قباء میں نہ کرتا تھا۔ جب سورۃ شروع کرتا تو یہی سورۃ پڑھتا قل هو اللہ احد، اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھتا تھا۔ وہ پوری نماز میں ایسے ہی کرتا تھا۔ اس باب نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے اس سے کہا کہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم لوگ چاہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو

کروں گا ورنہ نہیں اور وہ آدمی ان میں سے افضل بھی تھا۔ لہذا وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے سوا کوئی اور ان کی امامت کرے۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اے فلاں، کس چیز نے آپ کو روکا کہ آپ ویسے کریں جیسے آپ کے احباب نے آپ سے کہا ہے۔ آپ کو اس سورۃ کے لازم کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اس سورۃ کی محبت نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرائے گی۔

اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ نے کہا ہے روایت ہے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ ۲۵۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو ابن ابی وائس نے، ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے، اس نے عبد اللہ سے، اس نے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ قل ھو اللہ کو لازم کیوں کر لیا ہے؟ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیری اس کے ساتھ محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔

دو سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۵۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن شبابہ نے ہمدان میں ان کو عبد الرحمن بن حسین اسدی نے اور ابو القاسم نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے، ان کو عبد الرحمن بن مبارک نے، ان کو صالح مرّی نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی دو سو بار، اس کے لئے دو سو سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۵۳۳: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابو عمرو بن مطر نے، ان کو ابو محمد بن ایوب نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو حسن بن ابو جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو اسباط بن محمد قرشی نے، ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے، ان کو شعبی نے، ان کو عبد الرحمن بن ابولیلی نے، ان کو ایوب انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ تہائی قرآن ہے۔

۲۵۳۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے، ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے، ان کو حسین جعفی نے، ان کو زائدہ نے، ان کو منصور نے ہمال سے، اس نے ربیع بن خیثمہ سے، ان کو عمرو بن میمون نے، ان کو عبد الرحمن بن ابولیلی نے، ان کو انصاری کی ایک عورت نے، ان کو ابو ایوب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی اس سے بھی عاجز ہے کہ رات اور دن میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کو مشکل لگ رہا ہے تو فرمایا کہ یہ پڑھے اللہ الواحد الصمد۔ بے شک وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص یہ پڑھے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیّر

(۲۵۳۱)..... (۱) فی (ب) : قال .

(۲۵۳۲)..... (۱) فی (ب) : الزاوی .

(۲۵۳۳)..... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)..... فی (ب) مک بدلاً من زکریا .

(۲۵۳۴)..... (۱) فی (ب) ان .

دس بار۔ تو اس کے لئے نسمہ کے (غلام کے) برابر ہوگا اور جو شخص سبحان اللہ پڑھے اور دودھ والا جانور بطور تحفہ انعام دینے کی طرح سخاوت کرے یا راستہ دکھا کر، دف بجانے والے کو ہوگا۔ اس کے لئے بر بنار نسمہ کے (یعنی غلام)۔ زائدہ نے کہا کہ منصور نے کہا ہے ہر ایک بہتر ہے نسمہ سے (یعنی غلام سے)۔

۲۵۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابو حفص جعفی نے، ان کو علی بن عبد العزیز نے، ان کو قعنبی نے، ان کو محمد بن عبد اللہ بن مسلم بن انخی زہری نے، ان کو ان کے چچا ابن شہاب نے، ان کو حمید بن عبد الرحمن نے، ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا قل هو اللہ احد کے بارے میں، فرمایا کہ یہ قرآن کی ایک تہائی ہے یا اس کے برابر ہے۔

۲۵۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرکفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو حسن بن ابو جعفر نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پڑھا قل هو اللہ احد دو سو بار، اسے بخش دیا جائے گا۔ یعنی گناہ دو سال کے۔

۵۵۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن علوی نے، ان کو ابو یعلیٰ نے اور یوسف بن عاصم رازی نے دونوں کو ابو الربیع زہرانی نے، ان کو ابن میمون نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا دن میں دو سو بار قل هو اللہ احد اس کے لئے پندرہ سو نیکی لکھی جائے گی۔ مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ اور روایت کی ہے محمد بن مرزوق نے حاتم سے اور اس نے کہا کہ اس میں منادے گا اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو اور اس عدد کا ذکر نہیں کیا جو اس کے لئے لکھا جائے گا۔

۲۵۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے، ان کو محمد بن محمد نفاخ نے مصر میں ان کو محمد بن مرزوق نے، ان کو حاتم بن میمون نے، ان کو ابو ہرہل نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنا

۲۵۴۹:..... اور اس آخری اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ارادہ کرے کہ رات کو اپنے بستر پر نیند کرے وہ سیدھی کروٹ سو جائے۔ پھر ایک سو بار پڑھے قل هو اللہ احد ایک سو بار۔ جب قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا اپنی دائیں طرف۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص

۲۵۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علان نے، ان کو عیسیٰ بن حماد نے، ان کو لیث بن سعد نے، ان کو خلیل بن مرہ نے، ان کو حسن بن ابوالحسن سدوسی نے اہل بصرہ میں سے، ان کو سعید بن عمرو نے، ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑھے قل هو اللہ احد با وضو ہو کر ایک سو بار، جب نماز کی وضو کرتا ہے ابتدا کرے سورۃ فاتحہ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ اس

(۲۵۴۶)..... (۱) فی (أ) الطائفی وهو خطأ.

(۲۵۴۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۸۴۴/۲)

وفی الكامل الربیع الزهرانی بدلاً من أبی الربیع الزهرانی وهو خطأ والصحيح أبو الربیع الزهرانی وأسمه سليمان بن داود.

(۲۵۴۹)..... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه ابن عدی (۸۴۴/۲ و ۸۴۵)

کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھیں گے اور دس غلطیاں مٹادیں گے اور اس کے لئے دس درجے بلند کر دیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک سو گھر بنائیں گے اور اس کے لئے اس دن بنی آدم کی ساری اولاد کے اعمال کے برابر عمل بلند ہوں گے اور وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس نے تینتیس (۳۳) مرتبہ قرآن مجید ختم کیا، اور شرک سے برأت اور فرشتوں کی حاضری اور شیطان سے بھاگنا اور اس کے لئے عرش کے ارد گرد بھن بھناہٹ ہوگی۔ اس شخص کا تذکرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے جب اس کی طرف دیکھیں گے تو اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دیں گے۔

پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۲۵۵۱:..... اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احمد پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ جبکہ وہ چار خصلتوں سے پرہیز کرتا ہو۔ ناحق خون بہانے سے، ناحق مال کھانے سے، بدکاری سے اور شراب سے۔ اس روایت میں خلیل بن مرہ اکیلا ہے اور ضعفاء میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔

۲۵۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبد اللہ بیہقی نے، ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے، ان کو ابو جعفر حضرمی نے ان کو شریح بن یونس نے، ان کو اسماعیل بن مجالانے، ان کو مجالد نے شعمی سے، ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ لہذا یہ سورۃ نازل ہوئی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد آخر تک۔

معاویہ بن معاویہ مرنی کے جنازہ میں ستر ہزار

۲۵۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے، دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبد اللہ بن ابوداؤد مندادی نے اور ابو جعفر نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو صدقہ بن ابوسہل نے، ان کو یونس نے، ان کو حسن نے، ان کو معاویہ بن معاویہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں جہاد کر رہے تھے۔ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو معاویہ بن معاویہ مرنی کا جنازہ پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ لہذا آپ کے لئے تمام پہاڑ اور ٹیلے سامنے سے ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر چلے۔ جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے اور جبریل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ پڑھائی اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبریل! معاویہ بن معاویہ مرنی اس مقام پر کیسے پہنچا؟ اس نے کہا بوجہ کثرت قراءۃ قل ھو اللہ احد کے۔ وہ اسے پڑھتے رہتے تھے۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، چلتے، سواری پر۔ بس اسی سبب سے وہ پہنچے تھے جہاں تک پہنچے تھے۔

(۲۵۵۰)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

آخر جہ ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۱)..... آخر جہ ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۳)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۳) فی (ب) : عن

یہ روایت مرسل ہے۔ اور ہم نے کتاب دلائل النبوة میں اور کتاب الجنازہ میں سنن سے دو طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے۔ دونوں طریقے موصول ہیں (یعنی ان میں انقطاع نہیں ہے) اور اس مرسل روایت کے بھی شاہد ہیں۔ اور قولہ عن معاویہ بن یزید من حدیث معاویہ بن معاویہ ہے۔

۵۲۵۴: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر قاضی نے، ان کو حاجب بن احمد طوسی نے، ان کو عبد الرحیم بن منیب نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ابو محمد بن علاء ثقفی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنان بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا۔ ایک دن سورج طلوع ہوا اور ہم تبوک میں تھے۔ نور اور شعاع اور ضیاء و روشنی ایسی تھی کہ جس کو ہم نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا۔ جو وقت گذرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی ضیاء اور نور سے حیران ہونے لگے۔ اچانک آپ کے پاس جبرئیل امین آئے اور وحی لائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا سورج کو کیا ہوا جیسے طلوع ہے۔ آج اس کی ضیاء اور روشنی اور شعاع ایسی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا تھا کہ کبھی ایسا سورج طلوع ہوا ہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج معاویہ بن ابومعاویہ لیشی کا انتقال ہو گیا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں جو اس کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے اے جبرئیل؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ کثرت کے ساتھ قل هو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے بحالت قیام ہو یا بحالت قعود ہو یا چلنے کی حالت ہو۔ دن رات ہو۔ اے اللہ کے نبی کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں پھر واپس جہاد میں (تبوک میں) لوٹ آئیں تو میں آپ کے لئے زمین کو قبض کر لوں گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے ایسا کیا۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن ابومعاویہ کا جنازہ پڑھایا۔ پھر واپس تبوک کے غزوے میں لوٹ آئے۔

۲۵۵۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو اسباط نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس یا پچیس راتوں کو دیکھا یا پورے ایک مہینے تک دیکھا۔ میں نے فجر سے قبل دو رکعتوں میں اور مغرب کے بعد دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سورۃ نہیں سنی تھی جسے آپ پڑھتے سوائے قل یا ایہا الکافرون اور قل هو اللہ احد۔

۲۵۵۶: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر محمد بن احمد بن اسمعیل طبرانی نے، ان کو ابو حاتم محمد بن حبان البستی نے بطور املاء کے، ان کو عمران بن موسیٰ نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو سعید بن جریری نے، ان کو عبد اللہ بن شقیق نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہترین بس دو سورتیں ہیں جو فجر سے قبل دو رکعت میں پڑھی جائیں۔ ایک قل یا ایہا الکافرون اور دوسری قل هو اللہ احد۔

۲۵۵۷: ہمیں خبر دی ہے القاسم عبد الواحد بن محمد بن اسحاق بن نجاد مقری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے، ان کو احمد بن حازم نے، ان کو عمرو بن حماد نے عامر بن یساف سے، اس نے عبد الکریم سے، وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں ابن عباس کی طرف، انہوں نے فرمایا جس

(۲۵۵۴)..... (۱) فی (ب) : یا جبریل.

(۲)..... فی (ب) : لہا نور و ضیاء.

(۲۵۵۷)..... (۱) فی (ب) : ذهب.

(۲)..... فی (ب) : صلاة.

(۳)..... فی (ب) : الی.

نے دو رکعت پڑھیں اور دونوں میں قل هو اللہ احد تیس مرتبہ پڑھی، اس کے لئے جنت میں ایک ہزار محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے بغیر نماز کے پڑھے اس کیلئے جنت میں ایک سو محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے اس وقت پڑھے جب اپنے گھر میں آئے اور اس سے اس کے گھر اور پڑوس کو خیر پہنچے گی۔

سورة فلق اور سورة الناس کا خصوصی ذکر

۲۵۵۸: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو سفیان نے عبدہ بن ابی لبابہ سے، اس کو ذر بن حبیش نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا معوذتین (آخر دو سورتوں) کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے معوذتین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں (وہ بھی یہی کہتے ہیں) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قتبہ سے اور محمد بن سفیان سے۔

۲۵۵۹: ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن یوسف نے، ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو علی بن حسن اھلالی نے، ان کو یعلیٰ بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے، ان کو قیس نے ان کو عقبہ بن عامر جھنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ تحقیق مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے نہیں دیکھی تھی یا یوں فرمایا کہ ان جیسی دیکھی نہیں تھی۔ یعنی معوذتین۔

۲۵۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبد الوہاب نے، ان کو یعلیٰ بن عبید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو کئی طریقوں سے صحیح میں اسماعیل بن ابو خالد سے نقل کیا ہے۔

۲۵۶۱: ہم نے روایت کی ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو ایسی دو سورتیں نہ سکھلاؤں جو بہترین ہیں ان سب میں جو پڑھی گئی ہیں۔ پھر اس کو آپ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھلائیں۔

نظر بد کا علاج

۲۵۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس دوری نے اور محمد بن اسحاق صفانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے، ان کو احمد بن سلمان نجاد نے بطور املاء کے، ان کو ہندام بن قتیبہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن سلیمان نے، ان کو عباد بن عوام نے، ان کو جریر نے، ان کو ابو نصرہ نے، ان کو ابو سعید خدری نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں کی نظر بد سے اور انسانوں کی نظر بد سے۔ جب سورة معوذتین نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کو لے لیا اور ان کے ماسوا سب شے کو چھوڑ دیا۔ لفظ دونوں کے برابر ہیں۔

۲۵۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو عبد اللہ بن احمد بن سعد حافظ نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو فیلی نے، ان کو محمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن اسحاق نے سعید بن ابوسعید مقبری سے، اس نے عبد اللہ بن عقبہ بن عامر سے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ مقام صحہ اور ابواء کے درمیان کہ اچانک ہمیں ہوانے اور شدید آندھی نے چھپالیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ تعوذ اور پناہ مانگنا شروع کیا اور فرماتے تھے کہ اے عقبہ ان دونوں سورتوں کے ساتھ تو بھی پناہ مانگ لو کہ کسی پناہ مانگنے والے نے دونوں کی مثل پناہ نہیں مانگی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے نماز میں ان دونوں سورتوں کے ساتھ۔

۲۵۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو الفضل محمد بن عبد الرحمن بن خمیرویہ نے، ان کو احمد بن نجیدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو لیث بن سعد مصری نے، ان کو ابن عجلان نے، ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے، ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ کہو میں نے کہا، کیا کہوں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اے اللہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر لوٹا دیں۔ (یعنی اب مجھ سے دوبارہ کچھ بات کریں) پھر فرمایا کہ اے عقبہ کچھ کہو۔ میں نے کہا میں کیا کہوں۔ کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو قل اعوذ برب الفلق۔ میں نے اس کو پڑھا اور پورا کر دیا۔ پھر فرمایا عقبہ کہو میں نے کہا کہ میں کیا کہوں۔ فرمایا کہو: عقل اعوذ برب الناس۔ میں نے اسے بھی پورا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو ان دونوں کی مثل کسی نے سوال کیا ہے اور نہ ہی ان دونوں کی مثل کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی ہے۔

۲۵۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ کے آخر میں۔ ان کو ابو الحسنی محمد بن یعقوب بن ناصح اصفہانی، ادیب نے، ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے، ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے، ان کو سعید بن ابویوب نے، ان کو یزید بن عبد العزیز عینی سے اور ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون نے یزید بن محمد بن قرشی نے، ان کو علی بن رباح نے، ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے، انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

۲۵۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید نے ان کو ابو عمر ان نے ان کو عقبہ بن عامر نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے

(۲۶۵۳)..... (۱) فی (ب) : ابیہ عن۔

(۱)..... فی (ب) مانصہ : أخبرنا الإمام الشيخ الحافظ الأوحى الثقة بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ شيخ الإسلام أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله الشافعي بقراءتي عليه بحامع دمشق في حمادى الأولى سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال ثنا الشيخان الإمام أبو عبد الله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدى وأبو القاسم زاهر بن ظاهر بن محمد الشحامى فى كتابيهما وحدنا أبى رحمه الله وأخبرنا أبو علي بن سليمان المروى الأندلسى الزاهد قالنا ثنا زاهر قالنا ثنا الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقى رحمه الله قال۔

(۲۵۶۳)..... فی (ب) عبد الله بن حمرويه

(۲)..... ما بين المعكوفين سقط من (أ)

☆..... بالهامش مانصه : آخر الجزء الثامن عشر۔

(۲۵۶۶)..... (۱) فی (أ) أسلم عن۔

(۲)..... فی (ب) : فقال۔

(۴)..... ما بين المعكوفين سقط من (أ)

(۵)..... من (ب) : أتبع

أخرجه الحاكم (۲/۵۴۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي۔

ہیں یزید بن ابوجیب سے اس نے اسلم ابو عمر ان یحییٰ سے اس نے عقبہ بن عامر سے اس نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں سورۃ یوسف اور سورہ ہود پڑھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ آپ قل اعوذ برب الفلق پڑھیں اس لئے کہ آپ ہرگز ایسی سورۃ نہیں پڑھیں گے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک اس سے زیادہ بلند ہو اگر آپ اس بات کی استطاعت رکھیں کہ وہ آپ سے کبھی فوت نہ ہونے پائے تو ایسے ہی کیجئے۔

یہ الفاظ یحییٰ کی روایت کے ہیں۔ اور لیث کی روایت میں ہے کہ میں حضور کے پیچھے پیچھے چلا آپ سواری پر تھے میں نے جا کر اپنا ہاتھ ان کے قدم مبارک پر رکھا اور میں نے عرض کی کہ کیا میں سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھوں۔ آپ نے فرمایا آپ ہرگز ایسی کوئی چیز نہیں پڑھیں گے جو اللہ کے ہاں زیادہ بلند ہو قل اعوذ برب الفلق سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

۲۵۶۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ بنت عبد الرحمن نے ان کو سیدہ عائشہ زوجۃ الرسول سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سج اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یا لہھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل هو اللہ احد اور کبھی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم علالت میں معوذات پڑھتے تھے

۲۵۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو الحسن ہارون بن سلیمان بن داؤد صنفہانی نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھتے تھے (اور پھونکتے تھے)۔

۲۵۶۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حلق نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک بن انس پر اس نے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھتے اور پھونکتے تھے جب درد یا تکلیف زیادہ ہو جاتی تو میں ان پر پڑھ کر دم کرتی اور اپنے ہاتھ کو ان کے جسم پر پھیرتی سورۃ کی برکت کی امید کی وجہ سے۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

عبد اللہ یوسف سے اس نے مالک بن انس سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ۔ اور مسلم نے ان کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے معمولات

۲۵۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن سیار فرہادانی نے۔ ان کو قتیبہ نے ان کو مفصل

(۲۵۶۷)۔ (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجہ الحاکم (۵۲۰/۲) من طریق سعید بن ابی مریم۔ بہ

(۲۵۷۸)۔ (۱) فی (ب) یقرا۔

(۲) فی (ب) ویبث

(۲۵۶۹)۔ (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

بن فضالہ نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم جب اپنے بستر پر آتے تھے ہر رات دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے پھر ان میں پھونکتے اور ان میں قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے پھر ان کو اپنے جسم پر جہاں تک پھیر سکتے پھیرتے تھے دونوں ہاتھوں کو پھیرنے کی ابتدا اپنے سر اور اپنے چہرے سے کرتے تھے جو کچھ جسم کا سامنے کا حصہ ہے یہ عمل تین بار کرتے تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۵۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو عبید اللہ بن نافع صائغ نے ان کو یحییٰ بن عمیر نے اپنے والد عمیر سے (یہ مولیٰ تو مل بن عدی میں) انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک بالکل نہ سویا کرے یہاں تک کہ وہ قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ سونے سے قبل ہم میں سے کوئی آدمی ایک تہائی قرآن پڑھنے کی کیسے استطاعت رکھے گا فرمایا کہ یہ طاقت نہیں رکھے گا کہ قل هو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے۔

۲۵۷۱:..... مکرر ہے اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الدعوات میں معاذ بن عبد اللہ بن حبیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم جب صبح کرو اور شام کرو دونوں وقت تین تین مرتبہ قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرو یہ پڑھنا آپ کو ہر شئی سے کفایت کرے گا۔

قرآنی آیات کی ایک دوسرے پر فضیلت و فوقیت کی بحث

ہم نے کئی ایسی احادیث ذکر کر دی ہیں جو سورتوں اور آیات کے باہم مفاضلے پر ایک دوسری پر فضیلت و فوقیت پر دلالت کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مانسوخ من اية او ناسها نأت بخير منها.

ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلواتے ہیں اس سے بہتر اور لے آتے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کا مطلب کئی چیزوں کی طرف راجع ہوتا ہے۔ یعنی باہم سورتوں کی فضیلت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے۔
اول:..... یا تو یہ باہم فضیلت عمل کرے گی تلاوت میں یا اس طور کہ ایک آیت ناسخ ہو دوسری منسوخ ہو لہذا ہم کہیں گے کہ ناسخ جو ہے وہ

(۲۵۷۰)۔ (۱) فی (أ) الوہادانی.

(۲)۔ مابین المعکوفین سقط من (أ، ب) واثناہ من صحیح البخاری.

(۳)۔ فی (ب) : یصح.

(۲۵۷۱)۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) أخرجه الحاکم (۵۶۷/۱) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذہبی.

(۲۵۷۱)۔ مابین المعکوفین سقط من (أ).

(۴)۔ مابین المعکوفین سقط من (ب).

(۵)۔ فی (ب) : قرأتها.

(۶)۔ غیر واضح فی الأصل.

(۷)۔ فی (ب) : فکان.

(۸)۔ فی (ب) : فیہ.

منسوخ سے بہتر ہے یعنی ناسخ پر عمل کرنا لوگوں کے حق میں منسوخ پر عمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ثواب زیادہ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ۔ امر کی نہی کی وعدے کی اور عذاب کی آیات بہتر ہیں آیات قصص سے۔

اس لئے کہ قصص سے مقصود امر اور نہی کی تاکید ہوتی ہے اور ڈراوے اور خوشخبری کی تاکید ہوتی ہے، اور ان امور سے لوگ مستغنی بھی نہیں ہیں (لوگوں کو ان ضرورت ہے) اور قصص سے مستغنی ہیں۔ اور جو چیز لوگوں کے زیادہ فائدے کی اور ان کے لئے زیادہ نفع والی ہے ان میں سے جو ان کے لئے اصول کے قائم مقام ہو وہ ان کے لئے بہتر ہوتی ہے اس کے مقابلے میں جو ضروری چیز کے تابع ہو۔

دوم: یا یہ کہا جائے کہ وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے نام گنوانے اور اس کی صفات کے بیان اور اس کی عظمت اور قدس پر دلالت پر مشتمل ہیں وہ افضل ہیں اور بہتر ہیں بایں معنی کہ ان کے ذریعے جس چیز کی خبر دی گئی ہے وہ اونچی ہے اور جلیل القدر ہے۔

سوم: یا اس طرح کہا جائے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے بہتر ہے یا ایک آیت دوسری آیت سے بہتر ہے بایں طور پر کہ اس کو پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے فائدہ جلدی ہوتا ہے جو بدیر حاصل ہونے والے ثواب کے سوا ہوتا ہے، اور پڑھنے والے سے اس کی تلاوت کے ذریعے عبادت ادا ہوتی ہے، جیسے آیت کرسی، اور سورۃ اخلاص اور معوذتین کی قرأت۔ بے شک ان کو پڑھنے والا ان کو پڑھ کر جن چیزوں سے ڈرتا ہے ان سے احتراز کرنے اور بچنے کی جلدی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتصام کرتا ہے اور اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اور ان کو تلاوت کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ادا کرتا ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کی اعلیٰ صفات کے ساتھ۔ ان کے ساتھ اعتقاد کے طریقے پر، اور سکون نفس ہے اس ذکر کی فضیلت کی طرف اللہ کے احسان اور اس کی برکت کے سبب بہر حال باقی رہیں آیات حکم تو یہ حقیقت ہے کہ ان آیات کی محض تلاوت سے اقامت حکم واقع نہیں ہو سکتا صرف تلاوت سے تو صرف اس حکم کا علم اور اس کا ذکر اور یاد دہانی ہو سکتی ہے فقط لہذا اس اعتبار سے وہ آیات اور سورتیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں وہ اس بات کی زیادہ حق دار ہیں کہ ان پر خیر اور افضل کا نام رکھا جائے پھر اگر یہ کہا جائے کہ مجموعی طور پر قرآن تو راۃ، انجیل، زبور سے افضل اور بہتر ہے۔ بایں طور اس کی تلاوت اور عمل دونوں کے ساتھ عبادت کرنا قرآن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں، اور ثواب واجب ہوتا ہے اسی کی قرأت کے ساتھ ان کی قرأت کے ساتھ نہیں۔

یا اس اعتبار سے افضل ہے اور بہتر ہے کہ قرآن بحیثیت اعجاز نبی مبعوث کی حجت ہے، اور یہ دوسری کتب نہ ہی معجزہ تھیں اور نہ ہی ان انبیاء کی نبوت حجت تھیں بلکہ وہ ان کی دعوت تھیں، اور حجت الگ تھی ورنہ یہ بھی ان کی مثل ہو جاتی۔

اور کبھی یوں کہا جاتا ہے۔ کہ بعض سورۃ بعض سے افضل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کی قرأت کو بعض دوسری کے کئی اضعاف کے برابر اور کئی گنا کی طرح کیا ہے، اور بعض کے ثواب کو اس قدر ثابت کیا ہے جو اس کی غیر کے لئے ثابت نہیں کیا، اگرچہ وہ حقیقت ہمارے سامنے واضح اور ظاہر نہ ہو جس کی وجہ سے وہ افضل آیت کا ثواب اس خاص مقدار کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسے یہ کہا جائے کہ بعض دن بعض سے افضل ہیں اور بعض مہینے بعض سے افضل ہیں اس معنی میں کہ ان میں عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے دوسرے میں عبادت کرنے سے۔ اس میں گناہ کرنا دوسرے دن یا مہینے میں گناہ کرنے سے زیادہ ہے۔

یا جیسے یہ کہا جائے کہ احرام افضل ہے غیر احرام سے اس لئے کہ اس میں وہ مناسک ادا کئے جاتے ہیں جو دوسری جگہ نہیں کئے جاتے۔

فصل: قرآن مجید کے ساتھ شفاء حاصل کرنا

۲۵۷۲: ہمیں خبر دی ہے۔ ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو ہبل بن زیادہ قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں

بھیجا۔ ہم لوگ قبیلہ جہینہ کے ایک (سانپ یا کسی زہریلے جانور کے) ڈسے ہوئے آدمی پر پہنچے، (اس کے گھر والوں نے) اس کا علاج کرایا تھا مگر اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ لہذا ان کے کچھ لوگوں نے کہا اگر تم لوگ اس گروہ کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس ایسی کوئی چیز ہو جو فائدہ دے جائے لہذا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور بولے اے مسافر لوگو ہمارے سردار کو (سانپ وغیرہ نے) ڈس لیا ہے ہم نے اس کا ہر طرح سے علاج کیا ہے مگر اسے کسی چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ لہذا ہمارے گروہ میں سے ایک نے کہا اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم ہم لوگوں نے آپ لوگوں سے ہمیں مہمان بنانے کو کہا تو تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں رکھا۔ ہم ایسے دم بھی نہیں کریں گے یہاں تک کہ تم لوگ ہمارے لئے کوئی معاوضہ طے کرو۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ بکریوں کی ایک مخصوص تعداد طے کر لی لہذا دم کرنے والا گیا اور جا کر (دم کرنا شروع کیا)۔

سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ رب العلمین پڑھتا تھا اور مریض کے زخم پر تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ شفا یاب ہو گیا، پس گویا کہ وہ چھوٹ گیا ہے رسی کے بندھن سے، ابوسعید کہتے ہیں کہ اب وہ کھڑے ہو کر چلنے لگ گیا اب اس کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔ اور ان لوگوں نے وہ معاوضہ ان کو پورا پورا دے دیا جس پر ان کے ساتھ معاملہ طے ہوا تھا لہذا ان کو بعض ساتھیوں نے کہا کہ آپس میں ہم یہ بکریاں تقسیم کر لیں، مگر جس نے دم پڑھا تھا اس نے کہا کہ نہیں ابھی ایسا نہ کرو۔ پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں اور آپ کے سامنے یہ پورا ماجرا ذکر کرتے ہیں دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں لہذا یہ لوگ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آکر واقعہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہ دم پھونک کی چیز بھی ہے اور فرمایا کہ تم لوگوں نے درست کیا یہ مال تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے ابوعوانہ کی حدیث سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے ابوبشر سے۔

۲۵۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابونضر بن قتادہ نے اور محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے اور ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو رکیبن بن ربیع بن عمیلہ نے قاسم بن حسان سے اور ان کے چچا عبدالرحمن بن حرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معوذات کے سوا دم پھونک کو ناپسند کرتے تھے اور تحقیق ہم نے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عقبہ بن عامر کے لئے۔ اے عقبہ معوذتین کے ساتھ پناہ پکڑ کوئی پناہ لینے والا ان کی مثل کے ساتھ بھی ان جیسی پناہ نہیں لیتا۔ اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ معوذات سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے۔ اور ہم نے کتاب الدعوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا کتاب اللہ کی آیات کے ساتھ روایت ہے۔

۲۵۷۴:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمر رزازی نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے انہوں نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہ ابن حابس جہنی نے ان کو خبر دی

(۲۵۷۲)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)..... من (ب) : لعله یكون.

(۳)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۴)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۷۳)..... (۵) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۶) فی (ب) : تعوذہ.

(۲۵۷۴)..... () مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے ابن حابس کیا میں تجھے اس افضل چیز کی خبر دوں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ ہے) قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس ہیں اور یہ دونوں معوذتین ہیں۔

بچھو کے ڈنک مارنے پر معوذتین سے دم کرنا

۲۵۷۵: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے چچا ابو بکر نے ان کو عبد الرحیم بن سلیمان نے، ان کو مطرف نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو محمد بن علی نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ ایک ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو اچانک آپ کو بچھو نے ڈس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اس کی خبر لی اور اسے مار دیا جب اسے مار کر بے تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا۔ اسے ایک برتن میں ڈالا۔ پھر اس کو اس انگلی پر ڈالنا شروع کیا جس جگہ پر آپ کو ڈسا گیا تھا اور اس جگہ کو مسلتے جاتے تھے اور معوذتین کے ساتھ پناہ لیتے اور دم کرتے جاتے تھے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن فضیل نے مطرف سے۔ مگر انہوں نے عملاً بچھو کو پکڑنے اور مارنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس زخم پر ملتے جاتے تھے قل هو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔

۲۵۷۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبید نے ان کو عباس بن مفضل نے ان کو اسماعیل ابن بنت سدی نے ان کو ابن فضیل نے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے کہ بچھو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈس لیا حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے نہ نبی کو چھوڑتا نہ غیر نبی کو۔ پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا پھر اس حدیث کو ذکر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر فرماتی ہیں

۲۵۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو عمیس نے ان کو عون بن عبد اللہ نے ان کو اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرماتی ہیں۔ جو شخص جمعہ کے دن فاتحہ الکتاب پڑھے اور قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات بار پڑھے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ حمید بن زنجویہ نے کہا جعفر سے روایت میں ہے جمعہ کے بعد پڑھے۔

مریض کے پاس قرآن پڑھنے سے مرض ہلکا ہوتا ہے

۲۵۷۸: اس بارے میں زہری سے بھی روایت ہے اس میں فاتحہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس نے کہا ہے جس وقت امام سلام پھیرے بات

کرنے سے پہلے سات سات بار پڑھے۔

۲۵۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اہم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ تکلیف ہلکی محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں خیمہ پر داخل ہوا وہ مریض تھے میں نے کہا کہ میں آج آپ کو تندرست دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میرے پاس قرآن پڑھا گیا تھا۔

۲۵۸۰:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم کوئی نے ان کو ابراہیم بن ظبیہ نے ان کو حجاج نے اور محمد بن راشد نے مکحول سے اس نے واثلہ بن اسقع سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں۔ حلق میں درد کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو۔

۲۵۸۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد الرحمن بن سلیمان بن موسیٰ بن عدی جرجانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن سلمہ نے نيساپوری نے۔ ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شفاؤں کو لازم پکڑو قرآن کو اور شہد کو۔ زید بن حباب نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ حالانکہ صحیح جو ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت ابن مسعود پر موقوف ہے۔

فصل

۲۵۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اہم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو ابو عبید عمیس خزاز نے ان کو موسیٰ بن انس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہوں سورۃ بقرہ اور نہ ہی سورۃ آل عمران۔ اور سارا قرآن۔ مگر یوں کہوں وہ سورۃ جس میں بقرہ مذکور ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے، اور قرآن بھی اسی صورت پر ہے۔

عمیس بن میمون منکر الحدیث ہے۔ اور یہ صحیح نہیں ہے یقیناً اس بارے میں روایت کی گئی ہے ابن عمر سے۔

۲۵۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابن خزیمہ نے ان کو محمد بن موسیٰ خطاء نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ثانی نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ یوں نہ کہوں گائے کی سورۃ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورہ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے اسی طرح فرمایا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۲۵۸۴:..... تحقیق بخاری نے اپنی کتاب ذکر کیا ہے مسدود سے اس نے عبد الواحد سے اس نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ میں حجاج سے سنا

(۲۵۸۲)۔ عزراہ ابن عراق فی تنزیہ الشریعة (۲۹۱/۱) إلی ابن قانع من حدیث أنس وفيه عیسی بن میمون قال أحمد بن حنبل منکر الحدیث۔

تعقبہ ابن حجر فی رسالہ فقال: أفرط ابن الجوزی فی ایرادہ فی الموضوعات (۲۵۰/۱) ولم يذكر مستنده إلا قول أحمد فی تضعیف عیسی وهذا لا یقتضی وضع الحدیث وقد قال فیہ الفراس: صدوق یخطئ كثيراً وقال الہیثمی فی المجمع (۱۵۷/۷) رواہ الطبرانی فی الأوسط وفيه عیسی بن میمون متروک۔

وانظر الفردوس (۷۲۶/۲) بترقیعی۔

منبر پر کہتے تھے وہ سورۃ جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی تھی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی پھر وہ وادی میں اتر گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ درخت کے برابر آئے اس کو نشانہ بنایا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے انہوں نے اسی مقام پر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کھڑے ہوئے تھے وہ جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبد الواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس نے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اعمیش سے۔

۲۵۸۵:..... ہم نے ابو مسعود انصاری کی حدیث میں روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کے آخر سے دو آیات پڑھے وہ اس کو کفایت کریں گی۔

۲۵۸۶:..... اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق مجھے یاد کرادیا ہے فلاں فلاں آیت جسے میں فلاں فلاں سورۃ سے ساقط کر چکا تھا۔ اور عمر بن خطاب کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم سے وہ پڑھتے تھے سورۃ الفرقان۔

فصل:..... قرآن مجید میں آیت کاٹ کر پڑھنا

۲۵۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو بکر بن داود نے ان کو ابو داؤد نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ذکر کی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ اپنی قرأت کو آیت کاٹتے اور الگ کرتے تھے۔ سنت کی متابعت زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جو بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں قرآن کے ساتھ اغراض کی اور مقاصد کی جستجو کرنے اور ان کی انتہاء اور اختتام پر ٹھہرنے اور وقف کرنے کے بارے میں۔

۲۵۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو منصور بن زوی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابن ابی حدیل نے وہ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی کسی آیت کو پڑھے تو اسے کاٹ کر (ادھورا نہ چھوڑے) بلکہ اس کو پورا کرے۔

فصل: قرآن کے زیادہ حاصل کرنے پر خوش ہونا اور فخر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے:

وَاَنْزَلْنَاكَ عَلٰىكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا.

اور اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب و حکمت اتاری اور آپ کو وہ علم سکھلایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ انعامات خداوندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱) انزال کتاب (۲) انزال حکمت (۳) جو نہیں جانتے تھے اس کا علم دینا (۴) ان پر فضل

(۲۵۸۳)..... (۱) ما بین المکعوفین سقط من (ا)

(۲۵۸۶)..... (۱) ما بین المکعوفین سقط من (ب)

(۲۵۸۷)..... (۱) ما بین المکعوفین سقط من (ا)

(۲۵۸۸)..... (۱) فی (ب) قرا.

عظیم کرنا۔

رسول اللہ کی ازواج سے فرمایا۔ واذکرون ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ۔

(اے ازواج رسول) اللہ کی آیات اور حکمت جو تمہاری گھروں میں (نازل ہو رہی ہیں) اور پڑھی جا رہی ہیں یاد کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام نور رکھا ہے اس کا نام مبارک رکھا ہے، ہدایت رکھا ہے جس (خوش قسمت انسان پر) اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت کا انعام فرمایا ہے اور اس کو سیکھنے کا موقع دیا ہے تاکہ اسے سیکھے اور اس کو پڑھے گویا کہ اللہ نے اس شخص کو اپنے نبی کے ساتھ اس کے علم میں شریک کیا ہے اگرچہ اس کو خبر دینے اور جملانے کی جہت سے نبی کے ساتھ شریک نہیں کیا۔ لہذا اگر وہ شخص جس پر اللہ نے یہ انعام کیا ہے اس کی تعظیم نہ کرے اور پھر اس کے نزدیک بڑی اور اہم ترین قدر و منزلت والی چیز مال اور اولاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہو تو وہ انسان بہت بڑے جاہلوں میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث ذکر کی ہے۔

۲۵۸۹: ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو بشر بن غیر نے ان کو قاسم صاحب الوامہ نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے (کما حقہ) وہ شخص (علم) نبوت کی ایک تہائی دے دیا گیا۔ اور جس نے نصف قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ) وہ (علم نبوت کا) نصف دے دیا گیا۔ اور جس نے دو تہائی قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ) وہ (علم نبوت کی دو تہائیاں دے دیا گیا۔ اور جس نے پورا قرآن مجید (کما حقہ پڑھ سمجھ لیا) وہ ایسے ہے جسے (پوری نبوت کا علم) دے دیا گیا۔ اور قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھے اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجے پر چڑھے یہاں تک کہ پورا ہو جائے جو اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا مٹھی بند کرو مٹھی بند کرے گا یکا یک اس کے دائیں ہاتھ میں جنت خلد ہوگی اور دوسری میں جنت کی نعمتیں ہوں گی۔

جس نے قرآن پڑھا اس نے پہلو علم نبوت سے بھر لیا

۲۵۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد وری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محرر ابورجاء شامی نے ان کو اسماعیل بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا جس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ سمجھ کر) گویا کہ اس (علم) نبوت کو اپنے پہلوؤں میں داخل کر لیا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی اور جس شخص کو قرآن (کا علم) عطا کیا گیا پھر اس نے یہ گمان کیا کہ کوئی دوسرا شخص اس سے بہتر دیا گیا ہے اس سے تو اس نے اس چیز کو حقیر سمجھا جس کو اللہ نے عظیم بنایا ہے اور اسی خیر کو اس نے عظیم سمجھا ہے جس کو اللہ حقیر سمجھا ہے اور حامل قرآن کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے جس چیز میں کوئی تیزی کرے اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت کرے جس میں کوئی جہالت کرے مگر حامل قرآن کو چاہئے کہ معاف کرے اور درگزر کرے قرآن مجید کے حق کی وجہ سے، اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۲۵۹۱: اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو عمرو بن ربیع بن

طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خالد بن ابی یزید نے ان کو ثعلبہ بن یزید نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے اپنے دو پہلوں کے درمیان (علم) نبوت کو بھریا مگر (فرق یہ ہے کہ) اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ تیزی کر اس کے ساتھ جو تیزی کرے اور نہ یہ کہ وہ جاہل بنے اس کے ساتھ جو جاہل بنتا ہے حالانکہ اس کے سینے میں کلام اللہ ہو۔

۲۵۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو تہمام بن کحج نے ان کو حسن نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک تہائی قرآن حاصل کر لیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کر لیا اس نے امر نبوت کی ایک تہائی حاصل کر لی۔ اور جس نے نصف قرآن حاصل کر لیا اس نے امر نبوت کا نصف حاصل کر لیا جس نے پورا قرآن حاصل کر لیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کر لیا اس نے گویا پوری نبوت (کا علم یا اس کی ذمہ داری) لے لی۔

امام ابو بکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا احتمال ہے کہ یہ معنی ہو نبوت دے دیا گیا یعنی اس نے اپنے سینے میں ساری کتاب جمع کر لی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی سوائے اس کے کہ اس کی طرف وحی نہیں کی گئی اس بارے میں۔

۲۵۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارسی ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو احمد بن حارث نے ان کو حدیث بیان کی ساکنہ بنت جعد غزنیہ نے وہ کہتی ہے کہ میں نے سنا رجاء غنوی سے وہ کہتے ہیں (حالانکہ یوم جمل میں ساکت ہاتھ کٹ گیا تھا)۔

نبی کریم نے فرمایا۔ جس کو اللہ نے اپنی کتاب کا یاد کرنا نصیب کیا ہے اگر وہ یہ گمان کرے کہ کوئی ایک بھی اس سے بہتر اور افضل عطا کیا گیا۔ تو اس نے اللہ کی عظیم ترین نعمت کی ناشکری کی ہے۔

۲۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو قبیسہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسلم منقری نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے اور مجھے اس کے پڑھنے کا حکم ملا ہے ابن کعب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ کے لئے میرا نام لیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ عبد الرحمن بن ابزی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ کیا آپ اس کے ساتھ خوش ہوئے اے ابوالمنذر انہوں نے کہا کس چیز نے مجھے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك فليفرحوا

(۲۵۹۱)..... (۱) فی (ب) : غیر.

(۲)..... فی (ب) : جہل.

صحیحہ الحاکم (۵۵۲/۱) ووافقه الذہبی.

(۲۵۹۲)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ).

(۲۵۹۳)..... (۱) فی (ب) : القاسم وهو خطأ.

(۲۵۹۴)..... (۱) فی (ب) : النبی.

صحیحہ الحاکم (۳۰۴/۳) ووافقه الذہبی.

فرمادیتے کہ فضل الہی اور اس کی رحمت اور اس (قرآن) سے ان کو خوش ہونا چاہئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۵۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون
فرمادیتے اللہ فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ اور اس (قرآن کے ساتھ) ان کو خوش ہونا چاہئے
وہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ۔ اور اسلام کے ساتھ یہ بہتر ہے ان میں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔
۲۵۹۶: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحسن نے ان کو ابوالحسن طراکشی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمته فرماتے ہیں حضرت ابن عباس بفضل اللہ وبرحمته فضل سے مراد اسلام ہے ورحمته اور اللہ کی رحمت قرآن ہے۔

۲۵۹۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یزید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابو خالد نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اسلام ہے اور اس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن میں سے بنایا ہے۔

۲۵۹۸: ہمیں خبر دی ابو الحسن فارسی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو حسن نے ان کو ابو بکر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابو سعید نے اللہ اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللہ وبرحمته۔ ابو سعید نے فرمایا کہ اللہ فضل قرآن ہے اور اس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن بنایا ہے۔
۲۵۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن جہم نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك فليفرحوا زید بن اسلم نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور اس کی رحمت اسلام ہے۔

۲۶۰۰: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو شمیم نے ان کو جوہر نے ان کو ضحاک نے۔ کہ قل بفضل اللہ قرآن وبرحمته اسلام ہے۔

۲۶۰۱: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الحلق بن علی مؤذن نے ان کو محمد بن احمد بن حب بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عمار بن کثیر واسطی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ہلال بن یساف نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللہ وبرحمۃ ہلال نے کہا کہ اس کتاب کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اسلام کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

۲۶۰۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصفہانی نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے کہ قل بفضل اللہ وبرحمۃ۔ ہلال نے کہا کہ اللہ کا فضل اسلام اور ان کی رحمت قرآن ہے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اونچی آواز کرنا جب کہ اس کے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو یا

تلاوت کرنے والا اکیلا، ہو یا لوگ توجہ سے اس کی تلاوت سن رہے ہوں

۲۶۰۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک میں البتہ جانتا ہوں پہچانتا ہوں آوازیں قرآن مجید کو زور سے، پڑھنے والے احباب کی جب وہ رات میں داخل ہوتے ہیں اور بے شک میں البتہ جانتا ہوں ان کی قرآن میں منزلوں کو رات میں اگرچہ میں نے ان کی منزل اور ٹھکانے نہیں دیکھے ہیں جب وہ دن میں اترتے ہیں ان میں ایک حکیم ہے کہ جب وہ گھوڑ سوار یوں سے ملے یا کہا کہ دشمنوں سے ملے۔ اس نے ان سے کہا کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ ان کا انتظار کرو۔ بخاری و مسلم نے صحیح میں ابو کریب سے اسے ابو امامہ سے نقل کیا ہے۔

۲۶۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر بن حب بغدادی نے بخارا میں ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن حباب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبید اللہ بن یزید ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف آئے تو مجھے مسجد کے دروازے پر پایا لہذا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے گئے اچانک دیکھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور دعا بھی کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

اللہم انی اسئلك بانى اشهدان لا اله الا انت الا حد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس بندے نے اللہ سے مانگا ہے اس کے اسم اعظم کے ساتھ وہ ایسا اسم ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ دیکھا تو ایک آدمی میں مسجد کے کونے میں قرأت کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو خوبصورت سر عطا کیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو خبر دوں حضور نے اس کو ہاں میں جواب دیا چنانچہ میں نے جا کر اس کو خبر دے دی اس شخص نے کہا کہ حضور ہمیشہ میرے دوست رہے ہیں۔ وہ شخص ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ یزید بن حباب کہتے ہیں کہ زہیر بن معاویہ نے میری دعایان کی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الخلق نے مالک بن مغول سے اسی حدیث کے ساتھ بعینہ اور اسی حدیث کی مجھے خبر دی سفیان ثوری نے مالک بن مغول سے اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے ابو بردہ کی حدیث سے ان کو ابو موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ کاش اگر آپ مجھے دیکھتے کہ میں گذشتہ شب تیری قرأت سن رہا تھا البتہ تحقیق تم خوبصورت سردے گئے ہو آل داؤد کی خوبصورت سروں میں سے ابو موسیٰ نے کہا اگر میں جان لیتا تو میں اور خوبصورت آواز کر کے پڑھتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ مگر اس میں ابو موسیٰ کا قول نہیں ہے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ مختصر ابریدہ کی حدیث سے ابو موسیٰ کی شان میں۔

۲۶۰۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی رات کو اٹھا روہ اونچی آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فلاں پر رحم کرے کتنی آیات اس نے مجھے یاد دلائی جنہیں میں ساقط کر چکا تھا۔ اور اس کو روایت کیا ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ اسی طریق سے بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۶۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو ابن ابوالحق نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں عبد اللہ بن مزینہ ذوالنجا دین تھا۔

یتیم تھا چچا کی گود میں پلا تھا چچا اس کو دیا کرتے تھے اور اس کے محسن تھے، عبد اللہ جب مسلمان ہو گیا تو خبر اس کے چچا کو پہنچی کہ عبد اللہ دین محمد کا پیرو ہو گیا ہے، چچا نے کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا اور دین محمد کی اتباع کی تو میں تجھ سے وہ سب کچھ چھین لوں گا جو کچھ میں نے تجھے دے رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لہذا اس نے اس سے ہر وہ چیز چھین لی جو اسے دے رکھی تھی یہاں تک کہ اس کے جسم کے کپڑے تک اتار لئے وہ اسی حالت میں اپنی والدہ کے پاس آئے تو اس کی والدہ نے اپنی اوڑھنی پھاڑ دی اور ایک حصے کو اس نے بطور تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور اوپڑھ لیا تو باللہ یہ دو چیتھڑے جسم سے لپیٹ کر جب صبح کی نماز پڑھنے مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا تو جب نماز پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے کہ دیکھیں کون ان کے پاس آیا ہے۔ اور حضور ایسے ہی کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو بھی اس حال میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میرا نام عبد العزیز ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم عبد اللہ ہو ذوالنجا دین (اس نے اپنی پریشانی سنائی تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے دروازے پر بیٹھے رہا کرو لہذا (کل کا عبد العزیز آج کا یہ ذوالنجا دین کے لقب کا حامل دربان رسول کی سعادت پا کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا، اور زور زور کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا اور اونچی آواز سے تسبیح اور تکبیر کہتا رہتا تھا۔

ایک دن حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہ ریا کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ تو اس کو یہ درد دل رکھنے اور اللہ کے آگے رونے والوں میں سے ایک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش الحانی کی خصوصی اجازت دی گئی

۲۶۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان برکی نے مصر میں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباسی نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے (تو تہجد کی قرأت) آپ کے حجروں کے باہر سنائی دیتی تھی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر ہوتے تھے۔

(۲۶۰۳)..... (۱) فی (ب) : سالت.

(۲۶۰۶)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)..... فی (ب) فصفح.

(۲۰۷)..... (۱) فی (ب) : الأندلسی وهو خطأ.

۲۶۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد الوہاب بن عتاب عبدی نے ان کو ابو بکر بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی شئی کے لئے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر آپ کو قرآن مجید زور زور سے پڑھنے اور سر کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۲۶۰۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو حامد بن بہل نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو ابو یوسف قاضی نے ان کو ابو حنیفہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ سورۃ الحجر پڑھئے اس نے کہا امیر المؤمنین کیا آپ کے ساتھ نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا مجھے یاد تو ہے مگر تیری جیسی آواز کے ساتھ نہیں ہے، (یعنی تیری خوبصورت آواز کے ساتھ سننا چاہتا ہوں۔)

۲۶۱۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران اور ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمصی نے ان کو یحیر بن سعد کلاع نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو بشر بن مروہ حضرمی نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ زور زور سے تلاوت کرنے والا ظاہر اور سب کے سامنے صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو ایسے عمل سے دوسروں کی ترغیب کا ذریعہ بنتا ہے) اور آہستہ آہستہ تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو صرف اپنے رب کے سامنے کرتا ہے۔)

حضرت شیخین کا معمول

۲۶۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو احمد بن عبدوس طراکھی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو یحیر بن سعد نے پھر اس کو اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان تبدوا الصدقات فنعما ہی وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خیر لکم۔

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے (دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی) اور اگر تم اسے چھپاؤ

اور اسے فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اس کا اخفاریا سے بعید ہے، چنانچہ قرأت قرآن بھی اسی طرح ہے۔

۲۶۱۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو شعث نے ان کو

محمد بن سرین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ ولا تجهر بصلاحتک ولا تخافت بها۔ الخ

(اے پیغمبر) اپنی نماز (کی تلاوت کے ساتھ) نہ تو جہر کر اور نہ اس کو زیادہ آہستہ کر بلکہ (جہر اور مخفی) کے درمیان راستہ تلاش کر ابن سیرین نے کہا کہ ابو بکر صدیق اپنی آواز کو مخفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آواز اونچی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتے کو جگاتا ہوں۔ یہاں تک کہ یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو کچھ اونچا کر لے اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو ہلکا کر لے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے موصول ابو قتادہ کی حدیث سے۔

۲۶۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار

نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبد اللہ بن ابی نھیک نے ان کو سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں سعد کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے ان کو اپنے نسب کے بارے میں بتایا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو شخص قرآن مجید کو سر اور خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

اور حضرت سفیان نے یحییٰ کا معنی مستغنی بہ کا کیا ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ جو مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں یعنی حامل قرآن کو مخلوق سے مستغنی ہو جانا چاہئے۔

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس مذکورہ روایت سے مراد تحسین الصوت بالقرآن ہے (یعنی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا) اور یہ بایں صورت ہوگا کہ قرآن مجید کو روانی کے ساتھ غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھے اور اہل علم نے اس بات پر استدلال کیا ہے عبد الجبار بن وروکی ابن ابی ملیکہ کی روایت کے ساتھ یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کیا اے ابو محمد آپ یہ بتائیے کہ جب آواز کو خوبصورت نہ ہو ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ما استطاع۔ بقدر استطاعت اس کو خوبصورت بنائے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ (لیس منا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے کا مطلب) یہ ہے کہ لیس علی سنا کہ وہ ہماری سنت پر نہیں ہے۔ ان السنہ فی قرآن القرآن الحدیثین۔ بے شک سنت قرآن کی قرأت کے بارے میں حدیث اور تحزین ہے روانی کے ساتھ جلدی پڑھنا اور غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھنا۔ جب اس چیز کو چھوڑے تو کان تار کا لہریہ تو وہ سنت کا تارک ہوگا۔

آئمہ کی ایک جماعت کے نزدیک تغنی سے مراد استغناء ہے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے آئمہ میں ذکر کیا ہے کہ مذکورہ خبر کے ساتھ استغناء بالقرآن سے مراد ہے۔ اور تکرار اور اس کے ساتھ اکتفاء مراد ہے، (اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے)

اولم یکفہم انا انزلنا علیک الكتاب یتلى علیہم

کیا لوگوں کے لئے اتنی کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔
فائدہ:..... تو اہل علم کی اس توجیہ کے مطابق لیس منامن لم یغنی بالقرآن۔ کا معنی یوں ہوگا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا سے اور دنیا والوں سے مستغنی نہیں کرتا قرآن سیکھنے سکھانے کا عمل کرنے کرانے کی کثرت میں اور دھن میں لگ کر قرآن پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ قرآن جیسی عظیم نعمت کو مل جانے کے باوجود وہ دنیا کا خواستگار و طلب گار رہتا ہے قرآن سے جس کا دل نہیں بھرتا اور دنیا سے مستغنی نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مترجم)

۲۶۱۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین حبیب اللہ بن محمد مقرئ نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن شعیب معمری نے ان کو محمد بن عباد نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے شریک سے اس نے اعمش سے اس نے یزید بن ابان سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن غناء ہے قرآن کے بعد کوئی فقیر فقر نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی غنا ہے۔
اس کے الفاظ برابر ہیں۔ یہ حدیث ایک دوسرے طریق ضعیف ہے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے اور

درست ہے۔

۲۶۱۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابن مہدی نے ان کو ابو الحلق نے ان کو سلیم بن حنظلہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں جس نے سورۃ آل عمران پڑھی ہے وہ غنی ہے۔

۲۶۱۶..... ابو عبید نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اجمعی نے ان کو مسعر نے ان کو جابر نے اس سے قبل کہ وہ واقع ہو گئے تھے جس چیز میں واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے شععی سے اس نے عبد اللہ سے انہوں نے کہا۔

درویش لوگوں کا بہترین خزانہ سورۃ آل عمران ہے جس کے ساتھ رات کے پچھلے حصے میں قیام کرتے ہیں۔

۲۶۱۷..... ابو عبید نے کہا کہ انہیں سے دوسری حدیث بھی ہے جو شخص قرآن بھی پڑھتا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی دوسرا اس سے بہتر لے چکا ہے اس نے گھٹیا چیز کو عظیم اور عظیم چیز کو حقیر اور چھوٹا سمجھا ہے۔

فصل: قرأت قرآن کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنا

اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا ترک کر دینا چاہئے

۲۶۱۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطانے ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی یونس بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں لوگ حضرت ابو ہریرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ سلیمان بن یسار نے ان سے کہا آپ اہل شام سے آگے بڑھئے ان کو چھوڑیئے اے ابو ہریرہ ہمیں حدیث بیان کیجئے وہ حدیث جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ ہوگا وہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ آدمی جو شہید ہو گیا تھا اسے پیش کیا جائے گا کہ میں نے تیری رائے کیا تھا یہاں تک کہ میں خود شہید ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ تو بہادر ہے اور وہ لوگوں نے تیرے بارے میں وہاں کہہ دیا تھا۔ چنانچہ حکم ہوگا اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم سیکھا تھا اور قرآن مجید پڑھا تھا اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا تھا اور قرآن پڑھا تھا اور تیری رضا کے لئے اسے پڑھایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ تو عالم ہے اور تو قاری ہے۔ اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کا مال دیا تھا اسے لایا جائے گا۔

وہ بھی اللہ کی ساری نعمتیں پہچانے گا اس سے سوال ہوگا کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا جہاں پر تو چاہے کہ میں خرچ کروں مگر میں نے ہر اس جگہ پر تیرے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا۔ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں بڑا بخشنے والا ہے اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا وہ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں خالد بن حارث اور حجاج بن محمد سے ابن جریج سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک قرآن کی قرأت عبادت ہے، اور اس کے ساتھ باہم مقابلہ اور فخر کرنا ایک دوسرے کو دکھانا اور اس میں ریا کاری کرنا دیگر عبادات میں ریا کاری کرنے کی طرح ہے، (اور عبادات میں ریا کاری کرنا ناجائز اور حرام ہے) (مترجم)

۲۶۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابو صالح محبوب بن موسیٰ ان کو فزاری نے یعنی ابوالخثعم نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابن نصرہ نے ان کو ابو فراس نے انہوں نے کہا ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے۔ میں نہیں جانتا کسی ایک کو بھی جس کو میں گمان کروں کہ کوئی یہ کہے کہ (قرآن صرف اللہ کے لئے پڑھا جائے) بلکہ ان کا مقصود غیر اللہ ہوتا ہے، اور جو ان کے پاس ہے۔ البتہ تحقیق مجھے تو خیال آتا ہے کہ بے شک لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں اس مال کا جو لوگوں کے پاس ہے۔ اللہ کی قسم میں ارادہ کرتا ہوں تمہاری قرأت کے ساتھ اور تمہارے اعمال کے ساتھ (اللہ کی رضا کا)۔

۲۶۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن شیبان عطار نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یحییٰ بن کثیر عنبری نے ان کو ابن عبید بن محمد بن حسن نے کہ اس قرآن مجید کو تین طرح کے لوگوں نے پڑھا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کو سامان تجارت کے طور پر حاصل کیا ہے وہ اس کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ان کی تعداد میں اضافہ نہ کرے ایسے لوگ (بہت ہیں)۔

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو بادشاہوں کے قریب ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریا کاری کی قرآن کے ذریعے اپنے اعمال میں اور تیسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن میں اپنے دلوں کی دواء پالی ہے انہوں نے اس کو استعمال کیا اپنے دلوں کی بیماری پر پس وہ لوگ اس کو لے کر کھڑے ہو گئے ہیں اپنے حجروں میں (یا مساجد کے محرابوں میں) اور وہ لوگ اپنی ٹوپوں میں چھپ گئے ہیں پس ایسے لوگ اعداء کی اور خطرات کی نشاندہی کرتے ہیں اور بارش پر سوائے ہیں (یعنی اس کا سبب بنتے ہیں)۔

۲۶۲۱:..... اور تحقیق مجھے خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران اصفہانی نے ان کو ابوالولید خلف بن ولید نے ان کو محارب بن ان کو بکر بن حنیس نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو حسن نے فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگوں نے قرآن کو پڑھا ہے ایک تو وہ آدمی جس نے اس کو سامان تجارت کی طرح لیا ہے وہ اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتا رہتا ہے اس کے ذریعے وہ مال طلب کرتا ہے جو لوگوں کے پاس ہے دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا ہے اور اس کے الفاظ کی حفاظت کی ہے اور اس کی حدود کو ضائع کر دیا ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے حکمرانوں کو بہکایا ہے اور اس کے ذریعے اپنے اہل شہر پر اپنی برتری دکھائی ہے یہ قسم

(۲۶۱۸)..... (۱) فی (أ) ثنا۔ (۲)..... فی (أ) ثنا۔

(۳)..... فی (ب) : نعمہ۔ (۴)..... فی (ب) : نعمہ۔

(۵)..... فی (ب) : إنما۔ (۶)..... ما بین المعکوفین سقط من (ب)۔

☆ : فی صحیح مسلم (أصناف)

(۷)..... ما بین المعکوفین سقط من (أ)۔ (۸)..... فی (ب) : فإن قراءۃ۔

(۲۶۱۹)..... (۱) فی (ب) وقد۔

(۲۶۲۰)..... (۱) فی (ب) : کثیر۔

حاملین قرآن میں بہت ہے اللہ ان کی تعداد کو زیادہ نہ کرے۔ اور ایک وہ آدمی بھی ہے جس نے قرآن پڑھا ہے اور اس نے قرآن کی دواء کے ساتھ علاج کیا ہے یعنی اس کو اپنے دل کی بیماری پر استعمال کیا ہے اور اپنی راتوں کو جاگا ہے اور اس کی آنکھیں کام میں لگ گئی ہیں کہ انہوں نے حزن و غم کا لباس پہن لیا ہے اور خشوع کا چادر اوڑھ رکھا ہے اپنے حجروں محرابوں میں اس کو یاد کرتے ہیں اور اپنی ٹوپوں کے نیچے (عاجزی کرتے ہوئے) چھپ گئے ہیں انہیں (نیک لوگوں کی) بدولت اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے انہیں کے بسبب مدد خداوندی اترتی ہے اور مصیبت دور ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں کی یہ قسم حاملین قرآن میں یا قوتِ احمر سے بھی کم ہے۔

۲۶۲۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن علاء سے وہ خوفِ خدا سے مشہور روئے والوں میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ابن آدم قرآن پڑھتا ہے اس کے بعد نیک و بد اعمال میں خلط کرتا ہے پھر وہ لوٹ کر آتا ہے اور تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں تجھے میرے کلام سے کیا نسبت ہے۔ ۲۶۲۳:..... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ خیر کا دربان زبانیہ فرشتہ قیامت کے دن ان حاملین قرآن کی گرفتار کرنے کے لئے جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی قرأت قرآن کے باوجود زیادہ تیز ہیں اس سے بھی جتنی کہ وہ بت پرستوں پر غضبناک ہو جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں پڑھنے کے بعد۔ (۲۶۲۳) (۱) فی (ب) : يعصون۔

فصل: مساجد میں اور بازاروں میں اس لئے قرآن کی قرأت کرنا تاکہ پڑھنے والے کو عطیہ ملے اجر

ملے اور اس کے ذریعے کھانے کا اسباب حاصل ہو یہ روش ترک کر دینا چاہئے

۲۶۲۴:..... ہمیں خبر دی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ابوبجلی نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو راشد جبرانی نے ان کو عبد الرحمن بن شبل انصاری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو پڑھو اور اس میں غلو اور زیادتی نہ کرو (یا اس میں خیانت نہ کرو) اور اس سے دور نہ ہو وہ۔ یا ابو جہل نہ ہو، نہ ہی اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔

اس کو روایت کیا ہے علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ۔ قرآن کو پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔

۲۶۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور ابو القاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن بشیم ابن ابو نعیم نے فصل بن اکیمن نے ان کو علی بن قادم خزاعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں کا مال کھائے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا اس پر گوشت

(۲۶۲۱)..... (۱) فی (ب) : هملت۔

(۲۶۲۳)..... أخرجه أحمد (۳۴۳/۳) عن عفان عن أبان . به وقال الهيثمي في المجمع (۱۶۸/۴) رجال أحمد ثقات۔

(۲۶۲۵)..... ضعفه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۱۱۷ و ۱۱۸)

نہیں ہوگا۔

۲۶۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن الحنفیہ نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو مقرر نے ان کو حیا نے ان کو بشر بن ابی عمرو خولانی نے کہ ولید بن قیس تجبی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی تھی۔ فختلف من بعدهم خلف۔ کہ ان کے بعد ناخلف پیدا ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناخلف ہوں گے ساٹھ سال کے بعد وہ نمازوں کو ضائع کر دیں گے، اور شہوات و لذات کے پیچھے چلیں گے پس بہت جلدی پالیں گے وادی غیبی (جہنم کی وادی) کو پھر اس کے بعد دوسرے ناخلف یعنی نالائق پیدا ہوں گے جو قرآن کو تو پڑھیں گے۔

لیکن قرآن ان کے ہنسیوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور قرآن کو پڑھتے ہیں تین طرح کے لوگ پہلے نمبر پر صحیح مؤمن دوسرے نمبر پر منافق تیسرے نمبر پر بدکردار، بشر بن عمرو خولانی کہتے ہیں میں نے ولید بن قیس سے پوچھا کہ ان تینوں کی ماہیت و حقیقت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ منافق تو سرے سے قرآن (کو پڑھنے کے باوجود) منکر اور کافر ہوتا ہے اور فاجر یعنی گنہگار و بدکردار اس کے ذریعے سے کھاتا ہے (یعنی پیٹ پاتا ہے) اور مؤمن حقیقت میں اس کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔

۲۶۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن دلویت نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے ان کو حسن بصری نے انہوں نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے ساتھ تھا اچانک ایک آدمی گذرا جو کہ سورۃ یوسف پڑھ رہا تھا عمران نے اس کی طرف کان لگا لیا جب وہ فارغ ہوئے تو مانگنا شروع کر دیا پس عمران بن حصین نے کہا انا لله وانا اليه راجعون۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قرآن مجید پڑھو (مگر سوال) اس کے ذریعے اللہ سے کرو بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

۲۶۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے، ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں، ان کو محمد بن صالح نے، ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد نے، ان کو سفیان نے، ان کو اعمش نے، ان کو خثیمہ نے، ان کو حسن نے، ان کو عمران بن حصین نے کہ وہ ایک وعظ کرنے والے کے پاس سے گذرے، جس نے تلاوت کے بعد مانگنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے انا للہ پڑھا اس بات پر اور بولے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے اس کے ذریعے سے۔ بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

۲۶۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو منصور قسروی نے، ان کو احمد بن نجده نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو جریر بن عبد الحمید نے، ان کو منصور نے، ان کو خثیمہ نے، ان کو ابو خثیمہ بصری نے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور سورہ یوسف بھی پڑھ رہا تھا۔ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو سوال کرنا اور مانگنا شروع کر دیا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ میں عمران بن حصین

(۲۶۲۷)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) : فسلوا۔

(۲۶۲۸)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۶۲۹)..... (۱) فی (ب) : یسألون۔

کے پاس بیٹھا تھا۔ چنانچہ ان کے پاس سے کوئی سائل گذرا، وہ کھڑے ہو کر توجہ کے ساتھ اس کی تلاوت سننے لگے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے مانگنا شروع کیا۔ عمران بن حصین نے انا اللہ پڑھا۔ لے چلے ہمیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قرآن پڑھا اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے، عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے اور اس کے بعد لوگوں سے مانگیں گے۔

قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے

۲۶۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن حمدان نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو ہشام بن خالد ازرق نے، ان کو ولید نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو موسیٰ بن وردان نے، ان کو ابوالحیثم نے، ان کو ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن سیکھو اور اس کے ذریعے جنت مانگو۔ اس سے قبل کہ کچھ لوگ اس کو ایسے سیکھیں جو اس کے ذریعے دنیا میں مانگیں گے۔ بے شک قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے۔ ایک تو وہ آدمی جو اس کے ذریعے دوسروں پر فخر کریں گے اور دوسرے وہ جو اس کے بعد کھانا طلب کریں گے اور تیسرے وہ آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے پڑھے گا۔

۲۶۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے، ان کو ہشام بن عمار نے، ان کو مروان بن معاویہ نے، ان کو ابویعقوب نے، ان کو ابوثابت نے، ان کو ام رجا، اشجعیہ نے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانے میں قرآن کے ذریعے مانگا جائے گا اور سوال کیا جائے گا جب تم سے (ایسے لوگ) مانگیں گے تو بالکل نہ دینا۔

۶۲۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل بن تمیر ویہ نے، ان کو احمد بن نجده نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو ابو معشر نے، ان کو سعید نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک اس قرآن کے لئے اس کی رغبت اور خوشی ہوگی۔ پھر لوگوں کے لئے اس سے رک جانا ہوگا جس کا رک جانا عدل کے لئے اور سنت کے لئے ہو یہ بات بہت اچھی ہے۔ اور جس کی فترۃ دولت کے لئے ہوگی وہ لوگ ہلاکت والے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

آپ کا یہ قول شرۃ سے مراد رغبت ہے اور نشاط و خوشی ہے۔

دو ہزار ریال کو واپس کر دیا

۲۶۳۳: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن سلیمان زاہد بخاری نے جو کہ حج کرنے کے لئے آئے تو ہمارے پاس بھی آئے تھے۔ ان کو حدیث بیان کی ابونصر نے، ان کو احمد بن نصر بن حمد ویہ فقیہ نے بطور املا کے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے،

(۲۶۳۰) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۳۱) (۱) مابین المعکوفین سقط من (۱)

(۲۶۳۲) (۱) فی (ب): إلی القسط۔

(۲۶۳۳) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب): قرة۔

ان کو محمد بن بشر نے، ان کو عبد اللہ بن ولید نے، ان کو عمرو بن ایوب نے، ان کو ابویاس معاویہ بن مرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا ہوا تھا۔ جب رمضان شریف آ گیا تو ایک آدمی ان کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا حضرت مصعب بن زبیر کی طرف سے اور کہنے لگا کہ امیر آپ کو سلام کہتا ہے اور وہ پیغام دیتا ہے کہ بے شک ہم کسی محترم قاری کو نہیں چھوڑتے۔ سب کے پاس ہمارا تعاون پہنچتا ہے۔ آپ ان ہزار درہم کے ساتھ اس مہینہ میں مدد لیجئے۔ چنانچہ عمر نے جواب دیا کہ امیر کو وعلیکم السلام کہئے اور ان سے کہئے کہ بے شک ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ ہم اس کے ذریعے دنیا کو چاہیں اور حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے وہ عطیہ دو ہزار ریال کا واپس کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پانی واپس کر دیا

۲۶۳۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن نظیف فرّاء نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابو حفص عمر بن علی بن حسن عتکی نے، ان کو محمد بن جعفر ازاز نے مقام متح میں ان کو صالح بن زیاد نے ابو شعیب سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یزیدی سے سنا، کہتے تھے کہ حضرت حمزہ زیات بصرے میں ایک دروازے سے گزر رہے تھے (پاس لگی ہوئی تھی) لہذا ان کو لوگوں سے انہوں نے پینے کے لئے پانی مانگ لیا۔ جب پانی کا گلاس ان کے لئے باہر آیا تو لے کر انہوں نے پھر واپس کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا ہے (تو بتایا کہ مجھے ایک خیال آیا جس کی وجہ سے میں نے پانی واپس کر دیا ہے) کہ میں ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گھر کا کوئی بچہ مجھ سے قرآن پڑھا ہوا ہو۔ لہذا امیری اس محنت کا ثواب اس پانی کے بدلے میں چلا جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بہر حال باقی رہا مصاحف کو بیچنا اور ان کو خریدنا تو ہم نے اس کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن کے کتاب المبیوع کے آخر میں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ان کے بعد کے لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس کے بیچنے کو مکروہ کہا ہے مگر خریدنے کو مکروہ نہیں کہا۔ بہر حال جس نے مکروہ کہا ہے اس کا مقصد محض مصاحف کی تعظیم ہے کہ کہیں یہ چیز مال تجارت نہ بن جائے۔ حالانکہ تحقیق اس کی بیع کے بارے میں تابعین کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے۔ ان میں سے حضرت جابر بن زید ہیں اور حضرت حسن بصری اور حضرت شعبی اور عکرمہ ہیں۔

بہر حال تعلیم قرآن بالاجرة کو ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں کئی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں اور کچھ دوسروں نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ (اس رخصت کے بارے میں) حضرت ابوسعید والی حدیث بھی ہے جس میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم کرنا اور جھاڑنا۔ پھر اس پر معاوضہ لینا مذکور ہے اور جائز ہے اور وہ حدیث جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے اس قصے کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جس چیز پر تم اجرت لیا کرو اس میں زیادہ حقدار اور زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ یہ اس امر کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ معلمین کو یعنی اساتذہ کو وظیفہ دیا کرتے تھے۔

اور حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور ابو قلابہ اور حکم سے اس بارے میں رخصت کو ہم نے روایت کیا ہے۔

فصل:..... حمام میں یعنی غسل خانے میں اور پاخانے کی جگہ میں

اور دیگر نجاست کے مقامات پر قرآن مجید کی تعظیم کے لئے تلاوت نہیں کرنا چاہئے

تحقیق ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت پیشاب سلام کرنے والے کا جواب نہیں دیتے تھے۔ (اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے سلام کر لیتا) اور پیشاب کرنے کے بعد اس سے فرماتے تھے کہ اگر تم مجھے اس حال میں دیکھ لو تو مجھ پر سلام نہ کیا کرو۔ اگر آپ سلام کریں گے بھی تو میں تجھے سلام کا جواب نہیں دوں گا۔

جس وقت پیشاب کی حالت میں سلام کا جواب ممنوع ہے تو قرآن کی تلاوت تو اولیٰ ہے کہ اس کی تعظیم و تکریم کی جائے اور وہ ایسی جگہ اور اس حالت میں ممنوع ہو۔

۲۶۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو الفضل بن جمیر ویہ نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو ابو بکر بن عیاش نے، ان کو ایان نے، ان کو مورق عیسیٰ نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط دیکھا تھا جو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں نے غسل خانے بنا لئے ہیں تو (سنو) کہ کوئی ایک آدمی یا یوں کہتا تھا کوئی مسلمان غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے تہہ بند کے بغیر غسل کرنے کے لئے داخل نہ ہوا کرے۔ (یعنی شرم و حیا کا تقاضا پورا کیا جائے) اور ان جگہوں میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے بلکہ باہر نکل کر لیا جائے۔ یا یوں فرمایا تھا اس میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا کریں۔ یہاں تک کہ باہر آ جائیں۔ (یعنی اسماء الہیہ کی تعظیم کا تقاضا پورا کیا جائے)۔ اور کسی حوض میں دو آدمی ننگے ہو کر نہ نہائیں (بلکہ شرم و حیا کا تقاضا پورا کریں)۔

سبحان اللہ جو امیر اور حکمران رعایا پر اتنی کڑی نظر رکھے اور ان پر اتنا شفیق اور فکر مند ہو کہ ان کی اخلاقی قدروں کی بھی حفاظت کرتا ہو اس کی حکومت مثالی کیوں نہ کہلائے اور قوم مثالی قوم بن کر دنیا کے افق پر کیوں نہ ابھرے۔ (جاروی مترجم)

۲۶۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو ابو معاویہ نے حماد سے، اس نے ابراہیم سے کہ ان سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس لئے نہیں بنائے گئے۔

۲۶۳۷:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معاویہ نے حجاج سے، اس نے حماد سے، اس نے سلیمان بن بشیر سے، اس نے ابراہیم سے، اس نے عبد اللہ سے مذکورہ کی مثل انہوں نے کہا۔

۲۶۳۸:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معاویہ نے حجاج سے، انہوں نے عطاء سے کہ وہ حمام میں قرأت کو غیر درست کہتے تھے۔ یہ بات اس کے جواز پر اور اس سے پہلی والی اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہے۔

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۶۳۶) (۱) فی (ب) سیکون۔

(۳) فی (ب) : وقد

(۳) فی (ب) : مهم۔

(۶) فی (ب) : إذا

(۵) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۷) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) : شہدت۔

(۲۶۳۵) (۱) فی (ا) : مودوق۔

(۳) فی (ب) : تذکروا۔

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۳۸) فی (ب) : تذکروا۔

۲۶۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو معاذ بن معاذ نے، ان کو ابو عون نے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ابو السوار کے ساتھ حمام میں تھے، اس نے ایک آدمی کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا۔ لہذا انہوں نے سننے کے بعد فوراً کہا یہاں پر مت پڑھو، یہاں پر مت پڑھو۔ یا یوں تعبیر ہے یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو؟

فصل:..... قرآن مجید میں کلام الہی کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے کی کوشش ترک کرنا چاہئے

۲۶۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حلقط نے اور ابو زکریا بن ابواسحاق نے، دونوں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن ظرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے، اس میں جو انہوں نے مالک کے آگے پڑھا اس نے یحییٰ بن سعید سے، اس نے محمد بن ابراہیم سے، اس نے سلمہ بن عبد الرحمن سے، اس نے ابو سعید خدری سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے۔ تم لوگوں میں ایک قوم باجماعت نکلے گی جو اپنی نمازوں کے ساتھ تمہاری نمازوں کو حقیر سمجھیں گے اور اپنے روزوں کے آگے تمہارے روزوں کو حقیر جانیں گے اور اپنے عمل کے مقابلے میں تمہارے عمل کو حقیر جانیں گے۔ وہ قرآن مجید کو تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں گزرے گا۔ وہ لوگ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے۔ آپ اس کے پھالے پر نظر ڈالیں تو آپ کو کچھ لگا ہوا اس پر نظر نہیں آتا۔ آپ اس کے تیر کو دیکھیں تو آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے پر میں دیکھیں تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ (یعنی دین کا تو ان پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا مگر وہ تقویٰ اور برتری کا دعویٰ اور مقابلہ کریں گے)۔

قرآن کی اجرت لینے میں جلدی کرنا

۲۶۴۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، انہوں نے کہا کہ سفیان نے ذکر کیا ہے محمد بن منکدر سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے وہ قرآن مجید کی قرأت کریں گے اور اس کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا اجر اور معاوضہ حاصل کرنے کی جلدی کریں گے (یعنی اس کا معاوضہ دنیا میں دنیوی مال و متاع کے طور پر لے لیں گے) اور اس کو آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔ ثوری نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور اس کو ابن عیینہ نے ابن منکدر سے مرسل روایت کیا ہے۔

۲۶۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور ابو بکر قاضی اور ابو صادق عطاء نے، انہوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو ابو سعید حداد نے، ان کو خالد نے، ان کو عبد اللہ نے، ان کو حمید اعرج نے، ان کو محمد بن منکدر نے، ان کو جابر بن عبد اللہ نے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے، جبکہ ہم لوگ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ ہم میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ہر ایک صحیح ہے درست ہے اور عنقریب کچھ قومیں اور جماعتیں آئیں گی جو اس کی اجرت

(۲۶۳۹)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۴۱)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۴۲)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)..... فی (ب) : فیتعجلونہ

میں جلدی کریں گے۔ یعنی دنیوی معاوضہ لیں گے اور تاخیر نہیں کریں گے۔ یعنی آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل قاضی نے، ان کو اسماعیل بن ابوالیس نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن منکر نے اس کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ہم لوگ بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو کہ خوش خوش تھے اور فرمانے لگے پڑھ لو تم لوگ قرآن مجید قریب ہے کہ کچھ لوگ آپ کے جو اس کو پڑھیں گے اور اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے اور اس کا معاوضہ لینے میں جلدی کریں گے۔ اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس کا معاوضہ دنیوی مال و متاع کی صورت میں دنیا میں لے لیں گے۔ آخرت میں لینے کے لئے تاخیر نہیں کریں گے۔ اس کو روایت کیا ہے کہ عبد العزیز بن محمد دراوردی نے اسامہ بن زید سے، اس نے محمد بن منکر سے، اس نے جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد میں بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قرآن مجید پڑھو اس سے قبل کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے دنیا میں اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے۔ اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۴:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابو جعفر دثوری نے، ان کو ابو مروان عثمانی نے، ان کو عبد العزیز نے اس کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی سے، اس نے سہل بن سعد سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ وہ اس کے معاوضہ کی جلدی کریں گے، دیر نہیں کریں گے۔ (یعنی دنیا میں دنیوی معاوضہ اور اجرت کے حاصل کرنے کی جلدی کریں گے آخرت کی اجرت و معاوضہ پر صبر نہیں کریں گے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے

۲۶۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن سحاق صفانی نے، ان کو روح بن عبادہ نے، ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن عبیدہ نے، ان کو حدیث بیان کی ہے سہل بن سعد سعدی نے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے۔ یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے اور پاتا ہوں اختیار اور بہترین لوگوں کو۔ تم لوگوں میں گورے بھی ہیں اور کالے بھی ہیں۔ قرآن مجید کو پڑھو اور ایک دوسرے کو پڑھاؤ۔ اس وقت سے پہلے کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو پڑھیں گے، اس کو کھڑا کریں گے اور اس کے حروف کو سیدھا کریں گے۔ جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید ان کی ہنسیوں سے تجاوز نہیں کرے گا (یعنی نیچے اتر کر دل میں جگہ نہیں پکڑے گا) اس کی اجرت دنیا میں لے لیں، اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو فریابی نے، ان کو ابو قدامہ نے، ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا موسیٰ بن عبیدہ سے، وہ اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے ذکر کرتا تھا اور وہ سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ باہم قرآن پڑھ رہے تھے۔ یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھ کر سنار ہا تھا (یعنی ہم لوگ قرآن مجید کا دور کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ کتاب اللہ ایک ہے۔ تم لوگوں میں اچھے لوگ بھی ہیں تم میں

سرخ بھی ہیں سیاہ بھی اس وقت سے پہلے قرآن مجید کو پڑھو کہ کچھ تو میں آئیں گی جو اس کو ایسے سیدھا کریں گی جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔
قرآن ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اس کا معاوضہ جلدی لیں گے۔ (یعنی دنیاوی اسباب کی صورت میں) اور آخرت میں
لینے کی تاخیر و انتظار نہیں کریں گے۔

۲۶۳۶:..... مکرر ہے۔ اور اس کے لئے شاہد ابن وہب کی روایت ہے اس نے عمرو بن حارث سے، اس نے بکر بن سوادہ سے اس نے وفاء
بن شریح سے، اس نے سہل بن سعد سے اور بخاری نے التاریخ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۶۳۷:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی رودباری نے، ان کو ابو بکر بن داسد نے، ان کو ابو داؤد نے، ان کو احمد بن صالح نے، ان کو عبد اللہ بن
وہب نے، ان کو خبر دی عمرو بن لہیعہ نے، ان کو بکر بن سوادہ نے، ان کو وفاء بن شریح صدیقی نے سہل بن سعد نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم لوگوں پر تشریف لائے اور ہم لوگ قرآن مجید کا دور کر رہے تھے۔ فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے کہ کتاب اللہ ایک ہے۔ تم
لوگوں میں سرخ بھی ہیں اور سفید بھی، تم میں کالے بھی ہیں۔ تم لوگ اس کو پڑھو اس وقت سے قبل کہ وہ لوگ اس کو پڑھیں جو اس کو سیدھا کھڑا
کریں گے جیسے تیر سیدھا اور درست کیا جاتا ہے۔ اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے دیر نہیں کریں گے۔

۲۶۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو منصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجیدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابو معاویہ
نے اعمش سے، اس نے ابو عمارہ سے، اس نے حذیفہ سے، اس نے کہا قرآن کو کچھ لوگ پڑھیں گے، اس کو ایسے سیدھا کریں گے اور درست
کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے وہ نہ اس میں الف چھوڑیں گے نہ واؤ چھوڑیں گے۔ (یعنی سب کا تقاضا پوا کریں گے) ان کا ایمان ان کی
ہنسیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

قرآن کو عرب کے لہجے میں پڑھنا

۲۶۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبد اللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ولید بن عتبہ دمشقی
نے اور اسحاق بن ابراہیم نے، انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے بقیہ بن ولید نے، ان کو حصین بن مالک خزار نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا
اس شیخ سے جس کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ بزرگ تھے حضرت حذیفہ بن یمان سے حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو عرب لہجوں کے ساتھ پڑھا کھو اور عربوں کی آوازوں کے ساتھ اور اہل فسق کے لہجوں سے اپنے
آپ کو بچاؤ (یعنی گانے بجانے والے بدکرداروں کے لہجوں اور مڑوں سے) اور اہل کتابین (یہود و نصاریٰ کے) لہجوں سے بچاؤ۔ بے شک بات
یہ ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن کی آواز کو گانے کی آواز کی طرح حلق میں دھرائیں گے اور راہبوں اور نوحوہ میں کرنے والوں

(۲۶۳۶) (۱) فی (ا): اخیه عن۔

والحدیث أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۳۵۱/۴)

(۲۶۳۶) أخرجه البخاری فی التاریخ (۱۹۱/۸)

(۲۶۳۷) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ا)

والحدیث أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۸۳۱)

(۲۶۳۸) (۱) فی (ب) لیقرأ۔

(۲۶۳۹) (۱) فی (ب): الذین۔

کی طرح۔ حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے (دل کی جانب) نہیں اترے گا۔ اس کے دل فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل بھی جن کو ان کی حالت پسند آئے گی اور اچھی لگے گی۔

بقیہ نے کہا کہ حصین فزاری کی صرف یہی ایک مروی حدیث ہے اور وہ اہل افریقہ سے تھے۔

۲۶۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے، دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابو عتبہ نے، ان کو بقیہ پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اسی کی اسناد کے تھا اس کی مثل۔ سوائے اس کے یہ اسناد ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر آخر حدیث میں بقیہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۶۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور ابو بکر دونوں نے ابو العباس سے، ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے، ان کو نصر بن علقمہ حضرمی نے، اس نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی۔ اس نے کہا کہ حضرت ابو درداء نے کہا تھا بچاؤ تم اپنے آپ کو ان لوگوں سے جو قرآن کی تحریف کریں گے (بدلیں گے) اور بچانا اپنے آپ کو قرآن مجید کے جلدی جلدی پڑھنے والوں سے جو قرآن بڑبڑائیں گے اور اس کی قرأت میں سرعت اور جلدی کریں گے۔ اس کی مثال اس ٹیلے جیسی ہے جو نہ تو اپنے اوپر پانی کو روک سکے اور نہ ہی سبزہ اگا سکے (بلکہ پانی اوپر سے پھسل جائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۶۵۲:..... اور ہم نے روایت کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو اچھی طرح ظاہر اور واضح کر کے پڑھو۔ بے شک وہ عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد کچھ اقوام آئیں گی وہ اس کو نیزوں کی طرح سیدھا کریں گی۔ وہ تمہارے اچھے لوگ نہیں ہوں گے۔ یعنی مسلسل (ٹھہرے اور روکے بغیر) تیزی کے ساتھ پڑھیں گے۔ (یعنی قرأت میں تو موتی پروتے ہیں مگر عمل میں اچھے نہیں ہوں گے۔ مترجم)

(ترجمہ کی دوسری تعبیر یہ ہو سکتی ہے) کہ قرآن مجید کے معانی و مطلب کو واضح بیان کرو۔ کیونکہ وہ اصح عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد بعض لوگ ہوں گے جو تسلسل کے ساتھ پڑھیں گے، نیزوں کی طرح سیدھا کریں گے۔ یعنی موتی پروتے ہیں (لیکن وہ فقط الفاظ کی بناوٹ و سجاوٹ پر سارازور لگائیں گے معنی و مطلب سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے)۔ وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

فائدہ:..... حدیث کے الفاظ لغت کے اعتبار سے دونوں طرح کی معنوی تعبیر کے متحمل ہیں۔ اس لئے فقیر نے دونوں تعبیریں لکھ دی ہیں۔ (مترجم جاوی)

۲۶۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو منصور نضروی ہروی نے، ان کو احمد بن نجده نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابوشہاب نے ان کو بن صلت بن بہرام نے، ان کو حسن نے، انہوں نے کہا کہ بے شک یہ قرآن اس کو پڑھا ہے غلام نے اور بچوں نے، نہ اس کو اس کے اول سے حاصل کیا ہے اور نہ ہی اس کی تاویل تشریح کو سیکھا ہے۔ (انہوں نے درحقیقت اس کو پڑھنے کا حق ادا نہیں کیا ہے) بے شک اس قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے کی نسبت جتنا نے اور ظاہر کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جس کے عمل میں دیکھا جائے اور قرآن اس کے عمل میں نظر آئے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب انزلناه الیک مبارک لیدبروا آیاته ولیتذکر اولوالالباب

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ برکت والی ہے۔ (اس لئے ہم نے اتاری ہے) تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں

اور صاحب عقل اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں گے۔

آیت اور حدیث پر امام بیہقی کا تبصرہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآنی آیات میں تدبر کرنا اور حقیقت ان کی عملی اتباع کا نام ہے۔ (صرف الفاظ رٹوانا اس میں مقابلے کرنا، اپنے آپ کو الفاظ تک بند رکھنا تا کہ قرآن صرف زبان پر رہے، حلق سے نیچے نہ اترے، الفاظ تک محدود رہنا اتباع قرآن اور تدبر قرآن کے منافی اور مختلف چیز ہے۔) (مترجم)۔

قاریوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے آؤ میں تیرے ساتھ قرأت کا اور پڑھنے کا مقابلہ کروں گا۔ اللہ کی قسم (قراء صحابہ و تابعین) ایسا نہیں کرتے تھے (اور موجودہ دور کے لوگ جو قرآن کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں مقابلے کرتے ہیں اور رقم بنورتے ہیں) یہ تو حقیقی قراء ہیں اور نہ ہی متقی و پرہیزگار ہیں؟ اللہ ان جیسے قاریوں کی مثال زیادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسے لوگوں کو زیادہ نہ کرے۔

۲۶۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے، ان کو ابو محمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا تھا عثمان بن سعید نے، ان کو زہیر نے، ان کو لیث نے، ان کو عثمان نے، ان کو زاذان نے، اس نے سنا عباس غفاری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یعنی بعض ان خصلتوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر جن کے بارے میں ڈرتے رہتے تھے اپنے بعد کم عقلوں کے امیر اور حکمران بن جانے، خون کو حقیر سمجھنا، بے قدر کر دینا۔ قطع رحمی کرنا۔ کثرت سے شرط لگانا۔

اور ایسے لوگوں کا پیدا ہو جانا جو قرآن مجید کو راگ گانے بنالیں گے۔ گانے کی طرح اس کو گائیں گے۔ ایسے آدمی کو اپنا پیشوا بنانا کراہت کریں گے جو نہ تو ان میں سے فضل والا ہوگا نہ ہی ان میں سے زیادہ علم والا۔ وہ ایسے آدمی کو اس لئے آگے کریں گے تاکہ وہ ان کے لئے گائے اور سر لگائے۔

۲۶۵۵:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد نے، ان کو حمدان نے، ان کو شریک نے، ان کو ابوالیقظان نے، ان کو زاذان نے، ان کو علیم نے، اس نے سنا عباس غفاری سے اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ الجھنی نے زاذان سے، عباس سے یا ابن عباس سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جب ایسے لوگ جماعت اور گروہ کی صورت میں ہوتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں تو پھر بعض دوسرے بعض پر قرأت میں برتری اور تعلیٰ نہیں کرتا۔ اس لئے اس میں اس کے اپنے احباب اور ساتھیوں کے لئے ایذا اور تکلیف دینا ہے۔

۲۶۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق نے، ان کو ابو الحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، ان کو ابو حازم تمار نے البیاضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف لائے، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں۔ پس فرمایا کہ بے شک نماز پڑھنے

والا اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ اسے دیکھنا چاہئے کہ کس قدر زور کیسی اس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جبر نہ کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلند وعظ

۲۶۵۷:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے، ان کو ابو اسامہ نے ولید سے، یعنی ابن کثیر سے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے یہ کہ ابو حازم مولیٰ ہذیل نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ بنی بیاضہ کا ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک خیمے میں معتکف ہو کر بیٹھ گئے۔ خیمے کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی ہٹائی، پھر فرمایا لوگو چپ ہو جاؤ، لوگو خاموش ہو جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کی ترغیب دلائی اور کچھ چیزوں سے تنبیہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی بلند وعظ فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے۔ بندے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ کس طرح سرگوشی کر رہا ہے اور بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جبر نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ خیمے میں چلے گئے اور چٹائی دوبارہ ڈال دی۔ پس لوگوں نے کہا کہ یہ رات برکت والی ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وعظ فرمایا ہے اور انہیں نیکیوں پر ابھارا ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے سوچا تو وہ تین سو شب تھی۔ اور تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول روایت کیا ہے نمازی کے بارے میں کہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ روایت حضرت ابو سعید خدری سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۶۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے، ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے، ان کو ابو داؤد نے، ان کو حسن بن علی نے، ان کو عبد الرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو اسماعیل بن امیہ نے، ان کو ابوسلمہ نے، ان کو ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا اور لوگوں کو سنا تو وہ قرآن پڑھنے میں جبر کر رہے تھے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور فرمایا کہ بے شک تم میں سے ہر بندہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کرتا ہے۔ یا یہ کہا کہ اپنے رب کے ساتھ مناجات کرنے والا۔ لہذا بعض تمہارا بعض کو ایذا نہ پہنچائے۔ بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں اونچی آواز نہ کرے۔ قرأت میں یا نماز میں فرمایا تھا۔

۲۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی رودباری نے، ان کو ابو محمد بن شوزب مقبری نے، ان کو شعیب بن ایوب نے، ان کو عمرو بن عون نے، ان کو خالد سے، ان کو مصرف نے، ان کو ابواسحاق نے، ان کو حارث نے، ان کو علی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی قرآن پڑھنے میں اپنی آواز زیادہ اونچی نہ کرے۔ عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد کہ وہ اپنے ساتھیوں کی نماز غلط کرائے گا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہر حال امام کی قرأت کے بارے میں اور مقتدی کے اس کی قرأت کو توجہ سے سننے کے بارے میں اور مقتدی کا فاتحہ خلف الامام کی قرأت پر اکتفا کرنا سکناات کے اندر تحقیق ہم نے اس کی دلیل کتاب السنن میں ذکر کی ہے جبر نہ پڑھنے والے کا پڑھنے والے کی قرأت توجہ کے ساتھ سننا جبکہ

(۲۶۵۷)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)..... فی (ب) : وابلغ.

(۲۶۵۸)..... (۱) فی (ب) بالقراءة

نماز سے باہر ہو (وہ ضروری ہے) تو وہ اللہ کے اس قول کے عموم میں داخل ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

جب قرآن پڑھا جائے تم لوگ سب اس کو توجہ کے ساتھ سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فائدہ:..... واضح ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔ اس کو علیحدہ سے سورہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے فاتحہ بھی امام کی مقتدی کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ علیحدہ سے اس کو فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام اعظم کے مسلک کی دلیل مذکور آیت ہے جو اپنے عموم کے اعتبار سے مقتدی یا منفرد سب کو شامل ہے۔

دیکھئے اعلیٰ السنن مصنف علامہ ظفر احمد عثمانی۔ (از مترجم)

فصل:..... اس اعتبار سے قرآن مجید کی تعظیم کرنا کہ اس کے اوپر کوئی سامان نہ رکھا جائے اور نہ ہی اسے

ایسے بے موقع محل پھینک دیا جائے

۲۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو احمد بن شیبان نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو ایوب نے نافع سے، اس نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ساتھ لے جا کر اہل کفر کی طرف سفر نہ کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابن ابی عمر سے، اس نے ابن عیینہ سے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(مذکورہ حدیث سے) جب یہ ممنوع ہو گیا کہ بنفسہ قرآن مجید کو ایسے انسان پر یا لوگوں پر پیش کرے جو اس کی توہین کریں اور اس کی عزت و حرمت کی ہتک کریں تو یہ امر بطریق اولیٰ ممنوع ہوا کہ بذات خود اس کی توہین یا اہانت یا بے حرمتی کرے۔

اور اس کی ایک عقلی وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی صفت بیان کی ہے کہ وفی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی محفوظ کتاب ہے جس کو پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔ جس وقت قرآن مجید آسمان سے اوپر مکتوب ہے اور محفوظ ہے۔ جبکہ وہاں پر ملائکہ مقدس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

تو البتہ ضروری ہے کہ ہمارے درمیان بھی مکتوب و محفوظ ہونا چاہئے۔ جبکہ لوگ مختلف ہیں۔ مقامات مختلف ہیں۔ احوال مختلف ہیں تو زیادہ مناسب ہے (کہ اس کا تحفظ اور احترام ملحوظ رکھا جائے)۔

(فائدہ)..... لہذا ہر ایسا امر ممنوع ہوگا جس میں توہین یا اہانت یا عزت کم ہونے یا کم کرنے کا احتمال ہو۔ مثلاً قرآن مجید کو عام کتاب کی طرح یا انکا کر نہیں اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح عزت کم ہوتی ہے۔ بلکہ سینے سے لگا کر اٹھانا چاہئے۔ قرآن مجید کو حتیٰ الوسع پیٹھ کے پیچھے نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہئے۔ خود اوپر ہوں تو اس کو نیچے نہیں رکھنا چاہئے۔ قرآن نیچے ہو تو خود اوپر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس کو بغیر غلاف اور کپڑے کے نہیں رکھنا چاہئے۔ پیروں کے قریب، ناپاک یا کمتر جگہ پر نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کے اوپر عام کتابیں یا سامان وغیرہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کو گرانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ تمام اور ایسی دیگر احتیاطیں قرآن مجید کی تعظیم کو اور احترام کو یقینی بنانے کے لئے ہیں۔ یہ تمام

ظاہر احترام اور تعظیم ہے۔ باطنی و حقیقی تعظیم اس سے زیادہ ضروری ہے۔ دل و جان سے اس کو چاہنا، اس کی تعظیم کرنا، خواہ مخواہ اس کی قسمیں نہ کھانا اس پر ایمان و یقین رکھنا، پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا، اس کو پڑھ کر جنت کا طلب گار ہونا۔ رقم نہ بٹورنا، پیٹ پالنے کا ذریعہ نہ بنانا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تمام احترام قرآن بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مترجم)

مذکورہ امور میں سے کوئی غلط ہو جائے تو اس کا کفارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ قرآن مجید کو ایسی جگہ پر نہ لکھا جائے جہاں پر اس کے اوپر پیر آئیں۔

بشر بن الحارث کے توبہ کا سبب

۲۶۶۱: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے، ان کو حسن بن رشیق مصری نے بطور اجازت کے ان کو ابو حفص عمر بن عبد اللہ واعظ نے، وہ کہتے ہیں کہ بشر بن الحارث چالاک آدمی تھا۔ اسلحہ کے ساتھ نکلتا تھا۔ اس کی توبہ قبول ہونے کا سبب یہ بنا تھا کہ اس کو غسل خانے کے کچرے پر کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا تھا۔ جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اس پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ لہذا اس نے وہ ٹکڑا اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بولا اے میرے مالک، تیرا نام اور اس گندی جگہ پڑا ہے۔ اس نے اسے زمین سے اٹھایا اور اس کے اوپر سے میل اور مٹی صاف کی جو اس پر لگی ہوئی تھی اور عطر فروش کے پاس آیا اور اس سے مہنگا والا عطر خریدا جو اس کے پاس سب سے زیادہ قیمتی عطر تھا اور وہ اس کو لگا کر بسم اللہ کو عطر میں بسایا۔ پھر اس کو کسی دیوار کی دراز یا سوراخ میں رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ زجاج کے پاس گیا کیونکہ اس کے پاس اس کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ زجاج نے اس سے پوچھا کہ بھائی میں نے آج رات تیرے بارے میں ایک بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ میں نے اس سے زیادہ اچھا خواب آج تک نہیں دیکھا۔ مگر میں تمہیں بتاؤں گا نہیں جب تک آپ یہ نہ بتائیں گے کہ آپ نے ان دنوں میں کوئی نیکی کی ہے جو تیرے اور رب کے درمیان ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں کیا جو مجھے یاد ہو صرف یہ ہے کہ مجھے حمام کے پاس نیند آ گئی تھی پھر آگے کاغذ کے ٹکڑے کا ذکر کیا۔ زجاج نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے مجھ سے نیند میں کہ بشر سے کہو کہ ہمارے نام کو زمین سے اٹھا لے تعظیم کے لئے کہ وہ پیروں کو نیچے نہ روند جائے۔ البتہ ہم تیرے نام و دنیا اور آخرت میں عزت دیں گے۔ بلند کر دیں گے۔

۲۶۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے منصور بن عمار کے تذکرے میں اور وہ حکمت عطا کئے گئے تھے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے راستے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا پایا تھا جس پر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس نے اسے اٹھا لیا تھا، مگر اس کو کہاں رکھے، اس کے لئے اس کو کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ لہذا اس نے اس پر چے کو کھالیا۔ چنانچہ اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تحقیق تیرے لئے اس پرچے کا احترام کرنے کی وجہ سے حکمت و دانائی کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ حکمت و عقلمندی کی باتیں کیا کرتا تھا۔

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۶۰) (۱) فی (ا) لا مسافر

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳) کذا فی (ب)

(۵) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲) فی (ب) : تلک

(۲۶۶۱) (۱) فی (ب) : هو فیہا

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲) فی (ب) : قال

(۲۶۶۲) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۳) فی (ب) : فکان

فصل:..... قرآن مجید کی تعظیم و قدر کرنا۔ اس کے خط اور لکھائی کو واضح رکھنا

۲۶۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو منصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو شمیم نے، ان کو خبر دی عبد الملک بن شداد نے، ان کو عبد العزیز بن سلیمان نے، ان کو خبر دی ہے ابو حکیم عبدی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور میں قرآن مجید لکھتا تھا۔ وہ میری لکھائی کو دیکھنے لگے اور فرمایا کہ قلم کو موٹا کیجئے۔ چنانچہ میں نے قلم کو تراش کر موٹا کر لیا۔ پھر میں نے لکھنا شروع کیا۔ اب انہوں نے فرمایا ہاں صحیح ہے۔ اس کو واضح اور روشن کرو جیسے اللہ نے اس کو روشن کیا ہے۔

۲۶۶۴:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے، ان کو اسماعیل بن زکریا نے، ان کو اعلمش نے، ان کو ابراہیم نے علی سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چھوٹی چیز پر لکھا جائے۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ جگہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کھلا کھلانہ لکھا جائے)۔

۲۶۶۵:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید نے اور ان کو فضیل بن عیاض نے لیث سے، اس نے مجاہد سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید چھوٹا بنایا جائے اور مسجد چھوٹی بنائی جائے۔ چنانچہ پھر یوں کہا جانے لگے کہ چھوٹا سا قرآن ہے یا چھوٹی سی مسجد ہے۔ (حضرت مجاہد کے نزدیک مسجد اور قرآن کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرنا بھی ان کی عظمت و شان کے خلاف ہے۔ اسی لئے وہ کہتے تھے کہ قرآن مجید بھی بڑا تیار کیا جائے اور مسجد بھی بڑی بنائی جائے)۔ (مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

یہ بحث لفظ میں ہے (ورنہ قرآن تو قرآن ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہی حال مسجد کا ہے)۔ (مترجم)

۲۶۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے عمر بن عبد العزیز بن قتادہ نے، ان کو ابو الحسن محمد بن عبد اللہ قحستانی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو حفص بن عمر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو غیرہ نے، ان کو ابراہیم نے کہ وہ مصاحف کو چھوٹا بنانے یا چھوٹا پکارنے کو ناپسند کرتے تھے اور قرآن میں دس دس آیات یا سورۃ کی علامت رکھنے کو اور سورتوں کے شروع میں کچھ بطور آغاز عبارت درج کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو زکریا عثیری نے، ان کو حسن بن علی بن مخلد نے، ان کو احمد بن سعید رباعی نے، ان کو حفص بن عمر عدنی نے، ان کو یحییٰ بن سحاق نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے، ان کو قیس بن ابو حازم نے، ان کو علی بن ابی طالب نے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خوبصورت صاف لکھا تھا۔ پس اس کو بخش دیا گیا۔ یہ حدیث موقوف ہے۔

۲۶۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے، ان کو موسیٰ بن ایوب نے، ان کو ابوالحق فزاری نے، ان کو جویر نے، ان کو سحاق بن مزاحم نے کہ انہوں نے کہا: کاش کہ میں دیکھوں کہ لوگوں کے ہاتھ کاٹے جا رہے ہیں۔ اس میں جو لکھتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یعنی اس کے لئے وہ سین کے شوشے نہیں بناتا۔ (مطلب ہے کاش کہ اتنی سخت احتیاط ہونے لگے)۔

۲۶۶۹:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسحاق نے، ان کو ہشام نے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن سیرین اس بات کو شدید ناپسند کرتے تھے۔

(۲۶۶۳)۔ (۱) فی (ب) : حکیمہ۔ (۲) فی (ب) : ثنا علی۔

(۳)۔ مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۶۷)۔ (۱) غیر واضح فی (أ)

(۲۶۶۸)۔ (۱) فی (ب) : لہ۔

۲۶۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علماء بن محمد بن ابوسعید اسفرائینی نے، ان کو ابوسهل اسفرائینی نے، ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، ان کو عمرو بن مہاجر نے، ان کو عمر بن عبدالعزیز نے کہ وہ منع کرتے تھے کہ کوئی شخص لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کے لئے سین کے شوشے نہ بنائے (تاکہ کسی اشتباہ کا شبہ نہ رہے)۔

فصل:..... قرآن مجید کو ماسوا چیزوں سے خالی کرنا اور اکیلا رکھنا

یعنی قرآن مجید میں کوئی دوسری عبارت درج نہ کرنا تاکہ قرآن خالص رہے

کسی دوسری شے کے ملنے کا اندیشہ ہی نہ رہے

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی چیز کے ثبت کرنے کا حکم دیتے تھے جو کہ قرآن کی صورت میں اتر آ رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں محفوظ نہیں ہے کہ انہوں نے آیات کی تعداد یا سورتوں کی یا عشروں کی یا پاروں کی یا وقفوں کی یا اس قسم کی دیگر چیزوں کے ثبت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا قرآن مجید کو جمع کرنے کا اور اس کو مصحف کی طرف نقل کرنے کا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف صدیقی سے کئی مصاحف تیار کئے تھے اور ان کو شہر در شہر روانہ کیا تھا اور یہ بھی معروف نہیں ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے قرآن میں ایسی چیزوں کو ثبت کروایا ہو اور نہ ہی ان میں جو اس مصحف اول سے نقل کئے گئے تھے ان میں کوئی چیز درج ہوئی تھی۔ سوائے قرآن کے اسی لئے مناسب یہی ہے کہ ہر مصحف کی کتاب میں اس پر عمل کیا جائے۔

۲۶۷۱: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن تمیر ویہ نے ان کو احمد بن نجده ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ قرآن میں دس دس کی علامات لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۷۲: خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو شیم نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کو خالی کر اور جو چیز قرآن نہیں اس کو اس میں خلط نہ کرو یعنی نہ ملاؤ۔ (آگے چل کر نقطوں سے گریز کرنے میں بھی یہی راز تھا)

۲۶۷۳: اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابوعوانہ نے مغیرہ سے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ناپسند کیا جاتا تھا کہ قرآن میں دس دس کی علامات لگانی جائیں، یا دس دس لکھا جائے۔ یا قرآن کو چھوٹا کیا جائے اور ابراہیم فرماتے تھے کہ قرآن مجید کو بڑا بناؤ، اس کی تعظیم کرو۔ جو چیز قرآن نہیں ہے اس کو اس میں نہ ملاؤ اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سونے کے ساتھ لکھا جائے۔ یا آیات کے سرے پر علامت لکھی جائے اور وہ کہتے تھے کہ قرآن کو اضافی چیز سے خالی رکھو۔

اہل عرب نقطوں کے محتاج نہ تھے

۲۶۷۵: اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں بیان کیا سعید نے ان کو شیم نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے کہ انہوں نے تو نقطوں کو بھی ناپسند

کیا تھا۔ (اس لئے کہ اس دور میں اہل عرب اپنی زبان کو لکھنے پڑھنے کے لئے نقطوں کے محتاج نہیں تھے وہ بغیر نقطوں کے اپنی زبان کے حروف پہچانتے تھے) (مترجم)

۲۶۷۶:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا۔ ہشیم نے ان کو منصور نے انہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری سے قرآن کے نقطوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے کوئی حرج نہیں ہے جب تک تم حد سے نہ بڑھو حق سے نہ ہٹو (اس لئے کہ غیر عربوں اور عجمیوں کو حروف کی شناخت میں مدد ملے گی۔)

۲۶۷۷:..... اپنی اسناد کے ساتھ ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن زیاد نے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا اور ابن سیرین سے اس بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تا کہ غیر عرب بھی آسانی سے سمجھ سکیں)۔

۲۶۷۸:..... حضرت شعبہ سے مروی ہے اس نے ابو جہاء محمد بن سیف سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا مصحف کے بارے میں جو عربی میں نقطے لگایا گیا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا آپ کو حضرت عمر کی کتاب کے بارے میں اطلاع نہیں پہنچی وہ لوگوں کو لکھ کر یہ حکم دیتے تھے کہ عربی سیکھو اور دین میں سمجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔ شیخ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ بات اس لئے تھی کہ نقطہ پڑھا نہیں جاتا لہذا یہاں سے وہم جاتا تھا اس چیز کی طرف کہ جو چیز قرآن نہیں وہ قرآن سمجھ جائے یقیناً یہ نقطے پڑھنے کی صورت پر رہنمائی کرتے ہیں۔ لہذا ان کا باقی رکھنا اس انسان کے لئے بھی کوئی مضرت نہیں ہے اس انسان کے لئے جس کو ان کی ضرورت ہے جو ان کا محتاج ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو ضروری ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جو شخص مصحف کو لکھے اسے چاہئے کہ وہ ان کی ہجاء کی حفاظت کرے جن کے ساتھ ان مصاحف کو (قرآن کے کاتبوں نے لکھا تھا) اس میں ان کی خلاف ورزی نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا اس میں سے کسی شئی کو تبدیل بھی نہ کرے کیونکہ ان کا علم زیادہ تھا دل زیادہ سچا تھا زبان زیادہ سچی تھی اور ہم سے بڑے امین تھے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے یہ گمان کر لیں کہ ان سے کوئی کمی رہ گئی تھی جسے ہم پورا کر رہے ہیں نہ یہ کہ ان سے فلاں چوک ہو گئی تھی کوئی پارہ رہ گئی تھی۔

۲۶۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حفص عمر بن محمد بن صفوان جمعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو یحییٰ نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبد الرحمن بن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو خارجہ بن زید نے ان کو ان کے والد نے زید بن ثابت سے انہوں نے فرمایا کہ قرأت سنت ہے۔

سلیمان نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی مخالفت کرنے میں محض اپنی رائے کے ساتھ نہ کریں۔ اور اسی مفہوم اور اسی معنی میں مجھے بات پہنچی ہے ابو عبید سے اس کی تشریح کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اور ہم نے قراء کو دیکھا کہ وہ قراءۃ میں مذاہب عربیہ کی طرف التفات نہیں کرتے تھے۔ (یا التفات نہیں کیا) جب یہ مذاہب مصحف کے خط کے مخالف ہوئے۔ (بلکہ انہوں نے) اپنے نزدیک مصاحف کے حروف کا تتبع کیا اسی کی جستجو کی، سنن قائمہ کی مانند اور شاہراہ مستقیم کی طرح کہ جس سے انحراف اور آگے بڑھنا کس کے لئے جائز نہیں ہے۔ (اور سلیمان نے)

اس کلام میں بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔

فصل: قرآن مجید رکھنے کی جگہ کو روشن رکھنا

یہ اس لئے ہے کہ یہ ایسی مقامات میں جہاں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں لہذا یہ حق ہے کہ وہ مقام روشن اور معطر رکھے جائیں۔

۲۶۸۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو بیان کیا ہے ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے انہوں نے روایت کیا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا قریب میں بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے اور گھومنے لگا فرماتے ہیں کہ میں تلاوت کرنے سے خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی آرام کرنے لگا دو بارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پھر میں خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر وہ پریشان ہونے لگا میں پھر خاموش ہوا تو وہ بھی بدکنے لگا وہ نماز چھوڑ کر ہٹ گئے۔ برابر میں ان کا بیٹا سویا ہوا تھا انہیں خوف آیا کہ گھوڑا کہیں بچے تک نہ پہنچ جائے جب اسے پیچھے ہٹا دیا تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اچانک سائبان کی مثل کوئی چیز تھی اس میں جیسے قندیلیں روشن تھیں وہ چیز آسمان کی طرف بلند ہو گئی یہاں تک ساکن ہوا وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی کہ میں گذشتہ رات پڑھ رہا تھا اور گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا اچانک وہ گھومنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تھا اے ابن حضیر بولے یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہ یحییٰ سورہا تھا کہ گھوڑا اس کو روند نہ ڈالے اور تھا بھی قریب میں بچے کی طرف پلٹ گیا میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو دیکھا کہ سائبان کی مانند کوئی چیز ہے جس میں چراغ روشن ہیں وہ چیز باہر چلی گئی یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھ سکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو یہ کیا تھا کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو کہ تیری قرأت کی آواز پر آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو اسے لوگ بھی دیکھتے وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔

اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن حباب نے ابو سعید خدری سے کہ اس نے اسید بن حضیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور کہا ہے کہ یہاں تک لیث نے کہا تھا۔

ابن جریج کی آواز

۲۶۸۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الفضل محمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے جعفر بن احمد شامانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے مہسن بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الرزاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج سے زیادہ خوبصورت رات کی نماز پڑھنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا (کہ وہ تہجد بہت محبت کے ساتھ پڑھتے تھے) دائیں طرف سے ان کی سواری کے جانور ہوتے اور بائیں طرف سے بھی جانور ہوتے تھے۔ اور لونڈی ان کے پاس بار بار خوشبو لاتی رہتی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نافع کو گورنر بنانا

۲۶۸۲: ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو ہریر بن زیاد قحطان نے ان کو ابو یحییٰ عبد الکریم بن عیثم نے ان کو ابو الیمان نے

(۲۶۸۰) (۱) غیر اوضح فی (۱) ابن بکیر ہو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر۔

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳) فی (ب) قال

بیاض بالأصل

ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو عامر بن واثلہ لیثی نے یہ کہ نافع بن حارث خزاعی ملے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مقام عسفان میں اور حضرت عمر نے ان کو اہل مکہ پر گورنر مقرر کیا تھا انہوں نے حضرت پر سلام کیا تو حضرت عمر نے فوراً پوچھا کہ وادی مکہ میں کس کو اپنا نائب بنا کر آئے ہوں انہوں نے جواب دیا کہ میں ابن ازئی کو ان پر اپنا نائب بنا کر آیا ہوں تو حضرت نافع نے کہا کہ وہ تو غلام ہے ہمارے غلاموں میں سے حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے ان پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا دیا ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین کہ وہ کتاب اللہ کا قاری ہے اور فرائض و احکامات کا عالم ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کئی لوگوں کو بلند کریں گے اور اس کے ذریعے بعض کو نیچے کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن اسحق وغیرہ سے اس نے ابو الیمان سے۔

۲۶۸۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ سے اس نے اسماعیل بن اسحق قاضی سے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابو الطفیل نے ان کو نافع بن عبد الحارث نے جو حضرت عمر بن خطاب سے ملے تھے پھر انہوں نے ذکر کیا مذکورہ کی طرح۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کون ہے؟ نافع نے کہا کہ ابن ایزئی وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک آدمی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا۔ خبردار بے شک تمہارے نبی نے ایسے ایسے فرمایا تھا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کی روایت سے ابراہیم بن سعد اپنے والد سے۔

۲۶۸۴: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ علی بن حمزہ نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو نصر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید نے۔ ان کو ہشام بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ ہمیں شدید زخم اور شدید مشقت پہنچی ہے آپ کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ قبر کھودو اور خوب چوڑی کرو لہذا دو دو اور تین تین آدمی اس میں دفن کرو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ پہلے ہم قبر میں کس کو اتاریں آپ نے فرمایا جو ان میں قرآن زیادہ پڑھا ہو یا زیادہ جانتا ہو۔ وہ کہتے ہیں دو کے بیچ میں اکیلے ان کے والد پہلے رکھے گئے۔ (یا ابی پہلے رکھے گئے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز و اکرام

۲۶۸۵: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو اسحق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبد اللہ بن حمران نے ان کو عوف بن ابو جمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابو کنانہ نے ان کو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں

(۲۶۸۲) (۱) فی (ب) : قال.

(۲) فی الأصل ما استخلف و التصحيح من شرح السنة للبغوی (۳/۴۴۲)

(۲۶۸۳) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۸۴) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب).

(ب) فی (ب) : وإجعلوا.

(۳) فی (ب) : قالوا.

(۴) فی (ب) : فقدم ابی.

(۲۶۸۵) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظمت ہے اور اکرام ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اس میں نہ غلو کرے اور نہ ہی اس میں خیانت نہ ہی اس سے اعراض کرے۔ اور عادل بادشاہ کا بھی اکرام ہے۔

۲۶۸۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ابو عنبسی قاضی نے ان کو حسین بن حماد دباغ طائی نے ان کو حجاج بن ارطاة نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی عزت افزائی ہے عادل بادشاہ کا اکرام اور اسلام میں سفید بالوں والے کا اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس کی نافرمانی اور گناہ کرے۔ یہ روایت حضرت ابن عمر پر موقوف ہے۔

۲۶۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالیتی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبد الرحمن بن سلیمان بن ابوالجون نے ان کو محمد بن صالح مری نے ان کو محمد بن منکر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف سے اکرام ہے۔ سفید بالوں والے مسلمان کا اور عادل بادشاہ اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور اس سے اعراض نہ کرے۔

۲۶۸۸:..... ہمیں خبر دی ہے شیخ ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عبد الرحمن بن بدیل عقیلی نے اپنے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص لوگ ہیں لوگوں میں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ وہ اہل قرآن ہیں وہی اہل اللہ ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبد الرحمن بن مہدی نے عبد الرحمن بن بدیل سے۔

۲۶۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن محمود بن محمود بن عمرو بن عثمان بن حرزاد اطاکی نے ان کو عبد الرحمن بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے کہ ہمیں بیان کیا عبد الرحمن بن بدیل بن مسیرہ نے ابو بکر کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صباح نے ان کو ابو عبیدہ بن عباد نے عبد الواحد بن واصل سے ان کو عبد الرحمن بن بدیل بن مسیرہ سے عقیلی نے سب نے ان کے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

قیامت، قرآن اور حامل قرآن

۲۶۹۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد حافظ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد دہلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صانع نے ان کو محمد بن محرز نے بن سلمہ نے ان کو عبد العزیز بن ابو حازم نے ان کو اسمیل بن ابوصالح نے ان کو عرفجہ بن عبد الواحد نے ان کو ذر بن جیش نے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں قیامت کے دن قرآن مجید حامل قرآن کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور کہے گا یا رب بے شک ہر عمل کرنے والے کا اجر آپ نے دنیا میں اس کو دے دیا تھا مگر میرے عامل کو اس کے عمل کا اجر آج تو عطا کر۔ پھر کہا جائے گا اپنے سیدھا

(۲۶۸۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عبيد (۱۵۹۶/۳)

(۲۶۸۸)..... أخرجه المصنف في طريق الطيالسي (۲۶۸۸)

(۲۶۸۹)..... (۱) غير واضح في (أ)

(۲)..... في (ب) : واصل والصحيح واصله

(۲۶۹۰)..... في (أ) ابو عبد الله الحافظ بن يوسف

(۲)..... في (ب) : كل

ہاتھ کھول وہ کھولے گا لہذا اس میں اللہ کی رضا مندی بھر دے گا اس کے بعد عزت کی پوشاک پہنا دیا جائے گا۔

۲۶۹۱: ہمیں خبر دی ہے محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو الحسن علی بن حسن رصافی نے بغداد میں ان کو حامد بن محمد بن شعیب بلخی نے ان کو محمد بن بکار بن ریان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمیرہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اچھی طرح سے اس کو یاد کیا (محفوظ کیا سینے میں) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے جن میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۲: ہمیں خبر دی ابو اسحق سہل بن ابوہل مہرانی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن سخیوہ نے ان کو حسن بن طیب نے بن حمزہ شجاعی نے کوفہ میں ان کو علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اور قرآن کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفص بن سلیمان کما سوا اس سے زیادہ وثوق والا اور یقینی ہے اور اسی کا مفہوم دوسری ضعیف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۹۳: ہمیں خبر دی ابو سعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنزور و ذی نے ان کو حاکم ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عمر ان موسیٰ بن ہارون نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو جعفر نے ان کو حارث نے ان کو عثمان بن سلیمان نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حامل قرآن کے بارے میں کہ جب وہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور اس کے حلال کردہ امور کو حلال مانتا ہے اور حرام کو حرام مانتا ہے قیامت کے دن اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابولبید نے ان کو محمد بن کعب نے یا اس کے غیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان آدمی کو عامل بنایا گویا کہ لوگوں نے اس کے بارے میں اعتراض کیا۔ حالانکہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا آپ نے فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ قرآن کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اگر کوئی اس کو کھولے گا تو وہ خوشبو ہی پھیلائے گا اور کوئی اس کو بند اور محفوظ رکھے گا تو خوشبو ہی کو اندر محفوظ رکھے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور یہ موصول بھی مروی ہے جیسے آنے والی روایت ہے۔

(۲۶۹۱) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) فی (ب) : ب یعنی بغداد.

(۲۶۹۲) (۱) فی (أ) : أبو محمد بن الحسن بن محمد بن سخیوہ.

(۲۶۹۳) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۹۴) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) فکانہم.

(۳) فی (ب) : أو عینہ أو عینہ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۶۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبیدہ حافظ نے ہمدان میں ان کو خبر دی ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو مصعب ان کو عمرو بن طلحہ لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا وہ چل ہی رہا تھا کہ آپ ان کے سامنے آئے ان میں سے ہر انسان سے پوچھا آپ کے ساتھ کتنا قرآن ہے۔ (یعنی آپ کو کتنا یاد ہے) یہاں تک کہ ان میں سے کم عمر نو جوان کے پاس بھی آئے اس سے بھی پوچھا کہ تمہیں کتنا یاد ہے اس نے کہا کہ اتنی اتنی یاد ہے۔ اور سورۃ بقرہ بھی آپ نے فرمایا کہ روانہ ہو جاؤ یہ نو جوان تمہارے اوپر امیر ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہم میں عمر کے اعتبار سے سب سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سورۃ بقرہ ہے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم قرآن مجید حاصل کرنے سے صرف اس لئے رکے تھے کہ ہم ڈر رہے تھے کہ ہم اس کو قائم نہیں کر سکیں گے (یا اس پر عمل نہیں کر سکیں گے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس علم یا قرآن کی مثال جس کو کوئی جوان جانتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا مثل کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کے ہے جس کا منہ کھلا ہوا ہے اور وہ وادی کو معطر کر رہا ہو۔

۲۶۹۶: اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جوانی میں قرآن یاد کرتا ہے قرآن اس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی عمر میں سیکھتا ہے اور وہ اس سے اوکھا ہوتا ہے یا بار بھولتا ہے مگر اس کو چھوڑتا نہیں ہے اس کے لئے دو مرتبہ اجر ہے۔

۲۶۹۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن سلیمان واعظ نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو عبد اللہ بن جراح قھستانی نے ان کو عبد الخالق بن ابراہیم طہمان نے اپنے باپ سے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے ایک چھوٹا لشکر روانہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کی عمروں کے مطابق قرآن کی تعلیم پوچھی پھر ان میں سے ایک نو جوان کو سورۃ بقرہ کی وجہ سے فضیلت و فوقیت دی اور فرمایا کہ تو قوم کا امیر ہے چنانچہ ایک بزرگ ان میں سے ناراض ہونے لگے اور بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس کی تعلیم سے کسی چیز نے نہیں روکا تھا مگر صرف اس بات نے کہ میں ڈر گیا تھا کہ میں اس کو قائم نہیں کر سکوں گا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سیکھو۔ اس لئے کہ حامل قرآن کی مثال کستوری کی تھیلی اٹھانے والے کی سی ہے اگر اسے کھولے گا تو خوشبو ہی پھیلے گا اور اگر اس کو منہ بند کر کے رکھے گا تو خوشبو کو ہی محفوظ کرے گا اسی طرح کہا ہے اور روایت کیا ہے اس کو عبد الحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اس نے عطاء مولیٰ ابی احد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اس نے عطاء مولیٰ ابواحمد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کیا۔

۲۶۹۸: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر فارسی نے ان کو ابوالفتح اصفہانی نے اس نے ابواحمد بن فارس سے ان کو بخاری نے اور عطاء مولیٰ ابن ابواحمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قرآن کی مثال کستوری سے بھری تھیلی جیسی ہے جس کی خوشبو نہیں مہکتی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں یہ کہا تھا عبد اللہ بن یوسف نے لیث سے اس نے سعید مقبری سے اس نے عطاء سے اور عمیر بن طلحہ نے کہا کہ مقبری سے مروی ہے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۶۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قنادہ نے ان کو ابو الحسن بن عبدہ نے یعنی سلطی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بونجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو عبد اللہ بن لہیعہ نے ان کو مشروح بن عاھان نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں ہو تو اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

ابو عبد اللہ نے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید اٹھائے اور اس کو پڑھے اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

قرآن کو چمڑے میں جمع کیا جائے تو آگ نہیں جلاتی ہے

۲۷۰۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منفذ خولانی نے ان کو حدیث بیان کی ہے اور یس بن یحییٰ نے ان کو فضل بن مختار نے عبید اللہ بن مہذب سے اس نے عصمہ بن مالک خطمی سے پھر کئی احادیث انہوں نے ذکر کی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں جمع کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نہیں جلائے گا آگ میں۔

۲۷۰۱: ہمیں خبر دی ابو احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے اس نے کہا کہ ابن وہب پر پڑھا گیا تھا اس کو خبر دی عبد اللہ قتیبانی نے یزید بن قوزر سے اس نے کعب الاحبار سے انہوں نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ ہر کھیتی کرنے والے کو اسکی کھیتی کا بدلہ ملتا ہے اور زیادہ بھی دیا جاتا ہے۔ سوائے اہل قرآن کے اور اہل ضیام کے کہ وہ لوگ اپنے اجر بغیر حساب کے عطا کئے جائیں گے۔

۲۷۰۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام ابو ابراہیم نے ان کو سعید بن سعید جرجانی نے اور وہ ثقہ تھے صاحب جہاد و رباط تھے قزوین میں وہ روایت کرتے ہیں نہشل بن سعید قرشی سے اس نے صحاک بن مزاحم سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہوں گے جن کو نہ حساب و کتاب کی فکر ہوگی اور نہ ہی قیامت کی چیخ ان کو خوف زدہ کرے گی اور نہ ہی بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین کرے گی۔ ایک حامل قرآن جو اسے اللہ کے سپرد کرے اس میں جو کچھ ہے۔ اپنے رب کے سامنے آئے گا بطور سردار اور عزت دار کے یہاں تک کہ رسولوں کے ساتھ اقامت کرے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو سات سال تک اذان دیتا رہا اور اپنی اذان پر اس نے کوئی اجرت اور کھانا نہ لیا ہو۔ تیسرا شخص وہ مملوک غلام جو اپنے نفس سے اللہ کا حق ادا کرتا رہا اور اپنے آقاؤں کی حق بھی۔

۲۷۰۳: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن بن سلمیٰ نے۔ اور ابو الحسن محمد بن قاسم فارس نے دونوں کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم ترمذی نے ان کو سعد بن سعید جرجانی نے ان کو نہشل بن عبد اللہ نے ان کو صحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے اشراف اور با عزت لوگ قرآن کے حامل لوگ ہیں اور اصحاب اللیل ہے (یعنی جو لوگ رات کو تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں۔)

قراء کے لئے خصوصی وظیفہ مقرر کرنا

۲۷۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو استا ابو الولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو علی بن سلمہ لبتی نے ان کو عبد الملک بن

(۲۶۹۹) أخرجه أحمد (۱۵۵/۳) والدرمی (۲۳۰/۲) من طریق ابن لهيعة وأنظر شرح السنة (۳۳۶/۴) والهامش.

(۱) ما بين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۷۰۲) (۱) ما بين المعكوفين سقط من (أ) (۲) غير واضح في (أ)

(۳) في (ب) : مؤدبه. (۳) في (ب) : يرافق

ہارون بن عسکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت علی نے انہوں نے کہا جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اور اس نے قرآن بھی پڑھا اس کے لئے بیت مال میں سے ہر سال دو سو دینار (وظیفہ ہوگا) اگر اسے دنیا میں لے لے تو بہتر ورنہ وہ اسے آخرت میں لے گا۔
ضعیف وجہ سے حضرت علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اسی طرح۔ اور صحیح حضرت علی سے ہے۔

۲۷۰۵..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ حافظ بن یوسف اصغہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمار دقنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔ فرض ہے اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا ہے دو دو ہزار سالہ ہے کہا کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو کسی نے کچھ دیا تو اس نے نہیں لیا۔
۲۷۰۶..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم احول نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جس نے قرآن پڑھا تو وہ رذیل ترین عمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا تاکہ کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے

ثم ردوناہ اسفل سافلیں الا الذین آمنوا قال: الا الذین قرءوا القرآن

پھر ہم اس کو لوٹا دیں گے جہنم کے نچلے طبقے میں مگر جو لوگ ایمان لائے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ انہوں نے قرآن پڑھا۔ اور اس کو ابوالاحوص نے روایت کیا ہے عاصم سے اس نے عکرمہ سے اپنے قول سے جس کو انہوں نے ابن عباس کی طرف مرفوع نہیں کیا۔
۲۷۰۷..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برقی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ دن میں قرأت کر رہے تھے اور قرأت میں جہر کر رہے تھے حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابن مرنہ نے فرمایا کہ وہ کون ہے؟ اس آدمی نے کہا اے ابو عبد الرحمن وہ ایسا آدمی ہے جو عقل نہیں رکھتا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ اس آدمی کے بارے میں جو کہتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے کہ وہ سمجھتا نہیں ہے پر اس آدمی سے کہا کہ دن کی نماز میں پھر تم کی بات۔

۲۷۰۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو بکر قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے نسا پور میں ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابومسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب زیادہ جن کا عقل قائم رہتا ہے وہ قرآن مجید کے قاری ہیں (جو قرآن کو کثرت کے ساتھ پڑھتے رہتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے شعب الایمان کی جلد ثانی کا ترجمہ اس فقیر بندہ حقیر پر تقصیر کے

ہاتھوں بروز منگل ۹ رجب ۱۴۲۲ گشت ۲۰۰۴ء ساڑھے دس بجے مکمل ہو گیا ہے اور انشاء اللہ جلد ثالث کا

ترجمہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے اور اس کا پہلا باب شعب الایمان کا بیسواں باب ہے اور وہ باب

طہارات کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کتاب کی توفیق عطا فرمائے اور میری نجات کا ذریعہ

بنائے اور اس کے پڑھنے والوں کو ہدایت اور تقویٰ کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

المترجم قاضی ابوالاسود محمد اسماعیل الجاروی عفی عنہ

دَارُالاشَاعَتِ < کی مطبوعہ فقہی کتب ایک نظر میں >

بہشتی زیور ہدائل مکمل	—	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے	—	مولانا مفتی عبد الرحیم لاچپوری
فتاویٰ رحیمیہ انگریزی ۳ حصے	—	مولانا مفتی عبد الرحیم لاچپوری
فتاویٰ عالمگیری اردو ۱۰ جلد مع پیش لفظ مولانا محمد تقی عثمانی	—	اورنگ زیب عالمگیر
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد	—	مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کاہل	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
اسلام کا نظم و انضام	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
مسائل معارف القرآن (تفہیم القرآن میں ذکر آئی احکام)	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
انسانی اعضا کی پیوندکاری	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
پراویڈنٹ فنڈ	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
نوائین کے لیے شرعی احکام	—	امامیہ طریقت احمد تھانوی رح
بیمہ زندگی	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
رفیقی سفر سفر کے آداب احکام	—	مولانا مفتی محمد شفیع رح
اسلامی قانون نکاح طلاق وراثت	—	فضیل الرحمن لہلال عثمانی
علم الفقہ	—	مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی رح
نماز کے آداب احکام	—	انشاء اللہ خان مرحوم
قانون وراثت	—	مولانا مفتی رشید احمد صاحب
دارہی کی شرعی حیثیت	—	حضرت مولانا تاجی محمد طیب صاحب
الصنہ النوری شرح قدوری اعلیٰ	—	مولانا محمد حنیف گنگوہی
دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور	—	مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
ہماری عائلی مسائل	—	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
تاریخ فقہ اسلامی	—	شیخ محمد خضریٰ
معدن الحقائق شرح کنز الدقائق	—	مولانا محمد حنیف گنگوہی
احکام اسلام عقل کی نظر میں	—	مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح	—	مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دائرہ اشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی برائے تفسیر قرآن مجید ۱۲ جلد	مولانا محمد عثمانی، امین دارالافتاء دارالحدیث لاہور
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلد	قاضی محمد عثمانی، لاہور
قصص القرآن ۳ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا مفتاح الرحمن سیوہاڑی
تاریخ ارض القرآن	علاء الدین سیوہاڑی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شعیب حیدر شاہ
قرآن ناموس اور تفسیر تفسیر	ڈاکٹر محبت فی مہیاں قادری
لغات القرآن	مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الحکیم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبد الرشید عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الرحمن
امس القرآن	مولانا شرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر بخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۱۲ جلد	مولانا محمد ربابی، محقق فاضل دیوبند
تفسیر مسلم ۱۲ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۱۲ جلد	مولانا محسن احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۲ جلد	مولانا سید احمد صاحب، مولانا شہید عالمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی ۱۲ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۳ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۱۲ جلد	مولانا عابد الرحمن کازم صوفی، مولانا عبدالرحیم صاحب
ریاض الصالحین ترجمہ ۱۲ جلد	مولانا نعیم الرحمن صاحب، مولانا نعیم صاحب
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح	ڈاکٹر امام حسین ندوی
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلدوں میں	مولانا سید سعید محمد ندوی، فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۳ حصے کامل	صاحب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف ۱۲ جلد	مولانا حسین بن مبارک ندوی
تنظیم الاشاعتات شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق امین البرقی
قصص الحدیث	مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: **دائرہ اشاعت** اردو بازار ایم اے جناح روڈ اور منڈی اسلامیہ لاہور
 رجسٹرڈ دفینو فیکس (۰۱۱) ۳۳۸۸۶۱
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، مگر ہمیں کمالیہ / فرسٹ کٹیفٹ ڈاک میں بھیج کر دیکھیں۔
 قرآن پاک